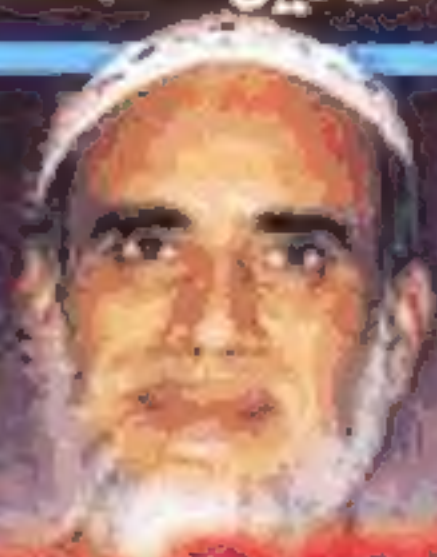


فتنہ یوسف کذاب

جس نے مدعی نبوت ابوالحسن یوسف علی کے متعلق ہر لہجہ و منہارت میں عظیمہ حقائق پر مبنی کتاب

مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد نیا فتنہ



جسٹ نائٹی آزاد مبنی احکامات
کی آرمی بدیت ہے
سنگروں کو بھاری دینے

آہور کے محمد یوسف
نے نبوت کا
جسویا دعویٰ کر دیا

قائِم محمد کا تسلسلِ حُیوٰں

ان کی پسلی سے نکلنے والی روحانی زندگی جس کی صورت میں حُیوٰں
also on physical. The new form was the
current is Muhammed (Peace be upon him)

About the life and continuity of Muhammed.

المعارف گنج بخش راولپنڈی



نقل کفر کفر نباشد

فتنہ یوسف کذاب

جھوٹے مدعی نبوت ابوالحسن یوسف علی کے متعلق
جرائد و اخبارات میں مطبوعہ حقائق پر مبنی کتاب

جلد دوم

○

تالیف : ارشد قریشی



المعارف • گنج بخش روڈ • لاہور

فون ۰۵۲-۶۲۱۴۶۶۲

نمبر انکال

نام کتاب	:	فتنہ یوسف کذاب (جلد دوم)
مؤلف	:	ارشاد قریشی
اشاعت اول	:	دسمبر ۱۹۹۷ء (پانچ سو)
قیمت	:	۱۵۰ روپے
مطبع	:	زاہد بشیر پرنٹرز لاہور
کمپوزنگ	:	قراڑ کمپوزنگ سنٹر لاہور
ناشر	:	المعاف، پنج بخش روڈ لاہور (پاکستان)

انتساب

شہر قائد کے غیور مسلمانوں اور زندہ دلان لاہور کے نام
جنہوں نے یوسف کذاب کو بے نقاب کیا اور اب اسے
نیست و نابود کرنے میں کوشاں اور خوشنودی خدا و
رسول کی لازوال نعمت سے سرشار ہیں

امتنان

یوسف کذاب کو بے نقاب کرنے کا سہ ماہیت روزہ "تجسیر" کراچی اور روزنامہ "خبریں" لاہور کے سر ہے جس کیلئے امت مسلمہ ممنون احسان ہے جناب ثروت جمال اسمعی، جناب محمد طاہر، جناب ضیاء شاہد اور جناب میاں غفار نے اپنے قلم سے تلواریں کا کام لیا اور یوسف کذاب کو تیغ قلم کر کے جہاد بالقلم کا حق ادا کر دیا۔

فہرست

صفحات	جرائد و اخبارات	ابواب
۱۳ تا ۷	مقدمہ از مولف	☆
۱۶ تا ۱۵	یوسف کذاب کیس کا پس منظر محمد اسماعیل شجاع آبادی	☆
۶۲ تا ۱۷	ہفت روزہ "تجسیر" کراچی (متعلقہ شمارہ جات)	اول
۱۱۶ تا ۶۳	روزنامہ "خبریں" سنڈے میگزین (اسٹیشن رپورٹ)	دوم
۱۲۸ تا ۱۱۷	ماہنامہ "احوال و آثار" و "مومن ڈائجسٹ" لاہور	سوم
۱۵۲ تا ۱۲۹	روزنامہ "خبریں" کالم، مضمون، ادارتی نوٹ	چهارم
۲۲۲ تا ۱۵۳	روزنامہ "خبریں" لاہور (متعلقہ شمارہ جات)	پنجم
۲۷۲ تا ۲۲۳	روزنامہ "امت" کراچی (متعلقہ شمارہ جات)	ششم
۳۰۰ تا ۲۷۳	روزنامہ "جنگ" "لوائے وقت" دیگر اخبارات	ہفتم
۳۰۲ تا آخر	ضمیمہ، متفرق جرائد و اخبارات	☆

مقدمہ



فتنہ یوسف کذاب : نبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین یوسف علی کو بے نقاب کرنے کا سہرا ہفت روزہ "تکبیر" کراچی اور روزنامہ "خبریں" لاہور کے سر ہے۔ ان دونوں اداروں نے جس مجاہدانہ انداز میں یہ تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے وہ ہمیشہ یادگار رہے گا۔ یوسف کذاب کے عقائد و نظریات اور طریقہ واردات پر مجرمانہ اختفاء کی ایک دہتر چادر تھی جسے ہفت روزہ "تکبیر" اور روزنامہ "خبریں" نے بڑی چابکدستی سے تار تار کر دیا اور تمام حقائق کو مکمل شواہد کے ساتھ واشگاف الفاظ میں صفحہ قرطاس پر روز روشن کی طرح عیاں کر دیا، گزشتہ چھ ماہ میں قومی پریس نے فتنہ یوسف کذاب کے بارے میں جو حقائق بیان کئے ہیں زیر نظر کتاب میں ان کو من و عن "سرخسوں" ذیلی سرخیوں، متن اور حوالوں کے ساتھ اصل شکل میں محفوظ کر دیا گیا ہے تاکہ اس کتاب کو اصل معلومات کا مستقل ماخذ قرار دیا جاسکے۔

یوسف کذاب کی نظربندی : پریس، علماء اور عوام کی مربوط جدوجہد کا نتیجہ تھا کہ یوسف کذاب کے خلاف خیبر سے کراچی تک پوری قوم سراپا احتجاج بن گئی اس کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ یوسف کذاب کو توہین رسالت کے جرم میں پھانسی دی جائے اور اس گستاخ رسول کو نشان عبرت بنا دیا جائے تاکہ آئندہ کوئی دریدہ دہن ایسی ناپاک جسارت کی جرات نہ کر سکے۔ اور دو ہفتے بعد ہی ۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء کو عوام کے مشتعل جذبات کو بنیاد بنا کر حکومت نے ۱۶ ایم پی او کے تحت یوسف کذاب کو نظربند کر دیا۔

باقاعدہ مقدمہ اور گرفتاری : اس نظربندی کے دوران ہی ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء کو ابوالحسنین یوسف علی کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے جنرل

توہین رسالت پہ اے مسلم تیری خاموشی
کیا محبت شاہ لولاک کا معیار یہی ہے

عدالت کو منتقل کیا جا رہا ہے لہذا ضمانت کا اختیار بھی خصوصی عدالت کو ہی ہے۔ مقدمہ کے مدعی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا اسماعیل شجاع آبادی کے وکیل اسماعیل قریشی نے عدالت کے دائرہ اختیار کو چیلنج کرتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ توہین رسالت ان جرائم کے ذمہ میں آتی ہے جس کی سماعت دہشت گردی ایکٹ ۱۹۹۷ء کے تحت صرف خصوصی عدالت کر سکتی ہے اور ہائی کورٹ کو درخواست ضمانت کی سماعت کا اختیار نہیں ہے، حکومت کے لاء آفیسر نے عدالت کو بتایا کہ یہ مقدمہ خصوصی عدالت میں بھیجا جا رہا ہے۔ دلائل کے بعد عدالت نے درخواست ضمانت مسترد کر دی۔

۲۴ ستمبر ۱۹۹۷ء کو اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ یوسف کذاب کا مقدمہ انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں بھجوا دیا گیا ہے جلد سماعت ہوگی۔

مقدمہ کی پیروی : اب تک حکومت کی طرف سے سرکاری وکیل اور مدعی مولانا اسماعیل شجاع آبادی کی طرف سے جناب محمد اسماعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ مقدمہ کی پیروی کر رہے ہیں۔ یہ پاکستان کے تمام مسلمانوں بلکہ پوری امت مسلمہ کا مقدمہ ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ وکلاء کی پیشہ ورانہ تنظیمیں اجتماعی طور پر اس مقدمہ کی پیروی کریں اور باہر وکلاء رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کریں، اسی طرح تمام دینی جماعتوں پر مشتمل مجلس عمل کی تشکیل ہونی چاہیے جو مقدمہ کی موثر پیروی کرے بلکہ عوام الناس کو بھی اس مقدمہ میں فریق بن کر تن من اور دھن سے پیروی کرنی چاہیے۔ کیونکہ عقیدہ ختم نبوت ہر مسلمان کا جزو ایمان ہے اور دفاع عصمت رسول باعث شفاعت رسول ہے۔

قانون شریعت : تعزیرات پاکستان کے تحت توہین رسالت کی سزا موت ہے یہ سزا قانون شریعت کے عین مطابق ہے۔ شریعت میں شاتم رسول کے قتل پر اجماع ہے۔ علامہ ابن تیمیہ نے شتم رسول کے موضوع پر ایک مستقل کتاب "الصارم المسلمون علی شاتم الرسول" لکھی ہے، ان کے زمانے میں ایک بد بخت عیسائی

توہین رسالت کا مجرم ہوا تو انہوں نے مسلمانوں کو لے کر اس کے گھر کا محاصرہ بھی کیا۔ اس طرح توہین رسالت کے مجرم کا گھیراؤ کرنا اس کے خلاف تحریک چلانا اور ایجنسی لٹیشن کرنا بھی صریحاً جائز ہے۔

فقہ حنفیہ : فقہ حنفی کی ممتاز شخصیت امام سرخسی نے شاتم رسول کے قتل پر اجماع نقل کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ وہ کہیں بھی ہو اسے قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ بھی قبول نہ ہوگی وہ فرماتے ہیں :

من شتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اهانہ لوعاہ فی امورادینہ لوفی شخصہ لوفی وصف من لوصاف ذاتہ سواء کان الشتم من امنہ لو غیرہا و سواء کان من اهل الكتاب و غیرہ ذمیا کان او حریا "سواء کان الشتم او لا ہانۃ ام العیب صادر اعنہ عمداً او سهواً او غفلةً او جذاً" لو ہذا فقد کفر خلواً بحیث ان تلب لم یقبل توبتہ ابداً لا عند اللہ ولا عند الناس و حکمہ فی الشریعة المظہرہ عند متاخری المجتہدین اجماعاً و المنقذین القتل قطعاً" (الخلاصۃ الفتاوی الجلد الثالث)

"جس شخص نے رسول اللہ ﷺ پر شتم کیا۔ آپ کی توہین کی، دین یا شخصی اعتبار سے آپ پر عیب لگایا، آپ کی صفات میں کسی صفت پر نکتہ چینی کی تو چاہے یہ شاتم رسول مسلمان ہو یا غیر مسلم یہودی ہو یا عیسائی یا غیر اہل کتاب ذمی ہو یا حربی خواہ یہ شتم و اہانت عمداً ہو یا سهواً" سنجیدگی سے ہو یا بطور مذاق وہ داغی طور پر کافر ہو۔ اس طرح پر کہ اگر وہ توبہ بھی کر لے تو اس کی توبہ نہ قبول ہوگی نہ عند الناس اور شریعت مظہرہ میں متاخر و متقدم تمام مجتہدین کے نزدیک اس کی سزا اجماعاً قتل ہے۔" (خلاصۃ الفتاوی جلد ۳)

فقہ جعفریہ : فقہ جعفریہ میں ہے کہ جس شخص نے شاتم رسول کی زبان سے رسول کی شان میں گستاخی کی باتیں سنیں اس کے لئے جائز ہے کہ وہ خود اسے قتل کر دے۔

”عن الامام جعفر الصادق کل مسلم من المسلمین
لرئد عن الاسلام و جحد محمدا صلی اللہ علیہ وسلم
فان دعه مباح لكل من سمع ذلک و کذا من سب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم جائز لسمعہ ان یقتله“ (الشرائع
الاسلام)

”امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ اگر مسلمانوں میں سے
کوئی شخص مرتد ہو جائے اور رسول اللہ سے سرکش ہو تو اس
کا خون ہر اس شخص کے لئے مباح ہے جو اس کو سنے اور ایسا
ہی حکم ہے کہ اگر کسی شخص نے رسول اللہ پر سب و شتم کی
تو جائز ہے اس کے سننے والے کے لئے کہ اسے قتل کر
دے۔“ (شرائع الاسلام)

ملی یکجہتی کونسل : روزنامہ ”امت“ کراچی نے اپنی ۱۸ مارچ ۱۹۹۷ء کی
اشاعت میں یہ خبر شائع کی ہے کہ خواجہ خان محمد، مولانا فضل الرحمن، مولانا مسیح
الحق، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالستار خان نیازی، لیاقت بلوچ، حافظ حسین
احمد، عبدالقادر روپڑی، پروفیسر شاہ فرید الحق اور مولانا عبدالغفور حیدری نے ایک
مشترکہ بیان میں لاہور کے جھوٹے مدعی نبوت یوسف علی کو دعویٰ نبوت اور خود کو
محمد (ﷺ) کہنے کے باعث مرتد، دائرہ اسلام سے خارج اور قانون توہین رسالت کے
تحت سزائے موت کا مستحق قرار دیا ہے۔ یہ بات خوش آمد ہے کہ مختلف مکاتب
فکر کے مرکزی رہنماؤں نے اس سنگین مسئلہ کا فوری نوٹس لیا اور مشترکہ موقف
اختیار کیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس سنگین مسئلہ کو ملی یکجہتی کونسل کے
ایجنڈا میں رکھا جائے اور دینی جماعتوں کی ہائی کمان ایک طرف تو حکومت اور
پارلیمنٹ کی سطح پر اس اہم مسئلہ کو طے کرنے کے اقدامات کرے دوسری طرف
علماء اور عوام کی رہنمائی کرے تاکہ یہ قومی مسئلہ قومی انداز میں موثر طور پر حل
ہو سکے۔

قومی و ملکی سلامتی : روزانہ خبریں میں میجر (ر) محمد سعید ثوانہ اپنے کالم طویل

جنگ میں توحید کا منکر۔ یوسف علی کے عنوان سے لکھتے ہیں: ”یہ کیپٹن یوسف علی
اسلام کو مشرف بہ ہندو ازم کر رہا ہے یہ کسی ہندو بنیادی کا چیلہ ہے اس کی تعلیم
دینی نہیں۔ کسی ہندو بنیادی نے نہایت خور سے اسلام کا توڑ سوچا ہے کہ مسلمانوں
سے ان کا تصور توحید چھین لو، تصور رسول چھین لو اور پھر انہیں فتح کر کے جھوڑو
وہ کچھ نہ کر سکیں گے اور پھر کبھی دوبارہ آزاد نہ ہو سکیں گے۔“ روزنامہ خبریں
لاہور نے ۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء کے شمارہ میں یہ بات بھی لکھی ہے ”معلوم ہوا ہے کہ
کذاب یوسف علی کے بارے میں یہ شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ کہیں وہ بھارتی ایجنٹ
تو نہیں اس سے ان خطوط پر بھی پوچھ گچھ جاری ہے۔“ پھر یہ خبر بھی اخبارات میں
چھپی ہے کہ یوسف علی نے امریکی فونو نیٹھ سے رابطہ کیا ہے اور اس کے دو
خاص آدمی دستاویزات لے کر امریکی فونو نیٹھ گئے اور کافی دیر تک وہاں موجود
رہے۔ (بحوالہ روزنامہ خبریں ۶ مئی ۱۹۹۷ء) اور اس کے چند روز بعد جب امریکہ
نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان توہین رسالت کا قانون ختم کرے تو ورلڈ مسلم
جیور سنس پاکستان کے سربراہ اسماعیل قریشی نے اس پر کہا کہ امریکی لابی کے ایک
آدمی پر توہین رسالت کا الزام ہو رہا ہے امریکہ اسے بچانے کے لئے داؤد لگا کر رہا
ہے (بحوالہ روزنامہ جنگ ۲۵ جولائی ۱۹۹۷ء) ایک اور اہم بات بھی منظر عام پر آچکی
ہے کہ وزارت خارجہ نے یوسف علی کو دی۔ آئی۔ پی کا سٹیشن دے رکھا ہے اور
اس کے پاس سرکاری پاسپورٹ ہے۔ دی۔ آئی۔ پی کا سٹیشن ورلڈ اسمبلی آف مسلم
یونٹی کے ڈائریکٹر جنرل کی حیثیت سے دیا گیا ہے اب جبکہ یہ بات سامنے آچکی ہے کہ
ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کا کوئی وجود نہیں ہے محض فرادہ ہے۔ یہ کانغذی تنظیم
ہے اور یہ اکیلا ہی اس کا کرتا دھرتا ہے تو وزارت خارجہ کی طرف سے دی۔ آئی۔
پی سٹیشن بھی محل نظر اور مشکوک ہو جاتا ہے۔ یہ صورت حال تشویشناک بھی
ہو سکتی ہے۔ حکومت کو اس معاملے کا اس پہلو سے بھی جائزہ لینا چاہیے کیونکہ یہ
قومی اور ملکی سلامتی کا مسئلہ ہے۔

فریضہ اسلامی جمہوریہ پاکستان : اس سلسلے میں مدیر ”تکبیر“ نے بالکل صحیح
لکھا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت کو اس معاملے میں خلیفہ اول حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حکومت کا اسوہ پیش نظر رکھنا چاہیے نبی اکرم ﷺ کی وفات کے

بعد بظاہر متعدد زیادہ سنگین مسائل سے صرف نظر کرتے ہوئے، جانشین رسولؐ نے اولین اہمیت میلہ کذاب سے نمٹنے کو دی جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ دار بن کر اٹھا تھا۔ حالانکہ وہ معاشرہ صحابہؓ کا معاشرہ تھا اور سوچا جاسکتا تھا کہ ایک جھوٹے شخص کے مسئلہ خیز دعویٰ کو معاشرہ کا دینی شعور خود ہی مسترد کر دے گا لیکن مدرسہ رسولؐ سے تربیت پائے والے صدیق اکبرؓ نے اسے سراسر خلاف حکمت جانا اور اس فتنے کا قلع قمع کرنے کو اپنی ترجیحات میں سرفہرست رکھا۔ خلیفہ اول کا یہ طرز عمل واضح کرتا ہے کہ یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں جسے سرسری انداز میں لیا جائے یہ ایک نہایت سنگین اور سنجیدہ صورت حال ہے اور حکومت کو عوام کی جانب سے اجتماعی جلسوں، جلوسوں اور مظاہروں وغیرہ کا انتظار کئے بغیر اس معاملے میں از خود پیش رفت کرنی چاہیے۔

اظہار تشکر : آخر میں ان تمام اہل قلم حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی تحریروں اور رپورٹوں سے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے، ان کی نگارشات ان کے شکریے کے ساتھ شامل کتاب ہیں، ان تمام احباب کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی تدوین و اشاعت میں کسی طرح سے بھی مدد کی ہے، اللہ تعالیٰ تمام حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائیں اور رسول کریم ﷺ اپنی شفاعت نصیب فرمائیں۔ (آمین)

خاکپائے محمدؐ

ارشاد قریشی

العارف، تیج بخش روڈ، لاہور

۱۶ دسمبر ۱۹۹۷ء

یوسف کذاب کیس کا پس منظر

بندہ ایک روز اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا کہ کراچی سے ایک نوجوان وارد ہوا اور اپنا تعارف کراتے ہی آمد کا مقصد بیان کیا کہ ڈیفنس کے علاقہ کے یوسف علی نامی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور اپنے خطابات میں اہانت رسولؐ اہانت قرآن اور توہین اصحابؓ رسولؐ کا ارتکاب کیا ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں کیا کیا؟ تو بندہ نے عرض کیا کہ اس کا ثبوت کیا ہے؟ تو اس نے ہفت روزہ نگہبیر اور روزنامہ امت کراچی کے کچھ شمارے دکھائے اور ساتھ ہی اپنے سامان سے ریوالور نکال کر سامنے رکھ دیا کہ میں آج اس کا کام تمام کر دوں گا۔ میں نے کہا کہ بلا تحقیق کسی کو قتل کرنا شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔ پہلے آپ تحقیق کریں اگر ثابت ہو جائے تو پھر اس کے خلاف قانونی پہلو اختیار کریں گے۔ اس کے بعد بندہ نے روزنامہ خبریں کے چیف رپورٹر اور حال ریڈیڈنٹ ایڈیٹر روزنامہ خبریں ملتان میاں عبدالغفار کو صورت حال سے مطلع کیا۔ تو موصوف نے دو گھنٹے تک اس سے ملاقات کی اور اس کے نظریات معلوم کئے۔ جو واقعتاً قابل اعتراض تھے۔

اتنے میں کراچی اور لاہور کے کچھ احباب بندہ کے پاس آئے اور اس کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹ دیں جنہیں دیکھنے اور سننے کے بعد معلوم ہوا کہ واقعتاً موصوف نبوت کے دعویٰ دار ہیں۔ نیز اپنی تقاریر اور خطابات میں توہین آمیز جملے بھی استعمال کئے ہیں۔ چنانچہ اس کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں وکیل ختم نبوت جناب محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ کو پیش کیں۔ جنہوں نے رات بھر ویڈیو اور آڈیو کیسٹیں سنی اور دیکھیں۔ جس پر انہوں نے ایک درخواست مرتب کر کے دی جو ایس۔ ایس۔ پی لاہور اور ڈی۔ ایس۔ پی لیگل سے مارک ہو کر تھانہ ملت پارک میں ایف۔ آئی۔ آر کے اندراج کے لئے منظور ہوئی جس پر مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء کو مذکورہ شخص یوسف علی کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر نمبر ۷۰/۹۷ درج کر لی گئی۔

ایف۔ آئی۔ آر کے اندراج کے بعد پولیس نے ملزم کو گرفتار کر کے تفتیش شروع کی ایف۔ آئی۔ آر کے ساتھ ویڈیو اور آڈیو کیسٹیں مذکور کی

ڈاڑی کا ورق بھی قائل کا حصہ ہیں۔ پولیس نے ویڈیو اور آڈیو کیسٹیں کاغذ پر اتروائیں۔ اس دوران مذکور کی بیگم کی طرف سے توہین عدالت وغیرہ کی درخواستیں دی گئیں۔ مجاہد ختم نبوت جناب محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے بلا معاوضہ اپنی خدمات پیش کیں جو تاہنوز کیس کی پیروی کر رہے ہیں۔

اس کیس میں روزنامہ خبریں اور اس کے ایڈیٹر جناب ضیاء شاہد اور ریڈیٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ خبریں ملتان میاں عبدالغفار نے ذاتی دلچسپی لے کر یوسف علی کے کیس کو اپنے اخبار میں بڑھ چڑھ کر کوریج دی میں ان کا شکر گزار ہوں جبکہ دیگر قومی اخبارات نے سرد مہری کا مظاہرہ کیا۔ خداوند قدوس انہیں بھی ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ہمت و توفیق نصیب فرمائیں۔ یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ جناب ارشد قریشی مالک و مدیر ”العارف“ گنج بخش روڈ لاہور یوسف مذکور کے غلط عقائد، خیالات اور تصوف کے نام پر الحاد و بے دینی پر مشتمل اس کے نظریات کا تعاقب کر کے اس کے بارے میں کتاب شائع کر رہے ہیں۔ چنانچہ کتاب کے لئے چند سطور تحریر کر دی ہیں تاکہ ریکارڈ رہے۔

محمد اسماعیل شجاع آبادی

مرکزی ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم ٹاؤن لاہور
(مدعی یوسف کذاب کیس) ۱۵-۹-۹۷

○

باب اول

ہفت روزہ ”تکبیر“ کراچی

○

- (۱) جعلی نبوت کا نیا فتنہ:
شرعی عدالت میں مقدمہ چلا کر یوسف علی کو بلا تاخیر کیفر کردار کو پہنچایا جائے۔ جائزہ: جناب ثروت جمال اسماعیلی مدیر ”تکبیر“
(جلد ۲۰ شمارہ ۱۳: اشاعت ۲۳ تا ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء)
- (۲) ”میں محمدؐ کا تسلسل ہوں“:
”ہر دور میں محمدؐ جسمانی طور پر موجود رہے ہیں پہلی شکل حضرت آدم تھے موجودہ شکل میں ہوں۔“ نبوت کے چھوٹے مدعی کی ہرزہ سراہی۔
رپورٹ: جناب محمد طاہر
(جلد ۲۰ شمارہ ۱۳: اشاعت ۱۳ تا ۲۲ مارچ ۱۹۹۷ء)
- (۳) تکبیر کی رپورٹ میری پبلیش اور من جناب اللہ ہے:
نبوت کے چھوٹے مدعی کی ڈھٹائی۔ رپورٹ جناب محمد طاہر
(جلد ۲۰ شمارہ ۱۳: اشاعت ۲۳ مارچ تا ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء)
- (۴) ابھی علانیہ تبلیغ کا وقت نہیں آیا، اذن ملا ہے کہ مکر کر کے مکر جاؤ:
ملعون یوسف کی مریدوں کو تسلی۔ رپورٹ: جناب محمد طاہر
(جلد ۲۰ شمارہ ۱۳: اشاعت ۳۰ مارچ ۵ اپریل ۱۹۹۷ء)
- (۵) ملعون یوسف کے چیلے گرو کے دفاع کے لئے سرگرم ہو گئے: کاذب اعظم کے خلاف لاہور میں مقدمہ درج، علماء کا قرار واقعی سزا تک احتجاجی مہم چلانے کا اعلان: رپورٹ جناب محمد طاہر
(جلد ۲۰ شمارہ ۱۵: اشاعت ۶ تا ۱۲ اپریل ۱۹۹۷ء)
- (۶) ملعون یوسف کو بیرون ملک فرار کرائے کا منصوبہ۔ غیر ملکی سفارت خانوں سے رابطہ۔ رپورٹ: جناب محمد طاہر

(جلد ۲۰ شمارہ ۲۰: شریعت ۱، تائے مئی ۱۹۹۷ء)

(۷) ہمارے حق میں وضاحت جاری کرو: ملعون یوسف علی کے نامائے

کی تکبیر کو دھمکی۔ رپورٹ: جناب محمد طاہر

(جلد ۲۰ شمارہ ۲۰: اشاعت ۵ تا ۱۱ ستمبر ۱۹۹۷ء)

(۸) دستاویزات مشمولہ "تکبیر" کراچی



جائزہ: ثروت جمال اسمعی مدیر "تکبیر"

(۱)

جعلی ثبوت کا نیا فتنہ

شرعی عدالت میں مقدمہ چلا کر یوسف علی کو بلا تاخیر کیفر کردار کو پہنچایا
جانا چاہیے

فلسفہ تنازع غلط نہ ہوتا تو کہا جاسکتا تھا کہ لاہور کے یوسف علی کی شکل میں
قادیان کے مرزا غلام احمد نے دوسرا جنم لیا ہے۔ دونوں کے طریق واردات میں
حیرت انگیز مماثلت ہے۔ دونوں نے اپنی ابتدائی شکار گاہ کے طور پر اس علاقے کا
انتخاب کیا جو اپنے مکینوں کی سادہ طبیعت کی وجہ سے ان کے مقاصد کے لئے موزوں
ترین تھا اور جن کے بارے میں خود حکیم الامت کی رائے یہ ہے کہ:

مذہب میں بہت تازہ پسند اس کی طبیعت

کر لے کہیں منزل تو گزرتا ہے بہت جلد

تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا

ہو کھیل مریدی کا تو ہرنا ہے بہت جلد

تاویل کا پھندا کوئی صید لگا دے

یہ شاخ نشین سے اڑتا ہے بہت جلد

تاویل کے اسی پھندے سے مرزا غلام احمد نے کم و بیش سو سال پہلے
پنجاب کے ہزاروں مسلمانوں کے دین و ایمان پر "انہیں بتدریج اپنے مصلح مجدد"
محمدی موعود "سچ موعود" خلیفہ نبی "بروزی نبی اور بالآخر مکمل نبی" ہونے کا یقین دل
کر ڈاکہ ڈال اور یہی کچھ گزشتہ کئی برس سے یوسف علی نامی وہ شخص کر رہا ہے جس
کی کچھ سیاہ کاریوں پر سے "تکبیر" میں پردہ اٹھایا گیا اور رد و نامہ "امت" میں بھی

مرزا غلام احمد کے اس انکشاف پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا مودودیؒ اپنی کتاب ”ختم نبوت“ میں لکھتے ہیں:

”یعنی پہلے مریم بنے پھر خود ہی حاملہ ہوئے پھر اپنے پیٹ سے آپ عیسیٰ ابن مریم بن کر تولد ہو گئے“ اس کے بعد یہ مشکل پیش آئی کہ عیسیٰ ابن مریم کا نزول تو احادیث کی رو سے دمشق میں ہونا تھا جو کئی ہزار برس سے شام کا ایک مشہور و معروف مقام ہے اور آج بھی دنیا کے نقشے پر اسی نام سے موجود ہے۔ یہ مشکل ایک دوسری طرف تاویل سے رفع کی گئی۔“

یہ طرف تاویل مرزا صاحب کی کتاب ”حاشیہ ازالہ اوہام“ میں یوں موجود ہے: ”واضح ہو کہ دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر محبوب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبے کا نام دمشق رکھا گیا ہے جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزیدی الطبع اور یزید پلید کے عادات و خیالات کے پیرو ہیں۔۔۔۔۔ یہ قصبہ قادیان بوجہ اس کے کہ اکثر یزیدی الطبع لوگ اس میں سکونت رکھتے ہیں، دمشق سے ایک مشابہت اور مناسبت رکھتا ہے۔“

اس سے بھی زیادہ دلچسپ تاویل موجودہ اسرائیل کے لدنامی شہر کے بارے میں مرزا غلام احمد کے ہاں ملتی ہے۔ احادیث کے مطابق حضرت عیسیٰؑ دجال کو لد کے مقام پر قتل کریں گے۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ مرزا صاحب مشرقی پنجاب میں شہر لد کہاں سے لائیں۔ انہوں نے اس کا حل بڑی آسانی سے تلاش کر لیا اور کہہ دیا کہ ”لد سے مراد لدھیانہ ہے۔“ (امدی-۹۱)

یوسف علی بھی اسی قسم کی تاویلات سے نبوت کے دعوے تک پہنچا ہے۔ اس نے ابتدا میں خود کو صرف مرشد و راہبر قرار دیا بعد میں مرد کامل، امام وقت اور نائب خدا اور رسول کے دعوے کئے اور بالآخر خود کو محمد ﷺ کا تسلسل قرار دے ڈالا۔ اپنی ذاتی ڈائری میں وہ لکھتا ہے:

”محمد ہمیشہ جسمانی طور سے موجود رہے ہیں۔ اپنے جسمانی وجود کی ظاہری اوقات کے بعد وہ واپس محمد مصطفیٰ کے حقیقی جسم میں چلے گئے۔ اس طرح نور اپنی اصل کی طرف لوٹ گیا۔ اس کے فوراً بعد محمد + جسمانی وجود کا نور چند منتخب بندوں پر نازل ہوا

اس بارے میں مسلسل خبریں شائع ہوتی رہی ہیں۔

مرزا غلام احمد نے سادہ لوح مسلمانوں کو شکار کرنے کے لئے تاویل کے اس پھندے کو جس بھونڈے اور مضحکہ خیز انداز میں استعمال کیا، وہی کچھ یوسف علی کے ہاں بھی نظر آتا ہے۔ اسلام کا صحیح شعور رکھنے والا کوئی شخص ان نامعقول، غیر منطقی اور بے بنیاد دعوؤں سے گمراہ نہیں ہو سکتا ابتہ دین سے لوگوں کی نادانیت ایسے دہانوں اور کذابوں کا کام آسان کر دیتی ہے۔ اس قسم کے شیطان صفت لوگ پہلے محض مبلغ و ”مصحح“ حامی دین اور خادم اسلام کی حیثیت سے سامنے آتے ہیں پھر اپنی تیج و رباتوں اور پرفریب حیلوں سے لوگوں کو اپنی عقیدت کے جال میں گرفتار کرتے ہیں، اس کے بعد بتدریج دعوؤں کے میدان میں قدم قدم آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں خوش عقیدگی ایسی چیز ہے جس کی موجودگی میں عقیدت مندوں کے لئے ہر بات قابل قبول ہوتی چلی جاتی ہے تاہم اگر کسی مرحلے پر ان کی آنکھیں کھل بھی جائیں تو اس وقت تک وہ بالعموم خود مختلف قسم کے غلط معاملات میں اس طرح موٹ ہو چکے ہوتے ہیں یا خوف و دہشت کا ایسا جال ان کے گرد بنا چکا ہوتا ہے کہ ان کے پاس ان پیران تسمہ پا کے ہاتھوں ہلک میل ہوتے رہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا جن کو انہوں نے کبھی اپنا نجات دہندہ سمجھا تھا۔

مرزا غلام احمد نے نبوت کے دعوے تک پہنچنے کے لئے جس طرح کی تاویلات کیں، اس کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیے، اپنی کتاب ”کشتی نوح“ میں لکھتے ہیں:

”اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) براہین احمدیہ کے تیسرے حصے میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے، دو برس تک صفت مریمیت میں، میں نے پردریش پائی۔۔۔۔۔ پھر۔۔۔۔۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفع کی گئی اور استعارے کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا، اور آخر کئی مہینے کے بعد، جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، پڑریجہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم میں درج ہے، مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا، پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔“

رہا جو اپنے وقت کے نبی، رسول و مرد کامل کہلائے۔۔۔۔۔
اس طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ محمد جسمانی طور پر اب تک زندہ
ہیں۔ ان کی پہلی شکل خود آدم تھے اور موجودہ شکل محمد یوسف
علی ہے۔

تکبیر میں شائع ہونے والی تفصیلات سے واضح ہے کہ یوسف علی نے لوگوں
کی عقیدت یا مجبوریوں کو اپنے مادی مفادات اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لئے
بے دریغ استعمال کیا اور یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ اسے مجبوظ الخواس، دیوانہ یا
نفسیاتی مریض قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ وہ دنیوی پیمانوں کے لحاظ سے کہیں اپنے
لئے گھٹے کا سودا نہیں کرتا۔ برسوں سے اپنی سرگرمیوں کو خفیہ اور اپنے جال میں
پھنس جانے والوں کو اپنے عقائد کی تشہیر سے روکے رکھ کر، اس نے خود ثابت کر
دیا ہے کہ وہ اپنی نگاہوں میں آپ مجرم ہے۔ اگر وہ کسی دماغی خلل کی بنا پر اپنے
آپ کو فی الواقع اللہ کا نبی تصور کرتا اور اسے خود اپنی سچائی پر یقین ہوتا تو وہ کھلے
بدلوں اس کا اعلان کرتا۔ لیکن اس کے بجائے اس نے چوری چھپے اور درجہ بدرجہ
نبوت کے دعوے کی طرف پیش قدمی کر کے اپنی بھڑانہ ذہنیت خود ہی پوری طرح بے
نقاب کر دی ہے۔ یہ سارا نالنگ اس نے جس مقصد کے لئے رچایا، وہ اس کی شب و
روز کی سرگرمیوں سے واضح ہے۔ جو لوگ اس کی عقیدت یا بلیک میلنگ کا شکار ہو
جاتے ہیں وہ ان کا ہر طرح سے استحصال کرتا ہے۔ آج ان میں سے بہت سے لوگ
اخفاء کی اس چادر کے چاک ہو جانے کے بعد جس کی آڑ میں اس نے اپنی مکروہ
سرگرمیوں کا جال پھیلا رکھا تھا، اس کی دہشت کے اثر سے بڑی حد تک آزاد ہو
گئے ہیں اور اپنے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں اس کے خلاف گواہی دینے اور
حقائق منظر عام پر لانے کو تیار ہیں۔

ان دنوں ملک میں وزیراعظم سے عام آدمی تک قومی خزانہ لوٹنے والوں
کے کڑے احتساب کی ضرورت کا اظہار کر رہا ہے، اس مقصد کے لئے سخت قوانین
بنائے جا رہے ہیں اور جدید عملی کارروائی کا آغاز متوقع ہے۔ اس سمت میں فوری
پیش قدمی یقیناً وقت کا تقاضا ہے لیکن کیا یہ حقیقت نہیں کہ مادی دولت سے کہیں
زیادہ قیمتی، دین و بہت کی دولت ہے اور اس پر ڈاکہ ڈالنے والے عام ڈاکوؤں و
لٹیروں سے کہیں زیادہ بڑا مجرم ہے۔ کوئی صاحب ایمان اس حقیقت کو تسلیم کرنے

سے انکار نہیں کر سکتا۔ ان حقائق کی بنیاد پر حکومت وقت کو بدلتا خیر س معاملے میں
اپنی ذمہ داریاں پوری کرنی چاہیں۔ ختم نبوت کے مسئلے کو ہم اپنے دستور میں قرآن
و سنت کی تعلیمات کے مطابق حل کر چکے ہیں۔ لہذا اس کے لئے کسی نئی قانون
سازی کی ضرورت نہیں۔ اور قرآن و سنت کی رو سے محمد ﷺ پر نبوت و رسالت کا
سلسلہ مکمل ہو چکا ہے لہذا اب جو کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ یقینی طور پر جھوٹا
ہے اور اگر وہ مجبوظ الخواس اور فاجر العقل نہیں بلکہ ہوش و حواس کے ساتھ کسی
دیوانہ اور مجبوری کے بغیر یہ دعویٰ کر رہا ہے تو کسی اشتباہ کے بغیر نہ صرف مرتد اور
کافر بلکہ لوگوں کے دین و ایمان کو بوٹے والہ دجس اور کذاب بھی ہے، اس لئے
عقل کا تقاضا ہے کہ اس کی سزا بھی عام مرتد کے مقابلے میں زیادہ سنگین اور
عبرت ناک ہونی چاہیے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت کو اس معاملے میں خلیفہ اول حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حکومت کا اسوہ پیش نظر رکھنا چاہیے نبی اکرم ﷺ کی وفات کے
بعد بظاہر متعدد زیادہ سنگین مسائل سے صرف نظر کرتے ہوئے، جانشین رسولؐ سے
اولین اہمیت میں کذاب سے نمٹنے کو دی جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر رہا تھا۔
حالانکہ وہ معاشرہ صحابہؓ کا معاشرہ تھا اور سوچا جاسکتا تھا کہ ایک جھوٹے شخص کے
مصلحانہ خیر دعویٰ کو معاشرے کا دینی شعور خود ہی مسترد کر دے گا لیکن بدقسمت
رسولؐ سے تربیت پانے والے صدیق اکبرؓ نے اسے سراسر خلاف حکمت جانا اور
اس فتنے کا قلع قمع کرنے کو اپنی ترجیحات میں سرفہرست رکھا۔ خلیفہ اول کا یہ طریقہ
عمل واضح کرتا ہے کہ یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں جسے سرسری انداز میں یا جائے۔ یہ
ایک تمام سنگین اور منجیدہ صورت حال ہے اور حکومت کو عوام کی جانب سے
احتجاجی جلسوں، جلوسوں اور مظاہروں وغیرہ کا انتظار کئے بغیر اس معاملے میں از خود
پیش رفت کرنی چاہیے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ تحقیق اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے
حکومت کو فوری طور پر یوسف علی کے خلاف مقدمہ درج کر کے معاملہ وفاقی شرعی
عدالت میں لے جانا چاہیے اور یہاں اس کی تحریروں اور گواہوں کے بیانات کے
روشنی میں پورے معاملے کی پھان بین ہونی چاہیے۔ یوسف علی کو بھی اپنی صفائی کا
پورا موقع فراہم کیا جانا چاہیے۔ اگر وہ اپنی بریت ثابت کرنے میں کامیاب ہو جائے

تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ اگر وہ اپنا جرم تسلیم کر کے تائب ہونا چاہے اور شریعت میں اس کی گنجائش ہو تو اسے یہ موقع دیا جانا چاہیے لیکن اگر نبوت اس مرحلے تک آجائے کے بعد شریعت یہ گنجائش نہ دیتی ہو یا وہ اپنے دعوائے نبوت پر قائم رہے تو اس صورت میں اسے اسلامی احکامات کے مطابق سزا دی جانی چاہیے۔ اس کے پیروؤں کو بھی تائب ہونے کا موقع اور بصورت دیگر رتداد کے جرم میں سزا ملنی چاہیے۔ اس پورے عمل کی تکمیل کے لئے جائز طور پر جو وقت درکار ہے وہ بہرحال دیا جانا چاہیے لیکن غیر ضروری تاخیر بالکل نہیں ہونی چاہیے۔ جہاں تک حکومت کی طرف سے مقدمہ کے اندراج اور وفاقی شرعی عدالت سے رجوع کرنے کا تعلق ہے اس کی کارروائی تو فی الفور شروع ہو جانی چاہیے۔

علمائے کرام 'دینی جماعتوں اور تنظیموں کے لئے اس معاملے کا جو پہلو خاص طور پر قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ یوسف علی کا شکار ہونے والے مردوں اور عورتوں میں سے بیشتر کا تعلق جدید تعلیم یافتہ اور دولت مند طبقوں سے ہے۔ کراچی میں اس کے اکثر معتقدین ڈیفنس اور کلفٹن جیسی فیشن ایبل بستیوں کے مکین ہیں بلاشبہ یہ لوگ دین کے نام پر ایک جھنڈے سے دھوکہ کھا رہے ہیں لیکن اس تصویر کا دوسرا رخ یہ بھی تو ہے کہ ہمارے دولت مند اور املا ماڈرن طبقوں میں بھی دین کی طلب پالی جاتی ہے اگر اس طلب کو ایک دھوکہ باز اپنے مفادات کے لئے استعمال کر سکتا ہے تو آخر ان لوگوں تک دین کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق اس کی اصل شکل میں جو یقیناً نہایت دلکش اور متاثر کن ہے پیش کر کے انہیں اچھا اور عملی مسلمان کیوں نہیں بتایا جاسکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ جدید تعلیم یافتہ اور ماڈرن طبقے ان دنوں اس قسم کے جھنڈوں کی خصوصی شکار گاہ بنے ہوئے ہیں اور انہیں اللہ اور رسول کے نام پر گمراہ کیا جا رہا ہے۔ ہمارے خیال میں یہ صورت حال ملک کے تمام دینی مکاتب فکر کی توجہ کا اصل مرکز سیاست کے بن جانے کے سبب رونما ہوئی ہے۔ دین کی دعوت اور اشاعت کا جو کام اسلامی تاریخ کے ہر دور میں علماء کرام کرتے رہے ہیں سیاست میں ضرورت سے زیادہ الجھ جانے کے سبب ہمارے ہاں علماء کا وہ کردار باقی نہیں رہ سکا ہے اس خداع نے دین کے نام پر دھوکہ دینے والوں کا کام آسان کر دیا ہے۔ دینی طاقتوں کو اس معاملے میں بدامخر توازن

اور اعتدال کی راہ اختیار کرنی چاہیے اور معاشرے کے تمام طبقوں تک دین کو اس کی اصل صورت میں پہنچانے کے لئے سرگرم ہو جانا چاہیے۔ دینی طاقتیں پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنے اس فرض کی ادائیگی شروع کر دیں تو انشاء اللہ کوئی فتنہ چنپ ہی نہ سکے گا کیونکہ اندھیرے کو ہزار بار برا کہہ کر نہیں بلکہ شمع روشن کر کے ہی دور کیا جاسکتا ہے۔

(ہفتہ روزہ تکبیر کراچی: جلد ۲۰ شماره ۱۳: اشاعت ۲۳ تا ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء)

رپورٹ: محمد طاہر

(۲)

”میں محمد کا تسلسل ہوں“

”ہر دور میں محمد جسمانی طور پر موجود رہے ہیں“ پہلی شکل حضرت آدم تھے ”موجودہ شکل میں ہوں“ نبوت کے جھوٹے مدعی کی ہرزہ سرائی

”زیر نظر رپورٹ ”ابوالحسنین محمد یوسف علی“ کے گمراہ کن عقائد اور اس کے جھوٹے دعوؤں کو عوام الناس تک پہنچانے کے لئے پیش کی جا رہی ہے تاکہ گمراہی و ضلالت کی راہ پر چلنے والے اس بے دین کے قبیحے سے عوام الناس اور مخلص مسلمان محفوظ رہیں۔ اس سلسلے میں جو حوالے درج ذیل ہیں وہ اس کی ذاتی تقریروں کی مختلف ویڈیو کیسٹوں، اس کی کتابوں، اور ذاتی ڈائری میں اس کی اپنی تحریر سے لئے گئے ہیں۔ مذکورہ حوالے اس مواد سے کہیں کم ہیں جو تکبیر کے پاس محفوظ ہیں۔ جسے علماء کرام اور کسی بھی مذہبی جماعت کو مزید تحقیقات و تفتیش کے لئے پیش کیا جاسکتا ہے رپورٹ میں

پیش کردہ حوالے امت مسلمہ کے عمومی عقائد سے مختلف اور نہایت دل آزار و گمراہ کن ہیں۔ جسے "نقل کفر کفر نہ باشد" کے مصداق محض اس لئے شائع کیا جا رہا ہے کہ ان دعوؤں کی تبلیغ کا بروقت اور اک کیا جاسکے۔"

فتنہ قادیانیت کے بعد مختلف لوگوں کی طرف سے ہونے والے نبوت کے دعوے اس نئے زیادہ نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکے کہ امت مسلمہ نے اس فتنے کی پوش و یلغار کا مقابلہ نہایت دھول خیزی سے کیا تھا۔ لیکن موجودہ دور میں اسلامی اقدار اور مسم شہادت کے حوالے سے مجموعی طور پر پیدا ہونے والے اضمحلال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دین فروش نئے سرے سے سراپا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک ابوالحسنین محمد یوسف علی ہے۔ جس نے ابتداء میں خود کو مرشد کامل، 'مرد کامل' حضرت امام وقت، اللہ تعالیٰ اور خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کا نائب و سفیر بنا کر پیش کیا اور اب ہر سرعام خود کو حضرت محمد ﷺ کا تسلس قرار دے رہا ہے۔ اس کے ابتدائی حالات اور اٹھان کے بارے میں دستیاب معلومات کے مطابق ۱۹۷۰ء سے قبل وہ پاک آرمی میں تھا۔ لیکن کسی نامعلوم سبب کے باعث سری سے علیحدگی کے بعد جدہ چلا گیا۔ جس تقریباً دو سال قیام کے بعد وہ لاہور چلا گیا اور سرکاری رہائش گاہ واقع شادمان کالونی میں رہنے لگا۔ یہ گھر اس کی بیوی (جسے وہ اپنی ظاہری بیوی کہتا ہے) کو ملا تھا جو کسی کالج میں لیکچرار تھی۔ لیکن اب عرصہ ڈیڑھ سال سے یوسف علی ڈیفنس لاہور کینٹ میں ڈیفنس پبلک اسکول کے قریب کیو ۲۱۸ اسٹریٹ ۱۶ فیز ٹو میں رہائش پذیر ہے۔

محمد یوسف علی نے اپنی ذاتی ڈائری میں خود کو مرد کامل اور حضرت محمد ﷺ کا تسلس قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ :

"محمد ہمیشہ جسمانی طور سے موجود رہے ہیں ان کے جسمانی وجود کی ظاہری وفات کے بعد یہ واپس محمد مصطفیٰ کے حقیقی جسم میں چلے گئے۔ اس طرح نور واپس اپنی اصل کی طرف لوٹ گیا۔ اس کے فوراً بعد محمد + جسمانی وجود کا نور چند منتخب بندوں پر نازل ہوتا رہا جو اپنے وقت کے نبی، رسول اور مرد کامل کہلائے۔۔۔۔۔ اس طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ محمد جسمانی طور پر

اب تک زندہ ہیں۔ جن کی پہلی شکل خود آدم تھے اور موجودہ شکل محمد یوسف علی ہے۔"

اس ناپاک دعوے سے قبل یوسف علی نے اپنے معتقدین کے حلقے میں خود کو مرد کامل اور رسول کا نائب و سفیر باور کرایا تھا۔ اس سلسلے میں اس نے ایک کتاب "مرد کامل کا وصیت نامہ" تحریر کی لیکن اس کتاب کے مندرجات پر ممکنہ اعتراض اور شدید رد عمل کے خوف سے اس نے بطور مصنف اپنا نام تحریر کرنے کے بجائے صرف "صاحب تحریر مرد کامل" لکھ دیا ظاہر ہے کہ یہ صرف یوسف علی کے مخصوص عقیدت مندوں کے علم میں تھا کہ مرد کامل سے مراد کون ہے؟ اور یہ کتاب کس نے تحریر کی ہے؟ اس کے علاوہ وہ لوگ بھی اس سے باخبر تھے جو ماہور سے شائع ہونے والے ایک روزنامے میں شائع ہو یا لا کالم "تغیر ملت" پڑھتے ہیں۔ اس کام میں یوسف علی، ابوالحسنین کے نام سے لکھتا ہے دراصل حسنین اس کے ایک بیٹے کا نام ہے جس کی مناسبت سے وہ اپنا پورا نام "ابوالحسنین محمد یوسف علی" تحریر کرتا ہے۔ اس نے یہی نام اپنی ایک کتاب "خلافت علی منہج النبوة" میں بھی بطور مصنف تحریر کیا ہے۔

الغرض محمد یوسف علی نے "مرد کامل کا وصیت نامہ" نامی اپنی ایک کتاب میں خود کو ایک "مرد کامل" کے طور پر پیش کیا ہے۔ وہ وصیت نامے میں "قرآن پاک اور مرد کامل" کے عنوان کے تحت لکھتا ہے کہ :

"قرآن پاک پوری انسانیت کے لئے ہدایت ہے کوئی بھی انسان اس سے ہدایت حاصل کر سکتا ہے اس ہدایت کی شرط اول رجوع الی اللہ ہے جس کا وسیلہ مبارک حضور رحمت العالمین سیدنا رسول اللہ ﷺ کے صدقے مرد کامل ہیں۔ قرآن حکیم کا واضح اعلان ہے کہ میں جس پاک ہستی کا کلام ہوں اور جن کی زبان مبارک کے ذریعے ان کے لئے وجود کا تعارف بن کر آیا ہوں پہلے ان سے تعلق قائم کروں پھر میں راز کھولوں گا مرد کامل زندہ قرآن، نور قرآن مرتبہ قرآن ہوتے ہیں ان کے ذریعے آپ ﷺ سے نسبت ہوگی تو قرآن

حکیم کا نور و حقیقت اور عمل عطا ہوگا۔"

کم و بیش ایسے ہی لغو خیالات سے آلودہ پوری کتاب دراصل مرد کامل کی مکمل بیرونی کا ترغیب نامہ ہے جو وصیت نامہ کے نام سے شائع کرائی گئی۔ اس دوران یوسف علی اپنے مخصوص حلقے اور عقیدت مندوں کو پوری شدت کے ساتھ اپنی بیرونی اور اتباع پر راغب کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنے لئے وہ مطلوبہ فضا تیار کر لی جس کے بعد اس کے لئے یہ دعویٰ بھی نہایت آسان ہو گیا کہ وہ حضرت محمد کا نائب ہے۔ یوسف علی عام طور پر ملتان روڈ چوک یتیم خانہ سے مڑنے والی اگلی گلی کے بائیں طرف واقع "بیت الرضا مسجد" میں چنیدہ لوگوں کی محفص سے خطاب کرتا ہے۔ اس خطاب کی باقاعدہ ویڈیو فلمیں بنائی جاتی ہیں۔ ایسی ہی ایک محفص میں اس نے اپنے مذکورہ دعوے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

"ہر دور میں اعلیٰ ترین ولی کو محمد کا نائب بنا دیا گیا۔ نائب کو وہ تمام "اختیارات" اور "سہولتیں" ہوتی ہیں جو آقا کو ہوتی ہے آقا نے اپنے تمام اختیارات تمام سہولتیں جو کچھ قرآن میں موجود ہیں۔ وہ اپنے نائب کو دے دیں اور انہیں کے صدقے یہ فرمان عالی شان ہے کہ ایک مرشد اپنے حلقے میں ایسے ہی ہوتا ہے جیسے ایک نبی اپنی امت میں ہوتا ہے جو اختیار ایک نبی کو اپنی امت میں حاصل ہے وہی اختیار ایک حضرت کو اپنے حلقے میں حاصل ہے۔"

اس کے بعد یوسف علی نے تمام ارکان اسلام کی اہمیت کو کم درجہ قرار دیتے ہوئے اپنی عظمت اور تکریم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ:

"اللہ کو ارکان اسلام کی پابندی کی کوئی پرواہ نہیں نمازوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ روزوں کی کوئی پرواہ نہیں، نائب کی تکریم نہ کرے، سبحان اللہ نائب کی تکریم نہیں کی کچھ بھی نہیں۔"

ایک دوسری تقریر میں وہ نہایت واضح لفظوں میں اپنی "حیثیت" اور

مقام "کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

"ہماری منزلہ شان کو مان لو، ہماری شبہ شان کو بھی مان لو شبہ شان میں آؤں تو خاندان کی مخالفت کرنا پڑے، بیوی کی مخالفت

کرنا پڑے، بچوں کو چھوڑنا پڑے، بچوں کو قتل کرنا پڑے، بدر دہرانا پڑے، حنین دہرانا پڑے، کرطا دہرانا پڑے، ہماری شبہ شان کی حمایت کرو، ہماری ادب کرو۔ شبہ شان کی حیثیت میں ادب کرو اور منزلہ شان کی حیثیت سے صبح و شام ہماری تسبیح کرو۔"

یوسف علی "وحدۃ الوجود" کے قدیم فلسفے سے بھی آگے بڑھ کر اللہ اور انسان کے درمیان واقع فرق کو بھی ختم کر دیتا ہے اس سلسلے میں وہ قرآن کی آیات کا بھی من پسند ترجمہ کرتا ہے یہاں تک کہ اس نے اپنی تقاریر میں نعوذ باللہ بعض آیات کو "شرارتی" بھی کہا ہے۔ اسی طرح وہ قرآن پاک کے مفہوم کی بھی درجہ بندی کرتا ہے اس کے خیال میں ایک قرآن پاک کا ظاہری مفہوم ہے اور دوسرا باطنی۔ جو اس کے ذریعے وقت اور موقع کی مناسبت سے اللہ کہوں رہا ہے۔ سورۃ الشرح کی آیت انا فتحنا لک فتحاً مبیناً پر گفتگو کرتے ہوئے ابتدا میں اس کا ظاہری مفہوم بیان کرتا ہے کہ "بے شک ہم نے آپ کے لئے روشن فتح فرمادی تاکہ اللہ آپ کے سبب سے گناہ بخش دے۔"

یوسف علی کے مطابق ہر دور کے حساب سے ایک ترجمہ ہوتا ہے اس لئے اس دور کے حساب سے یہی ترجمہ ٹھیک تھا وہ اپنی تقریر میں کہتا ہے کہ:

"یہ ترجمہ اپنے وقت میں اس ولی نے ٹھیک کیا کیونکہ اس وقت راز کی کھونا تھا۔ لیکن آج آپ پیار کرنے والوں کے لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کے آقا نے اور راز کھونا ہے۔ یہ ترجمہ اس وقت ٹھیک تھا آج پہلی دفعہ انہوں نے بتایا کہ "سبب" کا تو غری لفظ ہی کوئی نہیں اور ترجمہ یہ ظاہر کر رہا ہے کہ اللہ اور ہم کوئی اور ہے جب دو نہیں تو سبب کون اور بخشنے والا کون۔"

اس سلسلے میں وہ مزید وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

"ناموں سے کوئی فرق نہیں پڑتا، پانی پہاڑوں سے گزرا وہ چشمہ ہے، وہی چشمہ بہتا شروع ہو گیا۔ تو نالہ ہے، وہی آگے ندی میں شامل ہو گیا تو ندی ہے وہی دریا میں شامل ہو گیا تو دریا

ہے وہی سمندر میں شامل ہو گیا تو سمندر ہے اب غور سے
سنیں پانی تو پانی ہی رہا نہ۔ ذات حق سبحانہ تعالیٰ کی اپنی جلوہ
گری ہے کہیں وہ مشرک کہلائی، کہیں پیر کہلائی، کہیں فقیر
کہلائی، کہیں قطب کہلائی، کہیں نبی کہلائی، کہیں رسول اللہ
کہلائی اور کہیں محمد رسول اللہ کہلائی۔

”عالم عمل کے مطابق ہے اور عمل کی انتہا یہ ہے کہ وہ بشر
دکھائی دے بشر ہو نہ۔ محبت صرف ذات حق سبحانہ تعالیٰ سے
ہونی چاہیے لیکن محبت کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب اللہ خود
آجائے، میرے سامنے میرے جیسا بن کر میرے سامنے میرے
جیسا بن کر آئے تو پھر میں اپنی بکریوں کا دودھ اس کو پلاؤں پھر
اس کے ہوتے سیدھے کروں پھر اس کی قدم قدم خدمت
کروں اور میرے ذہن میں ایک لمحے کے لئے یہ نہ آئے کہ
میرے جیسا ہے نہیں میں میں ہوں اور وہ وہ ہے۔ جب اللہ
میرے سامنے میرے جیسا بن کر آجاتا ہے تو پھر بات ہوئی۔“

یوحنین یوسف علی اپنے معتقدین کو مخاطب کرتے ہوئے ایک موقع پر کہتا ہے کہ:
”یاد رکھئے گا انشاء اللہ آپ کو یاد بھی کروا تے رہیں گے ہماری
تمام باتوں کا ہماری محبت کا، آپ سے ملنے کا آپ کے لئے دعا
کرنے کا، آپ کی خدمت کرنے کا ایک ہی مقصد ہے کہ آپ
کے وجود میں جو محمد ہے وہ پیدا ہو جائے۔“

اس سلسلے میں اس نے یہاں تک کہہ دیا کہ:

”آپ بہت مبارک لوگ ہیں، محمد کی جدوہ گری جو فی زمانہ ہے
وہ نہ کبھی تھی اور نہ کبھی ہوگی یہ نہایت اپنے عروج پر ہے ہم
جب خوش قسمت ہیں کہ اس دور میں پیدا ہوئے انسانی معراج
اپنی انتہا پر چل رہی ہے۔“

یوسف علی اپنے معتقدین سامعین کو ایک تقریر میں یہ خوشخبری سناتا ہے کہ:
”جب تک حضور ﷺ کو آپ ان کھلی آنکھوں سے نہیں دیکھ
میں گے انشاء اللہ تعالیٰ آپ انکس نہیں کریں گے۔“

اس کے بعد وہ تمام سامعین کو اپنی جماعت میں شامل ہونے کی ترغیب دیتے ہوئے
کہتا ہے کہ:

”اے پاکستان کا درد کریں، نہ ملت اسلامیہ کا درد کریں نہ کسی
اور چیز کا درد کریں ایک محبوب کو چاہیں محبوب مل گیا سب کچھ
ٹھیک کر لیں گے سب سے بڑی جماعت میں شامل ہو جائیں۔
ہماری جماعت میں تین ممبر ہوتے ہیں۔ وہ تین ممبر یہ ہیں۔
انسان، حضور سید محمد اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ۔“

مذکورہ بالا خیالات کا امتحانی کھلا اظہار ابوالحسنین یوسف علی کی طرف سے
۲۸ فروری بروز جمعہ کو لاہور میں منعقدہ ایک ”ورلڈ اسمبلی“ کے اجلاس میں بھی
ہوا۔ جس میں ”بیت الرضا“ کے امام یوسف رضا نے سپاسنامہ پڑھتے ہوئے یہ اعلان
کیا کہ ابوالحسنین یوسف علی ہی وہ ذات ہے جو اللہ اور محمد ہے بعد ازاں یوسف علی
کی طرف سے یوسف رضا کو ”صدیق“ کا لقب تختہ ”دیا گیا۔ جس کے بعد جوابی
تختے میں یوسف رضا نے وہاں موجود تمام معتقدین کو ظہرانہ دیا۔ ”ورلڈ اسمبلی“ کے
اس اجلاس میں یوسف علی نے اپنے خطاب میں کہا کہ سو سے زائد صحابہ کرام اس
محفل میں بیٹھے ہوئے ہیں جو پوری دنیا سے آئے ہوئے ہیں۔ اس نے کراچی سے
خصوصی طور پر شریک ہونے والے ”عبدالواحد“ کو منبر پر بلا کر اس کا تعارف
کراتے ہوئے کہا کہ یہ صحابی ہے۔ اور ان کی پوری فیملی حقیقت تک پہنچ گئی ہے۔
اس اجلاس میں کسی سرفراز صاحب نامی آدمی کو صاحب معراج کہا گیا، کراچی کے
ایک صاحب ”زید زماں“ کو ”بجاہد“ کا لقب ملا۔

یوسف علی اپنے مذکورہ بالا خیالات و عقائد کا اظہار ”بیت الرضا مسجد“ میں
بھی برسر عام کرتا رہا ہے۔ ان خیالات پر مشتمل تقاریر کی ویڈیو کیسٹس تکبیر کے
پاس محفوظ ہیں۔ لیکن یوسف علی کے معتقدین سے حاصل کی گئی معلومات مذکورہ بالا
تفصیلات سے کہیں زیادہ بھیاں تک ہیں۔

ذرائع کے مطابق یوسف علی کا طریقہ کار یہ ہے کہ ابتدا میں وہ اپنی تقاریر
کے درجے معتقدین کو ”نبی کے دیدار“ اور ”محبوب سے ملنے“ کی ترغیبیں دیتا
ہے۔ اس دوران وہ اپنے ایک ایک معتقد کی انفرادی طور پر چھن پٹنگ کرتا ہے۔
پھر ایک روز یہ خوشخبری دیتا ہے کہ ہم خدا دن تمہیں ایک ”تحفہ“ دیں گے ورنہ تم

بھی ہمیں کچھ "تخفہ" دینا۔ بعد ازاں مقررہ دن کو وہ اپنے مخصوص معتقد کے سامنے یہ انکشاف کرتا ہے کہ دراصل وہی نبیؑ وہی مرشد اور وہی سب کچھ ہے۔ یہ انکشاف ہی دراصل متعلقہ معتقد کے لئے یوسف علی کی طرف سے ایک "تخفہ" ہوتا ہے۔ جسے اس کے مخصوص حلقے میں بالفاظ دیگر "حقیقت پانا" بھی کہتے ہیں۔ اس عمل کے بعد معتقد لازماً "جو بی" "تخفہ" اپنے اس "مرشد" کو دینے کے لئے پابند ہوتا ہے۔ لیکن معتقد کی طرف سے یہ تخفہ صرف ایک بھاری رقم کی صورت میں وصول جاتا ہے۔ مال بنورنے اور رقم انیٹھنے کے لئے وہ ہر روز نئے نئے بینترے بدلتا ہے یہاں تک کہ اپنی ایک تقریر میں اس نے ظلمت سے نکلنے کے لئے دو راستوں کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

"ظلمت سے نکلنے کے لئے دو راستے ہیں اللہ کو دینا اور اللہ کی راہ میں دینا۔ مرشد کو دیں گے تو اللہ کو دیں گے اور ادھر ادھر دیں گے تو اللہ کی راہ میں دیں گے۔"

ذرائع کے مطابق ابوالحسنین یوسف علی نے لاہور اور کراچی میں اپنے معتقدین و مقربین سے اس طریقے پر کروڑوں روپے انیٹھ لئے ہیں۔ جس کا طریقہ کار اب تک یہ ہے کہ "حقیقت پانے" یعنی اپنے خاص مقرب پر خود کو نبی ظاہر کرنے کے بعد مذکورہ شخص بطور تخفہ ایک بھاری رقم وصول کرتا ہے جو ماکھوں میں ہوتی ہے اس کے علاوہ اس سے وابستہ بے شمار لوگ ماہانہ ایک بڑی رقم پہنچنے کے بھی پابند ہوتے ہیں۔ تکبیر کے پاس ایک قابل ذکر تعداد میں ان ناموں کی فہرست ہے جو اب تک یوسف علی کو کروڑوں روپے دے چکے ہیں۔ یہ نام اور ان کے کوائف تکبیر کے پاس امانت ہے جسے بوجہ شائع نہیں کیا جاسکتا لیکن اس سے وابستہ واقعات کا ذکر کرنا نہایت ضروری ہے۔

ڈیفنس کراچی میں مقیم "ص" یوسف علی کے ہاتھوں پر ۱۹۹۱ء میں بیعت ہوئے۔ تقریباً ۲ سال بعد انہیں "حقیقت" سے نوازا گیا۔ جس کا طریقہ کار یہ تھا کہ "ص" سے کہہ دیا گیا کہ آپ "کھیں بند کریں اور جب آپ "کھیں کھویں گے تو "رسول اللہ" آپ کے سامنے ہوں گے (نعوذ باللہ) جب انہوں نے آنکھیں کھویں۔ تو ان کے سامنے ابوالحسنین یوسف علی کھڑا تھا۔ "حقیقت پانے" کے بعد ان سے پانچ لاکھ روپے کا مطالبہ کیا گیا۔ جب "ص" کئی ماہ گزرنے کے بعد بھی یہ

رقم ادا نہ کر سکا تو اس سے اس کی ذاتی کار ہتھیالی گئی تقریباً ایک ہفتے تک "ص" کی کار ابوالحسنین کے پاس رہی۔ بالآخر "ص" نے تک آکر یوسف علی سے کہا کہ آپ کار واپس کر دیں میں دو لاکھ روپے کا انتظام کر سکتا ہوں۔ چنانچہ اس رقم کی وصولی کے بعد کار واپس کی گئی۔ اسی طرح ایک "ع" نامی شخص سے تقریباً تیس لاکھ سے زائد رقم ہتھیالی گئی۔ یاد وثوق ذرائع کے مطابق ان سے وصول کی جانے والی رقم اس سے بھی زائد تھی۔ لیکن بعد ازاں کچھ رقم ایک چیک کی صورت میں اسیں واپس کی گئی لیکن تاحال ان کی تیس لاکھ سے زائد رقم یوسف علی پر واجب الادا ہے۔ اسی طرح ڈیفنس میں مقیم "م" صاحب، نارتھ ناظم آباد میں مقیم "اف" صاحب سے بھی لاکھوں روپے بٹور لئے گئے ہیں جن میں سے "م" صاحب نے رقوم کی واپسی کا مطالبہ کیا ہوا ہے۔ ان کے علاوہ افتخار نامی ایک کشم "فیسر" سے ۷ لاکھ روپے لئے تھے۔ لیکن جب وہ اس جعلی مرشد سے ہزار ہو گئے تو رقم کی واپسی کا مطالبہ کیا جس کے بعد معاملہ دبانے کے لئے انہیں ۵ لاکھ روپے واپس دے دیے گئے۔ اسی طرح ابرار نامی ایک صاحب سے (جو ڈیوٹی فری شاپ میں کام کرتے رہے لیکن اب انگلینڈ میں ہیں) لاکھوں روپے بٹور لئے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ جو لوگ تاحال اس کے معتقدین میں شامل ہیں اور اسے بھاری رقوم دیتے رہے اور اب تک دے رہے ہیں ان میں سرفہرست کراچی کے عبدالواحد ہیں اور ان کی پوری فیملی ہے اطلاعات کے مطابق عبدالواحد صاحب اور ان کی بیگم سمیت یوسف علی کا سب سے بڑا معتقد اس کا بیٹا شاہد ہے اور اس کی بیگم ہے۔ ان کے علاوہ عبدالواحد کی دو بیٹیاں بھی اس کی معتقدین اور خاص لوگوں میں شامل ہیں یہاں تک کہ یوسف علی کراچی میں جب بھی آتا ہے تو ان کے گھر میں ہی رہتا ہے اور وہیں پر مختلف محافل کا اہتمام ہوتا ہے۔ مصدق ذرائع کے مطابق یوسف علی اب مستقل طور پر کراچی میں عبدالواحد کے گھر منتقل ہو رہا ہے ۲۸ فروری کو اس کی بیٹی فاطمہ کی شادی اور ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں اس نے برسر عام کہا ہے کہ وہ اب اپنی دعوت کو زیادہ کھسے نفقوں میں بوگوں تک پہنچائے گا۔ ذرائع کے مطابق اپریل کے آغاز یا ماہ رواں کے آخر میں وہ کراچی منتقل ہو جائے گا۔

عبدالواحد اور ان کی پوری فیملی کے علاوہ جو لوگ تاحال کراچی میں اس

کے معتقدین میں شامل ہیں ان میں کاشف، عارف اسلام، شاہد کا دوست، تاجر کلیم، نارتھ ناظم، آباد کا فاروق اور فلکشن کے فیصل شامل ہیں۔ اطاعت کے مطابق ان تمام حضرات کے علاوہ بے شمار لوگوں سے ماہانہ ایک بھاری رقم وصول کر لی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں معتبر ذرائع سے مطابق ٹورنٹو اور وینک اور میں بھی اس نے اپنا جال پھیلا دیا تھا۔ یوسف علی کی ایک بہن ٹورنٹو میں رہتی ہے جمال وہ لاہور میں مقیم کسی بٹ صاحب کے توسط سے ان کے خرچے اور نکلت پر چند سال پیشتر گیا۔ ان ریاستوں میں اس نے اپنے عقیدت مند بنانا شروع کئے لیکن جدید لوگ اس سے بیزار ہو گئے اسی دوران یوسف علی کی بعض "خلقی حرکتوں" کا انکشاف ہوا تو ان تمام لوگوں نے اس سے ناٹا توڑ دیا۔

انتہائی معتبر ذرائع کے مطابق یوسف علی انتہائی گھناؤنی اخلاقی حرکات کا مرتکب ہوا ہے۔ چونکہ وہ خود کو امام وقت کہتا ہے اس لئے کسی "نکاح" کو اپنے لئے لازم نہیں کرتا۔ کراچی، سعودی عرب اور کینیڈا میں اس کی ان اخلاقی حرکتوں کے باعث کئی لوگوں نے بیزار ہو کر اس سے اپنا ناٹا توڑ دیا۔ ان سے اپنا ناٹا توڑنے والوں میں ایک صاحب بریگیڈر سیم ہیں جو انہیں عمرے پرے کر گئے تھے لیکن وہاں جس گھر میں ان کا قیام تھا اس گھر میں بھی اس جعلی مرشد نے کچھ اخلاقی حرکتوں کا ارتکاب کیا۔ جعلی مرشد کے اس قسم کے تیور دیکھ کر انہوں نے ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ دی۔ اس سلسلے میں اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ زبان سے صرف یہ کہہ دیتا ہے کہ فلاں لڑکی "ج" سے اس کی "بیوی" ہے چنانچہ معتقدین اور عشاق دیوانہ وار اپنی "بیٹی" اور "بہن" کو ان پر نچھاور کر دیتے ہیں۔ ذرائع کے مطابق اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یوسف علی بعض عملیات کا ماہر ہے اور لوگوں کو اپنے بحر میں لے لیتا ہے انتہائی معتبر ذرائع کے مطابق یوسف علی نے شہانہ کاشف کی بہن انیلا علی کو اپنی "بیوی" بنایا تھا، لیکن اس کی انتہائی خراب حالت ہو جانے کے بعد اسے ہسپتال میں داخل کرانا پڑا، ہسپتال میں انیلا کو یوسف علی کے نام کی مناسبت سے "انیلا علی" کے نام سے داخل کرایا گیا۔ مرن ہوئی کے قریب واقع کراچی ہسپتال کی رپورٹ یوسف علی کی اخلاقی حالت کا پورا حال سناتی ہے۔

پاکستان میں جس کا بھی دماغ خراب ہوتا ہے وہ خود کو ایک "مقدس ہستی" کے روپ میں پیش کرنے لگتا ہے۔

لیکن نہ تو مذہبی جماعتیں ان فتوؤں کے سدباب کے لئے کوئی موثر قدم اٹھاتی ہیں اور نہ ہی اسلامی جمہوریہ پاکستان کی آتی جاتی حکومتوں کو اس بات کی توفیق ہوتی ہے کہ وہ اسلامی عقائد کے ساتھ سنگین مذاق کرنے والے ان نبوت کے دعویداروں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔

(ہفت روزہ تکبیر کراچی: جلد ۲۰ شمارہ ۱۲: اشاعت ۱۳ تا ۲۲ مارچ ۱۹۹۷ء)

رپورٹ: محمد طاہر

(۳)

تکبیر کی رپورٹ میری پبلسٹی اور من جانب اللہ ہے
نبوت کے جھوٹے مدعی کی ڈھٹائی محمد کی حیثیت سے یوسف علی کا
اپنے مریدوں کو خط، بیویوں کی قربانی دینے کا مطالبہ نبوت کے
جھوٹے دعویدار کو وزارت خارجہ پاکستان نے وی آئی پی کا درجہ
دے رکھا ہے

نبوت کے جھوٹے دعویدار ملعون یوسف علی کے عقائد اور اس کی اخلاقی حرکتوں پر مشتمل ایک مفصل رپورٹ "تکبیر" کی گزشتہ اشاعت میں شامل تھی۔ اس بے دین لحد و زندگی کے عقائد بے نقاب ہونے کے بعد تمام مکاتب فکر کے علماء دین و متبعان کرام نے نہایت واضح طور پر اپنے فتاویٰ جات میں اسے دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ یہاں تک کہ بعض علمائے دین نے اسے واجب القتل بھی قرار دیا۔ ادھر ملعون یوسف علی سے جب "تکبیر" کی رپورٹ پر اس کے خاص الخاص معتقدین نے رابطہ کیا تو اس نے اسے ابتداء میں اپنی پبلسٹی قرار دیتے ہوئے اسے من جانب اللہ قرار دیا مزید برآں اس نے اپنے معتقدین کو یہ تاکید بھی کی کہ میں فی الحس مشکل میں ہوں اس لئے مجھ پر درود بھیجا جائے۔ نسننا ڈھیے ڈھالے

مریدوں کو اس نے ٹیلی فون پر سورہ الدھر کی آخری آیات پڑھنے کی تلقین کی ملعون یوسف علی کی اس دیدہ وبری کے پیچھے کون سی طاقت ہے اس حوالے سے سردست یہ عرض کر دینا کافی ہو گا کہ اسے وزارت خارجہ پاکستان سے دی آئی پی کا درجہ بھی حاصل ہے اور وہ لو آئی سی میں ایک اعلیٰ عہدے پر بھی فائز رہ چکا ہے

ادھر راقم السطور کو ایک خاتون نے ٹیلی فون پر توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ میں ابھی کچھ دیر قبل ہی وزیر اعظم کو اس شیطان کے عقائد پر ”تجکیر“ کی اشاعت کے حوالے سے توجہ دلا چکی ہوں جس پر نواز شریف نے اس خاتون کو یہ جواب دیا کہ مجھے اس واقعے کا علم ہے۔

اس دریدہ دہن ملعون کے خلاف تمام مسلمان سراپا احتجاج بن گئے ہیں اور تمام مکاتب فکر کے علماء دین اور مذہبی جماعتوں سمیت مسلمانوں کا انتہائی رد عمل دیکھنے میں آرہا ہے جبکہ دوسری جانب یہ سب دین شان بے نیازی سے اپنے عقائد کو منقوف طریقے سے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اسی طعنه راق سے بیان کر رہا ہے۔ ملعون یوسف علی نے ۱۸ مارچ ۱۹۹۷ء کو لاہور سے شائع ہونے والے اخبار ”پاکستان“ میں اپنے ایک کام ”تجیر ملت“ میں لکھا ہے کہ:

”کوئی اس وقت تک کسی اور سے بیعت نہ لے جب تک خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اجازت نہ دیں۔“

اس شیطان کے عقائد اور بھیاں تک اخلاقی جرائم سامنے آنے کے بعد محاصر اخبار کو یہ مستقل کالم شائع کرنا بھی چاہیے یا نہیں۔ اس سے قطع نظر مذکورہ بالا جملے کی سنگینی کا اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جو اس کا کما حقہ ادراک رکھتے ہیں کہ اس تحریر میں ”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کون ہے؟ اور وہ آج بھی کسی کو بیعت کئے جانے کی ”اجازت“ کس طرح دیں گے؟“

اس نکتے کی وضاحت کے لئے دریدہ دہن ملعون کے ایک خط کی طرف رجوع کرنا ہو گا جو اس نے کراچی میں اپنے عقیدت مندوں کے نام لکھا ہے مذکورہ خط میں ملعون یوسف علی رقم طراز ہے کہ:

”انشاء اللہ ربیع الاول یوم میلاد سیدنا محمد بن عبد اللہ ﷺ کو کراچی میں ایک خوش نصیب کی آپ ﷺ سے ملاقات ہوئی ہے۔“

ملعون آگے ایک نوجوان شادی شدہ لڑکی کے حوالے سے لکھتا ہے جس کا نام بوجہ ”غ“ فرض کیا جاتا ہے۔ ”غ“ نے تیزی شدت اور استقامت دکھائی آپ کے رب نے اسے امتحان میں ڈال دیا۔ حضور سے ”ز“ کی محبت اس پر استقامت پر ہم صد آفرین کہتے ہیں۔ ”غ“ کا جسم پیار و کمزور نہ ہو جاتا تو وہ مزید استقامت دکھاتیں۔ آزاد ہو جاتیں تو اسی دنیا میں ان کی زندگی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہرکالی میں گزرتی۔ ظہر ”ن“ (غ کا شوہر) کے لئے یہ ایک قربانی تھی اسی لئے اس کا انعام آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ملاقات تھی۔

”ن“ (شوہر) نے یہ قربانی نہیں دی اب وہ جانیں اور ان کے مرشد۔ ”غ“ (بیوی) سے ہم خوش ہیں۔ انشاء اللہ جب آزاد ہوں گی (یعنی اپنے شوہر سے طلاق لے میں گی) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ہوں گی۔ یہ آزادی (طلاق) انتقال سے پہلے ہوئی تو پیسے۔ اگر انتقال کے بعد ہوئی تو انتقال کے بعد قرب رسول کریم عطا ہو گا جس کے بعد دیدار ذات حق اور معراج عطا ہو گا۔“

مذکورہ بالا الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ ملعون یوسف علی ایک لڑکی کو اس کے شوہر سے طلاق لینے کی ترغیب دے رہا ہے اور ایک شوہر کو اپنی بیوی چھوڑنے کی۔ ستم بالائے ستم یہ کہ وہ اس مذموم عمل کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ٹیسٹ بھی قرار دے رہا ہے۔ اس سلسلے میں وہ قرآن پاک کی آیات کو بھی اسی مقصد کے لئے بروئے استعمال لاتے ہوئے کہتا ہے:

”یہ ٹیسٹ قرآن حکیم سورہ بقرہ کی آیات ۱۵۱ تا ۱۵۷ سورہ التوبہ کی آیت ۲۳، ۲۴، ۲۸، ۱۲۹ اور سورہ النکاح کی آیت ۲ کے تحت لیا گیا۔ وہ کہتا ہے ایسا امتحان پہلی مرتبہ نہیں ہمیشہ سے لیا جاتا رہا ہے۔ سیدنا اسماعیلؑ نے حکم ملنے پر اپنی بیوی کو چھوڑا۔ حضرت زیدؑ نے حکم ملنے پر اپنی بیوی حضرت زینب کو چھوڑا۔ آپ کے اپنے گراچی میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص نے اپنے بابا جی کے حکم پر نو بیاہتا بیوی کو چھوڑا۔۔۔۔۔ کون سی نئی بات ہے۔“

کراچی میں اپنے بعض معتقدین کے نام لکھے گئے اس مشترکہ خط کے اختتامی الفاظ یہ ہیں:

”ہمیں آپ سے بہت پیار ہے یہ وہ پیار نہیں جو بشر کو بشر کے ساتھ ہوتا ہے یہ وہ ہے جو نور کو نور سے اللہ کو بندے سے رسول کو غلام سے ہوتا ہے۔“

اس طرح مذکورہ سطروں میں اس ملعون نے خود کو (نحوہ باللہ) ”اللہ اور رسول“ کے بلند مقام پر نہ اٹھایا ہے۔ دراصل ملعون یوسف علی نے اپنے ”عقائد“ کی یہ پوری عمارت ہو ہو قادیانی عقائد کی ابتدائی اٹھان کے مطابق تعمیر کی ہے۔ ملعون یوسف علی نے اپنی تمام ویڈیو کیسٹوں بلکہ ”پاکستان“ اخبار کے بیشتر کالموں میں بھی اپنے جن عقائد کا اظہار کیا ہے۔ اس کے مطابق وہ سب سے پہلے اللہ اور رسول کے درمیان فرق کو ختم کرتا ہے اور بعد میں رسول اور بندے کے درمیان بھی کسی فرق کو باقی نہیں رہنے دیتا اس کے بعد وہ ”اللہ“ رسول اور بندے ”کو اس طرح مل دیتا ہے کہ یہ امتیاز مشکل ہو جاتا ہے کہ اس کی گفتگو میں اللہ رسول اور بندہ کون ہے۔

اسی تاثر میں ملعون یوسف علی اپنی ایک تقریر میں یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ :
”ولی اللہ کیا ہوتا ہے؟ اور اللہ ولی کیا ہوتا ہے؟“

اس سوال کے بعد وہ اپنی تقریر میں کہتا ہے کہ :

”وہ ولی اللہ کیا جو اللہ سے ہم کلام نہ ہو“ وہ ولی اللہ کیا جو اللہ کو نہ دیکھے“ وہ ولی اللہ کیا جو اللہ تک نہ پہنچے اگر بندے کے لئے ضروری ہے کہ وہ جب تک اللہ تک نہ پہنچے وہ ولی نہیں تو کیا اللہ نے اپنے لئے ضروری رکھا کہ جب تک وہ بندے تک نہ پہنچے وہ اللہ ولی نہیں ہے۔“

اس خرافات میں وہ نفسوں کے ذریعے جو شیطانی شعبہ بازی کر رہا تھا اس کی سنگینی اس طرح ظاہر ہوتی ہے کہ وہ خود مذکورہ الفاظ کے فوراً بعد کہتا ہے کہ :
”بزم میں اہل نظر بھی ہوتے ہیں اور تماشا بھی ہوتے ہیں لیکن مجھے یہ بزم اہل نظر کی لگ رہی ہے اس لئے گھر کی بات گھر میں ہی رکھنی ہے اور پیار سے ساری حقیقت کھولنی ہے۔“

ملعون یوسف علی اس کے بعد یہ حقیقت کھوتا ہے کہ :

”اللہ لوگوں کو بلاتا ہے محمد کی طرف اور محمد بلاتے ہیں اللہ کی طرف عاشق کا کمال یہی ہے کہ وہ تمام کا تمام حساب محبوب کے کھاتے میں ڈال دے۔ وہ عاشق جب اللہ ہوتا ہے تو محبوب محمد ہے۔ وہ (یعنی اللہ) محمد کی طرف بلاتے ہیں اور جب محبوب اللہ ہوتے ہیں اور عاشق محمد ہوتے ہیں تو وہ اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔“

اللہ اور رسول کے درمیان فرق کو مزید ختم کرنے کے لئے وہ آگے کہتا ہے کہ :
اللہ کیا کرتا ہے؟ ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لے جاتے ہیں۔ ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لے جانے والا کون ہے؟
”اللہ“

”رسول کیا کرتے ہیں؟ ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لاتے ہیں۔“ اس کے بعد ملعون یوسف علی ”خری جھٹکایہ لگاتا ہے کہ جب اللہ اور رسول کا ایک ہی کام ہے تو اللہ اور رسول میں کوئی فرق بھی نہیں۔ یہاں تک کہ وہ خود ہی نکتہ ”فرقی کرتا ہے کہ :“

”اللہ کون ہے؟ اللہ ”ہو“ ہے اور؟ ”ہو“ کیا ہے؟ ”ہو“ ذکر ہے اور ”ذکر“ کیا ہے؟ ذکر ”رسول“ ہے۔“

انفرض اللہ اور رسول کے درمیان اس فرق کو ختم کرنے کے بعد وہ عام رچی کو بھی اسی ”مقام“ پر لے جاتا ہے اور خود ”محمد“ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔
ملعون یوسف علی نے اللہ اور رسول کے درمیان فرق کو ختم کر کے خود کو محمد باور کرانے کا یہ کھیل محض دولت کمانے اور تکبیر ہوس کے لئے کھیلا۔ اس حوالے سے اس کے دامن تزدیر میں زیادہ تر خواتین گرفتار ہوئیں۔ ان خواتین کو وہ یہ باور کرا دیتا تھا کہ وہ خود ہی دراصل محمد ہے۔ اس سلسلے میں ہر خاتون کے ساتھ وہ ایک مختلف طریقہ کار اختیار کرتا تھا۔ مثلاً بعض خواتین کو وہ کانٹن کے ایک پامسٹ سراج کے پاس لے جاتا تھا جس سے اس کا درون خانہ اتحاد تھا اس پامسٹ کو وہ پہلے سے اپنی ہدف شدہ لڑکی کے بارے میں بعض اہم معلومات فراہم کرتا اور پھر اس لڑکی کو ایک دن سراج کے پاس لے جاتا سراج پہلے سے معام حقائق خواتین کے ہاتھ کی کیسریں دیکھتے ہوئے پراسرار طریقہ سے بیان کرتا جب خود

اپنے ماضی سے متعلق پمٹ کے انکشافات سے متاثر ہونے لگتیں تو وہ اچانک انہیں کسی "بزرگ" ہستی سے "ملاقات" کی خوشخبری سناتا اور اس کے ساتھ موجود اس ملعون شخص کے ذریعے محمد تک پہنچنے کی ضمانت دیتا۔ اس طرح خواتین ملعون یوسف علی کے پھیلے ہوئے جال میں پھنستی چلی جاتیں۔ یہاں تک کہ ایک ایسا مقام آتا جب وہ شیطان ان خواتین کے سامنے اپنے محمد ہونے کا انکشاف کرتا اور انہیں کہتا کہ وہ دراصل محمد کی بیویاں ہیں۔ اس سلسلے میں وہ دو طریقے اختیار کرتا تھا۔ اولاً "شادی شدہ خواتین کو اپنی "دلہنیں" کہتا تھا" غیر شادی شدہ خواتین کو اپنے "نکاح" میں لیتا۔

شادی شدہ خواتین کو وہ اپنی "دلہن" اس طرح بتاتا کہ وہ اپنے شوہر کے علاوہ اس کی بد اخلاقی کا بھی نشانہ بنتیں۔ رفتہ رفتہ اس صورت میں وہ مقدم بھی آتا جب خواتین اپنے اصل شوہروں کو کتر اور فردیہ سمجھتی ہیں اور ملعون یوسف علی کو نفوذ باللہ محمد قرار دے کر خود کو مقدس قرار دیتیں۔ اس طرح وہ اپنے اصل شوہروں سے ازدواجی تعلقات تک منقطع کر لیتی تھیں۔ اس حوالے سے "تکبیر" کے پاس کراچی، لاہور اور راولپنڈی کی قابل ذکر تعداد میں خواتین کے نام و کوائف اور ضروری ثبوت موجود ہیں۔ جو بوقت ضرورت عدالت میں پیش کئے جاسکتے ہیں۔ علاوہ ازیں دوسری صورت کے تحت وہ غیر شادی شدہ خواتین کو اپنے "نکاح" میں لیتا۔ یہ نکاح مروجہ طریقہ کار کے بجائے محض اس کے صرف یہ کہنے پر ہو جاتا کہ "آج سے فلاں لڑکی میرے نکاح میں ہے" مذکورہ جملے کے بعد وہ لڑکی اس کے لئے ایک "کمل" بیوی کے "قرائن" ادا کرنے پر مجبور کر دی جاتی۔ اس المناک طریقے کا نشانہ بننے والی بعض خواتین نے راقم اسطور کو بتایا کہ ملعون یوسف علی اکثر یہ کہا کرتا تھا کہ مجھے ننانوے شادیوں کا حکم ہوا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی بھی ننانوے ہیں۔

شیطان نے ان خواتین سے یہ بھی کہا کہ اس کی یہ بیویاں ۱۶ سے ۲۵ سال عمر کی ہوں گی۔ وہ اکثر خواتین کو یہ بھی کہتا کہ میری بیٹی پر مہر نبوت ہے اور اپنے ہاتھ میں پہنی ہوئی چار انگوٹھیوں کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے کہتا کہ دائیں ہاتھ کے درمیان انگلی میں موجود انگوٹھی دراصل اسے رسالت ملنے پر عطا ہوئی تھی۔ ملعون یوسف علی اپنے حلقہ اثر میں شامل خواتین کو خاص طور پر تاکید کرتا کہ نماز

میں اللہ کے بجائے میرا تصور کریں۔ یہاں تک کہ جب خانہ کعبہ کو دیکھیں تو بھی میرا ہی تصور کریں۔ مزید برآں ایک خاتون معتقد نے حج پر جاتے ہوئے اپنے اس ملعون مرشد سے دعا کی درخواست کی تو اس ملعون نے کہا کہ آپ حج پر کیوں جا رہی ہیں کعبہ تو خود آپ کا طواف کر رہا ہے۔ نیز کہیں تو یہاں موجود ہے مکاں کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے۔

اس شیطان نے معصوم اور بے گناہ معتقدین کی اللہ رب العزت اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے والہانہ عقیدت و محبت کو اپنے مذموم اخلاقی و جنسی مقاصد کے علاوہ حصول زر کے لئے استعمال کیا اور لوگوں کی اس عقیدت پر ڈاکہ ڈالتے ہوئے اپنی داستان ہوس کو طول دیا۔ جس طرح دنیا کی تاریخ میں یہ "ڈاکہ" ایک منفرد واقعہ ہے اسی طرح اس پر ارباب اختیار کی بے حسی بھی سانحہ سے کم نہیں۔

(ہفتہ روزہ تکبیر کراچی: جلد ۲۰ شمارہ ۱۳: اشاعت ۲۳ مارچ تا ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء)

رپورٹ: محمد طاہر

(۴)

ابھی علانیہ تبلیغ کا وقت نہیں آیا

اذان ملا ہے کہ مکر کر کے مکر جاؤ، ملعون یوسف کی مریدوں کو تسلی زیر زمین تنظیم ورلڈ اسمبلی کی خفیہ سرگرمیاں بے نقاب

جب روزنامہ امت اور تکبیر میں ملعون یوسف علی کے کفریہ عقائد و نظریات کا انکشاف ہوا تو اس نے چپ سادھ لی اور اپنے مخصوص مریدوں کو یہ تسلی دے کہ "تقریباً سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اور انہیں یہ ہدایت بھی کی کہ وہ ان رپورٹوں کا مطالعہ قطعاً نہ کریں، مغربین سے کوئی رابطہ نہ رکھیں خواہ مرید و مخبر کے درمیان کوئی خونی رشتہ ہی کیوں نہ ہو ورنہ انشاء جب ماہور میں کچھ

لوگوں نے معون سے ان رپورٹوں پر تردید چاہی تو اس نے تردید سے منع کرتے ہوئے کہا "پھر میری زندگی کا مقصد ہی کیا باقی رہ جائے گا۔" یہ گفتگو خاص ان لوگوں کے درمیان ہوئی تھی جو اس انتہائی برے وقت میں بھی اس ملعون کا ساتھ دینے کے لئے تیار تھے۔ اس طرح ملعون نے تردید سے دانستہ گریز کا راستہ اختیار کیا۔ جس کی واحد وجہ مریدین کا یہ اعتقاد تھا کہ وہ واقعی محمد ہے اور اگر وہ خود ہی اس کی تردید کر دیں تو پھر مریدین کا اعتقاد کیسے برقرار رہ پائے گا لیکن چند ہی روز میں جب پورا پاکستان سراپا احتجاج بن گیا تو ملعون یوسف علی کو ڈیفنس لاہور کی پولیس نے گرفتار کر لیا تقریباً ایک گھنٹے کی گرفتاری کے دوران اس سے ایک تحریر لکھوائی گئی جس کے مطابق ملعون نے نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں کیا۔ ملعون نے صورت حال کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے روزنامہ پاکستان لاہور میں پہلی تردید ۲۵ مارچ کو جاری کی۔ امت اور تکبیر میں ملعون یوسف کے عقائد و نظریات کے خلاف ۱۳ مارچ سے رپورٹیں آنا شروع ہو گئی تھیں لیکن اس کی پہلی تردید بارہ روز بعد کیوں جاری ہوئی؟ نیز اس دوران ملعون نے اپنے مریدوں کے درمیان جو تماشے برپا کئے اس کی تفصیلات بھی قارئین کے پیش نظر رہنی چاہیے۔ ملعون کے عقائد و خیالات منظر عام پر آنے کے بعد اس نے اپنے حق میں فضا سازگار بنانے کے لئے سب سے پہلے ایک مضمون روزنامہ پاکستان میں شائع کرایا یہ مضمون ملعون کے کفریہ عقائد سامنے آنے کے ٹھیک ایک ہفتے بعد شائع ہوا جس کا عنوان "شاہین شاہ لولاک محبوب ابوحید محمد یوسف علی" تھا۔ مذکورہ مضمون کی تقسیم بھی ملعون کو "ایک انتہائی بزرگ ہستی" باور کرائے پر تیار کی گئی۔ یہاں تک کہ اس ملعون کو مذکورہ مضمون میں "انسان کامل" کا "کامل پرتو" بھی تحریر کر دیا گیا لیکن مذکورہ مضمون سے بھی مخالف فضا کو موافق نہیں بنایا جاسکا تو ملعون نے اپنے انتہائی اہم مقربین کو لاہور ڈیفنس کینٹ میں واقع اپنی پر اسمائش قیام گاہ میں طلب کر لیا جن میں راولپنڈی سے زید زمان سکھ علاوہ کراچی سے سہیل ٹائی ایک شخص بھی شامل ہیں۔ اپنے انتہائی اہم مقربین کی ماہور طلبی کے بعد ملعون یوسف علی نے مذکورہ تردید جاری کرنے سے سہیل اور زید زمان کے ذریعے ملک بھر کے تمام مریدوں سے ٹیلی فونک رابطے کے اور انہیں یہ ہدایت جاری کی کہ ابھی علامیہ تبلیغ کا وقت نہیں آیا اور نہ ہی حضرت ظہور کا وقت آیا وہ پانچ سال بعد خود کو ظاہر کریں گے۔ اس دور میں ان سے یہ بات

کہ "مکر کر کے مکر جاؤ" ملعون یوسف کے معتقدین کے مطابق اس نے اپنے مخصوص حلقے میں "مکر" کو ایک دینی اصطلاح کے طور پر رائج کیا تھا جس کے مطابق اگر کوئی غیر متعلق شخص ان سے ہودہ عقائد کی بابت دریافت کرے تو اسے چھپا لینا چاہیے جو ملعون کی اصطلاح کے مطابق "مکر" کہلاتا ہے۔ اطلاعات کے مطابق ملعون نے مریدوں کو یہ ہدایت بھی جاری کی کہ کوئی مرید کسی بھی اخباری نمائندے کو کوئی جواب نہ دے۔ مذکورہ ہدایات کے بعد ملعون نے ایک اخباری تردید جاری کی جس کے مطابق وہ ختم نبوت پر یقین رکھتا ہے۔ ملعون یوسف کے تمام عقائد کے مطابق وہ خود کو محمد کا تسلسل قرار دیتا ہے اگر محمد کو آخری نبی وہ تسلیم بھی کرتا ہو تو اس سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہو سکتا کہ اس نے نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں کیا کیونکہ ملعون کے عقائد کے مطابق "محمد بن عبد اللہ" ایک لباس کا نام تھا اور ان کے اندر موجود روح محمد کے بعد اب مجھ میں آگئی ہے۔ جسے وہ "الفس" قرار دیتا ہے۔ چنانچہ وہ خود کو "یوسف علی" کے بجائے "محمد" یوسف علی قرار دیتا ہے اور اس محمد سے مراد وہ ہمیشہ محمد لیتا ہے۔ چنانچہ ملعون نے ۲۸ فروری کے ورلڈ اسمبلی اجلاس کے لئے اپنے مخصوص مریدوں کو جو انگریزی دعوت نامہ دیا اس دعوت نامے میں بھی اپنا نام صرف (Muhammad) تحریر کیا۔ عام طور پر "صلی اللہ علیہ وسلم" کی جگہ پر لکھنے کا رواج ہے چنانچہ "کا لفظ وہ ہمیشہ اپنے نام کے ساتھ لکھتا ہے لیکن مذکورہ دعوت نامے میں تو اس ملعون نے حد کردی اور اپنا نام صرف دھن محمد ہی لکھا اور اس کے اوپر بھی تحریر کر دیا۔ اس طرح ملعون یوسف علی نے اپنے عقائد کے تحت تردید کے ذریعے "مکر" کیا ہے۔ تاہم ادارہ تکبیر کے پاس اس کے دعویٰ نبوت سے متعلق تمام دستاویزی ثبوتوں کے علاوہ ایک قابل ذکر تعداد میں گواہان موجود ہیں جنہیں بوقت ضرورت عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ کوئی چور یا مجرم اپنے عمل کا اعتراف نہیں کرتا یہ "الزام" صرف "تردید" کرنے سے دور نہیں ہو جاتے بلکہ اس سلسلے میں کچھ متعین وظائف انجام دینے پڑتے ہیں۔ چنانچہ کسی بھی مجرم پر عائد کئے گئے الزامات کو دستاویزی ثبوتوں اور گواہوں کے ساتھ کر۔ میں کمزور کیا جاتا ہے۔ اور ثبوت و شواہد کی روشنی میں کسی بھی ملزم، فیصلہ عدالت کرتی ہے۔ اس سلسلے میں کبھی بھی مجرم یا ملزم کی "تردید" کو کافی سمجھ کر قیوں نہیں کر لیا جاتا چنانچہ اس تردید کے باوجود

(ہفت روزہ تجلیس کراچی: جلد ۲۰ شماره ۱۳: اشاعت ۳۰ مارچ ۵ اپریل ۱۹۹۷ء)

رپورٹ: محمد طاہر

(5)

ملعون یوسف کے چیلے، گرو کے دفاع کے لئے سرگرم
ہو گئے

سید احمد اور عبدالواحد نامی مقربین خاص کے مریدوں سے رابطے
بھاری فنڈ جمع کئے جا رہے ہیں کاذب اعظم کے خلاف لاہور میں
مقدمہ درج علماء کا قرار واقعی سزا تک مہم چلانے کا اعلان

ملعون یوسف صی کے عقاید و نظریات پر مشتمل انکشافاتی رپورٹوں کے منظر عام پر آنے کے بعد ایک طویل وقفہ محض اس انتظار میں گزر گیا کہ اس سنگین اور ناقابل معافی جرم پر حکومت کی طرف سے کیا کارروائی کی جاتی ہے۔ ملعون کے خلاف کسی بھی کارروائی میں تاخیر کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ پاکستان جیسے ملک میں کوئی یہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ ایک شخص محض جنسی جنون اور ہوس زر میں مبتلا

حکومت نے ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے ملعون یوسف علی کو ایم پی او ۳ اور ایم پی او ۱۶ کے تحت تین ماہ کے لئے ملتان روڈ پر واقع چوہنگ سینٹر میں نظر بند کر دیا ہے۔ گیل ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ملک کے چاروں صوبوں میں اس ملعون کے خلاف مقدمات دائر کرنے کے لئے درخواستیں بھی دے دی ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی کنوینر احمد میاں حمادی نے ڈپٹی کمشنر سنگھڑ کے نام جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات جمیعت علمائے اسلام مفتی جمیل خان اور مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی نے تھانہ بریگیڈ میں ملعون کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی درخواست دائر کر دی ہیں۔ مذکورہ رہنماؤں نے ملعون کے خلاف ۲۹۵ اے، ۲۹۵ بی اور ۲۹۵ سی کے تحت مقدمہ درج کرنے کی درخواستیں دی ہیں۔ ملعون یوسف کے تمام عقائد و نظریات سے قرآن کی بے حرمتی مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی دل آزاری اور توہین رسالت ہوتی ہے۔

اسی حوالے سے ایک اہم پہلو ملعون یوسف علی کا طریقہ واروات ہے۔

ملعون یوسف علی نے خود کو ورلڈ اسمبلی کے مکروہ پردے میں چھپا رکھا ہے۔ ورلڈ اسمبلی خالصتاً "زیر زمین تنظیموں کے طور پر قائم کی گئی ہے۔ جس کے مقصد خبیثہ پردہ راز میں ہیں۔ مذکورہ تنظیم کو جو لوگ چلا رہے ہیں ان میں عبدالواحد خان (صدر) امجد شریف قاضی (ڈائریکٹر ورلڈ اسمبلی پاکستان) "ڈاکٹر محمد ناصر اختر (ڈائریکٹر ورلڈ اسمبلی یو ایس اے) ڈاکٹر اختر حسین (ڈائریکٹر ورلڈ اسمبلی برطانیہ) "سید زید زمان (ڈائریکٹر ورلڈ اسمبلی پنجاب اور خصوصی نمائندے برائے پاکستان فوج) "سمیل احمد خان (ڈائریکٹر ورلڈ اسمبلی سندھ اور خصوصی نمائندہ برائے تجارت) "سید جہد زمان (نمائندہ خصوصی "سید مسعود رضا" سندھ ام حیا (ڈائریکٹر برائے خواتین) "ڈاکٹر نعیم احمد ارشد قریشی (خصوصی نمائندہ برائے یورو کرسی) اور ڈاکٹر سمیل صابر (میکرٹری جنرل) شامل ہیں۔ مذکورہ تمام لوگ ملعون یوسف علی کے دست و بازو ہیں اور اس کی سرگرمیوں میں شریک کار رہے ہیں۔ یہ تمام لوگ ملعون یوسف علی کے عقاید و نظریات کے پرچار کے لئے ممکنہ مواقع فراہم کرتے ہیں اس حوالے سے سب سے زیادہ کام کراچی اور لاہور میں ہوا ہے۔ کراچی میں اس ملعون کے خاص الخاص متعقدین میں کاشف، عبدالواحد، سمیل خان، عارف، رضوان، غیب، سرور، شہد، فیصل اور فاروق کے علاوہ کئی لوگ شامل ہیں اس حوالے سے

ہو کر اللہ رب اعزت اور اس کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ علیہ کے ناموں پر وکانداری سجا کر دنیا و آخرت میں سراسر گھانٹے کا سودا کرنے کی حماقت بھی کر سکتا ہے۔ لیکن حقائق یہی ہیں کہ ایک ملعون نے اپنے خبیث باطن کو چھپانے اور اپنے اندر کی نجاست سے معاشرہ کی فضا آلودہ کرنے کے لئے انتہائی پاکیزہ کرداروں کی آڑ لی۔ مگر مکرو فریب کے پردے جلد چاک ہو گئے۔ تکبیر اور امت نے ملعون یوسف علی کا مکروہ چہرہ اور اس کے سیاہ کرقوت عوام کے سامنے بے نقاب کر دیئے اور حقائق کے منظر عام پر آنے کے سولہ روز بعد بالآخر ملعون کے خلاف ایک مقدمہ درج کر دیا گیا۔

تفصیلات کے مطابق محون یوسف علی کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل محمد اسماعیل شجاع آبادی کی درخواست پر تھانہ ملت پارک ماہور میں ۲۹ مارچ کی رات پونے دس بجے مقدمہ درج کیا گیا۔ ذرائع کے مطابق یہ مقدمہ ۷۰/۷۷ ایس ایس پی لاہور طارق سلیم ڈوگر کے حکم پر درج کیا گیا تھا۔ محون یوسف علی کے خلاف یہ مقدمہ ۱۲۹۵ء تا ۲۹۵ء سی ۲۹۸، ۲۹۸، ۱۷۵۰۵ (۲) ۸۰۵، ۳۲۰، ۳۰۶ پی پی سی اور ۱۶ ایم پی او کے تحت درج کیا گیا۔

مذکورہ مقدمہ کے اندراج کے بعد معون یوسف علی کے مرید اور انتہائی خاص متعین اس کے دفاع میں فعال ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں سب سے پہلے ایک تردید جاری کی گئی۔ ملعون کی طرف سے جاری ہونے والی یہ تردید محض ایک دھوکہ تھی کیونکہ اس میں معون نے اپنے نظریات سے نہ تو تائب ہونے کا اعلان کیا تھا اور نہ ہی اس امر کی کوئی وضاحت کی تھی کہ ”وہ خود کو محمد قرار دے کر خاتم النبیین حضرت محمد پر ایمان رکھنے کا اقرار کرے تو اس کا بالآخر کیا مطلب نکلتا ہے؟“ چنانچہ معون کا یہ ٹکڑ بھی ناکام ہوا اور اس کے خاص مریدوں سہیل احمد خان اور عبدالواحد کی جانب سے اخبارات میں چھپوائی گئی تردیدوں کے حسب در خواہ نتائج حاصل نہ ہو سکے۔

اسی دوران لاہور میں ایک اجتماع کا اہتمام کیا گیا جس میں مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام کو، معنوں کے عقاید و نظریات پر مشتمل ویڈیو اور آڈیو دکھائی گئی اور سنائی گئی۔ اس فورم میں جماعت اسلامی کے امیر حافظ محمد ادریس، علی بیگم کولس پنجاب کے صدر بیات بلوچ، جنرل ایم ایچ انصاری، رحمت ٹاؤن شپ کے مولانا محمد

شفیع چو شہ 'جامعہ منصورہ کے مولانا عبد الملک' مرکزی جماعت اہل حدیث کے امیر
ذہیر احمد ظہیر' سیکرٹری جنرل میوں محمد جمیل' مولانا حبیب الرحمن فاروقی' مجلس تحفظ
ختم نبوت کے مولانا ظفر اللہ شفیق' وفاق شرعی عدالت کے سابق مشیر ریاض الحسن
گیلانی' جامعہ نعیمیہ کے ڈاکٹر سرفراز نعیمی' سعودی عرب یونیورسٹی (واقع
ریاض) کے مولانا محمد رفیق' جامعہ المنظر کے حافظ کاظم رضا نقوی' وفاق علماء
شیعہ کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا محمد افضل حیدری اور نیشنل کالج پنجاب یونیورسٹی
کے پرنسپل ڈاکٹر ظہور احمد اظہر' جامعہ منصورہ کے حافظ علی سرور' جمعیت اہل
حدیث کے مرکزی سیکرٹری جنرل حافظ محمد نعیم بٹ' جماعت اسلامی کے پریس سیکرٹری
مقصود حسین طاہر' اہلحدیث فورم کے حاجی عبدالقیوم' جمعیت اتحاد علماء کے سیکرٹری
اطلاعات مولانا ضیاء اللہ قصوری' تنظیم اسلامی کے نائب ناظم نشر و اشاعت نعیم اختر
عدنان اور جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے وکیل اسماعیل قریشی شامل تھے۔
مذکورہ تمام جماعتوں کے نمائندوں اور علماء کرام نے دستیاب ثبوتوں اور شہادتوں کی
روشنی میں یہ متفقہ فیصلہ کیا کہ ملعون یوسف علی پر لگائے گئے الزامات درست ہیں
اور توہین رسالت کے مجرم ملعون یوسف علی کے خلاف ہر ہفتے ایک آل پارٹیز
کانفرنس طلب کی جائے گی۔ وقت کہ ملعون کو قرار واقعی سزا نہ مل جائے۔ انہوں
نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ جمعہ ۴ اپریل ملعون کے خلاف یوم احتجاج کے طور پر منایا
جائے گا۔ ملعون کے اشتعال آمیز بیوردہ عقائد پر علماء کرام کے اس سخت رد عمل کے
باوجود ملعون کے انتہائی مقرب مرید تاحال ہٹ دھرمی کا رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں
ان مریدوں نے ملعون کو بچانے کے لئے دیگر مریدوں سے رابطہ شروع کر دیا ہے
اور بھاری فنڈ جمع کئے جارہے ہیں۔ اس حوالے سے کراچی میں سب سے زیادہ
فعال سہیل احمد خان اور عبدالواحد ہیں۔ سہیل ٹیکنو سوفٹ کے نام سے ایک
پرائیویٹ فرم چلا رہا ہے اور کراچی میں پی ای سی ایچ سوسائٹی کے بلڈک ۶ میں واقع
مکان بی ۳ میں رہائش پذیر ہے۔ ملعون یوسف علی نے سہیل کو اپنی نام نہاد تنظیم
ورلڈ اسمبلی کا ڈائریکٹر سندھ مقرر کر رکھا ہے۔ اطلاعات کے مطابق ملعون نے سہیل
کو "خلف" بھی عطا کر رکھی ہے۔ یہ ملعون کا انتہائی مقرب مرید ہے جسے ملعون نے
گرفتاری سے قبل کراچی سے لاہور طلب کیا تھا۔ ملعون کی گرفتاری کے بعد سہیل
واپس کراچی آگیا ملعون کو بچانے کے لئے مختلف ذرائع سے رقوم جمع کرنے لگا ملعون

نے اپنی زندگی میں کبھی کوئی گھانے کا سودا نہیں کیا تاہم یہ "اعزاز" صرف اسی مرید کو حاصل ہے کہ اسے ملعون نے ایک گاڑی سہارو ۹۲۳۱ ایل ایچ ایم تختہ "دی تھی۔ یہ اور بات ہے کہ اس کے عوض ملعون نے اپنے اس فدوی سے بے اندازہ رقوم اور دیگر فوائد سینے چنانچہ ملعون کی طرف سے یہ مختلف تاجروں سے رقوم اٹھانے کا "مذہبی فریضہ" بھی سرانجام دیتا ہے۔ باوثوق ذرائع کے مطابق سہیل احمد ملعون کی بیشتر کالی راتوں کا یحییٰ شاہد ہے جسکے تکبیر اور امت میں ملعون کے خلاف رپورٹیں سامنے آئیں تو ملعون کی طرف سے سہیل کو اس کام پر مامور کیا گیا کہ تمام "ثبوت" اپنے قبضے میں لے لے جو مختلف خواتین کے ساتھ ملعون کی انتہائی قابل اعتراض تصاویر اور ویڈیو سے ہے۔ کیسٹوں اور مختلف تحریروں اور ٹریچر وغیرہ کی صورت میں متعدد مریدوں کے پاس موجود ہیں چنانچہ سہیل احمد خان نے فوری عہد رآمد شروع کر دیا اور اکثر مریدوں کے پاس موجود ثبوتوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ سہیل کے اس اعتقاد بلکہ بے اعتقادی اور فدویانہ مزاج کا ملعون اور اس کے ایک اور مرید مقرب عبد الواحد نے نہایت غلط استعمال کیا اور خوب ناجائز فائدے سینے عبد الواحد کا فٹن بلاک ٹو میں واقع مکان ڈی تین میں رہائش پذیر ہے۔ ملعون نے اپنے اس مرید کا نام "نغوذ باللہ" "حضرت عمر" رکھا تھا۔ چنانچہ ملعون کے اس مرید کو آج بھی کراچی سمجھو (جس کا یہ ایک مستقل ممبر ہے) میں مختلف لوگ طنز "صحابی" کہہ کر پکارتے ہیں۔ ملعون کراچی آمد پر اسی کے گھر قیام کرتا تھا جس کا ایک پر آسائش حصہ اس کے لئے مخصوص کر دیا گیا تھا۔ ملعون یوسف علی نے عبد الواحد کے ایک بیٹے سے "باڈی بلڈنگ" کا سامان بھی ہتھیا لیا تھا۔ جس میں سے وہ کچھ لاہور لے گیا ہے۔ عبد الواحد کا پورا گھرانہ ملعون پر "ایمان" لاپکا ہے۔ جن میں عبد الواحد کے تمام بیٹے، بیٹیاں، بہو اور داماد شامل ہیں۔ عبد الواحد نے ملعون یوسف کے اعزاز میں کراچی جم خانہ میں بھی ایک پروگرام ترتیب دیا تھا جہاں ملعون نے تمام حاضرین کو یہ "خوشخبری" بھی دی تھی کہ آپ میں سے کوئی اس وقت تک انتقال نہیں کرے گا جب تک کہ وہ حضرت محمد کا جسمانی طور پر دیدار نہ کر لے۔ عبد الواحد کا ایک داماد امیر کوڈور اورنگ زیب پشاور میں مقیم ہے یہ بھی ملعون کا انتہائی مقرب مرید ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ ملعون یوسف علی پر اعتقاد رکھنے والا یہ انتہائی بے ہودہ مرید انتہائی حساس نوعیت کے اداروں میں مختلف موضوعات پر لیکچر

دینے کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔ "ہیومن ایکٹنس" نامی ایک ادارے کے پردہ میں ملعون کا یہ مرید جوائنٹ اسٹاف کالج چک لالہ پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول، فیصلہ وینس کالج اور نیوی اسٹاف کالج سمیت فوج کے کئی اہم اداروں میں لیکچر دیتا رہا ہے۔ لیکن اس کے فکری افلاس کا یہ عالم ہے کہ اس کی بہو خود کو ملعون کی "بیوی" قرار دیتی رہی اور اس کے ساتھ تنہا لاہور تک کا سفر کرتی رہی لیکن عبد الواحد کی عقیدت کا پھاڑ نہیں پگل سکا۔ مزید برآں عبد الواحد نے فیصل آباد میں اپنی تقریباً چھ کروڑ کی زمین ملعون کے کہنے پر اونے پونے بیچ دی کیونکہ ملعون اس رقم سے ایک بڑا حصہ بٹورنا چاہتا تھا۔ چنانچہ عبد الواحد سے ملعون نے یہ زمین اس طرح بکوائی کہ وہ وقت قریب ہے جب فیصل آباد میں کوئی بھی نہیں رہ سکے گا اس لئے "اذن" یہی ہے کہ اپنی زمینوں کو فوراً بیچ دو۔ چنانچہ عبد الواحد نے ان زمینوں کو ملعون کے کہنے پر ٹھکانے لگا دیا۔

ملعون کا آخر دم تک ساتھ چھانے کے دعویدار عبد الواحد اور سہیل احمد خان اب میدان عمل میں انتہائی سرگرم ہیں۔ اس سلسلے میں ان کا ملعون کی پیغم طیبہ سے بھی رابطہ ہے۔ اطلاعات کے مطابق علیہ ہی کے حکم پر سہیل نے مختلف اخبارات کو اپنے اور ملعون کے نام سے تردیدی اشتہارات جاری کئے ہیں۔ اس سلسلے میں چیئر مین سراب گروپ آف انڈسٹریز امجد قاضی بھی ان کے ساتھ فعال ہے اور امجد قاضی بھی ملعون کا انتہائی عقیدت مند مرید ہے۔ ریکارڈ کے مطابق ملعون نے اسے حضرت عثمان کا خطاب دیا تھا۔

(ہفتہ روزہ تکبیر کراچی: جلد ۲۰ شمارہ ۱۵: اشاعت ۶ تا ۱۲ اپریل ۱۹۹۷ء)

رپورٹ: محمد طاہر

(۶)

ملعون یوسف کو بیرون ملک فرار کرنے کا منصوبہ

غیر ملکی سفارت خانوں سے رابطے پر دو گرام کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری افغان جناد میں شریک رہنے والے ایک مرید کے سپرد کی

گئی ہے

نبوت کے جھوٹے دعویٰ اور یوسف علی کے عقائد و نظریات اب کوئی راز نہیں رہے۔ تکبیر اور روزنامہ امت میں ملعون کی بے ہودہ گوئی بے نقاب ہونے کے بعد امت مسلمہ کے مشتعل جذبات کو "۱۶ ایم پی او" کی بنیاد بنا کر لاہور انتظامیہ نے ۲۶ مارچ کو اسے نظر بند کر دیا تھا۔ قبل ازیں ۲۳ مارچ کو لاہور کے ڈیفنس تھانے نے اسے دو گھنٹے کے لیے گرفتار کیا تھا۔ یہ گرفتاری پولیس کے کمانڈو ایکشن کے بعد روبہ عمل آئی تھی کیونکہ یوسف علی اپنے گھر سے باہر آنے کو تیار نہ تھا۔ چنانچہ پولیس اہلکار دیواریں پھلانگ کر گھر میں داخل ہوئے اور "مزاحمت" کے متوقع خطرے کی پوری تیاریوں کے ساتھ پولیس نے ملعون کے گھر میں جا کر اسے گرفتار کیا۔ لیکن چونکہ اس وقت تک ملعون کے خلاف پورے پاکستان میں کوئی مقدمہ درج نہیں ہو سکا تھا اس لیے صرف دو گھنٹے بعد یوسف علی کو رہا کر دیا گیا۔ تاہم دو دن بعد ۱۶ ایم پی او کے تحت اس کی نظر بندی کا دورانیہ ۸ اپریل تک رہا۔ تقریباً تیرہ دنوں تک جاری اس نظر بندی کے دوران ہی ۲۹ مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا اسماعیل شجاع آبادی کی مدعیت میں تھانہ ملت پارک لاہور میں ایک مقدمہ درج ہو گیا۔ چنانچہ ۸ اپریل کو ۱۶ ایم پی او کی واپسی کے فوراً ہی بعد مذکورہ مقدمے کے تحت ملعون کی باقاعدہ گرفتاری عمل میں آگئی لیکن ملعون کو تھانہ ملت پارک لاہور میں رکھنے کے بجائے مسلم ٹاؤن تھانے میں رکھ گیا دراصل ملت پارک تھانہ اس خطرناک مزم کے لئے حفاظتی نقطہ نظر سے اس لئے غیر تسلی بخش تھا کہ یہ تھانہ چند دکانوں کو کرائے پر لے کر قائم کر دیا گیا ہے۔ اس طرح اس خطرناک مزم کو اگرچہ تھانہ مسلم ٹاؤن میں رکھ گیا تاہم قاعدے کے مطابق اس کی تحقیقات ملت پارک تھانے کے ایس ایچ او خوشی محمد کے ذمہ تھی۔ تشریفناک بات یہ تھی کہ اس مقدمے کا تفتیشی افسر ملت پارک تھانے کا ایس ایچ او خوشی محمد مقدمہ درج ہونے کے ۳۸ دن بعد تادم تحریر اس مقدمے کی نمینیاں تک تیار نہیں کر سکا۔ یہ ایک حیرت انگیز بات تھی کہ ۲۸ اپریل کو ملعون کی بیگم طیبہ یوسف کی رٹ کی سماعت کے دوران خوشی محمد نے جسٹس خواجہ پیر کے روبرو عدالت عالیہ کو یہ عندیہ دیا تھا کہ وہ ایک دو دنوں میں اس مقدمے کا چٹان پیش کر دے گا لیکن اس

مقدمے کی سنگینی کے باوجود انتظامیہ کی دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ خوشی محمد اس عندیے کے نو روز بعد تک چٹان پیش کرنے میں ناکام رہا بلکہ ایک اطلاع کے مطابق اس نے اس مقدمے کی تفتیش سے بچنے کے لیے چھٹیاں لے لی ہیں۔ اب ایک سب انسپکٹر ریاض کو اس مقدمے کی نمینیاں تیار کرنے پر مامور کر دیا گیا ہے۔ اس مقدمے کی اہمیت کے پیش نظر ایس پی ماہور میجر مبشر اور ڈی ایس پی عمر درک نے مختلف مذہبی جماعتوں کو اس مقدمے کی براہ راست نگرانی کی یقین دہانی کرائی تھی لیکن مقدمے پر کارروائی اور اس کے بنیادی تقاضوں کی کماحقہ تحکیم میں ایک عام مقدمے سے بھی زیادہ سست رفتاری کا مظاہرہ ہو رہا ہے جس سے ملعون کی بیگم طیبہ یوسف کی ملعون کے مریدین کو کی جانے والی یہ یقین دہانی خاصی معنی خیز ہو گئی ہے کہ "تمام مرید چار ماہ تک صبر کریں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔" موثق ذرائع کے مطابق ملعون کی گرفتاری کے بعد اس کی بیگم طیبہ یوسف نے تمام ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں اور وہ اب تمام مریدوں سے نہ صرف رابطے میں ہے بلکہ انہیں براہ راست ہدایات بھی دیتی ہے۔ اس کے زیر استعمال موبائل نمبر ۳۲۸۹۹۲-۳۳۲۲ کے ذریعے اس نے ملعون کے انتہائی قریبی مریدوں کو بعض خصوصی ہدایات دی ہیں جس پر کراچی سے سہیل احمد خان اور رضوان طیب نامی دو مرید لاہور پہنچ گئے ہیں اطلاعات کے مطابق ان مریدوں کے لاہور پہنچنے سے قبل ہی وہاں زید زمان نامی ملعون کا ایک مرید پہلے سے موجود تھا۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق ملعون کے خاص الخاص مریدوں سے طیبہ یوسف کے صلاح مشوروں کے بعد ایک واضح اور دونوں منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس کے مطابق سب سے پہلے مرحلے میں یوسف علی کو ملک سے فرار کرائے کی کوشش کی جائے گی۔ ملعون کو ملک سے فرار کرائے کے اس منصوبے کی راہ میں بے شمار قانونی اور عملی دشواریاں ہیں۔ جس پر ان مریدوں نے غور شروع کر دیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق ایسے کسی بھی منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری زید زمان کو سپرد کی جائے گی جو افغانستان کی جنگ میں براہ راست شریک ہونے کے باعث ایک کمانڈو کی شہرت رکھتا ہے۔ اس سلسلے میں زید زمان اور سہیل احمد خان نے کچھ سفارت خانوں سے بھی رابطہ کیا ہے۔ منصوبے کے دوسرے مرحلے میں مقدمے کی کارروائی کو کنٹرول کرنے کے لیے کچھ "طریقے" اختیار کئے جائیں گے۔ اطلاعات کے مطابق اس حوالے سے طیبہ یوسف نے

مریدوں سے ایک بھاری رقم فوری طور پر فراہم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق ملعون کے خلاف دائر مقدمے میں جو منحرفین ممکنہ طور پر گواہ ہو سکتے ہیں انہیں ہراساں کرنے کے لیے بھی بعض مخصوص لوگوں کو ذمہ داریاں سونپ دی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں ٹیپو سلطان تھانے کی حدود میں ملعون کے ایک انتہائی اہم مرید نے لاہور سے کراچی واپسی کے بعد مشکوک سرگرمیاں شروع کر دی ہیں ایک اہم ذریعے کے مطابق اس انتہائی مقرب مرید کے گھر بڑی تعداد میں اسلحہ بھی موجود ہے۔ جبکہ ٹیپو سلطان تھانے کے انچارج کے ساتھ اس کے خصوصی مراسم ہیں۔ جس کے باعث لوگ ان سے خاصے خوفزدہ رہتے ہیں۔ لاہور سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق اس مرید کو منحرفین کے خلاف فعال کیا جائے گا۔ جو قبل ازیں تھانہ ملت پارک کے ایس ایچ او کے روبرو اپنی گواہیوں میں واضح طور پر کہہ چکے ہیں کہ ملعون نے ان کے سامنے براہ راست حضرت محمدؐ ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور ایک طویل عرصے تک ہماری محمدؐ سے مجسم ملاقات کرانے کے وعدے پر بھاری رقوم ایٹھتے رہے۔ یہ تمام منحرفین اب بھی ملعون یوسف پر مجموعی طور پر تقریباً ایک کروڑ روپے کا دعویٰ رکھتے ہیں جسے ادا کرنے کے لیے پچھلے دنوں خود طیبہ یوسف نے ان سے رابطہ کیا تھا مگر یہ طفل تسلی محض وقت گزاری تھی۔

تکمیل ہوس اور حصول زر کے لیے رسول پاکؐ خاتم النبی حضرت محمدؐ علیہ السلام کے مقدس نام کو استعمال کرنے والے اس ملعون کے خلاف کوئی کارروائی ہوگی یا نہیں؟

پوری قوم اس سوال کے جواب کی منتظر ہے جبکہ دوسری طرف ملعون کو ملک سے فرار کرنے کے لیے ابتدائی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں اس سلسلے میں سب سے پہلے ملعون کا ڈیٹیس میں واقع گھر کیو۔ ۲۱۸ اسٹریٹ ۱۶ فیز نو کو بیچنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں اطلاعات کے مطابق مذکورہ گھر کے دو ایئر کنڈیشنز اتار لیے گئے ہیں جبکہ ایک ایئر کنڈیشنر ابھی تک نصب ہے۔ اس کے علاوہ گھر کی چھت پر نصب دو ڈش اینٹیاں بھی اتار لیے گئے ہیں۔ ملعون کا پورا گھر آلوچک تالوں اور ویڈیو کیمروں سے مزین تھا جس کے ذریعے پورے گھر اور اس کی حدود میں ہونیوالی آمدورفت کو وہ اپنے گھر کے ایک کمرے میں بیٹھ کر دیکھتا رہتا تھا۔ مذکورہ تمام سامان اتار کر گھر کو فروخت کرنے کے لیے ابتدائی تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں جس کے بعد ملعون کا پورا

گھرانہ منظر سے غائب ہو جائے گا۔

دیکھنا یہ ہے کہ ملعون اور اس کے حواری اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتے ہیں یا انہیں کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے ہمارا قانون اپنا کردار ادا کرتا ہے۔
(ہفت روزہ تکبیر کراچی: جلد ۲۰ شماره ۲۰: اشاعت ۱۱ تا ۱۷ مئی ۱۹۹۷ء)

رپورٹ: محمد طاہر

(۷)

ہمارے حق میں وضاحت جاری کرو

ملعون یوسف علی کے نمائندے کی ”تکبیر“ کو دھمکی

ذہن کا دوست

ورلڈ اسمبلی سندھ کے ڈائریکٹر سہیل احمد خان نے تکبیر کو دھمکی آمیز لہجے میں خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ نبوت کے دعویدار ابوالحسنین محمد یوسف علی کے حق میں مولانا عبدالستار خان نیازی کا بیان آچکا ہے اور اب واضح ہو چکا ہے کہ وہ بے تصور ہے لہذا تکبیر فی الفور وضاحت شائع کرے۔ اگرچہ یوسف علی کا معاملہ اب عدالت کے سپرد ہے اور عدالتی فیصلے تک مولانا عبدالستار نیازی سمیت کسی بھی شخص کے بیان پر یہ حکم نہیں لگایا جاسکتا کہ عدالتی فیصلہ بھی یہی ہوگا جو ممتاز عالم دین کے بیان سے حشر ہے۔ مگر سہیل احمد خان کا اصرار یہی ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ”میں اتمام حجت کے لیے آپ کو وضاحت کے لیے کہہ رہا ہوں۔“ اس اتمام حجت کے بعد آپ کا ”اقدام“ کیا ہوگا؟ اس سوال پر وہ جھنجھلا گئے اور ”دوسرا راستہ“ اختیار کرنے کی دھمکی دی۔ مقطع میں آپ نے والی اس سخن گسترانہ بات سے قطع نظر نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کے عقائد و نظریات اب کوئی راز نہیں۔ اس سلسلے میں مکمل تفصیلات تکبیر کے صفحات پر شائع ہو چکی ہیں۔ تاہم اس پر عدالتی کارروائی اور تاحال معاملے کے تازہ ترین پہلوؤں سے قارئین کو باخبر کرنا نہایت ضروری ہے۔ تکبیر میں یوسف علی کے گمراہ کن عقائد کی اشاعت کے بعد حکومت

شرارتی آیات کہہ کر قرآن مجید کی اہانت اور تحقیر کی ہے۔ ملزم نے مذہب کا لبادہ اوڑھ کر فریب اور دھوکہ دہی سے دین سے ناواقف حضرات اور تاجر پیشہ طبقہ کو خوب لوٹا ہے اس کے علاوہ ملعون کے سنگین جرائم کے خلاف سات گواہ پیش ہوئے۔ جن کے سامنے ملعون نے خود کو ”نبی آخر الزمان“ ظاہر کیا تھا۔ استغاثہ کی طرف سے اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے اپنے دلائل جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ملزم کے خطبات کے آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کو پولیس نے اپنے قبضے میں لے کر ان کو تحریری شکل دی ہے جس میں اس نے اپنے مریدوں کو صحابی اور اصحاب رسول کہا ہے۔ یہ تمام شہادتیں ملزم کے خلاف اس کے سنگین جرائم کے منہ بولتے ثبوت ہیں۔

بحث کے دوران یہ نکتہ مرکزی حیثیت کا حامل رہا کہ ملزم کا اصرار ہے کہ اس کے ہاتھ میں رعشہ اور تشیخ ہے جس کی وجہ سے وہ سال ۱۹۹۳ء سے لکھنے کے قابل نہیں۔ ملعون کے وکلاء نے اس نکتے کو خاص اہمیت دے کر بیان کیا اور ایک میڈیکل سرٹیفکیٹ کے ذریعے ملزم کے سیدھے ہاتھ میں رعشہ اور تشیخ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس کے برعکس حقائق یہ ہیں کہ ملعون یوسف علی کی ۱۹۹۳ء کے بعد بھی لکھی گئی ایک سے زائد تحریریں ہیں جس میں نہ صرف وہ واضح اور دو ٹوک الفاظ میں اپنے مریدین کو حضور اکرمؐ سے بامشافہ ملاقات کی ”نوید“ دیتا ہے بلکہ ایک عورت کو جسمانی طور پر ”قرب رسول کریمؐ“ کی ”بشارت“ بھی دیتا ہے (نقل کفر کفر نباشد) ذیل میں خواتین و حضرات کے ناموں کے بجائے بوجہ ان کے ناموں کے ابتدائی حروف کے حوالے کے ساتھ پورا خط من و عن شائع کیا جا رہا ہے جو ملعون یوسف علی نے اپنے مریدین کے نام ۱۵ جولائی ۱۹۹۳ء کو اپنے ہاتھ سے تحریر کیا۔

۱۵ جولائی ۱۹۹۳ء

۱۷ رے بہت ہی پیارا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

”Test Debriefing“ آپ کے جائزے کی خاطر حاضر ہے۔

۱۔ پیش منظر۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے ایک عبد خاص کو اس قابل بنا دیا ہوا ہے کہ وہ ”اہل“ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملوا سکتا ہے۔ حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے بعد ہی انسانی معراج کی ابتدا ہوئی ہے۔ انشاء اللہ

نے ۱۶ ایم پی او کے تحت اسے گرفتار کر لیا تھا۔ دریں اثناء لاہور میں علمائے دین اور مذہبی جماعتوں کے اہم رہنماؤں پر مشتمل ایک اجلاس میں یوسف علی کے گمراہ کن عقائد پر صاف کرتے ہوئے قانونی چارہ جوئی کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ ملعون کے خلاف ۲۹ مارچ کی رات پونے دس بجے عالی مجلس ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل محمد اسماعیل شجاع آبادی کی مدحیت میں تھانہ ملت پارک لاہور میں ایک مقدمہ درج کیا گیا۔ یہ مقدمہ ۲۹۵ اے، ۲۹۵ بی، ۲۹۵ سی، ۲۹۸، ۲۹۸ اے، ۵۰۵ (۲)، ۳۲۰، ۸۰۵ پی پی سی اور ۱۶ ایم پی او کے تحت درج ہوا تھا ابھی اس مقدمے کی تفتیش جاری تھی کہ کذاب یوسف کی بیوی طیبہ یوسف نے ۲ اپریل کو لاہور ہائی کورٹ میں ایک رٹ دائر کی جس میں درخواست کی گئی کہ ملعون کے خلاف توہین رسالت کا فوجداری مقدمہ خارج کیا جائے۔ مذکورہ رٹ جسٹس خالد پال خواجہ نے برائے سماعت منظور کی جو تاحال زیر سماعت ہے۔ اس دوران ملعون کی طرف سے سیشن کورٹ میں ایک درخواست ضمانت دائر کی گئی جو خارج کر دی گئی۔ چنانچہ ۶ مئی کو لاہور ہائی کورٹ میں جسٹس احسان الحق چوہدری کی عدالت میں درخواست ضمانت دوبارہ دائر کی گئی مگر ملعون کی طرف سے بوجہ یہ درخواست واپس لے لی گئی۔ اس دوران یوسف کذاب نے اپنے وکیل اقبال محمود اعوان کو بھی تبدیل کر کے دو نئے وکلاء سلیم اے رحمان اور ایس ایم زمان مقرر کئے۔ اوپر پولیس نے اپنی تفتیش مکمل کر کے عدالت میں چالان پیش کر دیا جس کے بعد نئے وکلاء نے از سر نو درخواست ضمانت سیشن کورٹ میں دائر کی۔ جسے عدالت نے خارج کر دیا۔ مذکورہ وکلاء نے درخواست ضمانت سیشن سے نامنظور ہونے کے بعد ایک بار پھر عدالت عالیہ لاہور سے ضمانت کے لیے رجوع کیا۔ چنانچہ چیف جسٹس کے حکم سے درخواست ضمانت جسٹس احسان الحق چوہدری کی عدالت میں سماعت کے لیے پیش ہوئی۔ جسے ۲۲ اگست کی تاریخ کو بحث کے لیے منظور کیا گیا۔ چنانچہ ۲۲ اور ۲۳ اگست جمعہ اور ہفتہ دو دن بحث جاری رہی۔ بحث کے پہلے دن ملعون کے وکلاء پیش ہوئے اور انہوں نے اپنے دلائل پیش کئے۔ اسی روز سرکار کی طرف سے ایڈووکیٹ جنرل کی عدم موجودگی کے باعث ان کی اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل مسز سہگل نے ضمانت کی مخالفت کی۔ اگلے روز سینئر ایڈووکیٹ اسماعیل قریشی نے استغاثہ کی جانب سے بحث کا آغاز کیا۔ اپنے دلائل میں انہوں نے فاضل عدالت کو بتایا کہ ملزم نے قرآنی آیات کو

رجب الاول یوم میلاد سیدنا محمد بن عبد اللہ ﷺ کو کراچی میں ایک خوش نصیب کی آپ ﷺ سے ملاقات ہوتی ہے۔ آپ کا خاندان اچھا لگا اس میں سے ۱۔ الف صاحب ۲۔ (غ۔ صاحب) ۳۔ ت۔ صاحب اور ۴۔ ن کا انتخاب ہوا (مشروط) ۲۔ غ نے تیزی، شدت اور استقامت دکھائی آپ کے رب نے اسے ٹیسٹ میں ڈال دیا۔ حضورؐ سے غ کی محبت اس پر استقامت پر ہم صد آفریں لکھتے ہیں۔ (غ) کا جسم بیمار و کمزور نہ ہو جاتا تو وہ مزید استقامت دکھاتیں۔ (غ) آزاد ہو جائیں تو اسی دنیا میں ان کی زندگی حضور ﷺ کی ہرکائی میں گزرتی۔ ظاہر ان (غ) کے شوہر کے لیے یہ ایک قربانی تھی اسی لیے اس کا انعام آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ملاقات تھی۔ (ن) نے قربانی نہیں دی اب وہ جانیں اور ان کے مرشد۔ (غ) سے ہم خوش ہیں انشاء اللہ جب آزاد ہوگی حضور ﷺ کے پاس ہوں گی۔ یہ آزادی انتقال سے پہلے ہوئی تو پہلے اگر انتقال کے بعد ہوئی تو انتقال کے بعد قرب رسول کریمؐ عطا ہوگا جس کے بعد دیدار ذات حق اور معراج عطا ہوگا انشاء اللہ۔

ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے ہزار کرے

یہ ٹیسٹ قرآن حکیم سورۃ بقرہ کی آیات ۱۵۱ تا ۱۵۷ سورہ الخوہ کی آیت نمبر ۲۳، ۲۸، ۲۷ اور سورہ العنکبوت کی آیت نمبر ۲ کے تحت لیا گیا۔ ایسا ٹیسٹ پہلی مرتبہ نہیں ہمیشہ سے لیا جاتا رہا ہے۔ سیدنا اسماعیلؑ نے حکم ملنے پر اپنی بیوی کو چھوڑا۔ حضرت زیدؑ نے حکم ملنے پر اپنی بیوی حضرت زینب کو چھوڑا آپ کے اپنے کراچی میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص نے اپنے بابا جی کے حکم پر اپنی لوی بیوی کو چھوڑا۔۔۔۔۔ کون سی نئی بات ہے۔ سمندر میں لاکھوں کدوؤں قطرے ہوتے ہیں لیکن کوئی کوئی قطرہ موتی بنتا ہے پہاڑوں میں کتنے پتھر ہوتے ہیں لیکن چند ایک ہیرا بنتے ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے محبت اللہ کے رسولؐ سے محبت اور مصلحت دو متضاد باتیں ہیں۔ کراچی سے روانگی والے دن صبح حضرت (الف) کے گھر پر ناشتہ کرتے وقت آپ کو یہ سب کچھ واضح کیا تھا۔

اپنے اطمینان قلب کے لیے ساری انسانیت سارے عالم اسلام سے قرآن کی حقیقت معلوم کریں۔ یہ معلوم کریں کہ سیدنا محمدؐ بن عبد اللہ اس وقت کہاں ہیں؟ سیدنا محمدؐ رسول اللہ کہاں ہیں؟ غزوہ ہند کی حقیقت کیا ہے؟ بے شمار سوالات

ہیں جس سے کسی کا مقام جانچا جاسکتا ہے۔ رکوع و سجود میں سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الہی کی بجائے سبحان اللہ کیوں نہیں؟ درود ابراہیمی میں "سیدنا" کیوں نہیں؟ پورے عالم اسلام میں پوری کائنات میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نائب خاص نائب اعلیٰ کون ہیں؟ جو بھی ہیں انہیں پورا قرآن تو عطا ہوا ہی ہو گا تا اس سے آپ کو اپنے حضرت کا اندازہ ہوگا۔ ہم سے وابستہ ہوں اور کلمات پر نہ پہنچیں یہ کیا ہو سکتا ہے؟ الحمد للہ کیا اس جس میں کوئی ہے جو آپ کی ملاقات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع کروا کر آپ کو انتہائی کمال پر پہنچا دے؟ ہمیں تو آپ سارے جہاں سے پیارے ہیں کیا ہم آپ کو پیارے ہیں ہمیں آپ سے بے انتہا محبت ہے رشتہ داری کی محبت اس دنیا تک محدود ہے ہماری محبت ابدی ہے۔ اجازت دیں آپ کو مرتبہ کمال تک پہنچانے کی خدمت انجام دیں دنیا میں بہت بڑی تبدیلی آنے والی ہے۔ غزوہ ہند بھی دور نہیں ہے۔ اس ساری دنیا میں زیادہ سے زیادہ ۳۱۳ صاحبان نصیب ہیں جنہوں نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنا ہے پہچانا ہے قدر کرنی ہے وارفتہ ہونا ہے لوگ جذباتی مکالمہ تو بولتے ہیں کہ ہماری جان مال اللہ رسولؐ اللہ پر قربان لیکن ان کا نمائندہ خاص جب کوئی بات کہتا ہے تو مصلحت میں پڑ جاتے ہیں الف صاحب اور ت اگر آپ اعلیٰ مدارج تک چڑھ چاہتے ہیں تو سوا ماہ درود شریف کے ساتھ ٹیسٹ آف یور چوائس Test of your Choice کے لیے تیار رہیں۔ آپ نے گریز کیا تو آپ کی مرضی۔ ہمیں آپ سب سے محبت تو ہے لیکن کوئی گریز کرے تو یاد رکھے کہ ہمارے لیے ہمارا اللہ کافی ہے ہم اس کے ساتھ ہیں دید میں ہیں عید میں ہیں۔ وہی ہمارا مطلوب ہے صرف وہی ہمارا مقصود ہے صرف وہی ہمارا محبوب ہے ہمیں اس سے اور کچھ بھی نہیں چاہیے۔ شیطان نے آپ پر بہت حملے کئے پھر بھی کامیاب نہیں ہیں۔ ہم آپ کو دیکھتے رہے ہیں جیسے آپ کو کہا تھا تاکہ ہمارا عہد تعلق کبھی بھی نہیں ٹوٹ سکتا (۲:۲۵۶) یہ کوئی پیر کے ساتھ بیعت نہیں وہ بھی توڑی جائے تو اس کا وبال اپنے نفس پر ہوتا ہے (۳۸:۱۰) آپ سب ہمارے ہم آپ کے ہیں۔ غلط فہمی کو ترک کر دیں۔ اعلیٰ منازل کے لیے اعلیٰ امتحان ہوتے ہیں۔ ارے یہاں تو کالج میں داخلہ میٹرک کے بعد ملتا ہے اور میٹرک کے مطابق ہوتا ہے۔ حضورؐ تک پہنچنے کے لیے کوئی امتحان نہ ہو؟ اس میں آپ کی بہتری ہے۔ جو کچھ آپ کے خاندان میں ہوتا رہا اسی کے پس منظر میں جو

دستاویزات مشمولہ ”تکمیر“ کراچی

Muhammad has been always present in physical. After the apparent death of the physical body, it will reach into the real body of Muhammad. Thus, Allah goes back to its origin. Immediately, the transcendent Muhammad + Allah of physical Muhammad descends on the most chosen individual, who becomes Mirza / Rasool / Maide Karam of his time, thus the next form of Muhammad is revealed (rather glorified) to the previous form, in apparent and in real. ~~in physical form, this form is also written~~
~~in physical form, this form is also written~~
 About the life and continuity of Muhammad.

یوسف علی کی اڑی لادوئی جس پر اس نے خود کو محرابِ تسلیم قرار دیا ہے

مذکورہ خط کی عبارتیں ملعون کے گمراہ کن عقائد کا پوری طرح پردہ چاک کرتی ہیں۔ ملعون کے ہاتھ کی لکھی گئی یہ تحریر بھی ٹھیک وہی ہے جو ملعون نے اپنی کسی "کوثر بہتا" کے نام ایک خط میں استنہا کی۔ کوثر بہتا کے نام پر یہ خط ۱۹۹۵ء کے بعد لکھا گیا اس کے علاوہ ان خطوط کی تحریر ملعون یوسف کے مئی ۱۹۹۰ء کے لکھے گئے اس خط کے بالکل مشابہ ہے جو لاہور کے اس وقت کے کونسلر میاں محمد عثمان کو دوسری شادی کی اجازت حاصل کرنے کے لئے لکھا گیا تھا۔ الغرض ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۵ء تک کی تحریروں سے یہ ظاہر ہے کہ یہ خطوط ایک ہی ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں ان واضح حقائق اور ثبوتوں کی روشنی میں اس دعوے کی اہمیت کیا رہ جاتی ہے کہ ملعون ۱۹۹۳ء کے بعد سے رخصتے اور تشنج کے باعث لکھنے کے قابل نہیں رہا۔ اطلاعات کے مطابق ملعون کے مقدمے سے متعلق اگلے سماعت کے لیے ۹ ستمبر کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس دوران ملعون کے مریدین ہر اس حلقے سے رابطہ کر رہے ہیں جہاں سے کسی طرح مقدمے پر اثر انداز ہوا جاسکے۔ اسی مہم کے سلسلے میں سہیل احمد خان نے یکبیر سے رابطہ کر کے نہ صرف وضاحت کے لیے دھمکی دی بلکہ اس ڈاکری کو بھی طلب کیا جس میں واضح طور پر ملعون کو حضور اکرمؐ سے بھی زیادہ قابل تقدس و محترم تحریر کیا گیا ہے۔

(ہفت روزہ ”تجسس“ کراچی: جلد ۲۰ شمارہ ۷۳: اشاعت ۵ تا ۱۱ ستمبر ۱۹۹۷ء)

معاہدوں کے گہرے گڑبڑ

"مکبر میں ملعون یوسف علی کے کرتوتوں کے بارے میں
مکملات کے بعد عوامی حلقوں میں شدید بے چینی پھیل گئی
قارئین سے بے شمار نیکوں کا دل اور غلوں کے درمیان۔ اس قدر
بھی نہیں ہے کہ کیا شائع شدہ رپورٹ کا کوئی دستاویزی ثبوت مل
موجود ہے۔ ہم اپنے قارئین سے پوری یکسوئی کے ساتھ یہ عرض
کرتے ہیں کہ ہم اپنے شائع شدہ ایک ایک حرف کی مکمل ذمہ
داری قبول کرتے ہیں اور اسے جو وقت ضرورت عدالت میں ثابت
کرے گی مضبوط پریکٹس میں ہیں۔ ملعون یوسف علی کو ہمارے
دست سے دستاویزی ثبوت ہیں۔"

ہم اپنے قارئین سے استغاثہ عدالت کے ساتھ یہ تصویریں
پیش کر رہے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ملعون کا اہل عقیدت
مرد نہیں ہے جس طرح کا تعلق وہ ہے۔

تصویر میں ملعون جیسے ماڈل پر کھڑا ہے اور اس میں اسی سے
تعلق رکھنے والی ایک عقیدت مند لڑکی اس کے بچے قریب کر رکھا
ہے۔ واضح رہے کہ یہ وہی ایٹلا ہے جو ملعون کے غیر خلائی روپ
کے سبب کراچی کے ایک اسپتال میں بھی داخل کی گئی تھی، ایٹلا
بے شمار حلقوں میں سے ایک ہے جس میں ملعون سے وہابی طور پر پی
ہوئی (نور اللہ) کی بی بی کو بی بی قرار دے کر اس میں تمام "حقائق" کی
بہ نیک کا حکم یہ تھا۔



"World Assembly" consists of the distinguished (owners of East - - Haq
Suphanu wa la'Ala (Transcendent and Immanent).

You are one of us. At hamdillah, under the leadership of our
Delayed Imam-Waqt we are beginning our universal sessions and
role at different places around the world.

Please join us according to the program personally communicated.

(Muhammed)

ورلڈ اسمبلی کا دعوت نامہ جس میں ملعون کے اپنا نام صرف تحریر کیا ہے

اور کرم اللہ تعالیٰ شریعت و فرائض کے مددگار ہوں کہ
تھانکس شریعت و فرائض کے مددگار ہوں کہ

ہم اس سے عقائد سے قطع نبوت کے عقیدہ پر مبنی (دینیاتی) ہیں

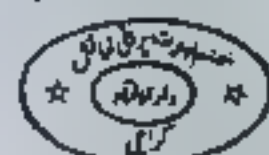
ہم اس سے عقائد سے قطع نبوت کے عقیدہ پر مبنی (دینیاتی) ہیں

جس کے بارے میں اس کے ساتھ ساتھ شریعت و فرائض کے مددگار ہوں کہ
کہہ رہے ہیں کہ یہ ہے کہ شریعت و فرائض کے مددگار ہوں کہ
نہایت سے کہہ رہے ہیں کہ شریعت و فرائض کے مددگار ہوں کہ

ہم اس سے عقائد سے قطع نبوت کے عقیدہ پر مبنی (دینیاتی) ہیں
کہہ رہے ہیں کہ یہ ہے کہ شریعت و فرائض کے مددگار ہوں کہ
نہایت سے کہہ رہے ہیں کہ شریعت و فرائض کے مددگار ہوں کہ

والہم اعلم

ہم اس سے عقائد سے قطع نبوت کے عقیدہ پر مبنی (دینیاتی) ہیں
کہہ رہے ہیں کہ یہ ہے کہ شریعت و فرائض کے مددگار ہوں کہ
نہایت سے کہہ رہے ہیں کہ شریعت و فرائض کے مددگار ہوں کہ



نبوت کے جھوٹے دی کے خلاف داد اللہ تعالیٰ بھلائی بخشے نبوت کے ختم کے لاکھ

یوسف علی کے خلاف داد اللہ تعالیٰ بھلائی بخشے نبوت کے ختم کے لاکھ
یوسف علی کے خلاف داد اللہ تعالیٰ بھلائی بخشے نبوت کے ختم کے لاکھ
یوسف علی کے خلاف داد اللہ تعالیٰ بھلائی بخشے نبوت کے ختم کے لاکھ

۲. نام و نام خانوادگی دانشجو: علیرضا محمدی / شماره دانشجویی: ۹۸۷۶۵۴۳۲۱۰ / تاریخ: ۱۳۹۸/۰۵/۰۱

	۱	آب و هوا و نور و حرارت	در مجموع بهیت از مواد تشکیل دهنده $\frac{1}{2}$ اکسیژن و $\frac{1}{2}$ هیدروژن
--	---	------------------------	--

[illegible]

دستخط میثاق احمد ۴۴۱ کی (دستخطی الحاق بیچہ سرخا کو)

مقدمہ: کتابت و نسخہ برداری کے متعلق بعض اہم باتیں

ایس ایس پی مسٹر ایچ بی کھنیراؤ صاحب نے ان کے ساتھ ساتھ ایک اور شخص کو بھی گرفتار کیا۔

انھیں فہم نہ ہو سکتا تھا کہ ان کے پاس تو ان کے لیے ایک کتاب تھی۔ اس کی فہم نہ ہو سکتی تھی کہ ان کے پاس تو ان کے لیے ایک کتاب تھی۔

کے سبب سے پہلے اس مضمون میں میں نے اس لیے ملاحظہ کیا کہ اس کے حوالہ سے جو باتیں

یہ بات دیکھ کر شیعہ علماء نے کہا کہ یہ کہہ کر خود کو بڑا کر رہا ہے۔

در سال اول که در مقامات شغور می‌نشست این آری که بعد از این بدین جهت که در این مقامات شغور می‌نشستند آنکه شغور می‌نشستند

کو دیر نہ آندیں گے یہ بکری کی کرشماتی سواکی ہے۔ میرا پتہ گیارہ مکتبہ رحیم آباد بدلیس کے طور پر ہو گا کہ

دشمنی دینار کیا بنیاد ہے، یہاں اس کے تصور و رہنما صاحب کی مثال کی

[illegible][illegible][illegible]

Subject: Application of Mohammod

domestic injury. The applicant was the applicant and his wife stated that was what was between them last 21-21-21. But they

The Defense further a fraudulent type of person had been colluding

out his unforced activities until the degree of pain

and noble person He claims to be prophet meaning ⁱⁿ ^{the} ^{world}

مہمانہ ملت پارک لاہور میں معجون یوسف سہی کے خلاف

درج لرائی کنی ایف آئی آر

روزنامہ "خبریں" سنڈے میگزین ۱۵ جون ۱۹۹۷ء

سپیش رپورٹ: جناب میں غفار ریڈیٹنٹ ایڈیٹر سابقہ ڈپٹی ایڈیٹر
(رپورٹنگ)

○

(۹) نقل کفر کفر نباشد، مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد مسلمانوں کے لئے ایک نیا فتنہ کھڑا ہو گیا۔ ایمان کے شیرے یوسف نے سینکڑوں گمراہ اجاڑ دیئے۔ نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کے بارے میں تفصیل رپورٹ۔

(۱۰) یوسف کذاب ہے، اسے پھانسی دی جائے: علماء

یوسف کو سزا نہ دی جتنی تو عوام قانون ہاتھ میں لے لیں گے۔

(۱۱) ہمیں ہاں لو، حمایت کرو اور سب یکجہ زبان کرو۔

یوسف کا دلرو کیسٹ سے حیرانگیز بات۔

(۱۲) یوسف علیہ السلام کا اپنے والد کے پاس لوٹنے پر آمادگی کا بیان

(۱۳) میں نے مشورہ کیا کہ کھڑے نہ بنو، بلکہ بیٹھ جاؤ۔

یہی ہے جو غلام کو اس کے رب سے الگ کر دیتا ہے۔

(۱۴) کائنات کی ہر چیز کے لئے ایک

(۱۴) کذاب یوسف کون ہے؟

(۱۵) ورلڈز جی آف سٹم پیو کیا ہے؟

(۶) دستاویزات سکولہ "جبریں" سنڈے ایڈیشن۔

تھانہ ملت مارک لاہور میں ملعون یوسف علی کے خلاف

درج کرنا، مختلف آثار

سپیشل رپورٹ: میاں غفار

(۹)

ایمان کے لٹیرے یوسف نے سینکڑوں گھرا جاڑ دیئے
نقل کفر کفر نباشد، مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد مسلمانوں کے لئے
ایک نیا فتنہ کھڑا ہو گیا نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کے بارے
میں تفصیلی رپورٹ

مارچ ۱۹۹۷ء کے دو سرے عشرے میں لاہور کے چند معزز شہریوں کا ایک
وفد روزنامہ "خبریں" کے دفتر میں میرے پاس آیا اور مجھے بتایا کہ لاہور ہی کا ایک
رہائشی محمد یوسف علی جو ابوالحسنین کے قلمی نام سے مقامی روزنامہ میں تعمیر ملت کے
نام سے کالم لکھتا ہے اپنی انفرادی ملاقاتوں میں مختلف افراد کو بتاتا ہے کہ وہ ہی (نحوذ
باللہ) محمد رسول اللہ ہیں اور پھر اپنے آپ پر درود بھیجنے کے لئے ان لوگوں کو کہتا
ہے اور ان لوگوں کو جنہیں دیدار ہو چکا ہوتا ہے صحابی کا درجہ دیتا ہے۔ پھر اس
سے بھی آگے جا کر قرآن پاک کی توجہ کرتے ہوئے کہتا ہے "نقطہ تراجم کرتا ہے اور
پھر اپنی تقریر میں یہ فقرہ کہتا ہے "یہ آیت بہت شرارتی ہیں" پھر کہیں وہ اللہ
تبارک و تعالیٰ کے حضور بھی گستاخی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

ان لوگوں نے بتایا کہ نبی آخر الزماں حضرت محمدؐ کے دیدار کے نام پر یہ
شخص اپنا دیدار کرواتے ہوئے کہتا ہے انا محمدؐ اور پھر کہتا ہے کہ میں محمدؐ (نحوذ باللہ)
ہوں مگر میں نے خود کو چھپ رکھا ہے پھر سامنے بیٹھا ہوا شخص کسفیوڈ ہو جاتا ہے اور
بعض لوگ اس کو محمدؐ مان بھی لیتے ہیں۔ ان شہریوں نے مجھے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ
بھی فراہم کیں جو یوسف علی کی ملتان روڈ پر واقع ایک مسجد بیت الرضا میں ریکارڈ
کی گئی تھیں۔ میں نے ان افراد کی طرف سے فراہم کردہ کیسٹوں اور تحریری
مواد کو چیف ایڈیٹر روزنامہ "خبریں" ضیاء شاہد کو فراہم کیا اور ان افراد کی ملاقات

کراچی۔ اس دوران کراچی کا ایک روزنامہ امت اور ہفت روزہ بحیرہ یوسف علی کے بارے میں بہت کچھ شائع کر چکا تھا کہ یوسف علی خود کو محمدؐ (نعوذ اللہ) کہتا ہے اور خود کو محمدؐ ظاہر کر کے اپنے مریدوں سے لاکھوں روپیہ وصول کر چکا ہے۔ بعض نوجوان اور خوبو لڑکیوں سے روحانی نکاح کر چکا ہے اور ان خواتین کو ازواج مطہرات اور اہمات المؤمنین کا درجہ دیتا ہے اور پھر ان میں سے بعض کو جنسی تشدد کا نشانہ بھی بنا چکا ہے۔

میں نے جب ان افراد کی طرف سے فراہم کی جانے والی ویڈیو کیسٹوں کو سنا تو تمام الزامات بہت حد تک درست پائے گئے۔ اس صورت حال پر میں نے ٹیلی فون پر ابو الحسن علی محمد یوسف علی سے رابطہ کیا اور اسے بتایا کہ بعض لوگ اس پر نبوت کے دعوے کا الزام عائد کر رہے ہیں۔ آپ کا موقف کیا ہے تو خاصی لیت و حل کے بعد یوسف علی نے مجھے ملاقات کا وقت دے دیا چنانچہ طے شدہ وقت کے مطابق میں ڈیفنس میں واقع اس کی رہائش گاہ ۲۱۸ کیو میں گیا جہاں میری یوسف علی سے مفصل گفتگو ہوئی جس کی چند باتیں اس طرح سے ہیں۔

خبریں: کیا آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

یوسف علی: میں نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا البتہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلافت عظمیٰ عطا ہوئی ہے اور جب سے یہ عطا ہوئی ہے ہمیں حضرت کا جانے لگا ہے اور یہ خلافت اس وقت تک عطا نہیں ہوتی جب تک انسانی جسم سے (Sex) کا عنصر ختم نہ ہو جائے اور مجھ سے Sex کے عنصر سمیت تمام جسمانی قوتیں تین سال قبل چھین لی گئی تھیں۔ میں ہر انسان کے اندر اللہ اور محمدؐ کے نور کو موجود سمجھتا ہوں۔

خبریں: کراچی اور لاہور کی بعض کنواری اور شادی شدہ خواتین جنہوں نے (نعوذ باللہ) محمدؐ کی حیثیت سے آپ کا دیدار کیا اور آپ کے اعلان کے بعد آپ کے روحانی نکاح میں بھی آئیں اور پھر آپ اپنی محفلوں میں انہیں اپنی روحانی بیویاں اور ازواج مطہرات قرار دیتے ہیں اور بعض تو ابھی تک آپ کے سحر میں مبتلا ہیں اور اپنے ناموں کے ساتھ آپ کی نسبت سے یوسف علی یا مصطفیٰ لکھتی ہیں۔ آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

یوسف علی: میری ایک ہی بیوی ہے طیبہ یوسف علی۔ میں ان تمام خواتین کو نہیں مانا مگر یہ خواتین بھی اپنی جگہ پر کچی ہیں ہو سکتا ہے کہ یہ خواتین مجھ سے ملی ہوں یا پھر

میرا کوئی ہم شکل ان سے ملتا ہو۔ ویسے میں آپ کو ایک بات بتا دوں کہ یہ خواتین اس لئے بھی جی ہو سکتی ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ بھی اپنے پیروں اور نیک بندوں کی شکل میں لوگوں سے آکر ملتے ہیں۔ اللہ پاک کسی بھی انسانی شکل میں دنیا میں آسکتے ہیں اور یہ اللہ کی مرضی ہے کہ وہ کس شکل میں دنیا پر آنا پسند کرتے ہیں۔ خبریں: آپ نے ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی نامی ادارہ بنا رکھا ہے اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ ممبران کون ہیں؟ ایڈریس کیا ہے اور اس کا وجود کب ہوا؟

یوسف علی: ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کا ڈائریکٹر جنرل میں خود ہوں۔ عملی طور پر ورلڈ اسمبلی کا صدر دفتر پاکستان میں ہے مگر روحانی طور پر مدینہ شریف میں۔ اس کا فی الحال ایڈریس تو میرے گھر ہی کا ہے اور میرے علاوہ فی ایس اس کا کوئی عہدیدار نہیں اور یہ دس سال قبل قائم ہوئی تھی۔

خبریں: آپ نے محمدؐ کی حیثیت سے اپنا دیدار کروا کر لوگوں سے لاکھوں کروڑوں روپیے بوسے ہیں؟

یوسف علی: جس کسی نے مجھ سے پیسے لینے ہیں وہ آئیں اور ثبوت دکھا کر مجھ سے رقم واپس لے لیں۔ میں رقم واپس کرنے کو تیار ہوں۔

خبریں: جو خواتین اور حضرات آپ کو محمدؐ رسول اللہ سمجھتے ہیں کیا وہ غلطی پر ہیں؟ یوسف علی: خاموش رہے اور جواب نہ دیا۔ پھر انہوں نے اپنی میز کی دراز میں سے ایک قاتل نکال کر دکھائی جس میں انہوں نے کراچی اور لاہور کے بعض سینئر ڈاکٹروں کے لیٹریٹ پر لکھوا رکھا تھا کہ وہ جنسی طور پر مفلوج ہیں۔

یوسف علی کے اس انٹرویو کے بعد میں نے روزنامہ خبریں اور عالمی تحریک تحفظ ختم نبوت کے اشتراک سے فیس روڈ پر واقع لاہور پریس میں مختلف دینی جماعتوں کے نمائندوں کو اکٹھا کیا۔ وکلاء اور دانشوروں کو بلایا اور ابو الحسن یوسف علی کی ویڈیو اور ویڈیو کیسٹ دکھائی۔ اس موقع پر موجود تمام افراد نے متفقہ طور پر یوسف علی کو مرتد گستاخ رسول اور کذاب قرار دیتے ہوئے توہین رسالت کا طرم قرار دیا۔ اس موقع پر متفقہ طور پر قرارداد منظور ہوئی جس پر مندرجہ ذیل افراد نے دستخط کئے۔

۱۔ مولانا زبیر احمد ظہیر مرکزی امیر جماعت اہل حدیث لاہور۔

۲۔ ریاض الحسن گیلانی سینئر ایڈووکیٹ سابق مشیر دفاتی شرعی عدالت۔

- ۳- مولانا محمد شفیع جوش۔
- ۴- جنرل (ر) محمد حسین انصاری۔
- ۵- مولانا عبدالملک جامدہ منصورہ لاہور۔
- ۶- مولانا حبیب الرحمن قادری خطیب رحمانیہ مسجد اہل حدیث گڑھی شاہو۔
- ۷- مفتی سرفراز نعیمی جامعہ نعیمیہ لاہور۔
- ۸- مولانا محمد رفیق ربانی کنگ سعود یونیورسٹی سعودی عرب۔
- ۹- میاں محمد جمیل سیکرٹری جنرل جمعیت اہل حدیث۔
- ۱۰- مولانا ضیاء اللہ قصوری جمعیت اتحاد علماء پاکستان۔
- ۱۱- مولانا ظفر اللہ شفیق عالی مجلس تحفظ ختم نبوت۔
- ۱۲- حافظ محمد ادریس جماعت اسلامی۔
- ۱۳- لیاقت بلوچ امیر جماعت اسلامی لاہور۔

اس قرارداد میں تمام مندرجہ بالا افراد نے آڈیو قلم نغنے اور ویڈیو قلم دیکھنے کے بعد فیصلہ دیا کہ یوسف علی توہین رسالت کا مرتکب ہوا ہے اور اس دریدہ دہن نے اللہ تعالیٰ اور قرآن مجید کی اہانت کرتے ہوئے اس گستاخی کی بھی جسارت کی ہے کہ حضور رسالت مآب کا ظہور پورے آب و تاب سے اس ناپاک شخص میں ہوا ہے۔ اس نے بنت رسول حضرت فاطمہؑ اور صحابہ کرامؓ کی بھی توہین کی ہے۔ اس نے اسے قرار واقعی سزا دی جائے۔ یوسف علی سے ملنے والوں اور اس کے حلقہ اثر میں عرصہ تک رہنے والوں سے میں نے انفرادی طور پر ملاقاتیں کیں تو ان تمام افراد نے بتایا کہ وہ ایک مخصوص عرصہ تک جو ہر فرد کے لئے مختلف ہے یوسف علی کو اس کے دعوے کے مطابق رسوں خدا اور محمدؐ سمجھتے رہے ہیں۔ ان افراد کے مطابق یوسف علی دعویٰ کرتا تھا کہ رسول کریم حضرت محمدؐ دنیا میں ۹۹ مرتبہ بشری حیثیت سے تشریف لائے گئے اور اس میں سے ۹۲ دین مرتبہ اب تشریف لے چکے ہیں اور اس مرتبہ میری یعنی یوسف علی کی شکل میں دنیا پر آئے ہیں اور پھر جس شان و شوکت کے ساتھ نبی کریمؐ اب دنیا میں جلوہ گر ہیں پہلے وہ شان و شوکت بھی نہ تھی۔ ۱۳۰۰ سال پہلے رسولؐ سادہ زندگی میں تھے مگر اب شاہانہ زندگی میں ہیں۔ مسجد نبوی اس وقت کیا تھی اب اس کی شان و شوکت کیا ہے۔

کذاب یوسف کے بارے میں روزنامہ "خبریں" کو جب یہ معلومات ملیں تو راقم الحروف نے کذاب یوسف سے اس کے گھر واقع ۳۰۸ کیو ڈیفنس سوسائٹی لاہور میں رابطہ کیا اور کذاب یوسف کسی بھی سوال کا ٹھیک طریقے سے جواب نہ دے سکا۔ روزنامہ "خبریں" نے اس کے کالے کر توٹ اور گستاخی رسوں کی تفصیلات باقاعدگی سے شائع کرنا شروع کر دیں تو کراچی سے خیبر تک ایک طوفان اٹھیا۔ سب سے پہلے لاہور کے تاجر سہیل ضیاء، صنعتکار اطہر اقبال اور کراچی کے فارما سٹ محمد اکرم رانا نے اس بارے میں آگاہ کیا ان کی طرف سے دی جانے والی معلومات کی روشنی میں ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء کو پہلا تفصیلی فیچر شائع کیا گیا جس میں معون کی ڈائری اور آڈیو ویڈیو کی تقاریر، طریقہ واردات اور عزائم کو بے نقاب کیا گیا۔ ۳۹ سالہ یوسف علی نے اپنے مریدوں سے یہ بھی کہہ رکھا تھا کہ اس کی کمر پر (نوروز باللہ) وہی مہربوت موجود ہے جو ۱۳ سو سو پہلے نبیؐ کی کمر پر تھی اور اس نے کہا جس طرح حضرت محمدؐ کو ابتدائی دنوں میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور لوگوں نے انہیں تسلیم نہیں کیا تھا اسی قسم کی صورتحال میرے ساتھ ہے اور تو اور میری اپنی بیوی طیبہ یوسف بھی گستاخ تھی اور میرے نور کو ماننے سے انکاری تھیں پھر میں نے قادر مطلق کو اس صورت حال سے آگاہ کیا اور اپنی بیوی کی گستاخی کے بارے میں بتایا تو قادر مطلق کی طرف سے ایک انوکھا معجزہ ہو گیا۔ ہوا یوں کہ ایک دن رات کے وقت لائٹ چلی گئی تو میں جو کہ مہربوت کے حوالے سے سخت احتیاط کرتا تھا اندھیرے کا فائدہ اٹھا کر قیض بدلنے لگا میں نے قیض اتاری کہ اچانک لائٹ واپس آگئی اور میری بیوی نے میری کمر پر مہربوت دیکھ لی بس پھر کیا تھا کہ وہ میرے قدموں میں گر گئی اور معافی مانگنے لگی۔ قادر مطلق نے حکم دیا کہ اسے معاف کر دو چنانچہ میں نے اسے معاف کر دیا۔ لاہور میں اس کے سننے والوں اور اس سے متاثر ہونے والوں میں زیادہ تر مرد تھے اور خواتین بہت کم اس کی محفوس میں جاتی تھیں اگر جاتی تو عمر رسیدہ خواتین جاتی تھیں۔ ملعون یوسف علی کو لاہور میں اپنا ٹارگٹ پورا ہوتا نظر نہ آیا تو اس نے کراچی کے ایک شخص عبدالواحد خان سے رابطہ کیا جو پاکستان ٹوبیکو کمپنی میں ایک اہم عہدے پر فائز تھا اس کے گھر جانا شروع کیا۔ اپنے کالے کر توٹوں کا دائرہ کار وسیع کرتے ہوئے عبدالواحد خاں کی بیٹی اور بہو کو بھی اپنے اثر میں لے لیا عبدالواحد خاں جو کراچی جم خانہ کا مستقل ممبر اور کراچی

کے باثر حلقوں میں خاصی جان پہچان رکھتا ہے، یوسف کے حلقہ تصرف میں آیا تو اپنا سب کچھ اس کے ہاتھوں میں گنوا کر اس کا باقاعدہ کارندہ بن گیا اور اہم جگہوں پر اس کے لیکچر دلوانے لگا۔ عبدالواحد خاں کے گھر سب سے پہلے اس نے اپنے سنے ایک خصوصی کمرہ تیار کروایا جسے اس نے عمار حرا قرار دیا اور یہیں پر اس نے لڑکیوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنانے کا سلسلہ شروع کی۔ عبدالواحد خاں کی ہوس (ش) اس کی خاص مریدنی بن گئی اور اس نے اپنی رشتہ دار خواتین کو بھی اس کی محفلوں میں لاکڑا کیا اور اس کے جال میں پھنسا دیا۔

کذاب یوسف کا طریقہ واردات یہ تھا کہ وہ خواتین کو متاثر کرتا، جس گھر میں بھی جاتا اس گھر کے تمام افراد سے ملنے کے فوراً بعد گھر کے کسی ہاتھ روم میں چلا جاتا ۳۵ سے ۵۰ منٹ ہاتھ روم میں موجود رہتا پھر جب ہاتھ روم سے باہر نکلتا تو اس کے چہرے پر ”جلال“ ہوتا، باہر آکر وہ اپنی گفتگو شروع کر دیتا اور حاضرین محفل اس کی ایک ایک بات پر ”مین“ ”مین“ اور سبحان اللہ کہتے اور اس پر فدا ہوتے جاتے۔ اپنی انہی محفلوں میں وہ کسی ایک خاتون کا انتخاب کرتا پھر اپنے بارے میں سب لوگوں کو ایک ہی کہانی سنانا کہ تین سال قبل اس کی جسمانی طور پر موت واقع ہو چکی ہے۔ اب وہ روحانی طور پر زندہ ہے اس میں دنیوی خواہشات ختم ہو چکی ہیں، اب اس میں لالچ اور غصہ نہیں رہا اور نہ ہی خفی سوچ اور کسی کے خلاف نفرت رہی ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس میں جنسی صلاحیتیں نہیں رہیں قادر مطلق نے اس سے تمام منفی قوتیں چھین لی ہیں اب وہ روحانی طور پر زندہ ہے چونکہ اس میں سیکس کا عنصر نہیں لہذا اس کے لئے لڑکی، لڑکا، عورت، آدمی کی کوئی تفریق نہیں۔ پھر وہ اپنی محفلوں میں بعض اوقات ایک فائل لوگوں کو دکھاتا جس میں کراچی اور لاہور کے کچھ ڈاکٹروں کے نسخے لکھے ہوتے اور کسی مرض کی تشخیص ہوتی وہ فائل لہرا کر اعلان کرتا اس کو وہ پڑھ لے جسے میری بات کا یقین نہیں کہ ہم طبعی طور پر مر چکے ہیں، روحانی طور پر زندہ ہیں اور ہم میں نبی کریم حضرت محمدؐ کی روح سیرایت کر چکی ہے اور پھر وہ مختلف کتابوں کا حوالہ دے کر کہتا کہ حضورؐ پوری آب و تاب اور شان و شوکت سے دنیا میں موجود ہیں۔ وہ اپنے بیانات میں کہتا کہ حضرت ”دم“ اور حضرت ”یمنی“ میں بھی حضرت محمدؐ کی روح تھی اور اب حضرت محمدؐ کی روح ۹۲ ویں مرتبہ دنیا میں آئی ہے اور وہ میرے جسم کے اندر آئی ہے۔ یہ تین سال

قبل اس وقت کی جب میری طبعی موت ہو گئی مگر اس وقت کے حضور کریمؐ اور چودہ سو سال پہلے والے حضور کریمؐ میں زمین و آسمان کا فرق ہے ایک دن ہم نے قادر مطلق سے سواں کیا کہ چودہ سو سال پہلے تو ہم بہت سادہ تھے اب یہ شان و شوکت کیوں؟ تو قادر مطلق نے کہا کہ چودہ سو سال پہلے مسجد نبویؐ بھی تو بہت سادہ تھی، مدینے کا شہر بھی بہت سادہ تھا، مسجد نبویؐ کی چھتیں ٹپکتی تھیں، کھجور کے پتوں سے چھت بنائی گئی تھی، آج مسجد نبویؐ کی شان دیکھو دنیا بھر کی جو بصورت ترین مسجد ہے۔ آج حضورؐ کی شان بھی اس کے مطابق ہی ہو گئی پھر یہ معون مزید بکواس کرتے ہوئے کہتا کہ قادر مطلق نے ہمیں اچھا پہننے، اچھا کھانے اور عیش و عشرت کی زندگی گزارنے کی اجازت دے رکھی ہے کیونکہ اس وقت اور آج میں زمین و آسمان کا فرق ہے اس وقت حضورؐ ڈیوٹی پر تھے اور اس وقت حضورؐ بیوی پر ہیں۔ (نعوذ باللہ) یہی لفظی جب بار بار اپنے جسم میں سیکس کا عنصر ختم ہونے کا ذکر کرتا تو لوگ اس کی باتوں پر یقین کرتے ہوئے بے دھڑک رات گئے تک اپنی جوان بچیوں کو اس کی محبت میں بیٹھے رہنے کی اجازت دے دیتے۔ یہ اپنی محفلوں میں کسی ایک لڑکی کا نام لے کر اشارہ کر کے کہتا کہ حاضرین مجلس میں اعلان کرتا ہوں کہ آج سے یہ بچی ہمارے نکاح میں ہے اور ہمارا ان کا نکاح روحانی نکاح ہے ان کی دنیوی شادی ہو سکتی ہے دنیادی تعلق کسی بھی دنیا دار سے ہو سکتا ہے مگر روحانی تعلق ہمارے ساتھ ہے اور نہ صرف اس زندگی میں بلکہ اس زندگی کے بعد بھی رہے گا۔ پھر وہ اس لڑکی کو اعدائے اپنے نکاح میں لے لیتا اسے درود شریف پڑھنے کے لئے کہتا پھر ان لڑکیوں کو یہ بھی حکم تھا کہ وہ جب اس بد بخت سے میں تو العلوة والسلام علیک یا رسول اللہ کہیں۔ لڑکیاں جب یہ کہتیں تو لمحون جواب میں آیت کریمہ پڑھتا، لڑکیوں کو یہ بھی حکم تھا کہ ٹیلیفون بھی کریں تو اسلام علیکم کی بجائے الصلوۃ والسلام علیکم یا رسول اللہ کہیں۔

کرہی کے مختلف گھروں میں جہاں یہ قیام کرتا ان میں سے ایک شخص محمد علی اور دوسرا اکرم کا گھر تھا۔ جبکہ تیسرا بریگیڈر سنیم کا گھر تھا۔ عبدالواحد خاں اور محمد علی کے گھر پر اس نے اپنے سنے جو خصوصی کمرے تیار کروا رکھے تھے انہیں یہ غر حرا کہتا انہیں کمروں میں یہ لڑکیوں سے انفرادی ملاقاتیں کرتا جو رات گئے جاری رہتیں پہلے چل جب محفل کے دوران کسی نماز کا وقت آجاتا تو یہ اپنا بیان جاری

رکھتا اور کہتا کہ ہماری موجودگی میں نماز کی قضا کوئی قضا نہیں نماز تو عام لوگوں کے لئے ہے مصطفوی خاندان کے لئے نہیں اور وہ تمام حاضرین مجلس کو مصطفوی خاندان سے منسوب کرتے ہوئے کہتا کہ آپ سب اعلیٰ پائے کے لوگ ہیں اور روز قیامت جب تمام لوگ اپنے اعمال نامے ہاتھوں میں لئے اور ادھر ادھر بھاگ رہے ہوں گے تو آپ لوگ ہمارے ساتھ جنت کے سب سے اعلیٰ مقام واراء اورا میں اللہ تعالیٰ کے سامنے بیٹھے کافی پی رہے ہوں گے۔ اگر حاضرین مجلس میں سے کوئی شخص اس معون کی توجہ نماز کی طرف زیادہ دلاتا تو یہ اسی کمرے میں خواتین اور مردوں کی اکٹھی نماز پڑھا دیتا۔ ملتان روڈ پر بیت الرضا میں نماز جمعہ کے بعد جو خصوصی نماز ہوا کرتی تھی اس میں بھی یہ ایک ہی کمرے میں خواتین اور مردوں کو اکٹھی نماز پڑھاتا اگر کوئی اعتراض کرتا تو یوسف علی اسے جھڑ پلاتے ہوئے کہتا کہ تمہارے اندر کہیں نہ کہیں گند موجود ہے پھر حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا کہ یہاں اعلیٰ درجے کے مسلمان امتی موجود ہیں اور یہ صرف امتی ہیں ان میں کوئی مرد یا عورت نہیں۔ یہاں سیکس کا عنصر ختم ہو جاتا ہے اور روحانی محفل میں روہیں موجود ہوتی ہیں اس کے متاثرین نے بتایا کہ یہ نمازیں کافی دیر کر کے پڑھاتا بعض اوقات عصر کی نماز مغرب کے قریب ہوتی۔ نماز کھڑے ہونے سے قبل کوئی شخص وضو کی اجازت مانگتا تو اسے اجازت تو مل جاتی مگر اسے کہتا کہ آپ وضو کر لیں مگر وضو کی ضرورت انہیں ہوتی ہے جو پلید ہوں یا جنہیں نجاست لگی ہو آپ تو پاک لوگ ہو اگر دامن سچو ڈو تو فرشتے وضو کریں۔ اس ملعون کی انہی چکنی چیزیں باتوں سے لوگوں کا مورال خاصہ بلند ہو جاتا اور وہ دیوانہ وار اس کی طرف لپکتے۔

ایک دن ایک شخص نے مرر رسالت دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا تو ملعون نے کہا منظور ہم ابھی کمرے میں تمہیں مرر رسالت دکھائے دیتے ہیں۔ مگر تمہیں اس کے لئے قربانی دینا ہوگی۔ اس شخص نے کہا تیار ہوں پھر محفل میں بیٹھی اس کی بیوی کی طرف دیکھا اور کہا کہ مرر رسالت دیکھنے کی قیمت ہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ جس پر وہ شخص خاموش ہو گیا پھر ملعون نے عبد الواحد خاں کی بہو کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ تو مرر رسالت دیکھ چکی ہیں بتائیں آپ پر کیا جتی تو وہ خاتون بھری محفل میں سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگی اس کی انہی چکنی چیزیں باتوں سے خواتین میں اس کا دائرہ اثر بڑھنے لگا۔ اس طرح اس نے کراچی اور لاہور کی ۳۳

خواتین کو اپنے نکاح میں لے لیا پھر اس نے اپنے مریدوں کی سہیں میں شادیاں کروانے کا سلسلہ بھی شروع کیا۔ ایک نوجوان سروش کی شادی اس کے والدین کے علم میں لاسے بغیر ایک لڑکی سیمیں سے محفل تین چار لڑکیوں کی موجودگی میں زبانی اعلان کر کے کروادی اور پھر اسے اپنے نکاح میں بھی لے لیا۔ ان دونوں لڑکے اور لڑکی کی عمر ۲۰ سال سے زائد نہ ہوگی۔ ان کے والدین کو کوئی علم نہیں تھا۔ کوئی نکاح نہیں پڑھایا گیا نہ کوئی ایجاب و قبول ہوا اس معنی نے اعلان کر دیا اور وہ رشتہ ازدواج میں بندھ گئے۔ اب وہ دونوں کراچی میں ہی ایک دوسرے سے رابطے پر ہیں۔

اس طرح ایک نوجوان جنید کی اسی قسم کی شادی ایک نوجوان سکوں کی طالبہ حنیفہ سے کروادی اور ان دونوں کے والدین کو بھی علم نہیں اور ان کا بھی نہ کوئی نکاح نامہ ہے نہ کوئی ایجاب و قبول۔ ایک دفعہ ایک نوجوان جو کراچی کے ایک کالج میں سال اول کا طالب علم تھا کراچی کے ایک امیر کبیر خاندان کی لڑکی کو لے کر معون کے پاس آگیا اور کہا کہ ہماری شادی کروادو اس معنی نے خوبرو لڑکی کو دیکھ کر کہا کہ اب یہ ہمارے نکاح میں آگئی ہے گرمیوں کی چھٹیوں میں تمہاری شادی کروادی جائے گی اور گرمیوں کی چھٹیوں سے قبل یہ شخص جیل میں چلا گیا۔

لاہور کے ایک شخص مسعود کی اہلیہ سے بھی اس شخص نے اسی قسم کا نکاح کر رکھا تھا۔ کراچی میں اس نے ایک نوجوان کمپیوٹر انجینئر سہیل کو اپنا خلیفہ بنا رکھا ہے اور سہیل اس کی تمام تر سیاہ کاریوں کا شریک کار ہے۔ سہیل کا والد احمد دین خاں جو اکنامک افسرز کا ایک ریٹائر سینئر آفیسر رہا کے پاس یوسف علی کی گستاخیوں کا خاصا طویل ریکارڈ ہے اور یوسف علی کی جائے نماز پر ایک خوبرو لڑکی کو اپنی ہانہوں میں لے کر بٹوائی جانے والی تصویر بھی احمد دین نے ہی ”خبریں“ کو فراہم کی۔ احمد دین کا بیٹا سہیل اس کا جیف چیدا ہے اور اس کی تمام سیاہ کاریوں میں شریک ہونے کی وجہ سے اس نے دیگر لڑکیوں کے ساتھ کذاب یوسف کی ملاقاتیں کروانے کا سلسلہ جاری رکھا مگر ایک مرتبہ اس کی واسدہ اور بہن یوسف علی کی محفل میں آئیں تو سہیل سچ پا ہو گیا اور اس نے اپنی ہمیشہ کو فوری طور پر وہاں سے چلے جانے کا حکم دیا۔

کراچی کے عبد الواحد خاں کو اس بد بخت نے حضرت عمر فاروق کا درجہ

وے رکھا تھا اور اس کا باقاعدہ اعلان اس نے ملتان روڈ لاہور کی مسجد بیت الرضا میں کیا تھا۔ کراچی کا خلیفہ سہیل راولپنڈی کا خلیفہ زید زمان پشاور کا خلیفہ سابق امیر کوٹلہ اور گلزیہ تھا۔

کراچی ہی کے ایک میاں بیوی دونوں کو ایک محفل میں اعلان کر کے اپنے نکاح میں لیا اور کہا چونکہ میرے لئے مرد اور عورت ایک ہی چیز ہیں میرا نکاح روحانی ہے اس لئے کسی سے بھی ہو سکتا ہے۔ اسی قسم کی چکنی چڑی باتوں میں کچے ذہن کی خوب رو لڑکیوں اس کے چکر میں لٹتی رہیں اور اس سے بے تیر ہوئی رہیں۔ پچیسے پہل وہ کراچی کی لڑکیوں کو متاثر کرنے کے لئے لاہور کی ایک بڑی کو اپنے ساتھ کراچی لے گیا۔ وہ ایک گھر میں کئی دن تک اسی کے کمرے میں ٹھہری اور اس نے دوسری تمام لڑکیوں کو اکثر اوقات اس معنی کے کرشمے اور کرامات اس طرح سنانے کا سلسلہ شروع کیا کہ تمام لڑکیوں میں اس کے ساتھ وقت گزارنے کا شوق پیدا ہوا۔ لاہور سے جانے والی بڑی دیگر لڑکیوں کو بتاتی کہ رات دو بجے کے بعد جب حضور عبادت شروع کرتے ہیں تو کمرے میں نور ہی نور ہوتا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے چاند کمرے میں اتر گیا ہے۔ فرشتے رحمتیں لے کر آتے ہیں اور اس کیفیت میں حضور جو کچھ بھی کہتے ہیں امر ہو جاتا ہے۔ لڑکیاں اس کی باتوں میں آتی رہیں اور جاہ ہوتی رہیں۔

گزشتہ رمضان المبارک میں کراچی کے ایک گھر میں ایک محفل میں ایک میاں بیوی نے جب یوسف علی سے اجازت طلب کی کہ وہ عمرے کے لئے جانا چاہتے ہیں تو یوسف علی نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا معلوم نہیں ہوگ عمرے پر کیا لینے جاتے ہیں 'کیوں آخر جات کرتے ہیں' مکیں کو ادھر چھوڑ جاتے ہیں اور مکان کے پاس چھ جاتے ہیں 'مکیں کو نظر انداز کرتے ہیں اور در و دیوار کے پوسے لیتے ہیں' پھر وہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہتا کہ مکیں تو پاکستان میں موجود ہے وہاں تو اب صرف خالی در و دیوار ہے۔ سعودی عرب کے لوگوں نے در و دیوار مانگے انہیں مل گئے۔ پاکستان کے لوگوں نے نبی کو مانگا سوا نہیں یہ مل رہا ہے۔ وہ پھر حاضرین سے مزید پوچھتا کہ آج بتائی دیں کہ آپ کو حضور چاہیے یا حضوری اگر آپ حضور چاہتے ہیں تو رک جائیں حضور تو پاکستان میں ہی ہیں جب حضور ملیں گے تو حضوری خود بخود ہو جائے گی۔

کراچی کے ایک شخص شاہد خاں نے "خبریں" کو بتایا کہ یہ انگریزی فلم "دی مسیح" لوگوں کو بار بار دیکھنے کی تلقین کرتا۔ ایک مرتبہ اس نے یہ فلم اپنے مداحین میں بیٹھ کر دیکھی اور اس فلم کے ایک سین کو بار بار دہراتے ہوئے کہا کہ اسے دیکھیں وہ سین کچھ اس طرح سے تھا کہ ایک شیطانی جسم ختم ہوتا ہے تو اس کی روح کسی اور شخص کے جسم میں منتقل ہو جاتی ہے پھر وہ کہتا کہ جس طرح اس فلم میں روح منتقل ہوئی ہے اسی طرح ۱۹۹۳ء میں اس کے جسم میں حضور کی روح (نحوہ باللہ) منتقل ہوئی تھی۔ شاہد خاں نے مزید بتایا کہ اس کی اہلیہ کو اس نے بھری محفل میں بشارت دی کہ اس کے ہاں بیٹا پیدا ہو رہا ہے اس کی اہلیہ جس لیڈی ڈاکٹر کے پاس زیر علاج تھی اس کا شوہر ڈاکٹر کس کذاب یوسف کا دوست اور چیلہ تھا شاہد خاں کی اہلیہ کا اسٹرا ساؤنڈ اس لیڈی ڈاکٹر نے کیا جس کی رپورٹ اس لیڈی ڈاکٹر کے شوہر کے ذریعے کذاب یوسف کو مل گئی اور اس نے بیٹے کی پیدائش سے ایک ماہ پہلے ہی اعلان کر دیا کہ آپ کے ہاں بیٹا ہوگا۔ شاہد خاں نے بتایا کہ جب بیٹا ہوا تو اس کی اہلیہ اسے بہت بچھی ہوئی ہستی ماننے لگی۔ پھر اس نے اس کی اہلیہ کو بھی بچے کی ولادت کے تین ماہ بعد رسول کی حیثیت سے اپنا دیدار کرایا۔ جس پر اس کی اہلیہ اس کے دائرہ اثر میں بہت زیادہ آگئی حتیٰ کہ اپنا گھر بھی چاہ کرنے پر تل گئی۔ پھر کوئٹہ کے ایک عالم دین مولانا عبدالرحمن سے رابطہ کیا گیا جنہوں نے اس خاتون کا علاج کیا اور انکھنے کے مسلسل قرآنی عمل کے بعد جب ان کی اہلیہ بے ہوش ہو کر گر پڑی تو مولانا عبدالرحمان نے کہا کہ اب تھوڑی دیر بعد انہیں ہوش "جائے گا اور یہ ٹھیک ہو جائیں گی۔ اس تمام قرآنی عمل کے دوران مولانا عبدالرحمان ڈرائنگ روم میں بیٹھے قرآن مجید اور قرآنی وظائف پڑھتے رہے جبکہ اس کی اہلیہ مسلسل مختلف اشیاء سے ڈرائنگ روم کا دروازہ توڑنے میں مصروف رہی مگر جب اس کا اثر ختم ہو گیا تو وہ اپنی اصلی حالت پر آگئی شاہد خاں نے بتایا کہ یوسف علی مختلف سفلی علوم اور جادو جادو کے علاوہ حروف مقطعات کو الٹا پڑھنے کے عمل کو بھی جانتا ہے اور مختلف علموں کے ذریعے لوگوں کو اپنے سحر میں اور اپنے حصار میں جکڑے رکھتا تھا۔

روزنامہ "خبریں" نے اس قابل نفرت بدکردار اور ستاخ شخص کو ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء کے شمارے میں سب سے پہلے بے نقاب کیا پھر ۲۴ مارچ کو مزید

تفصیلات شائع کیں تو پورے ملک کے طول و عرض سے لوگوں نے "خبریں" سے رابطہ کیا۔ متعدد متاثرہ خواتین و حضرات نے اپنے نام میخ راز میں رکھنے کی شرط پر "خبریں" کو ملعون کے بارے میں خوفناک تفصیلات فراہم کیں اور ۲۵ مارچ کو پولیس نے کذاب یوسف کو اس کے گھر سے گرفتار کیا اور تھانے لے جا کر اس کا وضاحتی بیان لیا اور اپنی کارروائی مکمل کر کے اسے گھر جانے کی اجازت دے دی اس دوران اس کے خاص کارندے زید زمان نے جو راولپنڈی میں برٹکس نامی ایک سیکورٹی فرم میں "فیسر ہے" نے کذاب یوسف کے گھر پر سیکورٹی کا عملہ تعینات کر دیا۔ "خبریں" نے چوتھے روز بھی اس کے کرتوت شائع کئے تو متعدد بوگ ڈیفنس میں اس کے گھر پہنچ گئے اور اس ملعون کی جان کو خطرہ ہوا تو حکومت پنجاب نے ڈپٹی کمشنر لاہور کے ذریعے ایم پی او کے تحت اس کو اس کے گھر واقع ڈیفنس سے سرکاری مہمان بنایا اور ملتان روڈ پر چوبنگ کے انسداد دہشت گردی کے سیل میں تین ماہ کے لئے نظربند کر دیا اس دوران شہریوں کی بڑی تعداد روزنامہ "خبریں" سے ملعون کے آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں پر مشتمل تقاریر کی کاپیاں حاصل کرتے رہے۔ پھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور روزنامہ "خبریں" نے مشترکہ طور پر شیل روڈ لاہور پر مختلف مکاتیب فکر کے مذہبی جماعتوں کے نمائندوں کو دعوت دی کہ وہ آکر کذاب یوسف کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کو دیکھیں اس کی ڈائری کا مطالعہ کریں اور آزادانہ رائے دیں۔ لاہور پریس میں ۵ گھنٹے تک علمائے کرام نے ملعون کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹ سنیں اور دیکھی۔ پھر متفقہ طور پر یوسف علی کو گستاخ رسول قرار دیا اور اس کی پھانسی کا مطالبہ کیا۔ تمام مکاتیب فکر کے علماء نے اس رائے کا اظہار کیا کہ ملعون گستاخ رسول کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی شان میں بھی گستاخی کرتا رہا ہے اور قرآن مجید کی آیات کو نہ صرف توڑ مروڑ کر پیش کرتا رہا ہے بلکہ اس کے ترجمے بھی غلط کرتا رہا ہے۔ علمائے کرام نے آل پارٹیز کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا اور کذاب یوسف کو اپنے انجام تک پہنچانے کے لئے عدالتی جنگ لڑنے کا فیصلہ کیا پھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ایس ایس پی لاہور کو تحریری طور پر درخواست دی گئی کہ یوسف علی توہین رسالت کا مرتکب ہوا ہے اسے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے مطابق تعزیرات پاکستان کا جائزہ لے کر اس کے خلاف مقدمہ درج کر کے اسے سخت سزا دی جائے۔ سابق ایس ایس پی لاہور طارق سیم

ڈوگر نے اس درخواست پر لیگل براچ سے رائے لی۔ آڈیو اور ویڈیو کیسٹ کو سنا گیا اور پھر تھانہ ملت پارک میں ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء کو مولانا اسماعیل شجاع آبادی کی درخواست پر نبوت کے جھوٹے دعویٰ دار اور گستاخ رسول محمد یوسف علی کے خلاف اے۔ سی۔ ۲۹۵۔ پی۔ ۲۹۵۔ ۱۔ ۲۹۸۔ ۷۔ ۲۹۸۔ ۵۰۸۔ ۵۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ اور ایم پی او کے تحت فوجداری کیس رجسٹرڈ کیا گیا۔ اس دوران ملعون یوسف علی کی طبیعت یوسف کی جانب سے لاہور ہائی کورٹ میں اس ملعون کی غیر قانونی گرفتاری کو چیلنج کرتے ہوئے اس کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے ہائی کورٹ میں تحریری طور پر اپنے نظر بندی کے احکامات واپس لے لئے مگر اس دوران مقدمہ درج ہونے کی بنا پر ملت ٹاؤن پولیس نے اس کی رہائی کے فوراً بعد اسے اپنی حراست میں لے لیا اور اس کا ۱۴ روزہ ریمانڈ لیا گیا۔ اس عرصے کے دوران ملک بھر سے اس ملعون کے بارے میں روزنامہ "خبریں" کو ٹیلیفون اور خطوط کے ذریعے اس کے نت نئے کرتوتوں سے آگاہی ہوتی رہی اور اخبار میں روزانہ اس کی بد اعمالیاں شائع ہوتی رہیں۔ پولیس نے ۱۴ دن تک اسے جسمانی ریمانڈ پر رکھا اس دوران اس نے پوپس اور مختلف علماء کے سامنے تسلیم کیا کہ وہ گستاخ رسول نہیں اس طرح وہ اپنی جان بچانے کے لئے صاف مکر گیا اور اس نے کہا کہ اس نے ۲۸ فروری کو بیت الرضا میں جذب کی کیفیت میں یہ بات کہہ دی تھی کہ اس محفل میں ۱۰۰ صحابہ کرام موجود ہیں پھر اسی محفل میں میں نے دو افراد عبدالواحد خاں اور زید زمان کا بطور صحابی تعارف کروا دیا مجھ سے یہ گستاخی ہوئی یہ درست ہے کہ صحابی تو دور کی بات صحابی کے برابر بھی کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اس طرح یوسف علی اپنے بیان سے مکر گیا۔ حوالات میں یوسف علی کے داماد کا ایک عزیز ڈاکٹر ندیم قریشی مسلسل یوسف علی کے رابطے میں رہا اور وہ اس کے لئے مختلف قسم کے کھانے پکا کر ماتا رہا۔ ۱۴ دن کے جسمانی ریمانڈ کے بعد پولیس نے اپنی تفتیش مکمل کر لی اور اسے گستاخ رسول قرار دیا پھر علاقہ مجسٹریٹ نے اسے جوڈیشل ریمانڈ پر کوٹ لکھت جیل بھیج دیا مگر کوٹ لکھت جیل کی انتظامیہ نے اس ملعون کو وصول کرنے سے انکار کر دیا اور موقف اختیار کیا کہ کوٹ لکھت جیل میں درجنوں عاشق رسول تیر بیٹھے ہیں کہ یہ جیل میں آئے اور کوئی عازمی علم الدین شہید کا رشتہ حاصل کرے۔ اس پر اسے راہداری پر واپس تھانہ مسلم ٹاؤن میں بند کر دیا

گیا۔

یہاں ایک اور واقعہ پیش آیا جب پولیس نے اسے کوٹ نکھیت جیل میں لے جانے کے لئے گاڑی میں سوار کیا تو اسی گاڑی میں قید خانہ سے پکڑی جانے والی ایک نائکہ اور دو طوائفیں بھی سوار تھیں نائکہ نے اپنے پاس بیٹھے کذاب یوسف سے پوچھا کہ آپ کس کس میں جیل جا رہے ہیں جس پر کذاب یوسف خاموش رہا مگر پولیس کے سپاہیوں نے بتایا کہ یہ گستاخ رسول ہے اور اس نے خود کو جھوٹا نبی ظاہر کر کے درجنوں لڑکیوں کو بے پرو کیا تو طوائفیں اور نائکہ گاڑی میں ہی اس پر لعنتیں بھیجنے لگیں۔ نائکہ نے کہا ہم تو برے ہیں مگر ہم سے غیظ لوگ بھی اس دنیا میں موجود ہیں اور کذاب یوسف پر لعنت مامت شروع کر دی۔

دوسرے روز کذاب یوسف کو کیمپ جیل لے جایا گیا مگر یہاں بھی اسے کسی نے قبول نہ کیا جس پر آئی جی جیل خانہ جات نے ساہیوال جیل منتقل کر دیا جہاں پر قید تھائی میں اذیت ناک وقت گزار رہا ہے۔ اس کی جیل جانے کی خبر کے بعد کراچی کی ایک خاتون نے روتے ہوئے روزنامہ "خبریں" کو بتایا کہ اس بد بخت نے درجنوں گمرباہ کئے ہیں اور یہ اس نمبر کا بد معاش ہے۔ اس لڑکی نے اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو بھری عدالت میں اسے بے نقاب کرے گی اور عدالت کو بتائے گی کہ اس کا کردار کیا ہے۔ اس نے روتے ہوئے بتایا کہ وہ لڑکیوں سے کہتا کہ آپ خدا کا نور ہیں اور میں محمد ہوں۔ جس طرح نعوذ باللہ نعوذ باللہ نعوذ باللہ اللہ محمد عرش پر بنار کرتے ہیں ہم اسی طرح قرش پر کریں گے۔ وہ انتہائی بے غیرت ہے وہ بیٹی کہہ کر بھی ڈسنے سے باز نہیں آتا اور میں تو ایسی لڑکی ہوں جس نے اعلیٰ دنیاوی تعلیم تو حاصل کر لی مگر اس کے چکر میں بڑے بڑے ڈاکٹر عالم دین اور ریٹائرڈ جرنیل پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ جس کمرے میں غلیظ حرکتیں کرتا اسے غار حرا کہتا تھا۔ اس خاتون نے قسمیں اٹھاتے ہوئے روزنامہ "خبریں" کو کہا کہ کوئی خاتون اپنے کیریئر پر الزام نہیں لگاتی مگر یہ حرمت رسول کا معاملہ ہے ہم کم عقل تھے دین سے دوری تھی یا رسول کی محبت کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ ہم کس طرح اس کے چکر میں پھنس گئے اور کراچی کی کم از کم ۱۵ لڑکیوں کو نکاح کی لڑ میں خراب کر چکا ہے۔ آغا خاں یونیورسٹی کی لڑکی عامرہ کو بھی نکاح میں لے رکھا ہے میں اور میری ساتھی لڑکیاں یہ سمجھتی رہیں کہ یہ نکاح آسمانوں پر ہوئے

ہیں پتہ نہیں یہ کونسا عمل کرتا تھا کہ ذہن اس بڑھے کی طرف کھینچتا ہی چلا جاتا تھا وہ اکثر یہ کہتا تھا کہ اس نے ۹۹ شادیاں کرنی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام ہیں۔ حضرت محمد کی دنیا میں آمد بھی ۹۹ مرتبہ ہوئی ہے۔ ہمارے سارے گھر والے اس کے چکر میں پڑ گئے تھے۔ اس نے کھٹن میں عبدالواحد خاں کے گھر اپنا اڈا بنا رکھا تھا اور عبدالواحد خاں کی بہو اور بیٹیاں بھی دن رات اس کی تعریفیں کر کے ہمیں اس ملعون کے چکر میں پھنساتی تھیں میں شرمندہ ہوں اللہ مجھے معاف کرے میں بھی اسے انصاف والسلام علیک یا رسول اللہ کہتی رہی۔ اللہ مجھے معاف کرے۔

کراچی کی ایک اور خاتون (ر) نے "خبریں" کو بتایا کہ اس نے ہم پر جادو کر رکھا تھا اور اس نے اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ایک نام پر میرا نام رکھ دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ایک مرتبہ وہ معنی میرے سامنے آئے تو میں اپنے ہاتھوں سے اس کی ٹاک 'کان' ٹانگیں کاٹوں گی۔ اس نے بتایا کہ اس کو پھنسانے والا کراچی کا سہیل ہے جو کذاب یوسف کا ایجنٹ اور میرے بھائی کا دوست ہے۔ سہیل یوسف کی تمام سیاہ کاریوں میں شریک ہے اور جادو جانتا ہے ہم نے تو اس بے غیرت کو لاکھوں روپے بھی دیئے۔

ایک خاتون نے بتایا کہ ہم سب نمازی اور پرہیزگار تھے۔ کراچی کی لڑکی "ش" اس معنی کے ساتھ بیویوں کی طرح رہتی رہی ہے اور اس نے اپنے شوہر سے واشگاف الفاظ میں کہہ رکھا تھا کہ وہ حضور کی بیوی ہے۔ اس نے اسے طلاق دے دو کیونکہ وہ پاک عورت بن چکی ہے۔ اس خاتون نے بتایا کہ اس ملعون کی بیوی طیبہ یوسف جو کسی جسمانی عارضہ میں مبتلا ہے اس لعنت کی تمام حرکتوں سے تگتا ہے اور وہ جانتی تھی کہ وہ خواتین کے ساتھ زیادتی کرتا ہے اور اس نے یہ بھی کہہ تھا کہ اس کے شوہر کو شادیاں کرنے کا شوق ہے۔ میں کیا کروں اس خاتون نے مزید بتایا کہ اس لعنتی نے جو فائل بنا رکھی ہے اور جسے لہرا کر وہ لوگوں کو بتاتا ہے کہ اس کی جسمانی قوتیں ختم ہیں اور محمد کی روح (نعوذ باللہ) اس میں خلوص کر جانے کے بعد اس میں لالچ اور جسمانی طاقتیں اس میں نہیں رہیں یہ سب کچھ اس ہے۔ اسے پکڑ کر ڈاکٹروں کے پاس لے جائیں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا اور اس کا جھوٹ پکڑا جائے گا۔ ایک شخص نے بتایا کہ وہ ملعون کو بے کراپنے خرچ پر عمرے کے لئے گئے اس نے خانہ کعبہ کا حواف نہ کیا اور مدینے میں بھی ۴۰ نمازیں

نہ پڑھیں بلکہ مدینہ شریف میں عجیب و غریب حرکتیں کرتا رہا جس پر اس نے پاکستان واپس آتے ہی اس لعنتی سے تعلق ختم کر لیا۔ ایک خاتون (ش) نے "خبریں" کو بتایا کہ کذاب یوسف ہمیں بارہا یہ بات کہا کرتا تھا کہ اسے کسی بھی وقت کسی آزمائش سے دو چار ہونا پڑے گا تو وہ مکر کر جائے گا اور آپ بھی مکر جائے گا۔ اگر کوئی پوچھے تو مت بتائیے گا، مصلحت اس میں ہوتی ہے کہ مشکل وقت ظہندی سے گزار لیا جائے۔ اس خاتون نے بتایا کہ وہ یہ بات کہتا تھا کہ جو مجھے رقم دے گا وہ براہ راست اللہ تعالیٰ کو دے گا اور جو دوسروں کو رقم دے گا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے گا۔ اب یہ آپ نے فیصلہ کرنا ہے کہ آپ نے یہ رقم اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینی ہیں یا اللہ تعالیٰ کو فیصلہ خود کریں۔

اب یہ باتیں کوئی نفسیاتی مریض یا دیوانہ تو نہیں کر سکتا۔ اس خاتون نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں نے طیبہ یوسف سے لاہور میں فون پر بات کی اور پوچھا کہ آپ نے یوسف علی کی مہربوت دیکھی ہے تو طیبہ یوسف نے کہا آپ پڑھے لکھے ہیں آپ کو خود ہی پتہ چل جائے گا کہ حقیقت کیا ہے۔ اس خاتون نے بتایا کہ ایک مرتبہ اس نے عشق حقیقی پر تفصیلی پیکر دیا اور پھر "ہیرا انجھا" فلم دیکھنے کی تلقین کی۔

جہلم کے ایک شخص ملک اعجاز نے روزنامہ "خبریں" کو بتایا کہ وہ اپنے ایک دوست کے توسط سے کذاب یوسف سے ملا اور چار ماہ تک اس کے چنگل میں پھنسا رہا پھر ایک مرتبہ کراچی گیا جہاں عبدالواحد خاں کے گھر قیام کیا۔ اس نے رات کے وقت کوئی عمل کیا پھر دو لڑکیاں اسماء اور عالیہ ملنے کے لئے آئیں، اسماء اس کے ایک مرید مسعود کی منگیت تھی مگر اس سے شادی سے انکاری تھی۔ میرے سامنے اس نے یوسف علی سے کہا ہم کہیں بھاگ جاتے ہیں۔ اس لڑکی کے یوسف کے ساتھ دوستانہ تعلقات تھے، یہ ان دونوں لڑکیوں کے ساتھ کافی دیر تک ذہنی گفتگو کرتا رہا پھر میں ملحقہ کمرے میں سو گیا۔ رات دو بجے میں اٹھا تو میں نے یوسف علی کو ان دونوں لڑکیوں کے کمرے میں داخل ہوتے دیکھا پھر ان کے درمیان مزاحیہ گفتگو ہوئی جو میں نے سننے کے بعد کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا تو یوسف مجھے باہر کھڑا دیکھ کر پریشان ہو گیا۔ میں نے اسے واضح طور پر کہا کہ تو مجھے حضورؐ سے ملاقات کی بشارت دیتا ہے، اپنا کردار دیکھ۔ میں نے اگلے روز عبدالواحد خاں کو تمام صورت حال سے آگاہ کیا تو اس نے بات کانٹے ہوئے کہا حضورؐ روحانی طور پر تو موجود ہیں

جسمانی طور پر نہیں، روحانی لوگوں پر الزام تراشی نہیں کرتے۔

لاہور میں متاثرین سے تفصیلی رابطوں کے بعد راقم الحروف چیف ایڈیٹر "خبریں" کی ہدایت پر کراچی گیا جہاں پہلی ملاقات کذاب یوسف کے متاثرین سے ہوئی پھر اس کے حصار میں ابھی تک گرفتار کراچی کے عبدالواحد خاں اور اس کے

چیف چیلے کپیڈر انجینئر سہیل سے رابطہ کیا تو عبدالواحد خاں نے ملاقات کے لئے جم خانہ کراچی کا وقت دیا، طے شدہ پروگرام کے مطابق ۷ سالہ دراز قد کے عبدالواحد خاں سے ملاقات ہوئی جہاں چھوٹی چھوٹی داڑھی والا ایک ۴۵ سالہ شخص ہاتھ میں تسبیح لئے موجود تھا جس نے تعارف پر اپنا نام سہیل بتایا۔ دوران گفتگو عبدالواحد خاں نے کہا کہ بعض لوگوں کو حضور کے بارے میں غلط فہمی ہوئی ہے وہ تو سراپا نور ہیں پھر انہوں نے سہیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اس نوجوان کی عمر دیکھیں، حضور محمد یوسف کی خاص عنایت سے قرآن و سنت کے بارے میں جتنی معلومات اس نوجوان کو ہیں شاید دنیا کے کسی عالم دین کو نہ ہوں۔ عبدالواحد خاں نے کہا کہ میں پاکستان کے علماء کو چیلنج کرتا ہوں جنہوں نے قرآن مجید حفظ تو کر رکھے ہیں لیکن سمجھ نہیں سکتے۔ آئیں اور اس نوجوان سے ملیں، اگر پانچ منٹ میں قرآن و حدیث پر گفتگو کے حوالے سے بڑے بڑے نامی گرامی ملاؤں کو ہمارا یہ نوجوان فارغ نہ کر دے اور ان کی کم علمی کا پول نہ کھول دے تو ہم تسلیم کریں گے کہ حضور کی تربیت میں کمی ہے۔ یہ ابوالحسنین یوسف علی کی محبت کا نتیجہ ہے کہ ہمیں دین اور قرآن کا مفہوم سمجھ آیا، جاہل مولوی نے تو اسے مذاق بنا دیا تھا۔ عبدالواحد خاں نے مزید کہا کہ یوسف علی تو سراپا نور ہے، ان میں تو سیکس کا عنصر موجود ہی نہیں، لڑکیاں کسی اور کا الزام شاید حضرت جی پر تھوپ رہی ہیں۔ اس موقع پر سہیل نے کہا میرے مرشد، میرے حضرت اور میرے آقا دنیاوی آزمائشوں میں ہیں۔ حضرت کہتے تھے کہ جس راستے پر ہم چل رہے ہیں جاہل مولویوں کی وجہ سے شاید ہمیں جیل جانا پڑے، کم علم عالموں کی وجہ سے شاید ہماری زندگیوں کو خطرہ ہو مگر یہ خطرات عارضی ہوں گے اور حکومتی سطح پر بعد میں قرآن و سنت کے بارے میں ہمارے موقف اور علم کو تسلیم کر لیا جائے گا۔ جن خواتین نے آپ سے رابطہ کر کے حضرت جی پر الزامات عائد کئے ہیں ان کے بارے میں ہم اس لئے کچھ نہیں کہتے کہ ہمیں حضور نے منع کر رکھا ہے۔ سہیل نے بتایا کہ حضور کے صدمے

وہ قرآن مجید کے بارے میں جو آگاہی حاصل کر چکے ہیں شاید بڑے بڑے متنبیان کرام پر بھی اس آگاہی کے دروازے نہ کھلے ہوں قرآن مجید کے ۳۰ پارے تو دور کی بات میں چیلنج کرتا ہوں کہ یہ متنبیان تو سورہ فاتحہ کی روح سے بھی سگاہ نہیں۔ ہمارے حضرت جی اب رہا ہوں گے تو ہم کسی انٹرنیشنل ٹی وی نیٹ ورک پر اوپن چیلنج کریں گے، آئیں اور دین کی تعلیمات پر ہم سے بات کریں۔ عبدالواحد خان نے کہا کہ اسی جم خانہ کراچی میں بعض اہم ترین افراد نے حضور کی محفل میں شرکت کی اور حضور سے تو بعض نے یہاں تک کہا کہ پاکستان میں نفاذ اسلام کے بارے میں رپورٹ تیار کریں۔ حضرت جب بات کرتے ہیں تو بڑے بڑے سخت گیر موم ہو جاتے ہیں۔ ذرا عدالت میں مقدمہ تو شروع ہونے دیں پھر عدالت میں ہم ثابت کریں گے کہ حضرت جی کی تعلیمات کیا ہیں اور حضرت جی کے جذب کے عام میں کسے گئے بعض جملوں کو لوگوں نے کس انداز میں پیش کیا۔ عبدالواحد خان نے مزید کہا کہ لوگ انہیں کیا رقوم دیں گے، لاکھوں روپیہ تو ان کے قدموں میں میں پھاد کر چکا ہوں۔ یہی خواتین اور حضرات جو آج الزام لگا رہے ہیں کل جب دن رات حضور کی خدمت کرتے تھے اور کراچی سے لاہور جاتے ہوئے حضور کا بریف کیس، زیورات اور لوٹوں سے بھر دیتے تھے اس وقت انہیں کچھ معلوم نہیں تھا۔

قارئین ابواضحین علی کی تمام گذیب بیانیوں کو قوت آپ کے سامنے ہیں۔ ابھی صرف چند چیدہ چیدہ لوگوں کے بیان شائع کئے جا رہے ہیں اور صرف وہ کچھ شائع کیا جا رہا ہے جو قابل اشاعت ہے، ابھی تو اس کی ڈائری پر بھی تفصیلی بحث نہیں کی گئی جس میں یہ اللہ پاک کی توہین کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ (نعوذ باللہ) طبعی جسم رکھتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ بولتا ہے، سنتا ہے، حکم دیتا ہے، چلتا ہے، یہ تمام خواص طبعی ہیں اس لئے اللہ تبارک تعالیٰ طبعی جسم رکھتے ہیں۔

جب تک سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع نہیں ہوتا اور سورج سوائیزے پر نہیں اُٹے گا، تو یہ کا دروازہ کھلا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں معافی ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تو جذب کی کیفیت میں بات ہو سکتی ہے مگر اس روئے زمین پر کون ہے جو نبی کریم کی طرف سے گستاخ رسوں کو معاف کر سکے امام ربانی مجدد الف ثانی واضح طور پر کہتے ہیں:

”با خدا دیوانہ باشد یا محمد ہوشیار“

اللہ تعالیٰ سے تو پیار کی بات اور جذب کی کیفیت میں بات ہو سکتی ہے مگر مقام مصطفیٰ کی طرف آؤ تو ذرا ہوشیاری سے قدم رکھ کیونکہ مقام مصطفیٰ کے بارے میں دیوانگی کی اجازت نہیں۔

کیا خبر کتنے ہمارے کھلے اور چھپ گئے مگر حضور کا ستارہ ڈوبا ہے نہ ڈوبے گا۔ حضور نبی کریمؐ نے واضح طور پر یہ کہہ رکھا ہے ”جس نے مجھ پر جھوٹ بولا“ کوئی غلط بات مجھ سے منسوب کی، میرے حوالے سے کوئی فرضی بات کی اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔“

”خبریں“ نے اپنا کیس پیش کر دیا، معاملہ کسی شخص، کسی ذات، کسی فرد، کسی ادارے، یا کسی قوم کی اہانت کا نہیں یہ توہین رسالت کا معاملہ ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ عدالت کیا فیصلہ کرتی ہے یا کسی غازی علم الدین شہید ثانی کے ذریعے اللہ تبارک تعالیٰ اس کا فیصلہ کر دیتا ہے۔

سپیشل رپورٹ: (جاری)

(۱۰)

یوسف کذاب ہے، اسے پھانسی دی جائے: علماء

یوسف کو سزا نہ دی گئی تو عوام قانون ہاتھ میں لے لیں گے

تمام اسلامی دینی جماعتوں اور دانشوران قانون کا نمائندہ جماع جو لاہور پبلک میں ادارہ روزنامہ ”خبریں“ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر منعقد ہوا ہے۔ اس نے بد بخت یوسف علی مرتد کذاب کی ڈائری کے اوراق کی تحریروں کا بغور ملاحظہ کیا اس کی ڈیو اور ویڈیو کیسٹیں بھی بغور دیکھیں اور توجہ سے سنیں جس نے ہمارے دینی جذبات کو انتہائی مجروح کیا۔ ان سے صاف اور صریح توہین رسالت کا ارتکاب ہوا ہے۔ اس دریدہ دہن نے اللہ سبحانہ تعالیٰ اور قرآن مجید کی اہانت کرتے ہوئے اس گستاخی کی بھی جسارت کی ہے کہ حضور رسالت مآب کا ظہور

پورے آب و تاب سے اس ناپاک شخص میں ہوا ہے۔ اس نے بنت رسولؐ حضرت فاطمہؑ، صحابہ کرامؓ، علمائے عظامؒ، اویسائے کرام کی بھی اہانت کی ہے۔ اس کے لئے پاکستان میں توہین رسالتؐ کے ۲۹۵ سی کا قانون موجود ہے۔ صحابہ کرامؓ، ائمہ عظامؒ اہانت المؤمنین کی اہانت کے جرم کے لئے ۲۹۸ اے کا قانون موجود ہے۔ اس لئے ہمارا حکومت کے ساتھ پوری قوت سے مقابلہ ہے کہ وہ متعصب قوانین پاکستان کے تحت ان جرائم کے علاوہ جن دیگر گناؤں نے جرائم کا اس بد بخت نے ارتکاب کیا ہے اس کے بارے میں دائر شدہ کیس کی سماعت کے لئے ہائی کورٹ کے جج صاحبان پر مشتمل فل پنچ تشکیل دیا جائے جو اس سنگین مقدمے کی سماعت کر کے اس مردود کو فوری قرار واقعی سزا دے ورنہ ہمیں اندیشہ ہے کہ عوام قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس بد بخت کو کیفر کردار تک پہنچا دیں گے۔ اس کے تمام شریک جرم ساتھیوں کو فوری طور پر گرفتار کر لیا جائے اور انہیں بھی قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ اجتماع حکومت پر واضح کرتا ہے کہ اگر کسی بھی صورت میں یہ بد بخت شخص اور اس کے ساتھی ملک سے فرار ہو گئے تو اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی کیونکہ یہ اندیشہ بھی موجود ہے کہ اس کے بااثر پیروکار اس کو ملک سے باہر بھگانے کی کوشش کریں گے۔

جے یو پی اور ورلڈ اسلامائی مشن کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی نے کہا ہے کہ ابوالحسنین یوسف علی نے جو کچھ کہا "آڈیو کیسٹ میں جس طرح صحابہ کرامؓ کو پیش کیا اور جس طرح اس کے گواہان بتاتے ہیں وہ گستاخ رسولؐ اور واجب القتل ہے۔ اس کے لئے کسی فتوے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کا فتویٰ ۱۳۰۰ سال پہلے نبی کریمؐ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دے دیا تھا اور اندرونی اور بیرونی طور پر مملکت کے حالات خراب ہونے کے باوجود بڑے بڑے سپہ سالاروں کو واپس بلا لیا تھا اور سب سے پہلے مسئلہ کذاب اور اس کے فتنے کا خاتمہ کیا تھا جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس مسئلہ کذاب کے دو آدمی پیغام لے کر آئے تھے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان سے پوچھا تھا کہ کیا آپ بھی اس کے ماننے والے ہیں؟ پیغام لانے والوں نے اثبات میں سر ہلایا جس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا اگر پیغام لانے والے کو قتل کرنے کی حضرت محمدؐ نے اجازت دی ہوتی تو آپ کی گردنیں کاٹ دیتا۔ کذاب یوسف خود ہی نہیں بلکہ اس کے ماننے

والے بھی واجب القتل ہیں، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فتوے کے بعد اب کسی فتوے کی گنجائش نہیں، یہ جتنا عرصہ زندہ رہا حکمرانوں پر عذاب آتا رہے گا۔ خانہ کعبہ میں جو شخص بھی داخل ہو گیا اسے امن مل گیا، یہ بات ہے مگر گستاخ رسولؐ کو خانہ کعبہ کے پردوں سے بھی پناہ نہیں دی تھی اور اسے خانہ کعبہ کے اندر ہی قتل کر دیا گیا تھا۔ حضور اکرمؐ کے ناموس کے تحفظ کے لئے جو شخص بھی کام کرتا ہے اسے دنیا اور آخرت میں اس کا صلہ ملتا ہے۔

سابق رکن قومی اسمبلی اور جماعت اہلسنت کراچی کے صدر شاہ تراب الحق نے "خبریں" کو بتایا کہ انہوں نے کذاب یوسف کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹ سنی، اس کا کفر واضح ہے، وہ توہین رسالتؐ بھی کرتا ہے اور توہین اللہ بھی۔ وہ قرآنی آیات کو غلط پڑھتا ہے اور ان کا غلط ترجمہ کرتا ہے، وہ اپنی زبان سے کہتا ہے کہ "الصلوة والسلام علیک یا انسان کامل" اب دیکھیں الصلوۃ والسلام علیک تو عربی کا لفظ ہو گئے اور انسان کامل فارسی کا لفظ ہے، اس سے وہ اپنی ذات مراد لیتا ہے اور یہاں بھی اس کی گستاخی واضح ہو جاتی ہے اگر حکومت نے اسے مہلت دی یا کسی عدالت نے اسے ضمانت پر رہا کیا تو اس فتنے کا مقابلہ کرنا فتنہ قادریانیت سے بھی زیادہ مشکل ہو گا۔

ابوالحسنین محمد یوسف گستاخ رسولؐ اور موجودہ صدی کا سب سے بد بخت انسان ہے۔ آج تک کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ (نعوذ باللہ) محمدؐ ہے اور نہ ہی کسی نے دعویٰ کیا ہے کہ اس میں رسولؐ اللہ کی روح حلول کر گئی ہے۔ یہ اپنے جھوٹے دعویٰ کی وجہ سے واجب القتل ہے اور اس کے ساتھ کسی بھی قسم کی رعایت کرنا امت مسلمہ کے ساتھ زیادتی ہوگی۔ میں اس ملعون کو چند روزہ سال سے جانتا ہوں۔ یہ اول درجے کا مکار، جھوٹا اور گمراہ ہے۔ ان خیانات کا اظہار معروف عالم دین اور عالمی شہرت یافتہ سکالر ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے "خبریں" سے کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ متعدد ایسی خواتین کو جانتے ہیں جنہیں یہ ملعون (نعوذ باللہ) ازواج مطہرات بنا چکا ہے اور کئی ایسے حضرات کو جانتا ہوں جنہیں وہ حضور نبی اکرمؐ کا دیدار کروانے کا کہہ کر اپنا دیدار کرواتا ہے اور اگر کوئی وضاحت مانگے تو کہتا ہے کہ اندھے ہو آنکھیں نہیں ہیں۔ اب تک رسولؐ اللہ کو نہیں پہچانتے۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے کہا کہ ہم اسے کیپٹن یوسف کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ فوج سے نکلا گیا تھا۔ جب میں سعودی عرب میں تھا تو یہ اکثر میرے پاس آتا اور کئی کئی دن

میرے گھر قیام کرتا۔ میں اس کی مصروفیات کا خیال نہ کرتا۔ اس دوران اس نے میرے گھر آنے والے افراد سے روابط بڑھائے اور ایڈریس لے لئے اور پھر مجھے بتا چلا کہ اس نے ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی بنارکھی ہے اور میرے کئی جاننے والوں سے ہزاروں لاکھوں بٹور چکا ہے۔ میں نے اپنے گھر میں اس کا داخلہ بند کر دیا۔ پھر مجھے بتا چلا کہ اس نے میرے دیرینہ دوست خواجہ غفور احمد کی بیٹی اور داماد سے ۳۵ ہزار ریال ورلڈ اسمبلی کے نام پر بٹور لئے ہیں۔ پھر مجھے لندن سے میرے جاننے والوں کا فون آیا کہ یہ ان سے دس ہزار پاؤنڈ ورلڈ اسمبلی کے نام پر بٹور چکا ہے۔ سعودی عرب، انگلینڈ، امریکہ اور کینیڈا سے یہ ہزاروں ڈالر پاؤنڈ اور ریال اکٹھے کر کے پاکستان آگیا اور شادمان میں ڈیرے ڈال لیے۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے بتایا کہ اس دوران وہ پاکستان آئے تو اس کذاب نے مجھ سے فرمائش کی کہ میں شادمان میں جمعہ پڑھاؤں۔ میں مسجد پہنچا تو اس نے میرا تعارف ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کے سرپرست کے طور پر نمبر رسوں پر کھڑے ہو کر کر دیا میں خاموش ہو گیا اور خطبہ جمعہ کے بعد میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے نمبر رسوں پر کھڑے ہو کر جھوٹ کیوں بول تو وہاں بھی جھوٹ بول گیا کہ میں نے صرف آپ کی عزت کے لئے ایسا کیا۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے مزید بتایا کہ ۱۹۸۸ء میں میں مینہ منورہ میں روضہ اقدس میں بیٹھا ہوا تھا کہ یہ طعن میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ ابھی تھوڑی دیر قبل حضور نبی کریمؐ میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا کہ تم اپنی کوشش تیز کر دو کیونکہ ۱۹۹۲ء تک پاکستان میں اسلام پوری طرح نافذ ہو جانا ہے جس پر میں اور میرے ساتھی طیش میں آ گئے مگر روضہ رسولؐ کی حرمت کا تقاضا مجھے خاموش رہنے پر مجبور کر گیا۔ میں نے اتنا کہا کہ بد بخت انسان میں اتنا گونگا ہوا نہیں کہ حضور اکرمؐ کے مبارک قدموں کی چاپ نہ سن سکوں اور اس عنت ملامت کے بعد اسے چلے جانے کو کہا۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے کہا کہ اس سے زیادہ معنی آدی تو کوئی ہو ہی نہیں سکتا جو حضورؐ کے قدموں میں روضہ اقدس پر بیٹھ کر حضورؐ کے حو سے سے اتنا بڑا جھوٹ بولے۔ میں نے یہ الفاظ سننے کے بعد اس غلیظ آدمی سے ملنا ترک کر دیا۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے کہا کہ جو لوگ اس کے جال میں پھنسے رہے اب ان کی آنکھیں کھل جانی چاہیں کیونکہ حقیقت ان کے سامنے آچکی ہے۔ اس نے انہیں کلک طیبہ پڑھ کر تجدید ایمان کرنا ہو گا اور اللہ تعالیٰ کا شکر بھی

ادا کرنا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں صراطِ مستقیم کی طرف لوٹا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوسف کذاب جیسے شخص کے لئے طاغوت اور مرتد سے بھی بڑھ کر الفاظ استعمال کئے جانے چاہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے کراچی کے ایک دوست نے انہیں ایک فائل بھیجی ہے جس میں اس مزدور کی غلامت کے بہت سے ثبوت ہیں اور ایسی تصاویر ہیں جن میں خواتین کے ساتھ یہ قابل اعتراض حالت میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس مزدور کو پھنسی نہ دی گئی تو ایسی حرکتیں کریں گے کہ سیلاب آجائے گا اور ہم پر عذاب الہی نازل ہو گا کہ ایسے مزدور کو ہم نے کھلی چھٹی دے دی۔ انہوں نے بتایا کہ اس بد بخت نے ان کا نام پوری دنیا میں استعمال کیا۔ ایک وقت وہ بھی تھا کہ یہ بد بخت میرے ساتھ ۲۳ گھنٹے چٹا رہتا پھر اپنی بیٹی کی شادی میرے بیٹے حنیف سے کرنا چاہتا تھا۔ میں نے حنیف سے اس بارے میں بات کی تو حنیف نے انکشاف کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس کی بیٹی کے دو نام ہیں۔ ایک عائشہ اور دوسرا فاطمہ میرے علم میں اس وقت تک اس کی بیٹی کا ایک ہی نام تھا جو عائشہ تھا اور گھر میں یہ اس کو عائشہ ہی کے نام سے پکارتا تھا۔ بعد میں میں نے پوچھا کیپٹن یوسف تمہاری بیٹی کے دو نام ہیں تو اس نے کہا کہ کبھی کبھار اسے فاطمہ بھی کہتے ہیں۔ میرے بیٹے نے کہا یہ اول نمبر کا جھوٹا ہے اور مجھے بھی ورلڈ اسمبلی کا نمونہ کہتا ہے جس پر مجھے اسے انکار کرنا پڑا۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے بتایا کہ بعض مقامات پر اس نے یہ بکواس بھی کی ہے کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس مزدور میں حوصلہ کر گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کراچی میں اور ماہور میں اس نے شادیاں کر رکھی ہیں اور یہ عورتوں کی محفل میں بہت غلیظ باتیں کرتا ہے۔ انہوں نے اس کا طریقہ وارواست بتاتے ہوئے کہا کہ یہ لوگوں سے کہتا تھا کہ کثرت سے رسوں پر درود و سلام بھیجو پھر انہیں علیحدہ کمرے میں لے جاتا اور وجد کی حالت میں سلام یا بار تیزی سے پڑھنے کو کہتا پھر آنکھیں بند کر داتا اور پھر کہتا آنکھیں کھولو اور سامنے خود بیٹھ جاتا پھر پوچھتا دیدار ہوا تو کمرے میں اسے اکیلا پا کر نبی کریمؐ کے دیدار کا خواہشمند سوالیہ انداز میں پوچھتا حضورؐ کہاں ہیں تو یہ غصے میں آ جاتا اور کہتا آنکھیں رکھتے ہوئے بھی اندھے ہو حضورؐ کا دیدار اب بھی نہیں ہوا ابھی ہم ہی ہیں۔ اب بتاؤ دیدار ہو گیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس مزدور کو سزائے موت دی جائے تاکہ اس کی کذب بیانی سے امت مسلمہ محفوظ رہ سکے۔

(۱۱)

ہمیں مان لو، حمایت کرو اور سب کچھ قربان کر دو

یوسف کی ویڈیو کیسٹ سے چند اقتباسات

ملعون کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں میں کی گئی تقریروں میں کوئی ربط نہیں۔ ایک فقرہ بھی مکمل نہیں ہوتا اور کہتے ہیں کہ جھوٹی بات میں ربط نہیں ہوتا۔ قارئین خود فیصلہ کریں۔

بڑی اعلیٰ محفل تھی ملے اعلیٰ میں جو مجلس نبی کریمؐ ہوتی ہے۔ کسی عاشق نے رب کریمؐ کو ایک بات کہہ دی کہ رب کریمؐ یہ عجیب بات نہیں ہے کہ مسجد نبویؐ کتنی شاندار بنائی جا رہی ہے، کتنی شاندار بن رہی ہے۔ لاکھوں کروڑوں روپے اس پر خرچ ہو گئے ہیں اس کے برعکس خود رسول اللہؐ جا کر کہیں تو ان کی بات یہ لوگ نہ مانیں تو آپؐ نے اتنا اختیار سعودی حکومت کو کیوں دیا ہوا ہے۔ رب کریمؐ آگے سے جواب دیتے ہیں جو مالک ہوتے ہیں ان کی خدمت کے لئے خادم کام کرتے ہیں میں نے سعودی حکومت کو مالک نہیں بنایا، خادم بنایا ہے، یہ خادم ہیں حرمین شریفین کے۔ کسی کے لئے حرمین شریفین کو بنایا سجاایا جا رہا ہے۔ بارات سجاائی جاتی ہے۔ دولہا بعد میں آتے ہیں دولہا کام نہیں کیا کرتے۔ دولہا کام نہیں کیا کرتے۔ اللہ ہو اکبر بہت خوبصورت مشاہدہ ایک سناتے ہیں۔ اسلام آباد ہے۔ جم غفیر ہے ایک نورانی صورت پیش ہوئی ہے اوپر لوگ پوچھتے ہیں کون ہیں آپؐ لوگ پوچھتے ہیں کون ہیں، آپؐ ہاتھوں میں کنکریاں لے کر کہتے ہیں ہم وہ ہیں جن کے ہاتھوں میں کنکریاں کلمہ پڑھتی ہیں اور اونچا اونچا لا الہ الا اللہ کی آواز آتی شروع ہو جاتی ہے۔ کیا جہاں ہم ٹھوکر مار دیں وہاں جیسے اٹل پڑیں ہر طرف پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ پرانی باتیں تھیں۔ استغفر اللہ میری بھال نہیں ہے کہ سیرت پاک کا ذکر کر سکوں۔ میری بھال نہیں ہے میں نے تو رب کریمؐ سے

درخواست کی تھی کہ یہ زبان حاضر ہے۔ اس زبان پر آپؐ اپنے محبوب کی باتیں خود کریں بھی سیرت تو ان کی لکھی جاتی ہے ہو ایک خاص وقت تک آئے ہوں اور چلے گئے ہوں جن کا ہر لمحہ ایک نئی جلوہ گری دکھا رہا ہو۔ میں ان کی سیرت کیسے لکھوں۔ آپؐ مجھے بتائیں میں سپر سوئک کی تصویر لینا چاہتا ہوں۔ میں کیمرا لے کر کھڑا ہو گیا ہوں ابھی میرا کیمرا سیٹ نہیں ہوا وہ آگے نکل گیا ہے۔ کل یوم ہونی شان ہر ہر لمحہ وہ نئی جلوہ گری سے جلوہ گر ہو رہے ہیں۔ اس مسکین نے تو ان کو دیکھ کر یہی اعتراف کیا ہے۔ جب سے آپؐ کو دیکھا ہے عالم نو دیکھا ہے مرحلہ ملے نہ ہوا آپؐ کی شناسائی کا یاد رکھئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے چلے جانا تھا یہاں سے ایک دو دن کے بعد لیکن اپنے پیاروں کے لئے پروگرام بدلا ہے۔ اگلہ جمعہ ۹ ربیع الاول ہے۔ یہ کائنات کا خاص ترین دن ہے۔ ہماری تحقیق کے مطابق ۱۲ ربیع الاول نہیں ہے، ۹ ربیع الاول ہے۔ سرکاری طور پر جو مرضی کریں ہمارے لئے تو ہر ہر لمحہ ہیں اور ۹ ربیع الاول اس لئے اہم ہے کہ پہلی دفعہ ذات حق نے فیصلہ کیا زمین پر ہمیشہ کے لئے آنے کا یہ نقطہ آغاز کس کا ہے۔ ذات حق سبحانہ ہو و تعالیٰ کا اپنی توفیق کے مطابق ۹ ربیع الاول کو لڈو تقسیم کیجئے گا۔ کسی کا بیٹا ہو جاتا ہے تو وہ خوشی مناتا ہے۔ ہم انشاء اللہ یہاں بیٹھ کر خوشی منائیں گے اور ہمیشہ کی طرح ہماری بھی درخواست ہوگی کہ نہ تو ہمیں لڈوؤں سے غرض ہے نہ تقریر سے غرض ہے وہ تو خود پھول بن کر آئیں گے اور ہر طرف پھول ہی پھول بکھیر دیں گے۔ پر رب کریمؐ آپؐ خود موجود ہوں۔ یہاں یہ ذات حق آپؐ خود موجود ہوں۔ آقا کہہ لیں یا کچھ کہہ لیں خود ہماری اس مسکین کی محفل میں موجود ہوں۔

اذ قال ربك للملائكة اني جاعل في الارض خليفه

یہ آیات آقائے دو جہاں سنار ہے ہیں۔ حضور سیدنا محمد مصطفیٰؐ صلوٰۃ والسلام کے صدقے آئے آپؐ کو Observe کریں۔ آپؐ ہیں ملائکہ میں آتا ہوں کہتا ہوں پولیس اس منہ سے وہ بولے۔

اذ قال رب للملائكة اني جاعل في الارض خليفه

آپؐ کے رب نے کہا ملائکہ سے۔ کس نے کہا، جو مائے بیٹھا ہے اسی نے تو کہا۔ میں اس زمین میں خلیفہ بن کر جانے والا ہوں۔ میں بہ نفس نفیس اس دنیا میں خلیفہ بن کر جانے والا ہوں۔ اسی طریقے سے جب شبہ شکل بنا کر ملائکہ کو

دکھا کر ملائکہ سے کہا کہ میں زمین پہ بہ نفس نفیس خلیفہ بن کر جانے والا ہوں۔ انہوں نے آگے سے کہا کہ زمین پر انسان فتنہ فساد مچاتا ہے آگے سے جواب دیا۔ آپ نے جواب دیا جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ سین بدما اپنے آپ پر ایک لباس پہن ملائکہ آدم سمجھتے رہے حقیقت میں خود رہے کہا جاؤ سب کچھ کیا ہے چیزوں کی انتہا جاؤ چیزوں کی ماہیت جاؤ۔ ساری ماہیت بتائی اپنی حقیقت چھپائی 'ساری ماہیت بتائی اپنی حقیقت چھپائی حتیٰ کہ اللہ کو کہنا پڑا۔ سورہ مائدہ کہ اے رسول کریم جو کچھ آپ ہیں بتائیں ان کو آپ کے رب نے آپ کو جو نعمت دی ہے اس کو بتائیں کہ آپ کیا ہیں۔ کس طرح بتایا پھر کوئی جواب نہیں۔ کوئی جواب نہیں۔ ظاہری طور پر آپ کی بیوی ہیں سیدہ عائشہ آتی ہیں، اسام علیکم، السلام علیکم کوئی جواب نہیں۔ السلام علیکم الصلوٰۃ والسلام علیکم یا رسول اللہ کوئی جواب نہیں۔ آپ جب الصلوٰۃ والسلام علیکم یا رسول اللہ کہتے ہیں بعض اوقات جواب نہیں آتا کیونکہ راز یہ ہے۔ ظاہری طور پر جھجھوڑتی ہیں کہتے ہیں من اما ڈر جاتی ہیں کہ عربی زبان میں تو عورت کو من انتی کہا جاتا ہے تو آپ کون ہیں۔ یہ من اما کیوں کہہ رہے ہیں وہ بھی عربی کے اتنے ماہر زیر زیر کی جس غلطی ہو وہاں مستی ہوتی ہے غلطی نہیں ہوتی ڈر گئیں کہتی ہیں عائشہ کہتے ہیں کون عائشہ کہتی ہیں عائشہ بن ابی بکر کہتے ہیں کون ابی بکر، ذرا دل تھام کر بیٹھئے گا عائشہ زوجہ محمد کہتے ہیں کون محمد، ظاہری ظاہر انداز بھی ہیں اور ظاہری رشتہ دار بھی ہیں۔ داماد ہیں علی سر ہیں ابو بکر دونوں کو لے آتی ہیں وہ کہتے ہیں ہمراہ رہیں تھوڑے من اما آپ کون ہیں۔ اب وہ انا احمد بلا انا احمد بلا آگے بولنے والی بات نہیں ہے۔ یارو دیکھو تو سہی کہاں کہاں اشارے ہیں۔ اگر تو محمد رسول اللہ غیر ہیں تو اللہ ان کا انعام بتائیں۔ اگر انعام نہیں دے رہے ان کو تو وہ کون ہیں یا اللہ دلیل دے نہیں سکتے۔ ہم رمز ہے اپنے پیروں کو ہم نے دینی ہے یہ چیز تحفہ یہ ہمارا چیلنج ہے۔ کس کی وجہ سے رب کریم کی عطا کی وجہ سے کسی کو کوئی حق نہیں ہے کہ رسول اللہ کہلائے۔ اللہ نے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم جانے والے ہیں کہا تھا میں ایک ایک خلیفہ ہے اللہ کا خلیفہ ایک ہے وہ خلیفہ کہ وہ جن کا خلیفہ ہے ان جیسا نہ ہو۔ عہد کرام بتائیں مجھے کوئی دلیل کہ سورۃ اشراق کی آیت میں جواب لکھا ہے۔

یا درکھئے آپ مبارک لوگ ہیں آپ بہت مبارک لوگ ہیں۔ محمد مصطفیٰ

کی جلوہ گری جو فی زمانہ ہے کبھی تھی نہ کبھی ہوگی۔ یہ نہایت اپنے عروج پر ہے ہم سب خوش نصیب ہیں کہ اس دور میں پیدا ہوئے انسانی معراج انتہا پر چل رہی ہے۔ ایک بات یاد رہے لطف بہت آتا ہے ایک آپ سب سے میں درخواست کروں گا کوئی پیچھے نہ ہو میرے اس مسکین کی بات آپ اس لئے نہ مانیں کہ اس مسکین سے آپ کو محبت ہے۔ سچ ہم نے بات وہ ماننی ہے یہ فیصلہ کر لیں جو قرن کہہ رہا ہے اور القرآن کے صدقہ کہہ رہا ہے اور القرآن کی برکت سے کہہ رہا ہے۔ رب کریم سے دعا ہے اے رب کریم برنگ رسالت کی زبان پر بولیں اور برنگ صحابہ یہ سب پیارے ہیں کوئی غلط نہ میں کہوں نہ یہ سنیں۔

بہترین و بہترین انبیاء جز محمد نیست در ارض و سماں انبیاء اور تمام میں ان کے سردار بھی ہیں اور بہترین بھی ہیں۔ آسمان کھسکھال کر دیکھ لو زمین و آسمان کھنگال کر دیکھ لو محمد کے سوا کچھ نہیں ہے۔ سمجھ گئی۔ پانی پانی رہا نا، یہ اللہ سبحان و تعالیٰ کی اپنی جلوہ گری ہے۔ کہیں وہ مرشد کہلائی کہیں پیر کہلائی، کہیں قطب کہلائی کہیں نبی کہلائی، کہیں محمد کہلائی ذات حق سبحان و تعالیٰ سے محبت کب ہوگی اے اللہ مجھے آپ سے بڑا پیار ہے، اے اللہ مجھے آپ سے بڑا پیار ہے، اے اللہ میں آپ پر غار ہوں، اے اللہ میں آپ پر قربان ہوں، اے اللہ میں آپ پر واری ہوں، کون نہیں کہہ سکتا بھی محبت کا پتہ اس وقت چلتا ہے۔ اللہ خود آجائے میرے سامنے میرے جیسا بن کر میرے سامنے میرے جیسا بن کر آئے میں اپنی بکریوں کا دودھ اس کو پلاؤں پھر اس کے جوتے سیدھے کروں ایک لمحے کے لئے میرے ذمے یہ بات آئے میں میں ہوں وہ وہ ہے جب اللہ میرے سامنے میرے جیسا بن کر آجائے تو پھر بات ہوتی ہے میں چھوٹے سے بچے پر جو نزول ہوا آپ کو سنا ہوں۔ اس بچہ کی عمر بمشکل پانچ سال ہوگی۔ وہ پوچھتا ہے اپنی ماں سے اللہ کدھر ہے۔ میں اس سے پیار کرنا چاہتا ہوں۔ ذرا غور سے سنئے گا چھوٹے سے بچہ کی معرفت اللہ کدھر ہے میں اس سے پیار کرنا چاہتا ہوں۔ ماں نے کہا اللہ ہر جگہ ہے، ہر طرف ہے تو اس نے ایک قدم آگے بڑھایا۔ بولا میری اللہ سے ٹکر ہو گئی ہے ہوئی نہیں ہے، تو کدھر ہے اللہ مجھے محسوس کرو، ارے چھوٹے سے بچہ کی زبان سے نکلا اللہ کدھر ہے میں پیار کرنا چاہتا ہوں، ظاہری طور پر وہ دائرہ ہم سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے ہم سے پوچھا کہ کیا اسے جواب دوں۔ میں نے کہا اے اللہ سے ملو انہیں

کہنا کہ وہ کیسے طوائف میں نے کہا جیسے ہی اسے بھوک لگے اس کے پاس دودھ لے کر جائے اسے کہیں اللہ نے بھیجا ہے وہ کہے کیسے اللہ نے بھیجا ہے تو کہیں اللہ نہ ہوتا تو میں تمہارے پاس کیسے دودھ لے کر آتی۔ وہی تو پیار کر رہا ہے وہ پٹ گیا اور اپنی ماں کو چومتا چومتا کہنے لگا میں اپنی ماں کو پیار نہیں کر رہا اللہ کو پیار کر رہا ہوں۔ اب اگر آپ مزہ لیں تو گھر جا کر مزہ میں اور یہاں بھی بیٹھ کر سیں۔

یہ آیات بہت ہی شرارتیں ہیں

اور تمام عالم اس پر اٹکے ہوئے ہیں۔ کیا کہہ رہا ہے کہ انارسلنک شاید آپ کا تو سمجھ گئے نا انارسلنک شاید و مبشر و ندیرا یہ کا بشر نہیں ہے۔

ہم نے آپ کو بھیجا ہے جو کچھ آپ نے دیکھا ہے وہ بیان کرنے کے لئے جو مان جائیں انہیں خوشخبری دینے کے لئے جو نہ مانیں انہیں خبردار کرنے کے لئے کس لئے۔

یہ ایمان باللہ ہے یعنی کہ اللہ پر ایمان لاؤ باللہ ہے اللہ کے ساتھ ایمان لاؤ۔ عاشق کے لئے تصور پیدا کیا ہے کہ ادھر نہیں ادھر ہے۔ اللہ اللہ کے ساتھ ایمان لاؤ اور کہو اللہ اللہ آپ ہی ہو۔ جب سر پاپا اللہ ہی اللہ رہ جائے گا اور رسوں ہی اور اس کے مشبہ شکل پر ایمان لے آؤ۔

وَنُومِنُ بِاللّٰهِ تَوْزُوهُ وَتَوْفَرُهُ تَسْبِيحُ بَكْرَةٍ وَاصْبِلَا ہے نا عجیب ایک بات اٹکے ہوئے ہیں تمام تفسیریں اٹھا کر دیکھ لیں جو بھی دیکھیں اللہ پر ایمان لاؤ اور اللہ کے رسول پر ایمان لاؤ اس کے رسول کی ہر لحاظ سے حمایت کرو اور ان کا ادب کرو۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تسبیح کرو۔ یہ تو اللہ اور ہے یہ چکر کیا بن گیا کہاں لکھا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تسبیح کرو کہتا ہے صبح و شام اس کی تسبیح کرو سواں ہی نہیں پیدا ہوتا۔ آپ کسی کو دیکھ لیں جھوٹ نہیں بولنا، کلچر کے پریشر کے تحت ہم لکھیں گے کہ اللہ کی تسبیح صبح و شام اللہ کو یاد کرو لیکن یقین کریں میں اپنا چ بتاتا ہوں مجھے تو جس سے محبت ہے میں اسے صبح و شام یاد کروں گا۔ مجھے اپنے شعور کی ابتداء یاد ہے جب میں بچہ تھا مجھے ماں باپ کے سوا کچھ نظری نہیں آتا تھا۔ میں صبح و شام ان کو یاد کرتا تھا۔ بڑا ہوا تو صبح میری پوری مجھے یاد آتی تھی۔ اپنی مگتیرا یاد آتی تھی۔ Love Letter ان کو لکھا کرتا تھا۔ بڑی مشکل سے نماز پڑھا کرتا تھا۔ میں

آپ کو بتاؤں اللہ اللہ ہے ٹھیک ہے پر بریکشکیل محبت اس سے ہوتی ہے جو سامنے ہو، ہم نے آپ کو بھیجا ہے یہ اچھی بات ہے۔ یہ کون ہے بھی آپ کی بہن ہے آپ کی بھانج ہے آپ کی بہو ہے اچھا شریف لڑکا ایسے ہی تعارف کروانا ہے اور تنہائی میں جا کر کہتا ہے ہیلو ڈارلنگ سمجھ آگئی کہ نہیں جب آپ سے تعارف کروایا ایک نوپیا ہوتا جو ذرا تو شوہر سے پوچھا کہ یہ کون ہے بھی آپ کی بہو ہے ایسے ہی تعارف کروائے گا نا بجائے اس کے کہ میری بیوی ہے۔ ادب میں تعارف ایسا ہو گا اور تنہائی میں جا کر کہے گا ہیلو ڈارلنگ تو ہم بھی اپنے محبوب کو کہتے ہیں ہیلو ڈارلنگ یہ تو ہم آپس میں بیٹھے ہیں۔ ذرا اس کا مفہوم تو بتا دیں سمجھ آگئی اس بات کی صحیح مفہوم بتا دیں جن کے اندر اتنا نور ہے ان کو بتانے کی ضرورت ہی نہیں کہ بتانا ہے۔ الفاظ میں مانا ہے لانا ہے ہم آپ بن کر آئے ہیں اپنے آپ کو بیان کرنے کے لئے ماننے والوں کو خوشخبری دینے کے لئے نہ ماننے والوں کو ڈرانے کے لئے اور حجت قائم کرنے کے لئے۔ ہم ہی ہم ہیں ہمیں مان لو اپنی فطرت کی تسلیم کا نام ایمان ہے۔ ہمیں مان لو ہماری منزلہ شان کو بھی مان لو اور ہماری مشبہ شان کو بھی مان لو مشبہ شان میں تو خاندان کی حفاظت کرنی پڑے بیوی کی مخالفت کرنی پڑے بچوں کو چھوڑنا پڑے بچوں کو قتل کرنا پڑے بدر دہرانا پڑے حسنین دہرانا پڑے کربلا دہرانا پڑے ہماری مشبہ شان کی حمایت کرو ہمارا ادب کرو تاکہ آپ کے اندر جو ہیں وہ ابھر سکیں ہمیں مشبہ طور پر ادب کرو تن من دھن قربان کر دو چاہے ساری دنیا چھوڑنی پڑے اور یہ کسی سچے عاشق کو دیکھ میں لڑکا ایک لڑکی کی خاطر اور بڑی ایک لڑکے کی خاطر سب کچھ چھوڑ دیتی ہے۔ سب کچھ چھوڑ دیتی ہے۔ کیا آپ ہماری خاطر سب نہیں چھوڑ سکتے۔ ہماری مشبہ شان کے لئے ادب کرو حمایت کرو سب کچھ قربان کرو اور منزلہ شان کی حیثیت سے صبح و شام ہماری تسبیح کرو۔ جہاں کہتے ہیں میرے آقا جہاں ہم وہاں آپ ہے کوئی اس سے اوپر کوئی مقام اے اللہ کے بندو آقا کی رحمت خاصہ ہے۔ اے ایمان والو انبیاء کے اوپر کوئی مقام نہیں۔ انبیاء بھی تیمی انبیاء ہیں جب ہیں اور آج آقا کی دعوت یہ ہے کہ تو مجھ میں گم ہو جاؤ وہاں جاؤ گے جہاں نہ کوئی نی ہے نہ کوئی دلی ہے نہ مقرب ہے صرف محمد ہی محمد ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ سب کو مبارک کرے لیکن جب سے حضور سیدنا نے اپنا ظہور فرمایا سب باتیں ہی اہم ہیں۔

یوسف کی آڈیو کیسٹ سے چند اقتباسات

فروری ۱۹۹۷ء کو اس نے بیت الرضا میں اپنی تقریر کے دوران دو افراد عبدالواحد خاں اور سید زید زمان کا صحابی کی حیثیت سے تعارف کروایا پھر یوسف کے علاوہ ان دونوں نے بھی مختصر خطاب کیا۔

”کائنات کے سب سے خوش قسمت ترین انسانو! اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے خوش نصیب صاحبان ایمان حضور سیدنا محمد رسول اللہ سے وابستہ ہونے والو! ان پر وارفتہ ہو یوالو! ان پر تن من دھن قرار کرنے والے صاحبان نصیب انسانو! آپ کو مبارک ہو کہ آج آپ کی محفل میں القرآن بھی موجود ہے“ قرآن بھی موجود ہے۔ آج اس محفل میں ۱۰۰ صحابہ کرام موجود ہیں۔ ایک ایک اپنی جگہ نمونہ ہے اور ایک ایک کا تعارف کروانے کو جی چاہتا ہے۔ لیکن ہم آج صرف دو کا تعارف کروائیں گے۔ عمر کے لحاظ سے نوجوان ہیں۔ حقیقت کے لحاظ سے نوجوان ہیں۔ ایک وہ خوش نصیب ہستی ہیں، کائنات میں واحد ہستی ہیں، نام بھی ان کا عبدالواحد ہے۔ محمد عبدالواحد ایک ایسے صحابی ایک ایسے ولی اللہ ہیں کہ پوری کائنات میں جن کا خاندان سب سے زیادہ تقریباً سارے کا سارا خاندان وابستہ ہے رسولؐ سے وارفتہ ہے رسولؐ پر اور محمدؐ رسول اللہ سے وابستہ ہو کر محمد مصطفیٰ تک پہنچا ہے اور محمد مصطفیٰ کے ذریعے ذات حق سبحانہ و تعالیٰ تک پہنچا ہے۔ نعرہ تکبیر کے ساتھ ان کا استقبال کیجئے۔“ عبدالواحد خان کی تقریر:

آج سے ۲۵ سال پہلے مکہ معظمہ میں ایک بزرگ سے ایک شہر سنا جو صبح سے میرے کانوں میں گونج رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ:

میں کہاں اور کہاں یہ نسیم صبح
میں کہاں اور کہاں یہ حکمت گل

اب لگا کہ ذات حق کی رحمت اور خالص کرم سے حکمت گل بھی نسیم صبح بھی ایک لباس میں چھپے ہوئے ہیں۔ مبارک ہو کہ اب انتظار کی ضرورت نہیں علامہ اقبالؒ تو منتظر تھے اور کہتے تھے:

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں

کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں
مگر اب انتظار کی ضرورت نہیں۔ اقبالؒ منتظر تھے مگر اب الحمد للہ ذات حق عیاں ہو گئی ہے۔ بڑا کہ اللہ۔ نعرہ رسالت۔

اب میں دو سرا تعارف اس نوجوان صحابی، اس نوجوان ولی کا کرواؤں گا جس کے سفر کا آغاز ہی صدیقیت سے ہوا ہے۔ اور جس رات ہمیں نیابت مصطفیٰ عطا ہوئی تھی اگلی صبح ہم کراچی گئے تھے اور سب سے پہلے وابستہ ہونے اور وارفتہ ہونے والی وہ ہستی تھے سید زید زمان۔

کتابوں میں پڑھا تھا کہ چالیس چالیس سال چلے گئے جاتے تھے۔ ریاضت اور مجاہدہ ہو تا تھا۔ میرے آقا سید علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انتہا سے شدید انتہائی محبت کے بعد ایک طویل سفر ریاضت زہد اور مجاہدے کا گزارا جاتا تھا۔ تو قاکا کی زیارت ہوتی تھی۔ کہاں یہ ماحول، کس کے پاس وقت ہے کہ چلے کرے۔ کس کے پاس وقت ہے کہ صدیوں کی عبادتیں کرے اور پھر دیدار نصیب ہو۔ تو تھی دیدار نصیب ہو راز سمجھ میں آیا، زہد ہزاروں سال کا اور پیار کی نگاہ ایک طرف:

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہے تقدیریں

اپنے کسی ایسے پیارے کو دیکھیں جو پیار کی وہ نگاہ دے کہ صدیوں کا سفر لحوں میں طے ہو جائے۔

سپیشل رپورٹ: (جاری)

(۱۲)

یوسف علی کا اپنے مریدوں کے نام لکھے گئے خط کا مکمل متن

کذاب یوسف کا اپنے مریدوں کے نام ۱۵ جولائی ۱۹۹۳ء کو لکھے گئے خط کا عکس اور مکمل متن قارئین کے لئے پیش کیا جا رہا ہے، اس خط کا پس منظر کچھ اس

جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے

یہ ٹیسٹ قرآن سورہ بقرہ کی آیات ۱۵۱ تا ۱۵۷، سورہ التوبہ کی آیات نمبر ۲۳، ۲۸، ۱۲۹ اور سورہ العنکبوت کی آیت نمبر ۲ کے تحت دیا گیا، یہ ٹیسٹ پہلی مرتبہ نہیں دیتے سے دیا جاتا رہا ہے۔ سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے حکم ملنے پر اپنی بیوی کو چھوڑا، حضرت زیدؑ نے حکم ملنے پر اپنی بیوی حضرت زینبؑ کو چھوڑا اور آپ کے اپنے کراچی میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص نے اپنے بابا جی کے حکم پر اپنی نو بیاہتا بیوی کو چھوڑا..... کون سی نئی بات ہے؟ سمندر میں لاکھوں کروڑوں قطرے ہوتے ہیں لیکن کوئی کوئی قطرہ موتی بنتا ہے اور پہاڑوں میں کتنے پتھر ہوتے ہیں لیکن چند ایک ہیرا بنتے ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے محبت، اللہ کے رسولؐ سے محبت اور مصلحت دو متضاد باتیں ہیں، کراچی سے روانگی والے دن صبح حضرت اسم ملک کے گھر پر ناشتہ کرتے وقت آپ کو سب کچھ واضح کیا تھا!

۳۔ اپنے اطمینان قلب کے لئے ساری انسانیت اور سارے عالم اسلام سے قرآن کی حقیقت معلوم کریں، یہ معلوم کریں کہ سیدنا محمدؐ بن عبد اللہ اس وقت کہاں ہیں؟ سیدنا محمدؐ رسول اللہ کہاں ہیں؟ غزوہ ہند کی حقیقت کیا ہے؟ بے شمار سوالات ہیں جس سے کسی کا مقام جانچا جاسکتا ہے رکوع و سجود میں سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی العلی کے بجائے سبحان اللہ کیوں نہیں؟ درود ابراہیمی میں ”سیدنا“ کیوں نہیں؟ پورے عالم اسلام میں یا پوری کائنات میں حضورؐ کے نائب خاص نائب اعلیٰ کون ہیں؟ جو بھی ہیں انہیں پورا قرآن تو عطا ہوا ہی ہو گا نا؟ اس سے آپ کو اپنے حضرت کا اندازہ ہو گا، ہم سے وابستہ ہوں اور کمال پر نہ پہنچیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ الحمد للہ، کیا اس جہاں میں کوئی ہے جو آپ کی ملاقات حضورؐ سے شروع کر دے؟ آپ کو انتہائی کمال پر پہنچا دے؟ ہمیں تو آپ سارے جہاں سے پیارے ہیں، کیا ہم آپ کو پیارے ہیں؟ ہمیں آپ سے بے انتہا محبت ہے، رشتہ داری کی محبت اس دنیا تک محدود ہے، ہماری محبت ابدی ہے۔ اجازت دیں آپ کو مرتبہ کمال تک پہنچانے کی خدمت انجام دیں، دنیا میں بہت بڑی تبدیلی آنے والی ہے۔ غزوہ ہند بھی دور نہیں..... اس ہماری دنیا میں زیادہ سے زیادہ ۳۱۳ صاحبین نصیب ہیں جنہوں نے آپؐ سے ملنا ہے، پہچاننا ہے، قدر کرنی ہے اور وارفتہ ہونا ہے۔ لوگ جذباتی مکالمہ تو بولتے ہیں کہ ہماری جان اور مال اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ پر قربان لیکن ان

طرح سے ہے کہ کراچی کی ایک شادی شدہ یڈی ڈاکٹر اس بھتی کو پسند آگئی، اس نے مختلف حربوں سے اسے اپنے اثر میں لے لیا پھر اس کے شوہر، سر اور لڑکی کے باپ کو مجبور کیا کہ دونوں میاں بیوی میں علیحدگی ہو جائے تاکہ اس یڈی ڈاکٹر کی باقی زندگی (نوروز باللہ) حضور کی ہرکالی میں گزرے۔

اس خط کے آخری جملے بہت اہم ہیں کیونکہ ان جملوں میں بھتی یوسف کہتا ہے کہ ”ہمیں آپ سے بہت پیار ہے“ وہ پیار نہیں جو بشر کو بشر کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ یہ وہ پیار ہے جو نور کو نور سے، اللہ کو اللہ سے اور رسولؐ کو غلام سے ہوتا ہے، اس پیار کی قدر کریں۔“



۱۵ جولائی ۱۹۹۳ء

ہمارے بہت ہی پیارو!

السلام و علیکم ورحمۃ اللہ

”D Test Debriefing“ آپ کے جائزے کی خاطر حاضر

۱۔ پس منظر، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے حبیب پاکؐ کے صدقے اپنے ایک عبد خاص کو اس قابل بنا دیا ہوا ہے کہ وہ ”امل“ کو حضور پاکؐ سے ملوا سکتا ہے، حضور پاکؐ سے ملاقات کے بعد ہی انسانی معراج کی ابتداء ہوتی ہے، ان شاء اللہ ربیع الاول یوم میلاد سیدنا محمدؐ بن عبد اللہ کو کراچی میں ایک خوش نصیب کی آپؐ سے ملاقات ہوئی ہے۔ آپ کا خاندان اچھا لگا، اس میں سے ۱۔ اسلم شیخ، ۲۔ لڑکی ”غ“، ۳۔ لڑکی ”ت“ اور اس لڑکی کا شوہر ”ن“ کا انتخاب ہوا۔ (مشروط)

”غ“ آزاد ہو جائیں تو اسی دنیا میں ان کی زندگی حضور پاکؐ کی ہرکالی میں گزرتی، ظاہراً ”غ“ کے شوہر ”ن“ کے لئے یہ ایک قربانی تھی اسی لئے اس کا انعام آپؐ کے ساتھ ملاقات تھی۔ ”ن“ نے یہ قربانی نہیں دی، اب وہ جانیں اور ان کے مرشد۔ ”غ“ سے ہم خوش ہیں، انشاء اللہ جب آزاد ہوں گی حضورؐ کے پاس ہوں گی۔ یہ آزادی انتقال سے پہلے ہوئی تو پیسے اگر انتقال کے بعد ہوئی تو انتقال کے بعد قرب رسول کریمؐ عطا ہو گا جس کے بعد دیدار ذات حقؐ اور معراج عطا ہو گا ان شاء اللہ:

ہے وہی خیرے زمانے کا امام برحق

کا نمائندہ خاص جب کوئی بات کہتا ہے تو مصلحت میں پڑ جاتے ہیں۔ اسلم شیخ صاحب اور "ت اگر آپ اعلیٰ مدارج تک چلنا چاہتے ہیں تو سوال کہ درود شریف کے ساتھ ٹیسٹ آف یور چوائس "Test of Your Choice" کے لئے تیار رہیں، آپ نے گریز کیا تو آپ کی مرضی۔ (ہمیں آپ سب سے محبت تو ہے لیکن کوئی گریز کرے تو یہ دیکھ کر ہمارے لئے ہمارا اللہ کافی ہے، ہم اس کے ساتھ ہیں۔ دید میں ہیں عید میں ہیں وہی ہمارا مطلوب ہے صرف وہی ہمارا مقصود ہے صرف وہی ہمارا محبوب ہے، ہمیں اس سے اور کچھ بھی نہیں چاہیے۔ شیطان سے آپ پر بہت حملے کئے پھر بھی کامیاب نہیں ہیں، ہم آپ کو دیکھتے رہے ہیں۔ ہم نے آپ کو بتایا تھا کہ ہمارا عہد تعلق کبھی بھی نہیں ٹوٹ سکتا (۲:۲۵۶) یہ کوئی پیر کے ساتھ بیعت نہیں، وہ بھی توڑی جائے تو اس کا وہاں اپنے نفس پر ہوتا ہے (۳۸:۱۰) آپ سب ہمارے اور ہم آپ کے ہیں، غلط فہمی کو ترک کر دیں، اعلیٰ منازل کے لئے اعلیٰ امتحان ہوتے ہیں۔ ارے ہاں تو کالج میں داخلہ میرٹ کے بعد ملتا ہے اور میٹرک کے مطابق ہوتا ہے، حضورؐ تک پہنچنے کے لئے کوئی امتحان نہ ہو؟ اس میں آپ کی بہتری ہے جو کچھ آپ کے خاندان میں ہوتا رہا اسی کے پس منظر میں جو کالم لکھے ان کی نقل پیش خدمت ہے۔ ہمیں آپ سے بہت پیار ہے، یہ وہ پیار نہیں جو بشر کو بشر کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ یہ وہ پیار ہے جو نور کو نور سے، اللہ کو بندے سے اور رسوں کو غلام سے ہوتا ہے۔ اس پیار کی قدر کریں، کوئی وضاحت ہو تو انشاء اللہ ملاقات پر واسلام مع لدعا

آپ کا حضرت
آپ کا نور

سپیشل رپورٹ: (جاری)

(۱۳)

مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ نعوذ باللہ خالی مکان

یوسف علی کے بارے میں لوگوں کے بیانات

نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف نے کراچی، لاہور کے درجنوں افراد کو حضرت محمدؐ سے ملاقات کا کہہ کر بلایا اور ان تمام افراد کو انفرادی طور پر مختلف اوقات میں بند کمرے میں بلا کر درود شریف پڑھنے کو کہا اور پھر نکلیں کھولنے کا حکم دیتے ہوئے کہا میں ہی (نعوذ باللہ) محمد ہوں۔

خبریں کو تقریباً ۲۰ ایسے افراد نے اپنے تحریری بیان دیئے ہیں جن میں یوسف نے اس قسم کی کذب بیانی کی ہے چند افراد کے بیانات قارئین کی خدمت میں پیش ہیں تاکہ انہیں تصویر کے اصل رخ کا پتہ چل سکے۔

محمد سہیل ضیاء ولد محمد امین

کیناں ویو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور

جناب عالی! بیان کیا کہ میری تعلیم ایف اے ہے، تاجر ہوں، تقریباً دو سال قبل میری ملاقات مسی ابوالحسنین محمد یوسف علی سے مسجد بیت الرضا چوک شہیم خانہ ملتان روڈ لاہور میں ہوئی۔ انہوں نے مجھے اپنی علیت سے بہت متاثر کیا اور مجھے بلند پایہ کا مسلمان قرار دیتے ہوئے تین چار ملاقاتوں کے بعد ہی نبی کریم حضرت محمد ﷺ سے بالمشافہ ملاقات کروانے کا عندیہ دیا۔ میں نبی کریم سے ملاقات کا سن کر فرط جذبات سے بریز ہو گیا۔ پھر ایک دن جمعہ المبارک کے روز نماز جمعہ کے بعد میری نبی کریم سے ملاقات کا وقت ملے ہوا اس سے قبل یوسف علی نے مجھے کہا تھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا نائب پوری کائنات میں ہوں، پھر ملاقات کی تین شرائط بتائیں۔ پہلی یہ کہ ملاقات کرنے والا یہ تو مجذوب ہو یا پھر شیر خوار بچے کی طرح معصوم ہو۔ تیسری صورت میں نبی کریم سے ملاقات کے خواہشمند کو (Top Most Surrender) "من" دھن کی رسول پاک کی راہ میں قربانی۔ میں نے تیسری شرط منظور کر لی۔ پھر محمد یوسف نے مجھ سے پونے چار لاکھ روپے اور گاڑی مانگی جو میں نے پیسے اور گاڑی دے دی۔ گاڑی مجھے پندرہ دن بعد واپس کر دی گئی مگر رقم انہوں نے اپنے پاس رکھ لی۔ اگلے روز جمعہ تھا، مجھے جمعہ کی نماز کے بعد دیدار کا وقت بیت الرضا مسجد میں دیا گیا۔ میں وہاں پہنچا، نماز جمعہ بھی بیت الرضا میں ادا کی۔ پھر بعد میں خصوصی خطبہ میں کہا کہ "ج اس محفل میں تمام

لوگ جو بیٹھے ہوئے ہیں کو مبارک ہو کہ حضور پاکؐ آج اس محفل میں بنفس نفیس موجود ہیں جو سو گتھ سکتا ہے وہ سو گتھ لے، جو محسوس کر سکتا ہے وہ محسوس کرے، جو دیکھ سکتا ہے وہ دیکھ لے اور کہا کہ آج اس محفل میں ایک ایسا خوش نصیب شخص موجود ہے جس کے بارے میں قادر مطلق نے ہمیں کہا کہ اس کی ملاقات حضور پاکؐ سے کروائی جائے۔ نماز کے بعد وہ مجھے اکیلے کو اپنے حجرے میں لے گیا وہ مسجد سے ملحقہ ہے۔ اس حجرے میں اس وقت میں اور محمد یوسف موجود تھے۔ ہمارے علاوہ کوئی اور نہ تھا۔ یوسف علی نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا آپ کی حضور اکرمؐ سے ملاقات ہوئی، دیدار ہوا۔ میں نے حجرے میں دائیں بائیں دیکھا اور نفلی میں سر ہلا دیا، پھر اس نے کہا کہ بسم اللہ ہم ہی ہیں محمد مصطفیٰ ﷺ ہم نے اپنے آپ کو لوگوں سے چھپا رکھا ہے اور آپ بھی ہمیں چھپا کے رکھیں گے۔ یہ سنتے ہی میں سنانے میں آیا اور میرا دماغ ماؤف ہو گیا۔ پھر یوسف علی نے کہا کہ دنیا میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک جتنے نبی اور اولیائے کرام آئے ہیں وہ حضرت محمدؐ کی ہی مختلف شکلیں تھیں۔ تھوڑی دیر خاموشی کے بعد میں نے یوسف علی سے کہا کہ کیا ثبوت آپ کے پاس ہیں کہ آپ رسولؐ ہیں۔ اس بات پر یوسف علی نے کہا کہ رسولؐ کو ماننے کے لئے عقل اور دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی، عرف دل کی ضرورت ہے اور آج سے ۱۳ سو سن پہلے بھی ایسا ہی ہوا تھا اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جتنے انبیاء اور ولی اللہ آئے ہیں وہ سب حضرت محمدؐ ہی ہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ آپ کوئی معجزہ دکھائیے اس پر یوسف علی نے کہا کہ آپ کافر ہو جائیں میں معجزہ دکھاتا ہوں جس پر میں نے جواب دیا کہ یہ ناممکن ہے۔ پھر یوسف علی نے کہا کہ میری ظاہری بیوی بھی محمدؐ پر یقین نہیں کرتی تھی لیکن ایک دن گھر پر جبکہ لائٹ گئی ہوئی تھی میں قمیض بدل رہا تھا کہ ایک دم سے لائٹ آگئی، میری بیوی نے میری پشت پر مہربوت دیکھی اور پھر میرے قدموں پر گر گئی اور مجھے حضرت محمدؐ مان لیا۔ پھر یوسف علی نے مجھ سے ایک سوال کیا کہ ایک میز پر ایک پلیٹ میں تین انڈے رکھے ہیں اور چار آدمی کھانے والے اور سب کو ایک ایک انڈا دینا ہے اور اس کا حل کیا ہو گا اور انگریزی میں ترجمہ کر کے بتاؤ؟ چونکہ اس وقت میری کیفیت عجیب سی ہو رہی تھی اور ذہن بالکل ماؤف ہو گیا تھا میں اس سوال کا جواب نہ دے سکا۔ اس کے بعد میں بہت جلد اس کے عقائد سے علیحدہ ہو گیا۔ ملعون یوسف کے

بارے میں میں نے یہ ضرور محسوس کیا ہے کہ اس کے پاس کچھ Super Natural طاقتیں ہیں جن کی مدد سے وہ لوگوں کے ذہنوں کو مغلوب کر لیتا ہے۔ میں باہر گیا اور میرے ذہن نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا پھر میں نے مختلف علمائے کرام سے مشورہ کیا جامع اشرفیہ سے فتویٰ بھی لیا جس میں ایسے شخص کو واجب القتل اور زندقہ قرار دیا۔ پھر میں نے اپنی تسلی کرنے کے بعد اس سے قطع تعلق کر لیا اور تین چار ماہ میں اس سے اپنی تمام رقم جو پونے چار لاکھ تھی وصول کر لی بیان سن لیا جو درست ہے۔

نعمان الہی ولد شیخ محمد اسلم

محکم اقبال کراچی

میں نعمت الہی ولد محمد اسلم شیخ حلیفہ بیان دیتا ہوں کہ میری اس شخص ابوالحسنین یوسف علی سے پہلی ملاقات عبدالواحد خان کے گھر ہوئی۔ اپنی ساری ملاقات کے دوران اس نے حضور پاکؐ کے دنیا میں موجود ہونے کی بات کی اور مجھے کہا کہ آپ کو حضورؐ نے قبول کیا اور آپ جب تک حضورؐ سے مجسم ملاقات نہیں کریں گے وفات نہیں پائیں گے۔ چند ملاقاتوں کے بعد ایک روز محمد علی (ابوبکر) صاحب کے گھر ایک ملاقات میں یوسف علی نے مجھے میرے والد اور ڈاکٹر اسلم صاحب کو کمرے میں بلوایا اور ایک خطیر رقم مجھ سے لینے کے بعد اس نے مجھے کہا اب ہم آپ کو حقیقت عطا کرتے ہیں یعنی کہ ہم آپ کی ملاقات حضورؐ سے کرواتے ہیں۔ یہ کہہ کر کمرے کا دروازہ بند کر دیا اور کہا کہ ہم ہی ہیں محمدؐ (نعوذ باللہ) اور گلے لگا لیا۔ اس کے بعد سب کمرے سے باہر آگئے اور اس نے تمام لوگوں سے کہا کہ انہیں مبارک باد دیں کہ ان کی بھی حضورؐ سے ملاقات ہو گئی ہے اس کے بعد اگلے روز کی ملاقات میں اس نے مجھے چند باتیں کہیں۔ (ہدایات دیں) جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

- ۱۔ جب ہمیں فون کریں تو اسلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھیں (یعنی کہ ہم پر درود بھیجیں۔)
- ۲۔ جب میں حج پر جانے لگا تو یوسف علی نے مجھے بلا کر کہا کہ لوگ حج پر ہزاروں روپیہ خرچ کر دیتے ہیں مگر ہمیں نہیں دیتے جبکہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں تو خالی عمارتیں ہیں اس کے طواف کرنے کا کیا فائدہ جبکہ

حقیقت تو ہم یہاں موجود ہیں۔ (نعوذ باللہ)

اس روز عبدالواحد خان کے گھر یوسف علی نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا آپ حضورؐ کے سالار بننا پسند کریں گے میں نے کہا کیوں نہیں اس پر یوسف علی نے کہا مبارک ہو ہم نے آپ کو حضور پاکؐ کا سالار مقرر کیا۔ اس کے عوض سات لاکھ روپے کا تقاضا کیا جو میں ادا نہ کر سکا۔ کچھ عرصہ بعد سہیل اور یوسف علی میرے پاس گھر آئے اور مجھ سے ایک لاکھ روپیہ لے لیا۔

محمد اکرم رانا ولد محمد طفیل

ڈیفنس ہاؤسنگ کالونی کراچی

محمد اکرم رانا ولد رانا محمد طفیل اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر حلیفہ بیان کرتا ہوں کہ میں ایک اوسم درجے کا عام آدمی ہوں اور اسلام کا پیرو کار ہوں۔ ایک عام انسان ہونے کے ناطے میں آدب خداوندی ادا کرتا ہوں تاکہ میں نے اخبار پاکستان کا سلسلہ اکتوبر ۱۹۹۳ء سے شروع کیا۔ اس کا ایک مضمون تعمیر ملت پڑھ کر بہت متاثر ہوا جس کے بعد یہ ہر روز کا معمول بن گیا۔

شوق عمل میں اخبار والوں سے مضمون نگار کا معلوم کر کے اس کے گھر پہنچا اور ان کی محفل میں جانا شروع کر دیا۔ کبھی شادمان لاہور میں اور کبھی عبدالواحد کے گھر کراچی میں۔ غرض یہ کہ جہاں جہاں بھی محفل ہوتی میں شریک ہوتا رہا۔

ان محافل میں زیادہ تر دینی گفتگو ہی ہوتی لیکن کبھی کبھار چونکا دینے والی باتیں بھی ہوتیں جو شعور کو جھنجھوڑتی اور دل ان کو ماننے سے انکار کرتا۔ مثال کے طور پر ان کے آرٹیکل تعمیر ملت میں امام وقت کی توجیہات پیش کی جاتیں۔ اخبار میں پڑھ کر تو اس بات کا احساس نہ ہوا کہ یہ مرد کامل اور امام وقت کون ہے لیکن ان کی تقاریر سے یہ احساس ملنے لگا کہ یہ اشارے خود اپنی طرف ہی کرتے ہیں۔ میرے پہلے تو مبہم انداز اور پھر کھل کر بھی ذکر ہونے لگا کہ اب احیائے اسلام ہونے والا ہے پہلے تو اس کا مرکز ترکی تھا لیکن اب پاکستان ہو گا اور امام وقت اس کی سربراہی کریں گے اور پھر اپنے آپ کو امام وقت کہنا شروع کر دیا۔ جن سے یہ بات کھل کر سامنے آئی کہ اخبار ذریعہ ہے لوگ اکٹھا کرنے کا جس میں انداز مبہم ہے

اور جب لوگ قریب آئے لگیں تو بر ملا اپنا پیغام دینے لگے جس سے یہ مقصد واضح ہو گیا۔

ہمیں اللہ کی طرف سے یہ حقیقت عطا ہوئی ہے کہ نبی اکرم آج بھی دنیا میں آپ کے درمیان موجود ہیں اور بشریت کے لباوے میں ہیں۔ کوئی سمجھ سکتا ہے تو سمجھ لے، کوئی دیکھ سکتا ہے تو دیکھ لے، کوئی سونگھ سکتا ہے تو سونگھ لے اکثر اوقات نماز کا وقت اگر ہو گیا ہے تو اسے پس پشت ڈال دیا جاتا اور یوسف علی جب بہت ہی ترنگ میں آجاتے تو نجر کی نماز گیارہ بجے دن تک ہو جاتی۔

اگر کوئی سواں کر لیتا کہ صاحب نبی اکرمؐ کی زندگی تو بہت سادہ تھی اور کوئی ظاہری نمود و نمائش نہ تھی اس کا جواب یہ ملتا کہ ۱۴۰۰ سالہ پرانے اہل اوقات میں ہمیں ماڈرن زندگی سے ہم آہنگ ہونے کے لئے کہا ہے۔ وہ اس وقت کی ضرورت تھی اور یہ آج کی ضرورت ہے۔ یہ ۳ ستمبر ۱۹۹۵ء کا ذکر ہے کہ ایک محفل میں میں نے پوچھ لیا کہ آپ کوئی تفسیر یا تفسیم بھی ترتیب دے رہے ہیں جس پر یوسف علی نے کہا کیوں نہیں کیوں نہیں اس پر میں نے خواہش ظاہر کی مجھے بھی ایک عدد کاپی درکار ہوگی۔ اس پر انہوں نے کہا کہ کیا قیمت ادا کر دے گئے۔ میں ششدر رہ گیا اللہ کی چیز کی قیمت ہو سکتی ہے، کوئی دنیاوی چیز اس کے مقابل نہیں ہو سکتی۔ بہر حال جب بہت مجبور کیا گیا تو میں نے کہہ دیا ایک لاکھ روپے۔ کافی وقت گزر گیا اور جب میں نے پیسے ادا نہ کئے تو مجھے طرح طرح سے پٹخات بھجوائے جاتے۔ ایک دن جب میں ان کے ہاں شام کو چھ بجے کے قریب پہنچا تو معلوم ہوا یہ اسلام آباد جا رہے ہیں۔ مجھے بھی اپنے ساتھ ایئر پورٹ لے گئے۔ راستہ بھر میں اپنے دو حواریوں کی مدد سے پیسے کا تذکرہ ہوتا رہا اور میرا شک گہرا ہوتا رہا۔ ایئر پورٹ تک پہنچتے پہنچتے یہ رقم ۵۰ ہزار روپے کم ہو گئی۔

اب میں ان کی محافل میں شامل نہیں ہو رہا تھا کیونکہ میرے دل میں شکوک گہرے ہو گئے تھے۔ میرے حج پر جانے کا وقت اپریل ۱۹۹۶ء میں آ گیا۔ مجھے یوسف علی نے یہ کہہ کر بلایا کہ آپ کے ذمے اللہ کا قرض واجب الادا ہے۔ آپ کا حج کوئی حج نہیں اگر آپ یہ قرض نہیں چکاتے بہر حال میں نے رقم ادا کر دی جو کہ آدھی تھی۔

مجھے ایک کمرے میں بلایا گیا جس میں بریگیڈر اسلم بھی موجود تھے۔ مجھے کہا

گیا کہ آپ اللہ کے بہت قریب ہو چکے ہیں آپ ان کے پیاروں میں سے ہیں۔ آج آپ پر ہم حقیقت عیاں کریں گے ذرا آنکھیں بند کیجئے اور درود شریف پڑھئے۔ پھر کہا گیا "آنکھیں کھولیں" پھر یوسف علی پوچھتے ہیں آپ نے کچھ دیکھا میں سکت و جامد ان کو دیکھ رہا ہوں کہ بڑھ کر گلے لگا یہ اور کہا بسم اللہ ہم ہی تو محمد مصطفیٰ ہیں۔ ہم نے سچ تک اس حقیقت کو چھپایا ہے آپ بھی ہمیں چھپ کر رکھئے گا۔ میں نے کہا میں نے تو آپ سے تفہیم کے لئے کہا تھا کہنے لگے تفہیم قرآن ہے اور القرآن سامنے موجود ہیں۔

عجیب وحشت اور نفرت کا احساس ہوا۔ میں باہر آگیا اور فیصلہ کر لیا کہ آئندہ اس شخص سے کبھی نہیں ملنا اور کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھنا۔ اس سلسلے میں جب بزرگ اور دہدار اشخاص سے میں نے بات کی انہوں نے اسے ملعون اور شیطان قرار دیا۔ میری دعا ہے اللہ ہمیں ایسے فتنوں سے محفوظ رکھے ہم نے عدائے کرام سے مشورہ کیا اور ادارہ تحفظ ختم نبوت والوں سے فتویٰ بھی لیا جنہوں نے اس شخص کو واجب القتل قرار دیا۔

بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر محمد اسلم ملک

عسکری اپارٹمنٹ چودھری خلیق الزمان روڈ کراچی

میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر حلفیہ بیان کرتا ہوں ابوالحسنین محمد یوسف علی سے میری پہلی ملاقات عبد الواحد صاحب کے گھر D-3 ککشن بلاک ۹ کلفٹن میں غالباً ۱۹۸۸ء یا ۱۹۸۹ء میں ہوئی۔ پہلا بیان یوسف علی نے سورہ اخلاص اور "احد" پر کیا۔ اس کے بعد ۳ یا ۵ ماہ بعد کراچی آتا رہا۔ عبد الواحد اس کے آنے پر اپنے دوستوں اور واقفوں کو اکٹھا کرتے تھے اور یوسف علی کی تقریر بیان سنا کرتے تھے۔ شروع میں یوسف علی نے اپنے آپ کو بزرگ ظاہر کیا پھر آہستہ آہستہ ظاہر کیا کہ اب احیائے اسلام ہونے والا ہے اور اس کی سربراہی پاکستان میں ہوگی اور امام وقت کریں گے۔ پھر اپنے آپ کو امام وقت ظاہر کرنا شروع کیا۔ میرے ساتھ اکثر قرآن کریم کی آیات کے حوالہ سے بات ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ ایک دفعہ مجھ سے رقم کا مطالبہ کیا کہ آپ کو اس تحفہ کے بعد بہت بڑی حقیقت عطا کرنی ہے۔ میں نے کچھ ماہ تامل کیا تو پھر زور دے کر کہا کہ اب جدی دے دوں۔ میں نے اس کو نقد رقم

ادا کی۔ اس سے اگلی نماز جمعہ یوسف علی نے میرے رہائشی علاقہ والی مسجد میں ادا کی۔ جمعہ کے بعد یوسف علی میرے گھر آیا۔ اس کے ساتھ جو ساتھی جمعہ ادا کر رہے تھے وہ بھی آئے۔ ان کو میری معلومات کے بغیر پار لانے کے لئے کہہ چکا تھا۔ جب وہ لے کر آگئے کہ آپ کو ہم بتاتے ہیں صوفیہ پر بیٹھا ہوا تھا اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور کہا "انا محمد" (یعنی میں ہی محمد ہوں) میں ابھی سن کر سنبھل نہ پایا تھا کہ "تھو دس اس کے ساتھی مجھے ہار ڈال کر گلے ملنا شروع ہو گئے (کموڈور یوسف صدیقی بھی ان میں شامل تھے) میں خاموش ہو گیا۔ بعد میں سوچا تو ساتھ رہ کر شواہد اکٹھے کرنے کا ارادہ کیا اندر سے میں تبدیل ہو گیا تھا مگر ظاہر میں یوسف علی کے ساتھ رہا۔ اکثر اپنی خاص خاص محفلوں میں کتا تھا کہ یہ مصطفیٰ خاندان ہے۔ یہ محفل روسے زمین پر بہترین لوگوں کی ہے۔ ایک محفل میں کموڈور یوسف صدیقی صاحب نے سوال کیا کہ حضرت (یوسف علی کو) آپ (یوسف علی) آدم اور بعد میں دیگر انبیاء کے لباسوں میں آتے رہے پھر ۱۳۰۰ سالہ پیسے آئے پھر بعد میں مختلف ادلیو کے لباسوں میں آئے اور اب بھی آپ موجود ہیں۔ سب سے زیادہ شان کب تھی یوسف علی نے کہا ۱۳۰۰ سال پہلے شان تھی۔ مگر جو اب شان ہے وہ کبھی نہ تھی۔ اس وقت وہ ڈیوٹی پر تھے اب بیوٹی (Beauty) پر ہیں۔

سپیشل رپورٹ: (جاری)

(۱۴)

کذاب یوسف کون ہے؟

یوسف علی ۵۰ سال قبل فیصل آباد کی تحصیل جڑانوالہ کے ایک شخص وزیر علی کے گھر پیدا ہوا۔ اس کے دو بھائی اور پانچ بہنیں ہیں۔ یہ سب سے بڑا ہے اس کے ایک بھائی ناصر نصر اللہ وحید نے آج سے دس بارہ سال قبل سعودی عرب میں زہریلی چیز کھا کر خود کشی کر لی تھی۔ ناصر کا سب سے قابل اعتماد اور عزیز دوست محمود جو ملتان روڈ پر آج کل ایک کارخانہ چلا رہا ہے مگر ان دنوں سعودی عرب میں

ناصر نعر اللہ وحید کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتا تھا۔ خود کشی کی وجہ بیان کرتے ہوئے روزنامہ ”خبریں“ کو بتایا ہے کہ وہ چھٹی پر پاکستان آیا ہوا تھا کہ اسے اطلاع ملی کہ ناصر نے غلطی سے کوئی زہریلی چیز کھالی ہے اور وہ زندگی اور موت کی کش مکش میں ہے۔ محمود نے بتایا کہ وہ اپنی چھٹی مختصر کر کے واپس سعودیہ پہنچا اور ہسپتال میں ناصر سے ملاقات کی تو ناصر نعر اللہ وحید نے بتایا کہ ایک روز اس کی طبیعت خراب ہو گئی تو وہ چھٹی لے کر گھر چلا گیا وہاں دروازوں کو مقفل کرنے کا رواج کم ہی ہوتا ہے ناصر جب گھر داخل ہوا تو اس نے اپنے بڑے بھائی محمد یوسف علی کو جو ہمارے ساتھ ہی رہتا تھا اپنی بیوی کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں دیکھ لیا۔ اس نے آہنی راڈ لے کر بیوی کو مارنے کی کوشش کی تو بیوی نے کھل کر یوسف علی کا ساتھ دیا پھر دونوں نے مل کر اسے زود کو بکس کیا اور کوڑے لے کر واپس گھر آئے۔ اس میں کہا ہاں میرا یوسف سے تعلق ہے؟ جس پر ناصر نعر اللہ وحید نے زہر کھا دیا۔ ڈاکٹروں نے اسے لاعلاج قرار دے دیا اور وہ پاکستان آکر دوران علاج انتقال کر گیا۔

یوسف علی فوج کا کیشڈ آفیسر تھا اور پاکستان کے عہدے پر ہی اس نے فوج سے ریٹائرمنٹ لے لی تھی۔ پھر وہ سعودی عرب چلا گیا مگر سعودی عرب جانے سے قبل اس نے ایم اے اسلامیات کیا اور پاکستان کے مختلف دینی اداروں سے مستفید ہونے کے بعد وہ ایران بھی گیا اور دینی تعلیم حاصل کی۔ یوسف علی کی شادی طیبہ نامی ایک خاتون سے ہوئی جو گلبرگ گروتز کالج ماہور میں لیکچرار ہے۔ اس کی بیٹی فاطمہ ڈاکٹر ہے جبکہ ایک بیٹا حسین انجینئرنگ یونیورسٹی کا طالب علم دو سرائی اے کا طالب علم ہے۔

کئی سال تک یوسف علی جدہ میں مقیم رہا۔ اس کی بظاہر کوئی ڈیوٹی نہ تھی وہ ترکی کے کسی ادارے کا ملازم تھا مگر سعودی عرب میں ہی مقیم تھا۔ کوئی کام نہ کرتا مگر اس سے ہر ماہ تنخواہ مل جاتی تھی۔ سعودی عرب میں وہ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک کے گھر میں صماٹوں کے خدمت گزار کی حیثیت سے مقیم رہا مگر اس دوران اس نے ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک کے دنیا بھر کے آنے والے مسلمانوں سے ورلڈ اسمبلی کے نام پر پیسے بنورنے کا کام شروع کر دیا اور خود کو ورلڈ اسمبلی کا خزانچی جبکہ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک کا تعارف ورلڈ اسمبلی کے ڈائریکٹر جنرل کی حیثیت سے کراتا رہا۔

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک کو جب یوسف علی کی اس بوٹ مار کا علم ہوا تو انہوں نے اسے گھر سے نکال دیا پھر وہ مدینہ شریف میں ہی کسی اور جگہ کرائے پر رہنے لگا۔ ۱۹۸۸ء میں ایک دن رات کے وقت روضہ ربیعہ پر وہ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک سے ملے اور انہیں کہنے لگا کہ ابھی ابھی نبی کریم میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ یوسف علی پاکستان چلے جاؤ۔ اچھے لوگوں کو جمع کرو ۱۹۹۲ء میں پاکستان میں کھس اسلامی انقلاب آئے گا اور حضور خود اس انقلاب کی نگرانی کریں گے۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک یوسف علی کی کذب بیانی سے سچ پا ہو گئے اور انہوں نے اسے مسجد نبویؐ سے باہر جانے کا حکم دیا۔ ۱۹۸۸ء کے آخری پیام میں یوسف علی پاکستان آگیا اور جی او آر گلبرگ کے ایک سرکاری گھر میں جس کا نمبر ۱۵ سی تھا اس نے قرآن مجید کو سمجھانے کے لئے مجلسوں کا اہتمام کرنا شروع کیا اور بعض اخبارات و رسائل کو مختلف دینی موضوعات پر مضمون لکھ کر بھیجنا شروع کر دیئے۔ پہلے یوسف علی کے نام سے لکھتا رہا پھر اس نے اپنا تخلص ابو الحسنین رکھ دیا۔ ۱۹۹۲ء میں اسے روزنامہ ”پاکستان“ میں تعمیر ملت کے نام سے دینی کالم لکھنا شروع کیا۔ اس کالم میں اکثر اوقات یہ نبی کریمؐ کی شان مختلف طریقوں سے بیان کرتا اور کچھ اس انداز میں تحریر کرتا کہ پڑھنے والے کو تشنگی رہ جاتی اور وہ مزید وضاحت مانگتا اسی وضاحت کے چکر میں بعض لوگ یوسف علی سے رابطہ کرتے تو وہ انہیں اپنے گھر واقع جی او آر میں دعوت دیتا کہ وہاں آئیں اور دین سیکھیں اپنی محافل میں وہ واشگاف الفاظ میں پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام پر کڑی تنقید کرتا اور ان کی شان میں گستاخی کرتا۔ انہیں جاہل، کم علم اور دین کے دشمن قرار دیتا۔ واضح طور پر کہتا کہ پاکستان میں اس وقت کوئی ایسا شخص موجود نہیں جو قرآن مجید کو سمجھ سکا ہو اور رسول کریمؐ کی تعلیمات کو جان چکا ہو۔ پھر یوسف علی نے شادمان کی مسجد میں خطبہ جمعہ شروع کر دیا مگر وہاں بھی بعض اوقات زومعنی اور قابل اعتراض جملے اپنی تقریر کے دوران ادا کر دیتا جس پر اسے شادمان کی مسجد سے ہٹا دیا گیا۔ اس نے ملتان روڈ پر مسجد بیت الرضا کا انتخاب کیا اور ڈیفنس میں کوٹھی خرید کر شفٹ ہو گیا۔ اس مسجد سے ملحقہ دربار کے گدی نشین سید محمد یوسف رضا اس کو جمعہ کی نماز کے لئے بلائے اور ۵۰ روپے فی نماز جمعہ کے حساب سے معاوضہ دیتے۔ نماز جمعہ کے بعد اس نے بیس پر محفل لگانا شروع کر دی جس میں بڑے

سے کھیلنے والے بدکردار محض کو گستاخی رسولؐ کے جرم میں اتنی رسوائی دے دی کہ خیبر سے کراچی تک کذاب یوسف کا نام نفرت کی علامت بن چکا ہے۔ ہزاروں لوگ اسے جہنم رسید کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔

(۱۴)

یوسف کذاب کا دایاں ہاتھ شیطان کا ہاتھ تھا

کلفٹن کراچی کے ایک دست شناس سراج نے ”خبریں“ کو بتایا کہ یوسف علی اکثر اس کے پاس آتا اور اپنے ہاتھ کی لکیریں دکھاتا۔ سراج نے بتایا کہ وہ یوسف علی کو گزشتہ پانچ سال سے جانتا ہے مگر کبھی اس کی محفل میں نہیں گیا اور نہ ہی اسے معصوم ہے کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کر رکھا ہے البتہ اس کے ہاتھ کو میں نے دیکھا ہے، اس کا ہاتھ اہلار مل ہے اور اس کا ایک ہاتھ مکمل طور پر شیطان کا ہاتھ ہے، جس میں تمام شیطانی قوتیں موجود ہیں، جبکہ دایاں ہاتھ مختلف ہے سراج نے بتایا کہ اس کے ہاتھ میں ”تھری عمریں درجنوں معاشقوں کی نشانیاں ہیں اور میں نے یوسف علی کو ایک سال پہلے بتایا تھا کہ عورتوں سے میل ملاپ بند کر دے، وہ عورتوں کی وجہ سے ایک دن ذلیل ہو گا مگر وہ نہ مانا سراج نے بتایا کہ وہ کبھی کبھار لڑکیوں کے ساتھ اسے ملنے آتا، اس کے ہاتھ میں حرام کی دولت کا اچانک آنا بھی تھا اور یہ ساری ناجائز دولت ۳۵ سال کی عمر کے بعد ہی آتی ہوئی نظر آتی تھی۔ سراج نے بتایا کہ اس کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے، اس کے ہاتھ پر واضح تھا، ابھی وہ مزید رسوا ہو گا اور رسوائی سے نکل نہیں سکے گا۔

یوسف کذاب کی شیطیت

لاہور کینٹ کی ایک ۷۱ سالہ لڑکی نے اپنے خطوط میں لکھا ہے یہ وہ لڑکی ہے جسے اس بد بخت نے پسے بیٹی بتایا اور پھر روحانی نکاح کر کے بے آبرو کیا۔ لڑکی حامد ہو گئی اور کراچی کے ایک پرائیویٹ ہسپتال کمال ہسپتال میں ڈاکٹر زہت کس

بڑے ”فیسر ریٹائرڈ جرنل اور مشہور تاجر اپنی بیویوں اور بیٹیوں کے ساتھ شریک ہونے لگے۔ شہنا رسولؐ بیان کرتے کرتے یہ لوگوں کو بشارت دینے لگا کہ آپ اس وقت تک انتقال نہیں کریں گے جب تک آپ رسولؐ کریمؐ سے باقاعدہ ملاقات نہیں کریں گے۔ لوگ یہ سن کر اور بھی خوش ہوئے اور اس پر بھروسہ کرتے پھر یہ مختلف لوگوں سے ان کی حیثیت کے مطابق مختلف قسم کے مطالبات کرتا پھر حاضرین میں سے جو دیدار رسولؐ کا سب سے زیادہ جذباتی ہو کر اظہار کرتا اسے پہلے پہل درود شریف پڑھنے پر لگا دیا جاتا اور پھر پیغام دیا جاتا کہ فلاں تاریخ کو اتنے بجے تمہاری حضور اکرمؐ سے ملاقات کا وقت طے ہو گیا ہے۔ ادب سے رہنا درود شریف پڑھنا کوئی گستاخانہ بات زبان پر مٹانا۔ ذہن سے ہر قسم کے دوسے کو نکال دینا ملاقات کے بعد جب رسولؐ کے تقاضوں کو پورا کرنا ملاقات کے لئے یہ تعین شرائط رکھتا اور کہتا کہ صرف تین قسم کے لوگ حضورؐ کا دیدار کر سکتے ہیں۔

۱۔ شیر خوار بچے کی طرح پاک محض۔

۲۔ مجذوب جسے حیا و انفا کی خبر نہ ہو۔

۳۔ ایسا محض جو حضورؐ کے نام پر تن من دھن قربان کر دے۔

تمام لوگ قیصری شرط پر ہی پورے اترتے کیونکہ پہلی دو شرطوں پر پورا اترنا ناممکن ہے پھر یہ لوگوں سے مختلف قسم کے مطالبات کرتا اور کہتا کہ یہ آپ کا ٹیسٹ ہے کسی سے گاڑی مانگ لیتا اور کسی سے اس کے گھر کی رجسٹری کسی سے اس کا سارا کاروبار مانگ لیتا تو کسی کے سامنے یہ شرط رکھی جاتی کہ تمہیں اپنی بیوی کو طلاق دینا ہوگی پھر اس محض کا رد عمل دیکھ کر قدرے توقف کے بعد کہتا مگر طلاق دینے میں حرج کوئی نہیں۔ معصوفی خاندان میں شامل ہونے کے بعد آپ اپنی اہلیہ کو بھی شامل کر لیں اور دوبارہ نکاح پڑھ لیں۔ جب رسولؐ سے سرشار پروانے حضورؐ کے دیدار کے مانج میں اس بے غیرت کے سامنے اپنا سب کچھ قربان کرتے رہے۔ جب یہ لہنتی دیکھ لیتا کہ بوا گرم ہے تو اچانک اسے علیحدگی میں کمرے میں لے جا کر کہتا کہ ”انا محمدؐ“ آنکھیں کھولو میں ہی (تعوذ باللہ) محمد ہوں۔ سننے والا ہکا بکا رہ جاتا کوئی خاموشی سے واپس چلا آتا کوئی کتابوں سے رجوع کرتا اور کوئی علماء کرام سے فتویٰ لینا شروع کر دیتا کہ کیا رسولؐ کی دوبارہ آمد ہو سکتی ہے اس طرح دیدار کرنے والے آہستہ آہستہ ٹوٹتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی لوگوں کی عزتوں

نے آپریشن کر کے اس کا آپریشن کیا۔ اس خط میں لڑکی اپنی ایک عزیز کو تمام صورت حال سے آگاہ کرتی ہے اور جہاں اس بد بخت کا ذکر آتا ہے وہاں حضرت جی یا پھر H-J کہتی ہے۔ کذاب یوسف لڑکیوں کو اکثر اوقات لباس سے تشبیہ دے کر کہتا تھا کہ لباس تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

اس لڑکی نے اپنے ہنوتی کے نام ایک خط میں اپنے اور اس معنی یوسف علی کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے جو خط لکھا اس کے چند پیرے اس طرح سے ہیں۔

”اس لئے ”ک“ بھائی آپ کو تو پتہ ہی ہے کہ میں کس طرح ۲۱ ور وہاں اس کے ساتھ رہی اور جو میرے ساتھ ہسپتال والا واقعہ ہوا پتہ نہیں یہ سب کیسے ہو گیا۔ اب کچھ اچھا نہیں لگتا میں نے اپنا آپ ہر لیا ہے مجھ میں حوصلہ نہیں رہا دس کرتا ہے کہ جلدی سے کچھ نہ کچھ ہو جائے یا آریا پار (ک) مجھے ایک بات تو بتاؤ میں نے حضرت جی کو اتنا ٹوٹ کر کیوں چاہا۔ اس طرح بھی ہوا میں سب کے ساتھ لڑکر بھی ان کے پاس چلی جاتی ہوں اور چاہتی ہوں کہ وہ مجھے ٹوٹ کر چاہیں۔“

سینٹل رپورٹ: (جاری)

(۱۵)

ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کیا ہے؟

ابوالحسنین محمد یوسف علی نے ۱۲ سال قبل ایک نام نہاد فرضی اسمبلی بنائی جس کا نام ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی ہے ۲۸ فروری ۱۹۹۷ء کو لاہور میں اس کا اجلاس ہوا جس میں کذاب یوسف نے ۱۰۰ صحابہ کرام کی موجودگی کی بات کی اس اجلاس میں کراچی سے عبدالواحد، محمد علی ابوبکر، سید زبیر، سرور، وسیم، مجید، رضوان، کاشف، عارف، اورنگ زیب اور شاہد نے شرکت کی۔ جبکہ میجر جنرل (ر) سرفراز خاں، سید مسعود رضا، میاں حمید الدین ایڈووکیٹ ڈاکٹر عدیم قریشی، عبدالوحید اور حکیم قاروق کے علاوہ متعدد افراد نے شرکت کی۔ ۲۸ فروری کا ورلڈ

اسمبلی کا یہ اجلاس آخری ثابت ہوا اور اس سے بعد یہ تبدیلی نے اس کی صورت بھی اس کے ان چاہنے والوں سے دور کر دی۔ اس اجلاس میں اس نے مذہب بیانی کی انتہا کر دی اور اس اجلاس کی آڈیو کیسٹ یہ سب باتوں سے واپس نہ لے سکا اور اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آنے کا سبب بن گیا۔ بی۔ ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کا دنیہ بھر میں کہیں بھی کوئی دفتر نہیں، کوئی ٹیلیفون بھر نہیں، کوئی پوسٹل ایڈریس نہیں۔ جب اس سے اس ورلڈ اسمبلی کے بارے میں سوال کیا گیا تو اس نے کہا کہ روحانی طور پر تو ورلڈ اسمبلی کا دفتر مدینہ شریف میں ہے مگر عملی طور پر پاکستان میں، مگر ایڈریس موجود نہیں۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے بتایا کہ ورلڈ اسمبلی مشن کے صدر کی حیثیت سے ان کے دنیا بھر کے تمام ممالک میں موجود تمام مذہبی تنظیموں، مشنوں اور جماعتوں سے نہ صرف گہرے رابطے ہیں بلکہ باقاعدہ خط و کتابت بھی ہے مگر ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کا آج تک انہوں نے نام نہیں سنا۔

○

دستاویزات مشمولہ "خبریں" سنڈے ایڈیشن



EF 378473

1947
18, 19, 20, 21, 22, 23, 24, 25, 26, 27, 28, 29, 30, 31, 32, 33, 34, 35, 36, 37, 38, 39, 40, 41, 42, 43, 44, 45, 46, 47, 48, 49, 50, 51, 52, 53, 54, 55, 56, 57, 58, 59, 60, 61, 62, 63, 64, 65, 66, 67, 68, 69, 70, 71, 72, 73, 74, 75, 76, 77, 78, 79, 80, 81, 82, 83, 84, 85, 86, 87, 88, 89, 90, 91, 92, 93, 94, 95, 96, 97, 98, 99, 100

1947

1947

آپ علیہ الاملاہ واسم
کی زیارت کا شرف پہلی ہی
نظر میں حاصل کرنے والی بہت
ہی پیار کے لئے اس دعا
کے ساتھ کہ ابدی طور پر زرات
حق کی عجب اور محبوب بن کر
زندگی گزاریں

محمد

لڑکی کے نام لکھنے کے لئے لکھیں

United Bank Limited

United Bank Limited

United Bank Limited

United Bank Limited

یوسف علی کوہگروں کی طرف سے
دیئے گئے لاکھوں کے چیک

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

۱۳۳۳

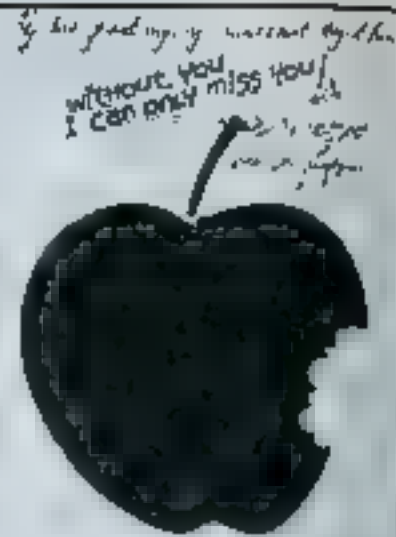
۱۳۳۳

۱۳۳۳

by Aunt Hazel, Jan 1957

IF YOU WERE
HERE
I COULD KISS YOU!

I Love You!



بیکسٹون پورٹریٹ سوسائٹی
پورٹریٹ سوسائٹی

1957

1957

My Dear Hazel!!

How are you? I
am fine. You are so lovely
and so much more than
I could ever be. I am
in my 40th year and I
am still so young. I am
so happy and so full of life.
I am so grateful for all the
love and support I have
received from you. I am
so proud of you and so
happy to be your daughter.
I am so grateful for all the
love and support I have
received from you. I am
so proud of you and so
happy to be your daughter.

My Dream, Call. Hazel!!
Hazel!!

I am so happy and so full of life.
I am so grateful for all the
love and support I have
received from you. I am
so proud of you and so
happy to be your daughter.

I am so grateful for all the
love and support I have
received from you. I am
so proud of you and so
happy to be your daughter.

Hazel!!

Happy Eid
& Valentine's Day!!

Your
Finnish, Helen & Robert

بیکسٹون پورٹریٹ سوسائٹی
پورٹریٹ سوسائٹی

پورٹریٹ سوسائٹی

بیکسٹون پورٹریٹ سوسائٹی
پورٹریٹ سوسائٹی

1957

بیکسٹون پورٹریٹ سوسائٹی
پورٹریٹ سوسائٹی

بیکسٹون پورٹریٹ سوسائٹی
پورٹریٹ سوسائٹی

بیکسٹون پورٹریٹ سوسائٹی
پورٹریٹ سوسائٹی

بیکسٹون پورٹریٹ سوسائٹی
پورٹریٹ سوسائٹی

بیکسٹون پورٹریٹ سوسائٹی
پورٹریٹ سوسائٹی

بیکسٹون پورٹریٹ سوسائٹی
پورٹریٹ سوسائٹی

بیکسٹون پورٹریٹ سوسائٹی
پورٹریٹ سوسائٹی

بیکسٹون پورٹریٹ سوسائٹی
پورٹریٹ سوسائٹی

بیکسٹون پورٹریٹ سوسائٹی
پورٹریٹ سوسائٹی

بیکسٹون پورٹریٹ سوسائٹی
پورٹریٹ سوسائٹی

بیکسٹون پورٹریٹ سوسائٹی
پورٹریٹ سوسائٹی

بیکسٹون پورٹریٹ سوسائٹی
پورٹریٹ سوسائٹی

بیکسٹون پورٹریٹ سوسائٹی
پورٹریٹ سوسائٹی

بیکسٹون پورٹریٹ سوسائٹی
پورٹریٹ سوسائٹی

بیکسٹون پورٹریٹ سوسائٹی
پورٹریٹ سوسائٹی

یوسف کذاب کا

دایاں ہاتھ شیطان کا ہاتھ تھا:

دست شناس سراج

کھنکھن کر رہی کے ایک دست شناس سراج۔
"فری" کہتا تھا کہ یوسف علی کذاب کے پاس آتا اور اپنے
ہاتھ کی ٹیسری دکھاتا۔ سراج نے بتایا کہ وہ یوسف علی کا گریشتہ
پانچ سال سے چلتا ہے مگر کبھی اس کی ٹھل ٹھل نہیں کیا اور
تسلی سے معلوم ہے کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کر رکھا ہے
البتہ میں نے اپنے ہاتھ کو دیکھا ہے اس کا ہاتھ ایسا ہے
اور اس کا ایک ہاتھ کھل چلا ہے شیطان کا ہاتھ ہے اس میں
بہرے شیطان تو میں موجود ہیں جبکہ ہاں ہاتھ کذاب ہے۔
میں نے بتایا کہ اس کے ہاتھ میں "تھری" عمر میں رہا جس
حاشا کہ وہی شایع ہیں اور میں نے یہ علی یونیک ہاں
پتہ بتا دیا کہ ہمارے سے کھل مایہ ہو کر وہ وہاں رہا
ان دنوں سے ایک دن دیکھ دو گا کہ وہ ہاں ہاں میں بتایا کہ
وہ کسی سجاد قریبی کے ساتھ اسے ملے آئے اس کے ہاتھ میں
حرامین دوست کا ہاتھ "تھری" تھا اور یہ ماری تاجر دوست
5- اسلامی عمر کے بعد ہی آئی ہوئی نظر آتی تھی۔ سراج نے
بتایا کہ اس کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اس کے ہاتھ کا وسیع
تھا اس کی وہ مزید رسوا ہو گا اور وہاں سے اگل نہیں ملے گا۔

باب سوم

ماہنامہ ”احواں و آثار“ لاہور شمارہ ماہ مئی ۱۹۹۷ء

رپورٹ: خالد محمود قادری مدیر اعلیٰ

-
- (۱۷) نقد یوسفی: مسدوں کے لئے یہ فکر ہے۔
- (۱۸) مسجد بیت الرضا اور یوسف شاہ کی حقیقت۔
- (۱۹) یوسف کذاب اور نکل پر لیس کا کردار

○

ماہنامہ مون ڈائجسٹ لاہور شمارہ ماہ جون ۱۹۹۷ء

رپورٹ: جناب اویب جاویدانی مدیر

-
- (۲۰) ۱۹۸۶ء میں یوسف کذاب کو بابا جی سے دھتکار دیا تھا: یوسف کذاب نے کہا ”بابا جی میں مدیہ سے آپ کے لئے پھوس لایا ہوں“ بابا جی نے کہا ”بھاگ جاؤ تم جھوٹے ہو، یہاں کبھی نہ آنا“
-

رپورٹ: خالد محمود قادری

(۱۷)

فتنہ یوسفی

مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ

پاکستان سمیت دنیا بھر میں یہ خبر کس قدر وحشت انگیز اور قابل مذمت ہے کہ لاہور سے یوسف علی نامی ایک شخص نبوت کا دعویدار بن کر اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ یوسف علی نامی اس کذاب اور اس سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کی چال بازیوں، ہیر پھیر، فتنہ انگیزی اور طریقہ واردات میں کوئی فرق نہیں ہے۔ معون کذاب یوسف علی مرزا قادیانی کا یہ ایڈیشن ہے۔ دونوں معونوں میں مشابہت ہے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے انہیں سحر زدہ کرنے اور ان سے مال بٹورنے کے حوالے سے دونوں کی کارگزاریوں میں بھی مشابہت پائی جاتی ہے۔ وہ بھی جھوٹ بولنے اور مکر کرنے میں بڑا فنکار تھا اور یہ بھی کذب بیانی اور مکر و قریب میں اپنا ثانی نہیں رکھتا اس نے بھی پچیس تیس سال اپنے مخصوص دعوؤں کے لئے ماحول بنانے اور لوگوں کو گمراہ کر کے اپنے پیچھے لگانے میں صرف کئے جبکہ اس کا یہ دورانیہ بھی تقریباً اس سے ملتا جلتا ہے وہ بھی یہودیوں کا ایجنٹ اور خدمت گزار تھا یہ بھی یہودیوں کا ایجنٹ اور خدمت گزار ہے اس نے بھی اپنی خرافات پھیلانے کے لئے اپنے خاص شاگرد اور مخصوص نمائندے تلاش کر رکھے تھے مگر اس بد بخت نے تو اس سے بھی چند قدم آگے بڑھ کر باقاعدہ اپنے پیروں کو مختلف مراتب اور درجات دینے شروع کئے ہوئے ہیں۔ وہ بھی جنسی بے راہ روی کا شکار تھا یہ بھی عورتوں کا رسیا اور مرید ہے اس کو بھی سکون اپنی مریدوں میں بیٹھ کر ملتا یہ بھی اپنی مریدوں میں ہمہ وقت وقت گزاری کو ہی باعث تسکین خیال کرتا ہے اس نے بھی کئی وصیت نامے چھوڑے اس خبیث نے بھی ”مرد کامل کا وصیت نامہ“ کے عنوان سے خرافات اور جعلی دعوؤں پر مشتمل ایک کتاب شائع کی وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا یہ بھی انگریز

خود کاشت پودا ہے اس نے بھی عوامی غیظ و غضب سے بچنے کے لئے بار بار اپنے بیانات تبدیل کئے یہ بھی اپنے بیانات تبدیل کر رہا ہے دونوں کذاب 'معاون' یعنی جہنمی اور جھوٹے فتنہ گردی میں ایک ہی راستے کے مسافر ہیں اس نے بھی اپنی کذب بیانی سے اہل اسلام اور اللہ و رسول ﷺ کی توہین کی گستاخانہ جسارتیں کیں اس عین نے بھی اپنے 'ڈیو ویڈیو کیسٹوں' اپنی کتب' اپنے خطوط' اپنی ذاتی ڈائری' اپنی تحریروں میں ایسی ہی جسارتیں جانچا کی ہیں وہ بھی ذومعنی فہروں اور ہیر پھیر کر کے لگ پھیرا کر بات اپنے اوپر مانتا یہ بھی لعین ایسے ہی کر رہا ہے اس کے بھی چیلے اور شاگرد بست بالدار تھے اس کے بھی چاہنے والے کم مامدار نہیں ہے اس لعین کے متعلق تفصیلات بھی زیادہ تر اسی سے منحرف ہونے والوں نے دیں اس کے متعلق بھی اہم مصومات اس کے سحر کارانہ ماحول میں گمراہ ہونے سے بچ جانے والے فراہم کر رہے ہیں ہمیں بعض باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ملعون کذاب یوسف کو ملک سے فرار کرانے کے لئے سازش تیار ہو چکی ہے اسے بھی ایجنسیاں 'معاون' سلمان' رشدی تسلیمہ نسرین اور دیگر گستاخان رسوں کی طرح سرپرستی فراہم کرنا چاہ رہی ہیں امریکی سفارت کاروں اور عوامی حقوق کے نام نہاد علمبرداروں کی تنظیموں سے اس کے کارندے رابطہ کر چکے ہیں اگر خدا نخواستہ ایسا ہوا تو اس کی ذمہ دار خود حکومت ہوگی دینی تحریکیں یوسف کذاب کے کیس کے حوالے سے جتنی بھی تنبیہ کی کا مظاہرہ کریں کم ہے بالخصوص سیاسی و دینی تحریکوں کے قائدین گے بڑھ کر اس مسئلے کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ تمام مسلمانوں کی غیرت ایمانی کو لگا کر لیا ہے یوسف کذاب نے اتنی بڑی جسارت کی ہے کہ اب اس کی معافی کسی صورت ممکن نہیں۔ وہ لوگ جو خود کو عاشقان رسول' غلامان رسوں اور جانثاران رسول ﷺ کہتے نہیں جانتے اب ان کے امتحان اور آزمائش کی گھڑی ہے ابھی تک بھرپور انداز میں اس کذاب اور گستاخ کے حوالے سے علماء کی جانب سے مذہبی حلقوں کی طرف سے غیرت مند مسلمانوں کی طرف سے کوئی احتجاج' کوئی اضطراب کوئی جلسہ و جلوس ایسا نہیں ہوا کہ جسے مسلمانوں کی طرف سے محبت رسوں ﷺ کے اعتبار سے اسامیت کا مظاہرہ قرار دے سکیں۔ یوسف کذاب کا معاملہ کوئی عام سامعہ نہیں ہے کہ اسے نظر انداز کر دیا جائے۔ ہماری حکومت کی اس حوالے سے مسلسل خاموشی اور عدم توجہ بھی معنی خیز ہے قومی معاملات اور عنوانات کے حوالے سے

ہماری سیاسی غلامی کی عکاسی تو پہلے سے موجود ہے جیسے کہ ایرانی اور اسلامی حوالے سے بھی لگتا ہے کہ ہم اجتماعی طور پر بے حسی اور بے ضمیرگی میں مبتلا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ مسلمان خود غرض ہوتا چلا جا رہا ہے پچھلے دنوں سرکاری عدالت میں حضور ﷺ کا توہین 'میر مجسمہ نصب کرنے پر بھی کوئی خاص ایمانی غیرت کا مظاہرہ مذہبی جماعتوں کی جانب سے پاکستان میں نہیں ہوا جبکہ مقبوضہ کشمیر اور بھارت جیسے ممالک میں باقاعدہ تحریک چلی چلے و جلوس اور قراردادوں کے ذریعے وہاں سے یہ فعل قابل مذمت قرار دیا گیا لیکن پاکستان کے تمام مولوی' پیر' مفتی اور دیگر مذہبی ٹھیکدار خاموش رہے یہاں کے علماء مفتی' مدرسین' دانشور' اسکالرز اور پیران عظام' مشائخ کرام جو اہل اسلام کی دینی بیداری کا سہل ہیں خاموش پڑے ہیں ان کی یہ خاموشی واضح طور پر اس بات کی جانب اشارہ کرتی ہے کہ یہاں کی دینی شخصیات اور جماعتیں اپنے اصل فرائض اور ذمہ داریوں سے غافل ہو گئی ہیں اپنی اہمیت کھو بیٹھی ہیں بہر حال ادارہ احوال و شمار کی جانب سے انتہائی درد مندی اور خلوص سے فرزندان اسلام سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس حوالے سے دینی تقاضوں سے عمدہ برآہ ہوتے ہوئے دینی و ملی غیرت کا مظاہرہ کریں اور ملعون یوسف کذاب کو کیفر کردار تک پہنچا کر دم لیں۔ یوسف کذاب کسی بھی قسم کی رعایت یا معافی کا قضا' مستحق نہیں ہے۔ اگر عدالتیں مصلحت کا شکار ہوئیں حکومتیں بے حسی کا مظاہرہ کرتی رہیں تو کیا جمہور مسلمین بھی اجتماعی بے حسی کا شکار رہیں گے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا! اسلام کے شاہین محبت رسوں ﷺ سے سرشار ہو کر غازی علم اندین شہید' غازی اللہ دتہ شہید کے راستے پر چلتے ہوئے اس معنی کے مستقبل کا فیصلہ خود کر گزریں گے۔

سب سے حیرت انگیز اور قابل توجہ بات تو یہ ہے کہ ایک مسلم سوسائٹی کے اندر اہل اسلام کو گالیاں دی جا رہی ہیں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بکواس کی جا رہی ہے حضور رحمت عالم ﷺ کی ختم نبوت سے انکار کیا جا رہا ہے خدا و رسول اور علماء امت کی واضح طور پر توہین کی جا رہی ہے ایسے میں ہم سب کی خاموشی اجتماعی خود کشی سے کم نہیں خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اے اللہ ہم بے بس ہیں اپنے دین کی اس کے چاہنے والوں کی اپنے محبوب ﷺ کی عزت و تکریم کی تو خود حفاظت فرما اور اپنے محبوب ﷺ کے پیغمبروں کو انجام تک پہنچا عوام الناس سے

درخواست ہے کہ وہ آگے بڑھیں علماء کو بیدار کریں خود بیدار ہوں اور اس کذاب کے حوالے سے اگر حکومت کی خاموشی برقرار رہتی ہے تو اسے توڑنے کے لئے باہر نکلیں عوامی دباؤ بڑھائیں تاکہ جموں نے یوسف علی کو اس کے اصلی گھر جنم میں پہنچا دیا جائے۔

رپورٹ: (جاری)

(۱۸)

مسجد بیت الرضا اور یوسف شاہ کی حقیقت

چوک جیم خانہ لاہور سے اگلی گلی میں ملتان روڈ پر بائیں مڑ کر ایک دو فرلانگ کے فاصلے پر حضرت میاں شیر محمد شرتپوری کے خلیفہ حضرت سید حاکم علی شاہ ابو الرضا کا مرقہ مبارک ہے حضرت موصوف کا انتقال تو قیام پاکستان سے بھی پہلے ہوا مگر بعد میں وہاں اردگرد بسنے والے چاہنے والوں اور حضرت کے مریدوں نے مل کر حضرت سید حاکم علی شاہ کا مزار تعمیر کر دیا روایتی طریقہ پر وہاں گدی نشین نے دربار سے ملحق مسجد بیت الرضا بنوائی اپنی خوبصورت رہائش گاہ تعمیر کروائی پیری کا سلسلہ بڑھایا اور فکر کا انتظام بھی فرمایا۔ بزرگان دین کے فیضان کا جو ایک سلسلہ جاری تھا اب اس کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا گذشتہ ماہ ۲۸ فروری کو جب دیہی ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں کذاب یوسف علی نے مدعی نبوت ہونے کا اعلان کیا تو مسجد بیت الرضا یوسف علی نامی کذاب کے حوالے سے ملک بھر کے اندر لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گئی مختلف باتیں سننے میں سبکیں کئی کہانیاں بنی یار لوگوں نے بے چوڑے افسانے تراشے اسی دوران ادارہ احوال و آثار کی ایک ٹیم راقم کی ہمراہی میں وہاں پہنچی حقائق کیا ہیں؟ کیا نہیں ہیں؟ اللہ تعالیٰ سب سے بہتر جانتا ہے لیکن ہم نے جو کچھ وہاں دیکھا سنا اور جانا وہ اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں اس چشم کشا رپورٹ کو پڑھ کر آپ جان جائیں گے کہ صوفیاء کے یہ مراکز یہ آستان یہ خانقاہیں اب کن لوگوں کے رحم و کرم پر ہیں اور وہاں کس طرح کے لوگ بیٹھے ہیں جو اہل سنت و جماعت کے لئے کلک کا ٹیکہ، بدنامی کا داغ ہیں اور

تاریخ تصوف کا سیاہ باب ہیں خانقاہی نظام میں جو بگاڑ واقع ہو چکا ہے اگر اس کی اصلاح نہ کی گئی تو مسلمانوں کی روحانی اصلاح کے یہ چشمے بالکل بھی خشک ہو سکتے ہیں ۲۹ اپریل بوقت مغرب ہم مسجد بیت الرضا میں نماز ادا کر رہے تھے ادائیگی نماز کے بعد اردگرد کے ماحول کا ایک نظر جائزہ یا مسجد کا بیرونی گیٹ نماز کے فوراً بعد بند کر دیا گیا جبکہ مسجد سے تھوڑے فاصلے پر ایک دوسرے راستہ سے جو پیر یوسف الرضا شاہ کے مکان کے نیچے سے گزرتا ہے لوگ مسجد اور دربار میں حاضری کے لئے آ جا رہے تھے۔ مکان کے نیچے سے یوں کہ دو اطراف میں رہائشی مکان ہے اس مکان کے اوپر بنی ہوئی خوبصورت گیلری آپس میں ملاتی ہے مختصر یہ کہ شاہ صاحب اپنے ملاقاتی حجرے میں تشریف فرما تھے اور ان کے ہمراہ ایک صاحب ہاتھ میں پاکٹل پکڑے بیٹھے تھے ہم نے اپنا مدعا ان کے سامنے رکھا اور کہا کہ شاہ صاحب سے ملاقات کرنا ہے شاہ صاحب پاس ہی بیٹھے طوطا چشتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے خود کو چھپا رہے تھے جبکہ ان کا ساتھی ہمیں ایک دوسری جگہ لے جانے کے لئے بے چین تھا ہم اٹھے لیکن وہ دوسری جگہ مقفل تھی لہذا دوبارہ ہمارے اصرار پر ہمیں باہر صحن میں ایک دری پر بیٹھنے کو کہا گیا۔ ہماری جستجو پر بتایا گیا کہ میں افضل ہوں شاہ صاحب کا خادم خاص اور اس خادم خاص سے جو گفتگو ہوئی اس کا خلاصہ یہ ہے کچھ سال قبل جب روزنامہ پاکستان میں تعمیر ملت کے نام سے ابو الحسنین نامی شخص کا کالم چھپنا شروع ہوا تو ہم نے ان سے رابطہ کیا اپنے مرکز پر بلوایا بعد میں ان کا درس قرآن شروع کر دیا پھر شاہ صاحب بیمار ہوئے تو وہ جمعہ کا خطبہ بھی دینے لگا ہر خطبہ جمعہ کے عوض ہم انہیں ایک ہزار روپیہ غذرانہ دیتے نماز جمعہ کے بعد کھانا اور چائے کا اہتمام ہوتا پھر ایسا ہوا کہ جب بھی وہ لاہور میں ہوتا جمعہ ہمیں پڑھانا اس پر استقبال کے وقت پھول کی پتیاں پٹھانوں کی جاتیں۔ اب بھی اس نے کوئی خاص بات نہیں کی بس یہ کہا کہ یہاں صحابہ موجود ہیں۔ لوگ ساری تقریر کے دوران کنفیہ ڈالتے تھے بعد میں پوچھنے اور متوجہ کرنے پر ابو الحسنین نے بتایا کہ جامعہ اشرفیہ کافتوی ہے کہ جو حضور کو خواب میں دیکھے وہ صحابی ہے اور یہ سب لوگ حضور کو دیکھ چکے ہیں یوسف علی چلا تو گیا لیکن اگلے جمعہ کو دوبارہ آیا لوگوں نے احتجاج کیا تو اس نے کہا میں معافی مانگنے آیا ہوں۔

اس گفتگو کے دوران ہی عشاء کی اذان ہوئی ہم نے نماز ادا کی اور بعد

یوسف کذاب اور ملکی پریس کا کردار

۲۸ فروری ۱۹۹۷ء سے پہلے یوسف کذاب لاہور کے علاوہ کراچی میں بھی ایسے اعصاب شکن واقعات کرچکا تھا اس کے جھوٹے دعوؤں سے منحرف ہونے والے کئی احباب نے ہفتہ روزہ تکبیر کراچی کو اس کی ڈائری "خطوط" خطبات "آڈیو ویڈیو اور کتب فراہم کیں جن کی بدولت "روزنامہ امت" اور "تکبیر" نے سب سے پہلے رپورٹ شائع کی اس کے فوراً بعد لاہور سے "روزنامہ خبریں" اور "صحافت" نے تفصیلات فراہم کیں۔ پھر تو چل سو چل۔ لیکن آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس کی قراردادوں اور مطالبات کے باوجود روزنامہ "جنگ" نوائے وقت پاکستان اور دن وغیرہ نے اس نازک ترین مسئلہ کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی حالانکہ یہ مسئلہ تمام کلمہ گو مسلمانوں کے لئے انتہائی نازک حساس اور اہم ہے ہر فرد کو ناموس رسالت ﷺ کی خاطر جان و مال اور ہر طرح کی قربانی دینے کا رزق مند ہونا چاہیے۔ مگر ملی پریس اس حوالے سے جو کردار ادا کر رہا ہے وہ بڑا بھیانک ہے پریس کو تو بھرپور کردار ادا کرنا چاہیے تاکہ حکومت ازلی جہنمی کذاب یوسف علی کو کیفر کردار تک پہنچائے اور تمام دنیا میں یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ مسلمان ہر دکہ برداشت کر سکتا ہے لیکن توہین رسالت برداشت نہیں کر سکتا۔

ہم تمام روزناموں کے مدیران سے خصوصی درخواست کرتے ہوئے دست بستہ یہ عرض کریں گے کہ وہ غیرت اسلامی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسامہ و بانی اسلام ﷺ سے اپنی وفاداری محبت اور خصوصاً وفا کی گھڑی میں اپنا کردار ادا کریں یہ ٹھیک ہے کہ بعض اخبارات اس قدر ہوس میں مبتلا ہیں اور اتنے خود غرض ہیں کہ دین و ایمان کو دولت و ثروت کے عوض داؤ پر لگائے ہوئے ہیں علماء و مشائخ اور خصوصاً دینی حلقوں کو بھی چاہیے کہ وہ عوامی دباؤ بڑھا کر اور پر زور تحریک چلا کر ظالم کذاب کی زندگی کا چراغ گل کر دیں کیونکہ اسے زندہ رہنے اور سانس لینے کا کوئی حق نہیں اس نے کوئی معمولی جرم نہیں کیا اس نے تو بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا ہے ایب جرم جو بالکل ناقابل معافی ہے لہذا ہم ملکی پریس کی سرودھری

وہاں کچھ وقت گزارا بیت الرضا مسجد کے امام محمد صدیق نقشبندی سے بھی جو کہ عرصہ پونے تین سال سے یہاں خدمات سرانجام دے رہے ہیں ملاقات ہوئی۔ ہم نے دربار پر حاضری دی وہاں عورتوں کا ہجوم تھا پورے ماحول پر ایک خوف کی لضا طاری تھی ہمیں بتایا گیا کہ فوج اور پولیس کی ایجنسیاں بار بار یہاں کا راولڈ لگا رہی ہیں۔

افضل نامی شخص جو ہمارے ساتھ گفتگو کر رہا تھا وہ دراصل شاہ صاحب کا داماد ہے یوسف شاہ صاحب معمولی پڑھے لکھے ہیں باقاعدہ درس نظامی کی بھی تعلیم نہیں ہے ماں و دولت کی کمی نہیں شاہ صاحب سجادہ نشین ہونے کے باوجود داڑھی شریف سے محروم ہیں بس معمولی سی شیوہ بڑھی ہوئی ہوگی ان کے دو چھوٹے بھائی معصوم شاہ اور شہباز شاہ بھی داڑھی منڈواتے ہیں ایک نے سکول کھولا ہوا ہے اور دوسرا تعویذ وغیرہ لکھتا ہے۔

اب آخر میں سوال یہ ہے کہ ہم سے شاہ صاحب کو نہیں ملوایا گیا کیوں؟ جبکہ شاہ صاحب وہاں موجود تھے ہماری ان سے ملاقات ہوئی لیکن وہ سمجھ رہے تھے کہ یہ لوگ نہیں جانتے لہذا جھوٹ پر جھوٹ بولا جا رہا تھا ان کی طبیعت خراب ہے نیشن میں ہیں، آج کل ملتے نہیں وغیرہ۔

اب یہ تو حال ہے کہ انہی یوسف شاہ صاحب نے کذاب یوسف کے لئے خطبہ استقبالیہ پڑھا اور یوسف کذاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہی اللہ محمد ہے لیکن جب پریس میں یہ مسئلہ اٹھا تو اشتہار اور پمفلٹ لگا کر تقسیم کر کے مدعی نبوت سے اپنی لاتعلقی کا اعلان کیا جا رہا ہے یہ بہت اچھی بات ہے لیکن یہ جو "ہر شاخ پہ الو بیٹھ ہے انجام گلستان کیا ہوگا۔" والا معاملہ ہے خدا خیر کرے کہ کاروباری لوگ بزرگوں کے مختلف سلاسل طریقت اور اہل سنت و جماعت کو بدنام کر رہے ہیں کوئی ہے جو اس ماحول اور نظام کے خلاف آواز اٹھا سکے۔

رپورٹ: (جاری)

رپورٹ: اوپ چاورانی

(१०)

۱۹۸۶ء میں یوسف کذاب کو بابا جیؒ نے دھتکار دیا تھا

یوسف کذاب نے کہا ”باباجی میں مدینے سے آپ کے لئے پھول لایا ہوں۔“ باباجی نے کہا! ”بھاگ جاؤ تم جھوٹے ہو۔۔۔۔۔ یہاں کبھی نہ آنا۔“ میں نے یوسف کذاب کا انجام دیکھ کر یہ سبق حاصل کیا ہے کہ جو کوئی بھی حضرت باباجی کی تعلیمات کا غلط استعمال کرے گا۔ عبرت ناک انجام سے دو چار ہوگا۔ باباجی کے ایک عقیدت مند حاجی محمد سعید کمبوہ آنکھوں دیکھا، کانوں سنا احوال بیان کرتے ہیں:

حاجی میاں محمد سعید کببہ کا تعلق حضرت محمد برکت علی لدھیانویؒ کے عقیدت مندوں میں ہوتا ہے۔ گذشتہ دنوں مجھے ان کے آفس میں جانے کا اتفاق ہوا تو ان کے آفس میں، میں نے بابا جی سرکار کی ایک ایسی تصویر دیکھی جس میں وہ انتہائی جلال اور غصے میں تھے۔ میں نے حاجی سعید صاحب سے پوچھا کہ بابا جی کی یہ تصویر کس موقع کی ہے سعید صاحب نے یہ انکشاف کیا کہ چند سال قبل نبوت کا

جسے دعویٰ دار کذاب یوسف، حضرت صوفی محمد برکت علی مدھی لویؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور لفظ بیانی سے کام لیتے ہوئے کہنے لگا کہ "میں مدینہ منورہ گیا تھا اور وہاں سے یہ پھول آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے لایا ہوں" سرکار نے اس کذاب کو دیکھ کر سخت نفرت کا اظہار کیا اور کہا کہ یہاں سے بھاگ جاؤ۔ باباجی کو اس قدر غصہ آیا کہ انہوں نے یوسف کذاب کے پھول پھینک دیئے اور سختی کے ساتھ کہا "میں جانتا ہوں کہ تم کون ہو آئندہ کبھی اس جانب رخ بھی نہیں کرنا" حاجی محمد سعید بتاتے ہیں کہ میری سرکار سے نسبت بہت پرانی تھی۔ میں نے زندگی بھر انہیں اس قدر غضب کی کیفیت میں نہیں دیکھا تھا۔ باباجی کی حالت دیکھ کر قریب قریب موجود تمام عقیدت مند سہم گئے اور اس سوچ میں پڑ گئے کہ یہ ایسا کون شخص ہے جسے دیکھتے ہی باباجی اس قدر جلد میں آگئے کہ اسے قہر و غضب سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ حاجی محمد سعید کہتے ہیں کہ میں باباجی کے ہاں ایک طویل عرصہ سے حاضری دے رہا تھا لیکن میں نے کبھی انہیں جلد کی ایسی کیفیت سے دو چار نہیں پایا۔ حال ہی میں جب یوسف کذاب جھوٹے نبی کے روپ میں سامنے آیا تو ہم جیسے لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آگئی کہ باباجی کا غضبناک ہو جانا صرف اس لئے تھا کہ باباجی سرکار کو اس شخص کے اندر چھپے ہوئے ناپاک عزائم کا قبل از وقت علم ہو گیا تھا۔

میاں محمد سعید کہتے ہیں کہ یوسف کذاب کئی بار بابا جی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بابا جی نے کبھی اسے اہمیت نہیں دی۔ بعد ازاں یہ بھیہد کھلا کہ یوسف کذاب دراصل بابا جی کی تعلیمات کے انداز کا مطالعہ کر کے اسے اپنانا اور اپنی دکانداری چکانا چاہتا تھا۔ لیکن ہم نے دیکھا کہ جو شخص اس شخص نے پر پرزے نکالنا شروع کئے مسلمانوں کے نزدیک قابل نفرت، لعنتی اور ملعون ہو گیا۔ میاں محمد سعید مزید بتاتے ہیں کہ یہ شخص کئی بار ان کے پاس اپنا سڑیچر چھپوانے کے لئے بھی آیا اور منت سماجت تک کرتا رہا لیکن میں نے اس خیاں سے اس ملعون کا سڑیچر شائع کرنے سے انکار کر دیا کہ جس شخص کو بابا جی سرکار نے حقارت سے دیکھا تھا اس کا لڑیچر بھی یقیناً خدا کے ہاں قابل گرفت ہو گا۔ یوسف کذاب نے بابا جی حضرت محمد برکت علی لدھیانویؒ کے افکار اور ان کے ارشادات تک کو نقل کر کے اپنے نام سے چھپوا دیا۔ حتیٰ کہ انہوں نے بابا جی کے معروف ارشاد کو ”ایک وقت آئے گا

باب چہارم

روزنامہ خبریں لاہور

کالم، مضمون، ادارتی نوٹ

○

- (۲۱) توحید کا منکر، یوسف علی
"طبل جنگ" کالم از میجر (ر) محمد سعید ثوانہ ستارہ جرات (روزنامہ خبریں
لاہور ۱۰ اپریل ۱۹۹۷ء)
- (۲۲) یوسف کذاب، ضیاء شاہد کا نیا محاذ
"طبل جنگ" کالم از میجر (ر) محمد سعید ثوانہ ستارہ جرات
(روزنامہ خبریں لاہور ۲۸ اپریل ۱۹۹۷ء)
- (۲۳) کیا یوسف کذاب کی تردید تسلیم کرنی چاہیے؟
خاص مضمون از اسحاق چوہدری
(روزنامہ خبریں لاہور ۲۵ اپریل ۱۹۹۷ء)
- (۲۴) ادارتی نوٹ
ایک اور کذاب کا ظہور (خبریں ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء)
کذاب کے خلاف کارروائی میں تاخیر (خبریں ۶ اپریل ۱۹۹۷ء)
کیا کذاب ابھی تک پولیس کا سہماں تھا؟ (خبریں ۹ اپریل ۱۹۹۷ء)
کذاب یوسف کے وکیل کا مستحسن اقدام (خبریں ۲۵ جون ۱۹۹۷ء)

○

جب پاکستان کی ہاں اور نہ میں اقوام عالم کے فیصلے ہوا کریں گے۔" کو بھی اپنے نام کے ساتھ منسوب کر کے شائع کر دیا۔ یوسف کذاب نے ایسی کئی تحریریں مقامات حکمت سے نقل کر کے اپنے نام سے شائع کروائیں جنہیں ہزاروں نہیں لاکھوں لوگ حضرت محمد برکت علی مدھیانویؒ کی تصانیف میں پڑھ چکے تھے۔ میاں محمد سعید کا کہنا ہے کہ میرا یہ ایمان ہے کہ یوسف کذاب نے چونکہ خدا کی ایک برگزیدہ ہستی کی نقای کر کے اپنی شیطانی خواہشات کی تکمیل کے لئے کوشش کی تھی۔ اس لئے اسے فوری طور پر ذلت سے دو چار ہونا پڑا۔ آج یوسف کذاب اس قدر ذلت سے دو چار ہے کہ لوگ اس پر تھوکتا بھی پسند نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ میرا یقین ہے کہ جو شخص بھی اس صدی کے عظیم انسان حضرت محمد برکت علی مدھیانویؒ کی تعلیمات یا ارشادات کو ان کی حکمت کے خلاف استعمال کرے گا وہ دنیا ہی میں دلیل و رسوا ہوگا۔ یوسف کذاب کے بارے میں جو کچھ اخبارات میں چکا ہے اس کے بعد اس کی شیطانی حرکات کے بارے میں مزید کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

روزنامہ خبریں اور ہفت روزہ تکبیر نے تو چند ماہ پیشتر کذاب یوسف کی نقاب کشائی کی ہے لیکن بد جی سرکار کو تقریباً دس سال قبل اس کی کرتوتوں کا پتہ چل گیا تھا غالباً "اسی سنے بابا جی نے اسے دھتکار دیا تھا۔"

○

طبل جنگ: محمد سعید نوانہ

(۲۱)

توحید کا منکر، یوسف علی

کیپٹن یوسف علی سے راقم کی ملاقات چند ماہ پہلے راحت بیکری لاہور چھاؤنی میں ہوئی، جہاں وہ ہڈا کار پر اپنے بیٹے کے ساتھ بیٹریں خرید رہے تھے۔ میں انہیں سالہا سال سے جانتا ہوں جب وہ سوئی ناردرن کے دفتر میں اپنی ٹیکسٹری کے قریب ایک مکان میں رہتے تھے تو راقم نے دو ایک مرتبہ انہیں کار پر وہاں چھوڑا۔ سابق کیپٹن کی حیثیت سے ان سے ہمیشہ اچھا برتاؤ کیا لیکن اس مرتبہ راحت بیکری پر راقم نے انہیں وہ سب کچھ سنا دیا جو عرصہ دراز سے راقم ایک مقامی اخبار کے ایڈیٹر مل شاف سے کہہ رہا تھا کہ یہ کیپٹن یوسف علی "اسلام کو مشرف بہ ہندو ازم کر رہا ہے۔" اور یہ کہ یوسف علی کسی ہندو سنیاسی کا چیلہ ہے۔ اس کی تعلیم دینی نہیں۔ کسی ہندو سنیاسی نے نہایت غور سے اسلام کا توڑ سوچا ہے کہ مسلمانوں سے ان کا تصور توحید چھین لو، تصور رسول چھین لو، اور پھر انہیں فتح کر کے پھوڑ دو۔ وہ کچھ نہ کر سکیں گے۔ اور ابھی دوبارہ آزاد نہ ہو سکیں گے۔

یوسف علی جس کے بارے میں آج کل یہ پھپھ رہا ہے کہ وہ نبوت کا دعویدار ہے، روزنامہ پاکستان میں تین سال سے لکھتا رہا ہے۔ اس کے تصورات کا خلاصہ یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی حقیقت ہے باقی کوئی حقیقت نہیں۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ کی پہچان اس کی مخلوق سے ہے، اس کی کتاب سے ہے اس کے انبیاء سے ہے۔ اس کی مخلوق ایک حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی قسم کھاتا ہے۔ (مجاہدین کے گھوڑوں کے سم کی قسم کھاتا ہے جہاد کے گرد و غبار کی قسم کھاتا ہے) اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پہ ناز کرتا ہے۔ فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیتا ہے۔ مخلوق کے خلاف دشنام طرازی میں ایک فرشتے کو ملعون بنا دیتا ہے۔ پھر کیپٹن یوسف علی (نور باللہ) رسول اللہ ﷺ کی جگہ اس طرح لیتا ہے کہ اپنا نام "مرد کامل" رکھتا ہے۔ اس کا مرد کامل عرش پر جاسکتا ہے۔ وہی کام کر سکتا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے کئے۔

مرد کامل کے سامنے عرش فرش بچھا دیتا ہے۔

میں اپنے بزرگ دوست حمید جہلمی صاحب سے ہمیشہ بحث کرتا تھا کہ لیجئے جناب ہندو ازم پاکستان میں رائج ہو گیا۔ ہندو کہتا ہے کہ خالق مخلوق میں ہاسکتا ہے۔ مسلمان نہیں مانتے۔ توحید کی اسلامی Doctrine یہ ہے کہ خالق خالق ہے 'مخلوق مخلوق ہے۔ خالق مخلوق نہیں بننا' مخلوق خالق نہیں بن سکتی۔ اس کے درمیان ایک دیوار ہے خالق ایک طرف 'مخلوق دوسری طرف۔ کیتھولک مذہب یہ کہتا ہے کہ خالق انسان کے روپ میں آسکتا ہے۔ ہندو کہتے ہیں کہ وہ بت میں سرایت کر سکتا ہے۔ انسانی جسم میں سرایت کر سکتا ہے۔ برگد کے درخت میں سرایت کر سکتا ہے 'سانپ میں سرایت کر سکتا ہے۔ اسی لیے ہندو ۳۶۰ خداؤں کو مانتا ہے۔ اگر خالق سرایت کر سکتا ہے تو جس میں سرایت کیا وہ متبرک ہو گیا۔

یہ کیپٹن خود کو متبرک بنا رہا ہے۔ یہ کہتا ہے خدا مجھ میں سرایت کر رہا ہے۔ میرے اندر بول رہا ہے۔ اسدم سے یہ کٹ چکا ہے۔ اب ہندو ہے چونکہ ہندو اور عیسائی خالق کو مخلوق کہتے ہیں اور رسول کی جگہ اور الفداء استعمل کرتے ہیں 'ہم عیسائی اور ہندو کو قتل نہیں کر دیتے لیکن مسلمان مرتد ہو کر ایسا کرے تو اسلام میں واجب القتل ہے کیونکہ اسلام اس حرکت کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ کھلا شرک ہے اور اللہ تعالیٰ ہر گناہ شہید معاف کر دے 'شرک معاف نہیں کرتا۔ یہ شخص متبرک ہونے کے لالچ میں اللہ اور رسول پاک ﷺ کی توہین کر رہا ہے۔ یہ کہتا ہے۔ اس کی بھوک اس کو اسلام سے اتنی دور لے گئی ہے کہ اب واپسی شاید مشکل ہے۔ دراصل غور سے دیکھا جائے تو یہ شخص "اسلامی ٹھگ ہے۔" اس نے جنرل ضیاء الحق کو بھی اسلام کے نام سے ٹھگا تھا۔ ان سے آکر جھوٹ بولتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے خواب میں کہا ہے کہ "جو ضیاء الحق سے یہ کہو 'ضیاء الحق سے وہ کہو اور ضیاء الحق رونے لگ جاتا تھا' ضیاء الحق نے اسے شورعی کارکن بنایا' اور اس کے سعودی عرب میں قیام و طعام کا بندوبست کر دیا۔ صرف اس لیے کہ ضیاء الحق اسلام کے معاملے میں جذباتی ہو جاتا تھا۔ یوسف علی نے ضیاء الحق کے جذباتی ہونے کا فائدہ اٹھایا۔

یوگ اس کا اصل نام کیپٹن (ر) یوسف علی بھول گئے اور اس کو ابو الحسنین کہنے لگے۔ کیپٹن نے اس نام سے ایک مقامی اخبار میں کالم لکھنا شروع کیا

تو راقم نے بار بار اس اخبار کے سینئر لوگوں سے کہا کہ یہ مولائے علی کرم اللہ وجہہ کی جگہ ہے کہ کوئی خود کو ابو الحسنین کہے۔ راقم پوچھتا ہے آج تک کس مسلمان نے یہ لقب اختیار کیا؟

مجھے کیپٹن یوسف نے خود بتایا کہ اس کے دو بیٹے ہیں۔ ایک کا نام حسن ہے 'دوسرے کا نام حسین۔ اس لیے اس نے ابو الحسنین کا لقب اختیار کیا۔ یہ سراسر ہتک کر رہا ہے۔ حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کے ساتھ ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں گستاخی کر رہا تھا۔ یہ نقل کر رہا تھا ان کی خود کو ان کے قد کے برابر لے جانا چاہتا تھا حالانکہ ان کے پاؤں کی مٹی کے بھی قابل نہیں۔ یہ ضیاء شاہد کا کام ہے کہ اس کو پکڑوادیو اس کو ٹنگا کر دیا۔

لیکن راقم کہتا ہے یہ تین سال سے کام لکھ رہا تھا۔ کسی کو توہین نہ ہوئی کہ اس کو پکڑے۔ راقم نے دو تین بار کالم لکھا لیکن کسی نے توجہ نہ دی۔ اس اخبار کے مالک کو کیا معلوم تھا کہ یہ ان کے اخبار میں اسلام کا نظریہ توحید 'نظریہ رسالت بدل رہا ہے۔ اگر پتہ ہوتا تو وہ مالک اس یوسف علی کو جوتے مار کر نکال دیتے۔ اس شخص نے اکثر شریف لوگوں کو فریب سے یقین دلا رکھا تھا کہ ایک سال میں وہ اسلامی انقلاب لے آئے گا۔ یعنی یہ مرد کامل ہو گا اور سب اس کو رسول اللہ ﷺ کا جانشین سمجھیں گے۔ اس کی روٹی کا مسئلہ پشت ہا پشت تک حل ہو جائے گا۔

ہم Cockroach کو مار دیتے ہیں۔ کیوں؟ تاکہ وہ ہمارا برتن گندا نہ کرے۔ یوسف نے ہمارا برتن گندا کیا ہے۔ اب پاکستان کی حکومت اس کی حدالتیں اور اس کے عوام خود فیصلہ کریں کہ اس کو کیا سزا ہونی چاہیے۔ (خبریں ماہورہ ۱۵ اپریل ۱۹۹۷ء)

طبل جنگ: محمد سعید ثوانہ

(۲۲)

یوسف کذاب 'ضیاء شاہد کا نیا محاذ

یوسف کذاب 'ضیاء شاہد کا نیا محاذ ہے کیپٹن (ر) یوسف علی عرف یوسف

کذاب، حرف (شاتم مولائے علی کرم اللہ وجہہ) "ابوالحسنین" کے متعلق ان کے ایک مداح نے ایک کالم مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۹۷ء کو پیپلز پارٹی کے اخبار "مساوات" لاہور میں لکھا ہے۔ عنوان ہے "مبصر ملن سعید ثوانہ" مولانا ضیاء الحق اور.....

کیپٹن یوسف اب پیپلز پارٹی کے اخبار میں چھپ رہا ہے۔ اپنے اخبار "پاکستان" میں تو Ban ہو چکا ہے۔ اس کالم میں ان کا مداح راقم ضیاء شاہد، جنرل ضیاء الحق اور ملن لوگوں کے خلاف لکھنے کے بعد اپنے پیر بد معاش طریقت "منکر توحید" "منکر ختم نبوت" "منکر اسلام" "شاتم رسول اللہ" یوسف علی کذاب۔ "گستاخ حسن و حسین" کے متعلق یہ الفاظ لکھتا ہے۔ روزنامہ پاکستان میں تین سال تک کالم لکھنے والا "مرد کامل" "انفس و آفاق" "امام وقت" "توحید و رسالت" و "حقیقت انسان" کی تشریح و توضیح "تصوف" کی رو سے کرنے والا۔ "مرشد کامل" کی حقیقت عوام الناس کو (شاید گزشتہ ۳۱ برسوں میں پہلی مرتبہ دنیائے اسلام میں) پہنچانے والا "صوفی" "ابوالحسنین یوسف علی"....

(واہ! مرزا قادیانی غلطی کر بیٹھا جو خود کو نبی بعد نبی کہہ بیٹھا۔ یوسف علی نے "مرد کامل" اور "مرشد کامل" کا نام استعمال کیا، ایجاد کیا۔ اس کا مرد کامل مرشد کامل عرش تک جاسکتا ہے۔ عرش پہ فرش بچھا سکتا ہے۔ نبی کا دیدار کروا سکتا ہے۔ مجھے لڑی کے ٹکٹ کے صرف چھ عدد نمبر بتادے تو صوفی مان لوں گا!!)

"مساوات" کے کالم نگار (اگر یہ خود یوسف علی نہیں ہے تو) یوسف علی کی صفائی دے رہا ہے۔ اس کالم میں لکھتے ہیں کہ "ابوالحسنین صوفی آدمی ہے۔" کیا کسی صوفی نے کبھی اتنی گستاخی کی کہ خود کو ابوالحسنین کا لقب دیں۔ ابوالحسنین کا لقب صرف اور صرف مولائے کائنات جناب علی المرتضیٰ کے لیے مختص رہا۔ وہی حسن اور حسین کے واند تھے۔ اس کیپٹن نے اپنے دو بیٹوں کا نام حسن اور حسین رکھ کر ان کے حوالے سے خود کو "ابوالحسنین" کہلوانا پسند کیا۔ یہ لفظ لکھتے ہوئے راقم کا ہاتھ کانپنے لگا ہے اور یہ گستاخ اس کو اپنا لقب کہتا ہے۔

یہ کالم نگار آگے لکھتے ہیں:

"ابوالحسنین صوفی آدمی ہے جس کو سمجھنا ملاں کے بس کا روگ نہیں" (کیونستوں نے یہی سیکھا ہے کہ "اور نہیں تو صوفیائے کرام اور موبیوں کو لڑا

(دو۔)

"صوفی نے کبھی ملاں کو اپنی صفائی نہیں دی لیکن ابوالحسنین اس کو بے عزتی کو) تمام صوفیائے کرام کی بے عزتی سمجھتے ہوئے اپنی صفائی دیتے ہیں۔ یہ فیصلہ کیپٹن یوسف علی نے کیا ہے کہ وہ صوفی اور راسخ العقیدہ ہے۔ یہ فیصلہ کیپٹن یوسف علی نے کیا ہے کہ ایک بیٹے کا نام حسن اور دوسرے کا حسین رکھ کر وہ ابوالحسنین بن گیا ہے۔ یہ فیصلہ بھی کیپٹن یوسف علی نے کیا ہے کہ وہ مرد کامل اور مرشد کامل ہے۔ یہ فیصلہ بھی کیپٹن یوسف علی نے کیا ہے کہ مرد کامل عرش فرش تک جاسکتا ہے کہ اللہ مخلوق میں سا سکتا ہے رسول اللہ ﷺ اس کے اندر آسکتے ہیں۔ یہ فیصلہ اس کیپٹن نے کیا ہے کہ وہ "انا الحق" ہے اس کے باوجود وہ "بے گناہ" اور "معصوم" ہے کہ (اس کا سر کاٹنے کے بجائے) اس کی توہین اچھی بات نہیں۔ اپنے تین سالہ کالموں کی رو سے کیپٹن یوسف علی "از روئے فقہ اسلام" واجب النفس ہے۔ وہ مشرک ہندو ازم کے فلسفہ "خدا مخلوق میں سا سکتا ہے" (اس لیے ۳۶۰ خدا ہو سکتے ہیں) کا پاکستان میں کھلم کھلا پرچار کر رہا تھا۔ واقعی جس مقام سے صوفی (نام نداد) ابوالحسنین بول رہا ہے (شیطان کے گھر سے) ہم جیسے ظاہری علم رکھنے والے ملاں وہاں نہیں پہنچ سکتے۔

"مساوات" کے کالم نگار کہتے ہیں کہ ضیاء شاہد اور مبصر سعید ثوانہ کی بکواس سے ابوالحسنین کو مرتد و کافر نہیں ٹھہرایا جاسکتا (لیکن شریعت عدالت میں یا سول عدالت میں استغاثہ کی قانونی اور ہمہ گیر پوری کارروائی کے بعد اس شیطان کی "بکواسیات" کا پردہ تو چاک ہو سکتا ہے، سزا تو دلوای جاسکتی ہے؟) پیپلز پارٹی کے اخبار کا کالم نگار راقم کو روزنامہ پاکستان کا چیف ایڈیٹر کالم نگار لکھتا ہے۔ سوچتا ہوں اگر مقدمہ کروں تو کیا "مساوات" معافی نامہ لکھے گا یا جرمانہ ادا کرے گا؟ راقم کو کالم نگار "صوفیوں کا دشمن" کہتا ہے "صوفی بن کر نبوت کا دعویٰ کرنے والے کا تو ہر مسلمان دشمن ہو گا۔

اخبار "مساوات" ضیاء الحق کو "اسلامی ٹھگ کہہ کر دل تو ٹھنڈا کر سکتا ہے لیکن اس ٹھگ نے "سوشلزم کے ٹھگ" کو ٹھنڈا کر دیا تھا۔ اگر بھٹو ٹھگ تھا تو ضیاء الحق ٹھگوں کا ٹھگ تھا!! مساواتی کالم نگار نے دو سوال بہت ٹھیک ٹھیک دانے ہیں۔ پہلا یہ جناب شاہ احمد نورانی، جناب عبدالستار نیازی، جناب طاہر القادری، جناب طالب جوہری، جناب حامد سعید کاظمی اور جناب علامہ عبدالوحید ربانی نے تو

اب تک "ابوالحسنین" کو کافر نہیں کہا حالانکہ وہ تین سال تک اخبار "پاکستان" میں اپنے کالم میں اپنے نظریات کا پرچار کرتا رہا۔ صوفیائے کرام کیوں ان تین برسوں میں خاموش رہے؟ مثلاً کرام تین سال کیوں خاموش رہے؟؟ ان کی مصروفیت کو فور سے دیکھنا ہو گا۔

دوسرا۔ اب جبکہ علماء کرام، صوفیائے کرام اور مشائخ عظام کو "معاہدہ" کا علم ہو چکا ہے تو وہ کیوں خاموش ہیں؟؟ ان کے علم کو فور سے دیکھنا ہو گا۔

یہ رہی اصل بات کہ تین سال روزانہ "مسلسل" پاکستان نے "کفر" چھاپا، مرد کابل کی آڑ میں اس جھوٹے نبی کی بکواس چھاپی، گستاخی، جسارت، کفر چھاپا تو کیا اس پاکستان میں "سچ کوئی عام دین نہیں رہا جو اس کا توہنس لیتا۔ کہاں مکی شریعت کو رٹ؟ کہاں مکے اسلام سے واقفیت رکھنے والے وکیل، استاد، پروفیسر، کالم نگار، رائیٹر، فلسفی، صدر پاکستان، دانشور، طالب علم؟؟؟ کیا خیاہ شاہد اور سعید ثوانہ جیسے لوگوں کو اب مدس بننا پڑے گا؟ خیاہ شاہد تو خود کہتا ہے کہ میں عاصی مسلمان ہوں، گناہ گار ہوں لیکن کیا عاصی مسلمان اور گناہ گار نبوت کے جھوٹے دعویدار کو بے نقاب نہیں کر سکتا اور یہ بھی خیاہ شاہد کی کسر نفسی ہے ورنہ وہ عربی زبان میں پنجاب یونیورسٹی کا گولڈ میڈلسٹ ہے۔ ایم اے کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اول آیا تھا۔ اس نے تھوڑی بہت دینی تعلیم بھی حاصل کی ہے پڑھا بھی ہے..... کیا "مسادات" کا کام نگاران سے زیادہ تعلیم یافتہ ہے، زیادہ عربی جانتا ہے، زیادہ قرآن و حدیث کا طالب علم رہا ہے، زیادہ بڑا صحافی ہے، زیادہ بڑا لکھنے والا، سوچنے والا ہے۔

راقم کیپٹن یوسف سے کہتا ہے۔ جب آپ نے مجھے مکہ مکرمہ کا ایڈریس دیا تھا تو ہم نے وہاں سے "پ" کے کوائف کا پتہ کیا تھا۔ جو مواد ہمارے پاس ہے وہ تمہیں بھی پریشان کر دے گا۔

راقم اخبار "مسادات" سے کہتا ہے "بھٹو نے تو اپنی زمینیں اپنے مزارعین میں نہیں بانٹی تھیں۔" سعید ثوانہ نے بانٹی تھیں۔ اگر بھٹو ازم پہ چلتا ہے تو پاکستان اور اسلام کو "بریکیں لگانے" کے بجائے پاکستان، مسلمانوں اور اسلام کو تقویت پہنچانے کا تہیہ کرو۔ اگر گولہ باری کے لیے آپ نے میجر سعید ثوانہ سے ٹینکوں کی جنگ لڑی ہے تو "پینلز پارٹی" کا ٹریک ریکارڈ ہے کہ "اس کی توپ چلتے چلتے رکتی

ہے" الحمد للہ ہمارا ٹریک ریکارڈ ہے کہ "ہم خالد بن ولید" کے ادنیٰ شاگرد ہیں، دشمن کے ہاتھ اٹھوا دیتے ہیں" مار کر گرفتار کر کے لے آتے ہیں پھر چائے پلاتے ہیں۔ کیپٹن یوسف علی کا ٹریک ریکارڈ ہے کہ وہ جنرل کو ٹھگتا ہے، ہمارا ٹریک ریکارڈ ہے کہ مستری کی طرح ہم جنرل کی مرمت کر کے معاوضہ بھی نہیں لیتے۔

"مسادات" کے اس کالم میں راقم کو "جاہل" کہا گیا ہے۔ ہاں ہم جاہل ہیں کہ "گول گپے" نہیں بنا سکتے، "لفظی" نہیں بنا سکتے لیکن ملاحظہ کیجئے ماہنامہ "آتش فشاں" فروری ۱۹۸۰ء ہماری تربیت "فوجی" کی تھی۔ روس نے جب افغانستان میں فوج اتار دی تھی تو پاکستان میں تشویش کی لہر دوڑ گئی تھی۔ سینکڑوں کالم لکھے گئے کہ اب روس گرم پانیوں کی طرف آئے گا، اب پاکستان پہ بھی حملہ ہو گیا۔

راقم نے جنوری ۱۹۸۰ء میں پنجاب یونیورسٹی میں کانفرنس قلم کیا۔ کیوں اور پروفیسر فتح نصیب کی موجودگی میں ایک حاجی صاحب کو سامنے بٹھا کر ایک انٹرویو بنایا۔ (صفحہ ۲۰ تا ۲۲) جس میں افغان قوم کو مژدہ فتح سنایا۔ روس کی شکست کی پیش گوئی کی، روس میں ہنگامہ دیش بننے کی پیش گوئی کی اور روس کی شکست کے ۱۸ اعداد و احوال تحریر کئے۔ (شمارہ میرے پاس ہے، جوابی لفافہ بھیج کر فوٹو میٹ منگوا سکتے ہیں۔ آتش فشاں فروری ۱۹۸۰ء)

آپ بھی (اس زمانے کی رو سے جاہلانہ) ۱۸ اعداد و احوال پڑھئے:

- ۱۔ اس جنگ سے پوری افغان قوم مسلح ہو جئے گی چونکہ قوم پورے ملک میں پھیلی ہوئی ہے اس لیے اس قوم کو شکست دینا ناممکن ہے۔
- ۲۔ ابتدائی فوجی تربیت پوری افغان قوم نے حاصل کر رکھی ہے۔ روسی قیدی خود اپنے ہتھیار افغانوں کو چلانا سکھادیں گے۔ روس کی جوتی روس کے سر پہ پڑے گی۔
- ۳۔ پوری عالمی برادری افغان قوم کا ساتھ دے گی۔
- ۴۔ عالم اسلام میں جہاد کا فتویٰ مل جائے گا پھر یہ کفر اور اسلام کا جھگڑا بین جائے گا۔
- ۵۔ افغان قوم شہید ہو کر بھی جیت جائے گی۔
- ۶۔ افغانستان روس کے لیے دیت نام ثابت ہو گا۔
- ۷۔ جس قوم کی اکل نسل (بچے) چھاتیوں پہ گریڈ باندھ کر شہادت حاصل

کرنے کا جذبہ رکھتے ہوں اس قوم کو کیسے مغلوب کیا جاسکتا ہے؟
روٹی کیس بھی اکیلے نہیں نکلے اس لیے انہیں شکست ہوگی۔

۸- افغانستان میں روس کی افواج منتشر ہو جائیں گی اس لیے انہیں شکست ہوگی۔

۹- افغان قوم روسیوں کو قتل کر کے زندہ رہے گی۔

۱۰- روسی ہر جگہ کمزور ہیں (فوجی لحاظ سے) اس لیے انہیں شکست ہوگی۔

۱۱- افغانستان روسی فوج کا قتل بن جائے گا۔

۱۲- پوری افغان قوم کا شکوف اور مشین گن کی دیوانی بن جائے گی۔ یہ مشین گن روسیوں سے چھیننا ان کا محبوب مشغلہ بن جائے گا اس لیے حکومت پاکستان کو چاہیے کہ وہ اسلحہ خریدنے کے مرکز کھول دے ورنہ وہ اسلحہ نیپول تک پھیل جائے گا۔

۱۳- ہمیں مجاہدین افغان فوج سے لڑ رہے تھے، دونوں افغان تھے علاقہ جانتے تھے اب افغان فوج مجاہدین سے مل جائے گی۔ جب تک روسی علاقہ جانتے لگیں گے یہ روسی فوج کو سمجھ جائیں گے۔

۱۴- چین، بھارت، سمرقند اور تاشقند سے افغان مسلمانوں کو مدد آئے گی۔ افغان بچہ بچہ لڑے گا، عورتیں بھی لڑیں گی، نفرت بڑھے گی۔

۱۵- تمام عالم اسلام روس سے متنفر ہو جائے گا۔ روس کی بوڑھی مایہ نعلیہ قیادت ہے، عقل سے کام نہیں لے رہی۔

۱۶- روسی حملہ کی وجہ سے افغان خانہ جنگی ختم ہو جائے گی۔ اب سب روس سے لڑیں گے انہی سے ردعمل چھینیں گے، انہی کا راشن کھائیں گے، پھڑول لیں گے۔

۱۷- روس اب تنکا ہو گیا ہے، اس کا ذوال شروع ہو چکا ہے اور شکست کھا کر واپس ہو گا۔ روس خود اپنے عوام کو مطمئن نہ کر سکے گا۔ اب روس کے اندر بنگلہ دیش بنے گا۔

(جنرل حمید گل نے یہ مضمون پڑھ کر ایک فقرہ کہنا تھا "Incomprable" یاد رہے اس جاہل نے جنگ شروع ہوتے ہی وہ حوالہ لکھ دیئے تھے جن سے روس کی شکست یقینی تھی۔)

اب کیپٹن (تازہ ترین مرد کامل کی آڑ میں نبوت کا دعویٰ دار) یوسف علی کو راقم کہتا ہے:

کیپٹن یوسف علی تم ننگے ہو چکے ہو۔ جیٹز پارٹی کے پیچھے چھپنے کی کوشش نہ کرو۔

اب تمہارا ذوال شروع ہے۔ تم اپنی "صوفی ازم" کی نئی تاویلوں سے کبھی مسلمانوں کو مطمئن نہ کر سکو گے۔ تمہارا نظریہ یہ ہے کہ "خالق مخلوق میں ساسکتا ہے" اور "مخلوق خالق میں ساسکتی ہے" یہ اسلامی نظریہ نہیں ہے، ہندوؤں اور عیسائیوں کا نظریہ ہے کہ "خدا انسان کی شکل میں اس سرزمین پہ آسکتا ہے" "برگہ کے درخت میں آسکتا ہے" "دیوی دیوتا کے اندر ساسکتا ہے" "رام کے اندر آسکتا ہے" اور "بت کے اندر آسکتا ہے۔"

تم نے دیکھا و دانستہ ظلم کیا۔ ہندو یہ کہتے تو ہم کہتے کہ تم ہندو دھرم والے بھی تو کہتے ہو لیکن اگر مسلمان یہ کہے تو فقہ کی رو سے قابل مواخذہ ہے۔ اب تم پر مقدمہ کیا جائے گا۔ سلمان رشدی کی طرح تم جہنم میں جاؤ گے وہاں وہ صوفی نہیں ہوں گے جن کی عزت بچانے کے لیے تم تاویلیں گھڑنے لگے ہو، ہاں تمہارے جیسے "شیطان" ہوں گے۔ اب جاؤ جہنم میں، یہی تمہاری تقدیر میں لکھا ہے۔ یہ کہتا ہے میجر ملاں سعید ٹوانہ، جتنا دھوکہ دینا تھا دے چکے اب مسلمان بھٹو ازم (پاکستان کو بریکیں لگاؤ) یوسف ازم اور سلمان رشدی ازم کے دشمن بن چکے ہیں۔ اب پاکستانی آزمودہ سپاہی، ایک صوفی باپ کا مجاہد بیٹا یہ کہتا ہے "اپنے استاد سلمان رشدی کے پاس بھاگ جاؤ ورنہ قتل ہو جاؤ گے" دیکھ لینا ہر شاتم رسول، قتل ہو گا۔ دنیاوی لالچ نے حمیس مردا دیا، کہیں کا نہ چھوڑا۔

برطانیہ کی نیشنل لائبریری، امریکہ میں ہیریاسٹ کی لائبریری اور جرمن لائبریری کے اگر کوئی "صوفی" مرد کامل، مرشد کامل صرف ۵۰ میں سے ۶ نمبر پہلے درست بتا دے تو وہ ہر ہفتہ ایک بلین ڈالر کما سکتا ہے۔ چندہ لینے کی کیا ضرورت ہے، ٹرسٹ کے لیے مختص پناٹ اپنے نام لگوانے کی کیا ضرورت ہے۔ یوسف اگر تم صوفی ہو، اگر عرش تک جانے کا دعویٰ کر چکے ہو ذرا لائبریری کے قبل از وقت ۶ نمبر ہی بتا دو۔ جھوٹ، دغا، مکاری، دھوکہ اور حیاری کیا صوفی کرتا ہے؟ ناشتہ راحت بیکری کا کھاتے ہو، ہونڈا اکارڈ پر پھرتے ہو اور صوفی بنتے ہو؟ ہوس کو صوفی ازم کا چاہ

پہناتے ہو اور سمجھتے ہو کہ تاویلوں سے بچ جاؤ گے۔ تین سال تک لکھے گئے کام شرعی عدالت میں ہمارے وکیل کے ذریعے اب تمہارے سامنے نہیں گے (جاگ اٹھا ہے مسلمان) آگیا ہے خالد بن ولیدؓ کا لنگر..... ہمیں مال ہونے کا طعنہ دینے والے سن لیں کہ ہم منکرین اور جھوٹوں کے خلاف جنگ جاری رکھیں گے۔ ضیاء شاہد سنٹر فار ورڈ کلین رہے گا اور ہم فل بیک بن کر گوں نہیں ہونے دیں گے۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۲۸ اپریل ۹۹ء)

خاص مضمون: اسحاق چوہدری

(۲۳)

کیا یوسف کذاب کی تردید تسلیم کر لینی چاہیے؟

۱۳ سو سال سے تمام مسلمان بالاتفاق یہ مانتے آئے ہیں اور قیامت تک مانتے رہیں گے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔ ختم نبوت کے متعلق قرآن پاک کی تصریح کا یہی مطلب صحابہ کرام نے سمجھا تھا اور اسی لیے انہوں نے ہر اس شخص کے خلاف جنگ کی جس نے حضور اکرمؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا۔ اسی بنا پر مسلمانوں نے آج تک اپنے درمیان کسی ایسے شخص کو برداشت نہیں کیا جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو اور نہ انشاء اللہ آئندہ بھی کریں گے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے گزرے انبیاءؑ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور خوب حسین و جمیل بنائی مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو۔ لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی پر اظہار حیرت کرتے ہوئے کہتے کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی۔ وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ یعنی میرے آنے پر نبوت کی عمارت مکمل ہو گئی ہے۔ اب کوئی جگہ باقی نہیں ہے جسے پر کرنے کے لیے کوئی نبی آئے۔

اس خوبصورت اور مکمل عمارت سے ایک اینٹ اکھاڑنے کی جسارت ۱۹

ویں صدی کے آخر میں مرزا غلام احمد نے کی اور قادیانی فرقہ کی بنیاد رکھی۔ مگر وہ اپنے ناپاک مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا اور مسلمانوں نے اس فتنے کا سرکچل کر دم لیا۔ اب ۲۰ ویں صدی کا آخر ہے اس دوران گستاخان رسول پیدا ہوتے رہے اور اپنے انجوم بد کو پہنچتے رہے مگر کسی نے دعویٰ نبوت کر کے خوبصورت عمارت سے اینٹ اکھاڑنے کی کوشش نہیں کی۔ اب اگر ابوالحسنین یوسف علی نامی ایک شخص نے ایسی باتیں کی ہیں جنہیں سن کر جید علماء کرام اس نتیجے پر پہنچے کہ ابوالحسنین یوسف علی نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نفوذ باللہ آخری نبی ہوں اور نبوت کا تسلس ہوں۔ ۲۷ علماء کرام نے متفقہ طور پر یہ فتویٰ دیا ہے کہ یوسف علی کذاب ہے اور واجب القتل ہے۔ جب اخبار میں اس کا چچا ہوا تو پاکستان کے مسلمانوں کو یقین تھا کہ خدا اور رسولؐ کے نام پر حاصل کی ہوئی اس مملکت کے حکمران جنہوں نے مقام رسالت کے تحفظ کا حلف اٹھا رکھا ہے فوراً اس کا نوٹس لیں گے اور باقاعدہ تحقیق کرانے کے بعد اس فتنے کو ابتداء ہی میں کچلنے کے لیے کوئی اقدام کریں گے۔ مسلمانوں کو یقین تھا کہ کچھ بھی ہو پاک سرزمین پر تخت ختم نبوت تک پہنچنے والے پاؤں سلامت نہیں رہ سکتے وہ ہاتھ جو سرتاج انبیاءؑ کے گریبان تک پہنچنے کی گستاخی کرے گا شل کر دیا جائے گا۔

افسوس اس بات پر ہوا کہ کسی طرف سے کوئی جنبش نہ ہوئی۔ کسی نے مب کشائی نہ کی۔ حضور اکرمؐ کی نبوت کے سلسلے میں اس قدر بے اعتنائی برتی گئی اس دوران یوسف علی نے لاکھوں روپے خرچ کر کے اخبارات میں اشتہار چھپوا دیا کہ ”میں نے دعویٰ نبوت نہیں کیا“ یعنی اپنی جسارت کی تردید کر دی۔ ایک طرف حکومت کی خاموشی، جید علماء کرام کے متفقہ فتویٰ کو اہمیت نہ دینے اور یوسف علی کی ڈھٹائی کے ساتھ تردید کی اشاعت سے لوگوں کے ذہنوں میں مختلف سوالات کا بھرنا اور پیدا ہونا ماری امر تھا اور یوسف علی کے بارے میں طرح طرح کی باتیں ہونے لگیں اب سوال یہ ہے کہ تردید وہ شخص کرتا ہے جس سے سوا کوئی بات ہو جائے اور وہ اپنی بات پر شرمسار ہو لیکن یوسف علی نے جو کچھ کہا وہ شعوری طور پر کہا اور اس کی تذبذب اور دیکھ بھال کیسٹیں موجود ہیں جن کی تردید ممکن نہیں۔ اس قسم کے لوگوں کی طرف سے تردید اور گول مول اور گھبرا کر بات کرنا کوئی نئی بات نہیں۔ مرزا غلام احمد بھی نبوت کا انکار کرتا تھا بلکہ کئی سال تک کرتا رہا اور سادہ

لوح مسلمان اس کے جال میں پھنستے رہے۔ ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۸ء کے عرصہ کے دوران مرزا غلام احمد ایک مبلغ اسلام اور غیر مسلم حمد آوروں کے مقابلے میں اسلام کی مدافعت کرنے والا مناظر تھا۔ اس کا پر زور اصرار تھا کہ اس کے عقائد تمام مسائل میں وہی ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں۔ اگرچہ اس کی تحریروں میں طرح طرح کے عقلی دعوے دیکھ کر مسلمان کھٹکتے تھے مگر مرزا اپنے اقوال کی توجیہات کر کے مسلمانوں کو مطمئن کر دیتا تھا۔ دسمبر ۱۸۸۸ء میں اس نے بیعت کے لیے اشتہار دیا اور ۱۸۸۹ء کے آخر سے بیعت لینا شروع کر دی۔ اس وقت اس نے صرف محدود وقت اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا اور مسیح علیہ اسلام سے اس بنا پر اپنی مماثلت ظاہر کی کہ جس مسکینی کی حالت میں وہ تھے اسی حالت میں بقول مرزا میں بھی دعوت و تبلیغ کا کام کر رہا ہوں۔

اس زمانہ میں عام مسلمان مرزا غلام احمد کے متعلق اچھے خیالات رکھتے تھے البتہ ان کی نظروں میں یہ بات کھٹکتی تھی کہ وہ اپنے آپ کو تمام ادبیائے امت سے افضل کہتا ہے۔ ۱۸۹۱ء میں اس نے مسیح علیہ اسلام کی موت کا اعلان اور خود مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا جس سے مسلمانوں میں کھلبلی مچ گئی۔ ۱۹۰۱ء میں مرزا نے اپنے نبی ہونے کا واضح اعلان کر دیا اور اپنی تحریروں میں اس نبوت و رسالت کو ناقص، جزوی وغیرہ کے الفاظ سے محدود کرنا ترک کر دیا۔

جلال الدین خٹس نے اپنی کتاب ”منکرین خلافت کا انجام“ میں اس کے متعلق یہ تصریح کی ہے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے بعض تحریروں میں حضرت اقدس (یعنی مرزا صاحب) نے اپنے نبی ہونے سے انکار کیا اور لکھا کہ ”پس نبی نہیں بلکہ محدث ہیں۔ اس کے بارے میں مرزا بشیر الدین نے ”حقیقت النبوت“ میں لکھا ہے کہ ۱۹۰۱ء میں عقیدے میں تبدیلی کر لی گئی اور ۱۹۰۱ء سے پہلے کے حوالے جن میں مرزا صاحب نے نبی ہونے سے انکار کیا ہے اب منسوخ ہیں اور ان سے حجت پکڑنی غلط ہے۔

۱۹۰۳ء میں مرزا صاحب نے ایک دعویٰ یہ بھی کیا کہ وہ کرشن ہیں (لیکچر سیکلوت از مرزا صاحب مورخہ ۲ نومبر ۱۹۰۳ء)

اب آئیں اس نئے دعویٰ کی طرف جو اپنا نام ابوالحسنین یوسف علی بتلاتا ہے۔

ابوالحسنین یوسف علی نے اپنے عقائد کے بارے میں تردید کر کے کوئی نئی بات نہیں کی۔ ختم نبوت کے متعلق مرزا صاحب کا ابتدائی عقیدہ وہی تھا جو تمام مسلمانوں کا ہے ”ازالہ اوہام“ میں لکھتا ہے کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی کے بعد ہرگز نبی نہیں ہو سکتا پھر لکھتا ہے کہ قرآن کریم بعد خاتم النبیین کسی رسوں کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا ہو یا پرانا۔ ”ایام الصلح“ میں لکھتا ہے کہ پس یہ کس قدر جرات، دھڑی اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے قرآن کو عملاً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے۔ وہ کہتا ہے میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ اہلسنت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم اثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔

مرزا غلام احمد کا ایک بیان ۲۳ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو جامع مسجد دہلی میں پڑھ کر سنایا گیا جس میں اس نے کہا کہ ”میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ خدا (جامعہ مسجد دہلی) میں کرتا ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔“

”آئینہ کمالات اسلام“ میں مرزا غلام احمد نے لکھا کہ میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث اور اللہ کا کلیم ہوں۔ مرزا کا ایک تحریری بیان ۳ فروری ۱۸۹۲ء کو ایک جلسہ عام میں پڑھ کر سنایا گیا جس میں کہا گیا تھا کہ :

”تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ ”فتح الاسلام و توضیح المرام و ازالہ اوہام“ میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک لحاظ سے نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے۔ یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کی رو سے بیان کئے گئے ہیں ورنہ حاشا و کلام مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے۔ سو میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ان غفلتوں سے ناراض ہیں اور ان کے دلوں پر یہ الفاظ شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا عطف میری طرف سے سمجھ لیں کیونکہ کسی طرح مجھ کو مسلمانوں میں تفرقہ اور نفاق ڈالنا منظور نہیں ہے بجائے

لفظ نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ میں اور اس کو یعنی لفظ نبی کو کاٹا ہوا خیال فرمائیں۔

مرزا کی مذکورہ عبارات و بیانات کا مقصد مسلمانوں کے دلوں میں اپنے لئے جگہ بنانا تھا اور اس میں قدرے کامیابی کے بعد مرزا نے پادشاہی نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اس دعوے کی ایک شکل نہ تھی بلکہ مختلف مواقع پر متعدد شکلیں تھیں۔

”حقیقت الوحی“ میں مرزا لکھتا ہے ”بعد میں خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی، اس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا، مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔“ ”تجلیات الہیہ“ میں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ”اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والہ نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو نہیں سکتا مگر وہی جو پیسے سے امتی ہے پس اس بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔“ یہ بھی لکھا کہ ”اس امت میں نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس کے مستحق نہیں“ اس کے بعد مرزا نے اپنے پیروں کا روں کو مسلمان اور دوسرے تمام لوگوں کو غیر مسلم قرار دے دیا اور ان سے معاشی اور سماجی رشتے نالتے منقطع کر لیے۔

مرزا صاحب کے بدلتے ہوئے موقف، پہلے نبوت سے انکار پھر اصرار سے یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ جو لوگ علم رکھتے ہوں وہ اگر کوئی بات شعوری طور پر بر ملا کہیں تو ان کی طرف سے محض نتائج سے بچنے کے لیے تردید کوئی معنی نہیں رکھتی سوال یہ ہے کہ کیا مرزا غلام احمد کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کا مطلب کیا ہے اور عاشقان رسولؐ کا اس پر کیا رد عمل ہو گا؟ اچھی طرح معلوم تھا۔ اسی لیے وہ برصغیر میں انگریزی حکومت کو اپنے لیے تحفظ کی چھتری سمجھتا تھا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ جب کوئی نبوت کا جھنڈا دعویٰ کرتا ہے تو مسلمانوں پر سنت حضرت صدیق اکبرؓ کی پیروی واجب ہو جاتی ہے۔ اس نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے کہا ”یہ تو سوچو کہ اگر تم اس گورنمنٹ (برصغیر میں انگریز کی حکومت) کے سائے سے باہر نکل جاؤ تو پھر تمہارا ٹھکانا کہاں ہے۔ اسی سلطنت کا بھلا نام تو لو جو تمہیں اپنی پناہ میں لے لے گی۔ ہر ایک اسلامی سلطنت تمہیں قتل کرنے کے لئے دانت نہیں رہی ہے کیونکہ ان کی نگاہ میں تم کافر اور مرتد لٹھر چکے ہو تو تم اس

خدا داد رحمت کی قدر کرو ذرا کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھ لو کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ سنو انگریزی سلطنت تمہارے لیے ایک رحمت ہے۔“ (اپنی جماعت کے لیے ضروری نصیحت از مرزا غلام احمد مندرجہ ”تبلیغ رسالت“ جلد دہم) مرزا غلام احمد جہاد کو بے ہودہ خیالات قرار دیتا رہا۔ اسی طرح کذاب یوسف علی قرآن پاک کے اب تک ہونے والے تراجم اور تفسیر کو غلط قرار دے رہا ہے اور نجانے کونسا دین گھڑنے کے چکر میں ہے۔

مرزا غلام احمد کو تو انگریزوں نے امت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لیے کھڑا کیا تھا اور اس کی سرپرستی کی تھی۔

مسلمانان پاکستان خصوصاً ”حکومت کو اس امر کا بھی جائزہ لینا ہو گا کہ کذاب یوسف کی پشت پر کون لوگ ہیں؟ کیونکہ یہ ایک سازش نظر آتی ہے۔“

۵۳-۱۹۵۲ میں قادیانیت کے فتنہ کے خلاف تحریک میں مسلمانوں کے تمام گروہ ایک ہو گئے تھے۔ ۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء کو برکت علی ہال لاہور میں آں مسلم پارٹیر کنونشن ہوا جس میں ایک مجلس عمل بنی جو مولانا ابوالحسن محمد احمد قادری صدر جمعیت علماء پاکستان، مولانا امین احسن اصنامی جماعت اسلامی، ماسٹر تاج الدین انصاری مجلس احرار اسلام، شیخ حسام الدین مجلس احرار اسلام، مولانا عبدالحلیم قاسمی جمعیت علماء اسلام، مولانا محمد طفیل جمعیت علماء اسلام، مولانا محمد بخش مسلم جمعیت علماء پاکستان، مولانا غلام محمد ترغم حزب الاحناف، مولانا غلام امین حزب الاحناف، مولانا داؤد غزنوی جمعیت اہل حدیث، مولانا عطاء اللہ حلیف جمعیت اہل حدیث، مولانا نصر اللہ خاں عزیز جماعت اسلامی، حافظ کفایت حسین ادارہ تحفظ حقوق شیعہ، مفتی علی شمس ادارہ تحفظ حقوق شیعہ، مولانا نور الحسن بخاری تنظیم اہل سنت والجماعت، صاحبزادہ فیض الحسن انجمن سجادہ نشیناں پنجاب، مولانا عبدالحق ہزاروی انجمن سجادہ نشیناں پنجاب، علامہ علاؤ الدین صدیقی، مولانا اختر علی خان اور مولانا مرتضیٰ احمد خان میٹنگ پر مشتمل تھی۔

یہ حضرات اگر آج زندہ ہوتے تو یوسف علی کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اب حالت یہ ہیں کہ پیسے اس ملک میں دانستہ فرقہ واریت پھیلانے کی مختلف مسالک کو تیس میں لڑایا گیا۔ مساجد اور امام بارگاہیں انسانی خون سے رنگین کی گئیں اور پھر اچانک جھوٹے مدعی نبوت نے سر اٹھالیا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ حالت سے

تاجائز فائدہ اٹھانے کے لیے دشمنانِ اسلام و پاکستان نے یوسف علی کی بیٹی پر ہاتھ بیکھرا ہوا اور یوسف علی اس سازش کا پرزہ ہو۔ بہر حال اس سازش کا سراغ لگانا اب صاحبِ اقتدار لوگوں کی ذمہ داری ہے اور اس میں تاخیر کے بھیانک نتائج بھی برآمد ہو سکتے ہیں کیونکہ عاشقانِ رسول نے قانون اپنے ہاتھ میں لے لیا تو یہ کسی کے لیے بھی بہتر نہیں ہو گا۔

حضرت صدیق اکبرؓ کے اور میں مدعیانِ نبوت میں سے کسی کی تردید بھی قبول نہیں کی گئی تھی، صرف ایک مدعی صلیبہ شام کی طرف بھاگ گیا تھا۔

کذاب یوسف علی کی جسارت سے مقدمِ نبوت آج پھر خطرناک موڑ پر پہنچا ہوا ہے۔ اگر اس کی حفاظت نہ کی گئی تو قیامت کے دن ہم سب کی بخشش کا کوئی امکان نہیں۔ ایسے لوگوں کے باطل نظریات اور خیالات کا اندر وہ خلیفہ قادیان مرزا بشیر الدین کے اس خط سے بہرہ رکھتا ہے جو اس نے ملعون راجپال کے راصل جہنم کئے جانے کے بعد غازی علم الدین کے بارے میں دیا تھا، کہتا ہے:

”وہ خبیث انصاری اور گندے لوگ جو انبیاء کو گالیاں دیتے ہیں ہرگز اس قابل نہیں کہ اس کی تعریف کی جائے، ان کی قوم، مگر اپنے اندر دین داری اور اصدق رکھنے کی مدعی ہے تو اس کا فرض ہے کہ ایسے فعل کی مذمت کرے اس طرح اس قوم کا جس کے جو شیعے آدمی قتل کرتے ہیں خود انبیاء کی توہین کی وجہ سے ہی وہ یہ کریں، فرض ہے کہ پوری شدت سے ساتھ ایسے لوگوں کو دہرایا جائے اور اس سے ظلم و برات کرے۔ نبیاء کی عزت کی حفاظت قانون شکنی کے دریغ نہیں ہو سکتی۔ وہ نبی بھی کیا نبی ہے جس کی عزت بچانے کے لیے خون سے ہاتھ رنگے پڑیں، جس کو بچانے کے لیے پناہ دین چاہ کرنا پڑے۔ یہ سمجھنا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت کے لیے قتل کرنا جائز ہے، سخت نادانی ہے۔ وہ لوگ جو قانون کو ہاتھ میں لیتے ہیں وہ بھی مجرم ہیں اور اپنی قوم کے دشمن ہیں، درجہ ان کی بیٹھ ٹھونکتا ہے وہ بھی قوم کا دشمن ہے۔“ (۱۹ اپریل ۱۹۳۹ء اخبار الفضل قادیان)

سب دیکھ سکتے ہیں کہ مگر آج پاکستانی مسلمان خاموش رہتے ہیں تو وہ تو ایک طرح سے مرزا بشیر الدین قادیانی کے راستے پر چل رہے ہیں۔

مت مسد کا شیرازہ بکھیرنے کے لیے یوسف علی جیسے لوگ درپردہ سازش میں مصروف رہتے ہیں اور اپنے مقصد کے حصول کے لیے کچھ بھی کر

گزرتے ہیں۔ ۱۹۵۳ء میں ڈسٹرکٹ جج کہیں پور کی عدالت میں آنے والا ایک مشہور مقدمہ اس کا ثبوت ہے۔ ایک مرزائی عورت مسماۃ الکرم کا نکاح کیپٹن نذیر سلمان سے ہو گیا۔ یہ نکاح دانستہ کروایا گیا۔ اس انکشاف پر کہ امۃ الکرم کا مذہب اسلام نہیں ہے۔ کیپٹن نذیر نے اسے طلاق دے دی اس پر ڈسٹرکٹ جج کہیں پور کی عدالت میں مقدمہ پیش ہوا۔ یہ دور تھا جب تحریک مرزائیت کو ہر پاکستانی نے سمجھ لیا تھا اور اس کے مضمرات عوام کے سامنے آگئے تھے۔ ۲ جون ۱۹۵۲ء کو ڈسٹرکٹ جج کہیں پور شیخ محمد کبیر نے فیصلہ سنایا کہ قادیانی مسلمانوں کا فرقہ نہیں ہے اس لیے مرزائی عورت کا نکاح مسلمان مرد سے نہیں ہو سکتا۔

مسلمانانِ پاکستان کذاب کی تردید پر نہ جانیں بلکہ یہ معلوم کریں کہ یوسف علی گے چل کر کیا کیا گل کھلانے کا ارادہ رکھتا ہے کیونکہ جن ممتاز علماء کرم نے کذاب یوسف علی کے خلاف فتویٰ دیا ہے، جن میں حافظ علامہ زبیر احمد ظہیر، مولانا محمد شفیع جوش، مولانا محمد ادریس، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد ایوب، مولانا بشیر احمد ہاشمی، جنرل (ر) ایم ایچ انصاری، مولانا سیف مدین سیف اور مولانا حسین احمد اعوان کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ اس کا مقدمہ ایسا نہیں ہے کہ ان کی شہادت کو نہ مانا جائے۔ ان حضرات کو کذاب یوسف علی کی ڈیو اور ویڈیو کیسٹیں دکھائی گئیں۔ اس کا اہتمام روزنامہ خبریں کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد نے اپنے دفتر میں کیا تھا۔ یہ تمام حضرات صیاد شاہد اور ان کے اخبار ”خبریں“ کے ممتوں احسان ہیں کہ وہ فتنہ یوسف علی کے سر اٹھانے سے قبل ہی اسے کچلنے کے لیے کمر بستہ ہو گئے۔

ملعون یوسف علی جس طرح آیات قرآنی کا غلط بلکہ اپنی مرضی کا ترجمہ کر کے مریدوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے مرزائیوں کا بھی یہی رویہ تھا۔ ۱۹۲۵ء میں بندے ماترم ہاں امرتسر میں گیا وہ بیچے دن مرزا بشیر الدین نے اپنے حلقے کا اعلان کیا اور شر کے مسلمانوں کو شرکت کی دعوت دی۔ اس جلسہ میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری بھی موجود تھے۔ جلسہ گاہ کے گرد مرزائیوں سے مکمل انتظام کر رکھا تھا۔ سی سی ڈی انتظامی امور سے لیس تھی۔ مرزا بشیر الدین نے تقریر کے دوران ایک حدیث کے الفاظ غلط پڑھ دیئے۔ اس پر شاہ بخاری نے مرزا بشیر کو ٹوکا لیکن وہ اپنی ضد پر اڑا رہا جس سے جلسہ گاہ میں ہنگامہ ہو گیا اور پولیس کو طلب کرنا پڑا اور مرزا بشیر الدین کو پولیس نے اپنی حفاظت میں لے کر ہاں کے عقی

دروازہ سے باہر نکالا۔

اس قسم کے کئی ایک واقعات ہیں۔ ایسے لوگ بھی تردید ابھی اسٹ پیچر،
کبھی الفاظ کی شعبہ بازی سے اپنے مذموم مقاصد کو آگے بڑھانے کی کوشش کرتے
ہیں۔

(اس مختصر مضمون کی تیاری میں کتاب ”ختم نبوت“ ”قادیانی مسئلہ“ ”
مولانا ابوالاعلیٰ مودودی“ حیات امیر شریعت (جانباز مرزا) اور ”فضائل صحابہ“ و
اہل بیعت مولانا محمد علی حسین ابکری سے استفادہ کیا گیا۔) (روزنامہ خبریں لاہور: ۲۵ مارچ ۱۹۹۷ء)

ادارتی نوٹ

(۲۴)

ایک اور کذاب کا ظہور

”خبریں“ کی ایک رپورٹ کے مطابق ڈیفنس کالونی لاہور میں ایک
بھگوڑے فوجی یوسف نے ”آخری نبی“ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور ایسے عقائد و
نظریات کی تبلیغ کر رہا ہے جو اسلام سے متصادم ہیں۔ اس نے (نعوذ باللہ) خدائے
راشدین کے نام پر اپنے خلیفہ بھی مقرر کر رکھے ہیں اور خوبصورت لڑکیوں کو
روحانی نکاح کا جھانسہ دے کر اپنی خلوت میں بلاتا اور ملتا ہے۔ اس طرح اس نے
کئی لڑکیوں سے زیادتی کی ہے وہ کہتا ہے کہ اس کا ”ہم شکل“ عورتوں سے ملتا ہے
اور اسے حضور اکرمؐ نے (نعوذ باللہ) تفصیلی مشاہدہ کے بعد خلافت عظمیٰ عطا کی ہے
کیونکہ وہ حضورؐ کے معیار پر پورا اترتا ہے۔ وہ حضرت جبرائیل سے اپنی ملاقات کا
ذکر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول خدا کے بارے میں بھی متعدد خرافات بکاتا
ہے۔ اس کی چکنی چڑی باتوں کے باعث بعض لوگ گمراہ ہو رہے ہیں جن میں بعض
تاجر بھی شامل ہیں۔

بچوں سال سے زائد عمر کا یوسف علی بلاشبہ مرتد ہے اور اس نے نبوت کا
دعویٰ کر کے اسلام اور ملی قانون کی شدید خلاف ورزی کی ہے۔ پاکستان میں یہ

قانون موجود ہے کہ حضور اکرمؐ اللہ تعالیٰ کے آخری نبیؐ اور رسولؐ ہیں اور ان
کے بعد کسی بھی نوع کی نبوت کا دعویٰ کرنے والا یا اس پر ”ایمان“ لانے والا دائرہ
اسلام سے خارج ہے۔ حکومت پاکستان اور حکومت پنجاب کو اس کاذب کی حرکات کا
نوٹس دینا چاہیے اور لڑکیوں سے زیادتی کے الزام میں مقدمہ درج کر کے اسے
گرفتار کیا جانا چاہیے۔ یوسف علی قرآنی آیات کا غلط ترجمہ کرتا ہے۔ اگر حکومت
نے اس فتنہ کا نوٹس فوراً نہ لیا تو وہ امت میں بڑے پیمانے پر فساد پھیلنے اور
مسلمانوں میں مزید فرقے پیدا کرنے کا موجب ہو سکتا ہے جس سے ملک اور قوم کی
یکجہتی اور اتحاد متاثر ہوگا اس لیے اس فتنے کو مزید پھیلنے سے پہلے ہی ختم کر دینا
ضروری ہے۔

توضیح ہے کہ حکومت پوری سنجیدگی سے دور جدید کے ”مسئلہ کذاب“ کو
اپنے کیفر کردار تک پہنچانے کا بندوبست کرے گی۔ (روزنامہ خبریں لاہور ۲۳ مارچ
۱۹۹۷ء)

کذاب کے خلاف کارروائی میں تاخیر

یوسف کذاب نے گزشتہ عرصہ کے دوران جو ہرزہ سرائی کی ہے اور جو
رعادی کئے ان کی مذمت ہر کلمہ گو کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ پاکستان میں ایک
کذاب کے خلاف کوئی موثر قانونی کارروائی کرنے میں کیا رکاوٹ ہے؟ جبکہ اس
ملعون شخص کے تمام شرانگیز دعوؤں اور کلمات کفر کی ویڈیو اور آڈیو کیسٹیں بھی
دستیاب ہیں۔ گزشتہ روز جمعہ کے خطبات میں علماء کرام نے اس ملعون کے خلاف
 سخت ترین کارروائی کا مطالبہ کیا ہے اور نماز جمعہ کے بعد ملک بھر میں شہریوں نے اس
فتنہ کو جڑ سے ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ہماری تجویز ہے کہ ہائیکورٹ کے ججوں پر مشتمل ٹریبونل قائم کیا جائے جو
یوسف کذاب کی ویڈیو اور آڈیو کیسٹیں اور اس کی دستیاب تحریریں دیکھنے اور سننے
کے بعد اس کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی کرے۔

تمام اسلامی ممالک میں ایسے قوانین موجود ہیں جن کے تحت نبوت کے
کاذب دعویہ داروں کو فوری طور پر سنگین قرض، سزا دی جاتی ہے۔ پاکستان چونکہ

ایک جمہوری ملک ہے اور یہاں ایسے ادارے بھی موجود ہیں جو عدالتی کارروائی کے بغیر مزا کو پاکستان اور اسلام کے خلاف پراپیگنڈے کا موضوع بنائیں گے چنانچہ اس کذاب کو شفاف عدالتی کارروائی کے بعد کیفر کردار تک پہنچایا جانا چاہیے۔
(روزنامہ خبریں لاہور ۶ اپریل ۱۹۹۷ء)

کیا کذاب ابھی تک پولیس کا مہمان تھا؟

کذاب یوسف کے خلاف پولیس نے تفتیش شروع کر دی ہے اور ایک اطلاع کے مطابق پولیس نے بہت سے ثبوت جمع بھی کر لیے ہیں اور عنقریب ملعون کو چوبنگ سب جیل سے جہاں وہ حفاظتی قید میں ہے واپس ڈاکر باقاعدہ گرفتار کیا جائے گا۔ پولیس اور انتظامیہ کی طرف سے ملزم کو اب تک جو مراعات فراہم کی گئی ہیں یہ حیرت انگیز ہیں۔ آج تک کسی ملزم کو انتظامیہ کبھی اس طرح تحفظ فراہم نہیں کرتی اور جن لوگوں کے خلاف اس طرح امن عامہ میں خلل ڈالنے یا ان کے کسی فعل سے امن عامہ تباہ ہونے کا اندیشہ ہو ایسے لوگوں کو مقدمہ درج کر کے گرفتار کر لیا جاتا ہے مگر کذاب یوسف کو حکومت نے ابھی مہمان کے طور پر رکھا ہوا ہے۔ یہ عام لوگوں کے لیے انکشاف ہے۔ پورے ملک میں علمائے کرام اور عوام مسلسل یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ اس کذاب اور ملعون کو گرفتار کر کے پھانسی پر لٹکایا جائے مگر پولیس کے متعلقہ حکام نے اس کے خلاف تحقیقات ہی اب شروع کی ہے۔ افسوس..... یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے ملک کی انتظامیہ ابھی تک فرنگی دور کی ہے۔ وہ دینی جرائم کا لوٹ لینے کے لیے تیار نہیں۔ ہم پنجاب کے انتظامی افسروں اور پولیس حکام کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کے لیے دینی تقدس سے زیادہ عزیز اور کچھ نہیں ہے۔ اس ملعون کے خلاف کارروائی جلد سے جلد مکمل کی جائے وگرنہ عوام خود اس کا انتقام کر لیں گے۔ (روزنامہ خبریں لاہور ۹ اپریل ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف کے وکیل کا مستحسن اقدام

معروف قانون دان اقبال محمود اعوان ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے ثبوت کا

جھوٹا دعویٰ کرنے والے کذاب یوسف کا مقدمہ لڑنے سے انکار کر دیا۔ گذشتہ روز ایک ملاقات میں اقبال محمود اعوان نے کہا کہ یوسف کذاب کے بارے میں "خبریں" کا موقف درست ہے اور اب وہ اس کے مقدمہ کی پیروی نہیں کریں گے۔ "خبریں" نے کذاب یوسف کے دعووں اور بعض اعمال کے بارے میں جو ثبوت پیش کئے ہیں، ملک کے علمائے کرام اور دوسرے اہل الرائے طبقہ نے بھی ان پر صاف کیا ہے اور کہا ہے کہ یوسف کذاب ہے اور وہ ثبوت کا جھوٹا مدعی ہے۔ اقبال محمود اعوان ایڈووکیٹ نے کذاب کے مقدمہ کی پیروی ترک کر کے مستحسن اقدام کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی کلمہ گو یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی شخص ثبوت کا دعویٰ کرے۔ اگرچہ اسلام کی تاریخ میں متعدد افراد نے اس نوع کے جھوٹے دعوے کئے ہیں مگر ان سب کا جو حشر ہوا وہ اہل اسلام کو اچھی طرح معلوم ہے۔ یوسف کذاب نے بھی ثبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے۔ اب اس کا معاملہ عدالت میں ہے جو تمام ثبوت اور دلائل کو مد نظر رکھ کر فیصلہ کرے گی۔ اس ضمن میں "خبریں" نے اپنا دینی فرض ادا کر دیا ہے۔ کذاب کے وکیل نے اس کے دعوے کی پیروی سے دستبردار ہو کر دینی حمیت اور اسلامی جذبے کا ثبوت دیا ہے جس پر وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ (روزنامہ خبریں لاہور ۲۵ جون ۱۹۹۷ء)



باب پنجم

روزنامہ ”خبریں“ لاہور

۲۳ مارچ تا ۲۴ ستمبر ۱۹۹۷ء (متعلقہ شمارہ جات)

سٹاف رپورٹرز، کرائمز رپورٹرز، فورم رپورٹرز، نمائندگان خصوصی وغیرہ



(۲۵) بھگوڑا فوجی پٹری سے اتر گیا آخری می ہونے کا دعویٰ (نحوہ بالذہ) درجنوں لڑکیوں سے زیادتی۔

(۲۶) کذاب یوسف علی گرفتار ۹۹ شادیوں کا حکم ہے، بیت الرضا میں موجودہ ۱۰۰ افراد کو صحابی قرار دیا۔

(۲۷) لعنتی یوسف مرتد ہے، واجب القتل ہے۔ حکومت فرض ادا کرے، علماء کا فتویٰ۔

(۲۸) شہباز شریف کے حکم پر کذاب یوسف علی کو تین ماہ کے لئے جیل بھیج دیا گیا۔

(۲۹) کذاب یوسف علی کو فیشن ایبل کوٹھی منتقل کرنے کی کوششیں چیلوں کا وزیر اعلیٰ سے رابطہ۔

(۳۰) کذاب یوسف جیل میں روئے لگا، بھارتی ایجنٹ ہونے کا شبہ۔

(۳۱) یوسف کذاب کے خلاف ملک بھر میں مظاہرے، جمعہ کے خطبات میں پچاسی کا مطالبہ۔

(۳۲) کذاب یوسف کے خلاف مقدمہ پولیس نے ڈائری اور کیسٹ برآمد کرلی۔

(۳۳) توہین رسالت پر کذاب یوسف کو عبرت کا نشان بنا دیا جائے، علماء کرام۔

(۳۴) قتل کا خطرہ: یوسف کے خلاف مقدمہ کی سماعت جیل کے اندر

کرنے کا فیصلہ۔

- (۳۵) کذاب یوسف نے اللہ، رسول اور صحابہ کی توہین کی ہے، عدالت مزادے ورنہ عوام یہ کام کریں گے، علماء۔
- (۳۶) جیل میں روحانی قوتیں یوسف کذاب کا ساتھ چھوڑ گئیں۔
- (۳۷) کذاب یوسف کے اہل خانہ فرار، پیروکار تجدید ایمان اور توبہ کریں۔
- (۳۸) حکومت یوسف کذاب کو پھانسی دے ورنہ ہم اس کی بوٹیاں نوچیں گے۔
- (۳۹) کذاب یوسف کو پھانسی نہ ملی تو عذاب الہی نازل ہوگا۔
- (۴۰) یوسف کذاب کے متعلق خبریں تحقیقات کے بعد شائع کیں، علماء نے بھی فتویٰ دیا، ضیاء شاہد کا خط۔
- (۴۱) کذاب یوسف کو پھانسی دی جائے، تاجروں کا احتجاج۔
- (۴۲) کذاب یوسف کے خلاف تفتیش، پولیس نے ثبوت جمع کر لئے، سزائے موت ہو سکتی ہے۔
- (۴۳) یوسف کذاب کو بیرون ملک فرار کرانے کی کوششیں، کیسٹوں سے قابل اعتراض حصے نکال دئے۔
- (۴۴) ملزم یوسف کے خلاف سخت الفاظ نہ استعمال کئے جائیں، ہائی کورٹ۔
- (۴۵) کذاب یوسف نے توہین رسالت کی۔ ویڈیو دیکھ کر یقین ہو گیا، علماء کرام۔
- (۴۶) یوسف کذاب کو پھانسی نہ دی گئی تو عذاب سزائے گا، ملک بھر میں احتجاج۔
- (۴۷) جھوٹے نبی کے خلاف تلوار اٹھانے کا حکم ہے، عدالت حکم امتناعی منسوخ کرے۔ ضیاء شاہد کی رٹ۔
- (۴۸) یوسف نے جیل میں مکر کر لیا، ہاتھ جوڑ کر نبوت سے انکار۔
- (۴۹) کذاب یوسف کے خلاف کوٹ لکھیت میں مظاہرہ، پھانسی کا مطالبہ۔
- (۵۰) خبریں نے سچ لکھا، یوسف نے گناہ کبیرہ کا اعتراف کر لیا۔

- (۵۱) یوسف کذاب کی درخواست ضمانت مسترد۔
- (۵۲) یوسف کو مرعوم پھانسی دی جائے، نماز عید کے اجتماعات میں مطالبہ۔
- (۵۳) یوسف کے خلاف تفتیش مکمل اپنے کمرہ کو غار حرا قرار دیتا تھا، لوگوں کے بیانات۔
- (۵۴) عدالت نے یوسف کا مزید جسمانی ریمانڈ دے دیا۔
- (۵۵) یوسف علی کے خلاف تحقیقات جاری ہیں توہین رسالت برداشت نہیں ہوگی، وزیر اوقاف۔
- (۵۶) کذاب یوسف پر زمین تنگ، جیہوں نے بھی نبرہ نہیں کیا۔
- (۵۷) یوسف کذاب ماہور میں خوار، آئی جی نے ساہیوال جیل بھیج دیا۔
- (۵۸) یوسف کذاب کیس کا فیصلہ فوری سنایا جائے، حامی مجلس تحفظ ختم نبوت۔
- (۵۹) یوسف کو ساہیوال جیل میں چھپا دیا گیا، قیدیوں میں بے چینی شہریوں کا احتجاج۔
- (۶۰) جیل حکام کی نیندیں حرام، یوسف سے ملاقات پر مکمل پابندی۔
- (۶۱) یوسف علی کی لیٹر بازی نئی چال ہے، علماء نے وضاحت مسترد کر دی۔
- (۶۲) یوسف کا امریکی قونصلیت اور انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں سے رابطہ۔
- (۶۳) یوسف نے شناختی کارڈ میں نام تبدیل کر کے محمد لکھوا لیا۔
- (۶۴) مرزا قادیانی کے دور میں ضیاء شاہد ہوتا تو لوگ فتنے سے بچ جاتے۔
- (۶۵) یوسف کذاب کے مسئلہ پر حکومت کا لیت و لعل افسوسناک ہے۔ مولانا خان محمد۔
- (۶۶) یوسف کو فرار کرانے کے لئے اس کی ایپ نے مریدوں سے رقم طلب کر لی۔
- (۶۷) کتبہ اور روضہ رسول خالی مکان ہیں وہاں مت جاؤ، یوسف کی گستاخی۔
- (۶۸) بچے یو پی، سپاہ محمد، جماعت اہل حدیث نے یوسف کے قتل کا مطالبہ۔

کر دیا۔

- (۶۹) یوسف کی ورلڈ اسمبلی کا وجود نہیں، نورانی۔
 (۷۰) یوسف کی حمایت میں قادیانیوں کا ٹی وی چینل پروگرام۔
 (۷۱) قادیانی ڈش پر پروگرام دکھا کر یوسف کی مدد کر رہے ہیں۔
 (۷۲) خبریں سچا ہے، یوسف کے وکیل نے کیس لڑنے سے انکار کر دیا۔
 (۷۳) توہین رسالت کے ملزم یوسف نے درخواست ضمانت واپس لے لی۔
 (۷۴) یوسف کو اڈیالہ جیل منتقل کر دیا گیا، بی کلاس اور عام سماعت کی درخواست مسترد، یوسف پچانسی کے ڈر سے نبوت کے دعویٰ سے دست بردار ہوا، ہائی کورٹ میں وکیل استغاثہ کا موقف۔
 (۷۵) یوسف کی رہائی کے لئے رٹ پر ہائی کورٹ میں سماعت شروع، کذاب یوسف کا مقدمہ خصوصی عدالت میں منتقل کیا جائے، وکیل استغاثہ اسماعیل قریشی کے دلائل۔
 ہائی کورٹ نے یوسف کذاب کی درخواست ضمانت خارج کر دی۔
 مقدمہ کی سماعت خصوصی عدالت میں ہوگی۔ عدالت عالیہ کا فیصلہ۔
 یوسف کذاب کا مقدمہ اندو اور دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں بھجوا دیا گیا۔

○

(۲۵)

بھگوڑا فوجی پشٹری سے اتر گیا آخری نبی ہونے کا

دعویٰ (نعوذ باللہ) درجنوں لڑکیوں سے زیادتی

عیاش بڑھے نے لڑکا اور ۵ سالہ لڑکی ”حرم“ میں داخل کر لئے جھوٹا مدعی نبوت لوگوں سے کہتا ہے ”مدینہ میں صرف سبز گنبد ہے، حضور“ سے ملتا ہے تو رک جاؤ! ”ملتان روڈ پر بیت الرضا کے سجادہ نشین یوسف رضا کو ابو بکر صدیقؓ بنایا ہوا ہے“ ڈیفنس میں بنگلے کا نام ”جنت طیبہ“ رکھا، دو بڑے ڈش انٹینا نصب ہیں، مریدوں نے کئی قیمتی گاڑیاں دے رکھی ہیں، حجرہ میں مرد اور خواتین کو ایک صف میں نماز پڑھاتا ہے یوسف علی نے لاہور، کراچی، اسلام آباد اور پشاور میں خلفائے راشدین مقرر کر رکھے ہیں، ایک تاجر کو بتایا کہ رات دو بجے میرے کمرے میں جبرائیل آئے اور میری طبعی موت ہو گئی، جب ہوش آیا تو مجھ میں حضرت محمدؐ کا نفس آچکا تھا اور ہم سراپا نور بن گئے ڈیفنس میں رہائش پذیر جعلی ادارے ورلڈ اسمبلی سٹاف مسلم یونٹی کا ڈائریکٹر جنرل ابوالحسنین محمد یوسف علی اپنے مریدوں سے کہتا ہے کہ اس کی کمر پر (نعوذ باللہ) مہر رسالت ہے، مجھے نبوت ملے ۵ سال ہو چکے ہیں، مناسب وقت پر خود کو ظاہر کروں گا یوسف علی جس لڑکی کو پسند کرتا ہے اسے کہتا ہے تمہارے جسم میں قرآن آتر آیا ہے،

اپنے داماد کو حضرت علیؑ اور کراچی کے عبدالواحد کو حضرت عمرؓ بنا رکھا ہے جس کی بیٹی اور بسواس کی مرید ہیں اور خوبصورت لڑکیوں سے اس کی ملاقات اور ٹیلی فون پر گفتگو کرواتا ہیں

لاہور (میں غفار عارف حسین) ایک اور بدکردار، مرتد اور ملعون نے قرآنی آیات کے غلط اور ناگھس ترجمے خوبصورت الفاظ اور روحانی شخصیت کا روپ دھار کر ٹیلی فونی اور پینٹازم کے بل پر (نحوذ باللہ) آخری نبی حضرت محمدؐ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کر دیا۔ اس مرتد فوجی بھگوڑے کا نام ۳۸ سال تک کی عمر تک تو یوسف علی تھا۔ چندی سے اتراتو ابوالحسنین محمد یوسف علی بن گیا اور اپنے نام کے ساتھ ”محمد“ لکھتا ہے۔ اس نے کراچی، لاہور، پشاور اور اسلام آباد کی دو درجن سے زائد حسین و نبیل اور امیر کبیر خاندانوں کی کنواری لڑکیوں کو اپنے روحانی نکاح میں لیا اور ان سے زیدتی کی۔ ایک لڑکی حاملہ ہو گئی تو اسے مقامی ہسپتال میں داخل کروا دیا۔ ورلڈ اسمبلی آف مسلم یوٹیٹائی کسی جسی فرضی اور فراڈ ادارے کا یہ خود ساختہ ڈائریکٹر جنرل محمد یوسف علی اپنے مریدوں کو یہ بھی کہتا رہا کہ اس کی کمر پر (سوا باللہ) وہی نشانی ہے جو نبی کریمؐ کی کمر مبارک پر تھی۔ یہ درجنوں گہرائے بریاد کر چکا ہے اور لوگوں سے کروڑوں روپیہ ہڈور چکا ہے۔ اس کا فلسفہ یہ ہے کہ اسلام صرف ۱۳۰۰ س کے لئے تھا۔ اب اس میں تبدیلیوں کی ضرورت ہے اور مجھے اسی نئے بھیجا گیا ہے۔ میں مناسب وقت پر خود کو ظاہر کروں گا۔ حضرت محمدؐ نے بھی خود کو ۴۰ سال بعد ظاہر کیا تھا۔ مجھے نبوت کی بشارت ہوئے ابھی صرف پانچ س ہوئے ہیں۔ یوسف علی نے لاہور، کراچی، اسلام آباد اور پشاور میں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ بھی مقرر کر رکھے ہیں۔ لاہور کا ایک ہمت بڑا صنعتکار جو اب تک اس کو تین کروڑ روپے سے زائد دے چکا ہے اسے حضرت عثمان غنیؓ کا درجہ حاصل ہے۔ یہ شخص جس کا نام الف سے شروع ہوتا ہے، اس بد بخت کا سب سے بڑا پروموٹر ہے۔ ملعون محمد یوسف علی کا طریقہ واردات انوکھا ہے۔ یہ آہستہ آہستہ لوگوں میں خود کو متعارف کرواتا ہے۔ کوئی شخص براہ راست اس سے مل نہیں سکتا۔ ملک بھر میں جہاز کی فرسٹ کلاس میں سفر کرتا ہے اور ہنار

فلڈنگ کلب کا ایک اہم آفیسر اپنے چھوٹے طیارے پر اکثر اسے لے جاتا اور وہیں چھوڑ جاتا ہے۔ اس نے اعلان کر رکھا ہے کہ اپریل ۱۹۹۷ء میں ہجرت ہوگی اور اس نے کراچی کی موٹی آسمیوں کو قابو کرنے اور مال بنانے کے لئے پریل ۹۷ء میں کراچی میں قیوم کا فیصلہ کر لیا ہے۔

یوسف علی نے سب سے پہلے اپنی محفل شادمان میں جی او آر کے ایک سرکاری گھر میں شروع کی اور ایک مقامی اخبار میں دینی کام بھیجنے شروع کر دیئے۔ اس کی محفل میں بعض ریٹائرڈ فوجی آفیسریں رو کر بیٹ اور تاجر آئے لگے۔ پھر اس نے کم پڑھے لکھے مامدار تاجروں کا انتخاب کیا۔ ان سے علیحدہ ملاقاتیں شروع کر دیں اور انہیں شیشے میں اتارتا رہا۔ ایک تاجر نے جب علیحدگی میں ملاقات کی تو اسے بتایا آج تمہاری ملاقات ہو جائے گی۔ پھر کمرے میں ماٹ بند کر دی، ”تکبیریں بند کر کے مسلسل ”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“ پڑھنے کو کہا پھر کہا ”تکبیریں کھولو“ پھر پوچھا ملاقات ہوئی۔ اس تاجر نے ٹی میں سر بہا دیا۔ پھر اٹھ کر اسے گلے سے لگا لیا اور کہ میں ہی ہوں حضرت محمدؐ (نحوذ باللہ) مگر ہم نے لوگوں سے چھپایا ہوا ہے۔ بھی وقت نہیں، آپ بھی کسی سے ذرمت کریں۔ جب اس تاجر جن کا نام (ع) سے شروع ہوتا ہے، نے مہر رسالت دیکھنے کی خوش ظاہر کی تو اسے کہا کہ اب تم بالکل پاک ہو چکے ہو اور مہر رسالت دیکھنے سے قبل تمہیں اپنی بیوی کو طلاق دینا ہوگی کیونکہ وہ ابھی ایمان نہیں لائی جس پر اس تاجر نے مہر رسالت دیکھنے کا ارادہ ترک کر دیا اس تاجر نے ”خبریں“ کو بتایا کہ محمد یوسف کہتا ہے کہ ایک مرتبہ رات کو دو بجے فون کی گھنٹی بجی۔ میں بڑبڑا کر اٹھا فون پر آؤ سنی پھر میرے کمرے میں جبرائیل آئے در میری طبیعت موت ہو گئی۔ ہوش آیا تو ہم میں (نحوذ باللہ) حضرت محمدؐ کا انفس آچکا تھا۔ اور ہم سے جنسی اور انسانی طاقتیں چھین لی گئیں اور تمام روحانی طاقتیں دے دی گئیں، ہم سر پانور بن گئے۔ اس بدکردار اور ملعون جھوٹے نبی کو شہرت دوانے والے اور اس کو آگے کر کے مفادات حاصل کرنے والے ماسٹر مائنڈ کا نام یوسف رضا ہے جو ملتان روڈ پر یتیم خانہ چوک میں بیت الرضا کا سجادہ نشین ہے اور اس جھوٹے نبی نے یوسف رضا کو ابوبکر صدیق بنایا ہوا ہے۔ یوسف کے گھر پر دو سال تک محفیں لگتی رہیں اور شادمان کے علاوہ یہاں بھی بیٹھنا شروع کر دیا۔ شادمان میں سرکاری گھر اس کی اہلیہ کے نام ماٹ تھا جو مقامی کالج میں لیکچرار تھی۔

پھر چند بڑے ہاتھ مار کر اس نے ڈینٹس کے ۲۱۸ کیو بلاک میں ایک بنگلہ خریدا اور اس بنگلے کا نام "جنت طیبہ" رکھا جہاں بڑے سائز کے دو ڈش انیٹا نصب ہیں اور گھر میں لاکھوں روپے کی گاڑیاں تھیں جو مریدوں کی طرف سے دی گئی ہیں۔ ملتان روڈ پر یوسف رضا کے گھر پر بہت سے لوگ اس معون کے ہاتھ پر بیٹھ کرتے رہے اور اس گھر سے ملحقہ مسجد میں نماز پڑھنے کی بجائے یہ بدکردار چھوٹے سے کمرے نما اس حجرے میں نماز پڑھاتا اور ایک ہی کمرے میں مرد و خواتین اکٹھے نماز پڑھتے۔ عورتوں کی صف علیحدہ بنائی جاتی۔ اس بدکردار نے قرن مجید کے مرضی کے ترجمے کر رکھے ہیں۔ جس لڑکی کو پسند کرتا ہے اسے (نحوذ باللہ) کہتا ہے کہ اس کے جسم میں قرن اتر آیا ہے۔ پھر اس لڑکی کو چاند کہہ کر پکارتا۔ اس نے اپنے داماد کو حضرت علیؑ بنا رکھا ہے۔ کراچی کے ایک شخص عبدالواحد خان کو حضرت عمرؓ بنا رکھا ہے عبدالواحد خان پاکستان ٹوبیکو کمپنی کا سابق ملازم ہے۔ اس کی بیٹی (ش) اور ہو (ش) بھی مرید بن چکی ہیں۔ (ش) ہیڈ مریدی ہے اور (ش) ہی خورد لڑکیوں اور خاندانوں کی ملاقات کرواتی ہے اور ملک بھر کے بڑے بڑے گھرانوں سے ٹیلی فون پر ملاقاتیں کرواتی ہے۔ یوسف علی جس خوبصورت لڑکی کو دیکھتا اعلان کر دیتا کہ "ج" سے تم میرے نکاح میں آگئی ہو پھر نہ نکاح پڑھایا جاتا اور اس خاتون سے تنہائی میں ملاقاتیں شروع کر دیتا۔ لاہور کی ایک لڑکی کو اس طرح اپنے نکاح میں یا اور کراچی لے گیا جہاں رات کو وہ لڑکی اس کے کمرے میں سوئی۔ جب اس کے باپ کو پتا چلا تو اس نے اپنی بیوی کو جو سب سے پہلے مرید ہوئی تھی گھر میں قید کر دیا۔ درہنگی کے باہر نکلنے پر پابندی لگا دی جس پر خاتون بیمار ہو گئی اور آج کل مقامی ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ ایک پانچ سالہ بچی (ش) کو بھی اس نے اپنے نکاح میں لے رکھا ہے اور اس کے ماں باپ اسے سات لاکھ روپے کی گاڑی خرید کر دے چکے ہیں۔ ایک خاتون نے بتایا کہ وہ اپنے شوہر کے ہمراہ عمرہ ادا کرنے سعودی عرب جانے سے قبل جب اجازت لینے حضرت یوسف کے پاس آئی تو انہوں نے ناراض ہو کر کہا وہاں تو درو دیوار ہیں، حضور تو ادھر موجود ہیں، وہاں کیا لینے جاتے ہو بہر حال اجازت ہے، چلے جاؤ۔ اس خاتون کے شوہر نے "خبریں" کو بتایا کہ میں یہ بات سن کر سوچ میں پڑ گیا جبکہ میری اہلیہ نے جانے کا ارادہ ترک کر دیا مگر میں زبردستی لے گیا تو وہاں بھی وہ کہتی رہی کہ حضور پاکستان میں ہیں اور میں ادھر نکریں مار رہی ہوں۔

جو لڑکیاں اس بد بخت نے اپنے نکاح میں ہیں، ان میں لاہور کی (ش)، گلبرگ کی (ن)، ماڈل ٹاؤن کی (ع)، راولپنڈی کی (ب)، کراچی کی (ت)، پشاور کی (الف)، اسلام آباد کی (ش)، لاہور کی (ف) جبکہ ایک شخص جس کی عمر ۲۴ سال ہے اور انتہائی خوبصورت ہے، اس کو بھی اپنے نکاح میں لے رکھا ہے اور ابھی تک اس نوجوان ہزارے شادی نہیں کی۔ اس کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ میری شادی حضور سے ہو چکی ہے اس لئے میں شادی نہیں کر سکتا۔ ایک لڑکی (ف) کی والدہ کو بتایا کہ تھری بیٹی (ف) ہمارے نکاح میں آگئی ہے، اس لئے اب تم اس کی کہیں شادی نہ کرنا۔ پھر اسی خوشی میں اس لڑکی (ف) کو اس کی دامہ نے ایک لاکھ روپیہ دیا جس میں سے ۳۰ ہزار روپے کے کپڑے لڑکی نے اپنے لئے بنوائے جبکہ ۶۰ ہزار کی اشیاء اس بدکردار کو خرید کر دیں جس میں سے ایک ورڈش کرنے کی مشین بھی تھی جس کی مالیت ۱۶ ہزار روپے ہے۔ پھر یہ لڑکی ملک بھر میں اس کے ساتھ گئی اور مختلف گھروں میں اس کے کمرے میں قیام کرتی رہی۔ یوسف کے بارے میں لوگوں نے بتایا کہ جس گھر میں بھی یہ داخل ہوتا ہے، تھوڑی دیر بیٹھ کر اجازت لے کر ہاتھ روم میں چل جاتا ہے جہاں نصف گھنٹہ قیام کرتا ہے مگر اس دوران غسل نہیں بلکہ عمل کرتا ہے اور جب ہاتھ روم سے باہر نکلتا ہے تو تمام کمروں میں جا کر درو دیوار پر پھونکے مارتا ہے جس کے بعد گھر کے تمام افراد اس کے مطہج ہو جاتے ہیں۔ کراچی کے صادق نے جو فرنیچر کا کاروبار کرتا ہے، اس کی کوٹھی کا تمام فرنیچر ایک کنیشنز میں رکھ کر بھجوا دیا۔ پھر جب وہ لاہور آیا تو اس نے محفل میں اعلان کیا کہ اس کے سارے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ ایک شخص نے اجازت مانگی کہ وہ مدینے میں سیٹ ہونا چاہتا ہے تو کہا کہ مدینے والے ادھر آگئے ہیں، وہاں تو صرف (نحوذ باللہ) سبز گنبد ہی ہے۔ آپ کو حضور چاہیں یا حضوری۔ حضور چاہیے تو پھر رگ جاؤ۔ حضور تو پاکستان میں ہیں، حضور ملیں گے تو حضوری خود بخود ہو جائے گی۔ ایک خاتون اپنے بھائی کے ساتھ گئی تو اس کو دیدار کروایا گیا اور اس نے ایک ماہ کے اندر اندر پانچ لاکھ روپے کا زیور اتروا لیا۔ اس کی وجہ سے متعدد گھروں میں لڑائیاں شروع ہو چکی ہیں۔ دن بھر ٹیلیفون پر خواتین سے گفتگو کرنا اور اپنی گفتگو کو راز میں رکھنے کی تلقین کرنا اس کا طریقہ واردات ہے۔ ایک شخص سے اس کی کوٹھی مانگ لی پھر وہ پس کر دی، پھر گاڑی مانگ لی جو آج تک واپس نہیں کی۔ اس

بدکردار کے گھر میں وقت بے بغیر کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔ آٹومٹک گیٹ، انٹرکام سے معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ یہ بدکردار سرعام کہتا ہے کہ حضور کے ماننے والوں کو نماز کی ضرورت نہیں، خود بھی بعض اوقات نماز نہیں پڑھتا ایک لڑکی (ع) کو اپنے نکاح میں لیا۔ اس کے باپ نے اس کی منگنی کی تو وہ گھر سے بھاگ کر اس کے پاس آگئی اور کہا کہ حضور کی بیوی کسی دوسرے کی بیوی نہیں بن سکتی اور یہ لوگوں کو انگریزی فلم The Message دیکھنے کی بار بار تلقین کرتا ہے اور لڑکوں کو ایک کتاب خاتون عجم پڑھنے کی تلقین کرتا ہے۔ جس کو دیدار کرواتا ہے پھر اس سے حلف لیتا ہے کہ جیل جانا پڑے گا، کسی کو قتل بھی کرنا پڑے گا، مرے مارنے کو تیار رہیں تو مرید تیار ہو جاتے ہیں۔ ایک شخص داتا دربار مسلسل چاتا تھا۔ جب اس کے پاس آنے لگا تو داتا دربار چنا چھڑوا دیا اور کہا کہ تم تو (نعوذ باللہ) مسیحی ہو اور تمہارا درجہ تو حضرت داتا گنج بخش سے بہت بلند ہو چکا ہے۔ اپنے ماننے والوں کو بتاتا ہے کہ بعض جرنیل مصلحت کے تحت اسے چھپ کر مٹتے ہیں جس پر لوگ متاثر ہو جاتے ہیں۔ (خبریں لاہور: ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء)

خلافت عظمیٰ عطا ہوئی، میرا ہم شکل عورتوں سے ملتا ہو گا: یوسف علی

حضورؐ نے تفصیلی مشاہدہ کے بعد مجھے خلافت عطا کی کیونکہ میں ان کے معیار پر پورا اترتا ہوں محمدؐ کے علاوہ نبوت کا دعویٰ کرنے والا مردود ہے، ہر انسان کے اندر اللہ اور رسول موجود ہیں قرآن کے تمام تراجم کمزور ہیں، میرا ہم شکل خواتین سے مل سکتا ہے: جعلی نبی کی کذب بیانی

لاہور (رپورٹنگ ڈیسک) روزنامہ ”خبریں“ سے گفتگو کرتے ہوئے نبوت کے جھوٹے دعویدار محمد یوسف علی نے کہا کہ میں نبی نہیں بلکہ نبی کی طرف سے مجھے

”خلافت“ عظمیٰ عطا کی گئی ہے اور حضورؐ نے تفصیلی مشاہدہ میں مجھے یہ خلافت عطا کی ہے کیونکہ میں ان کے معیار پر پورا اترتا ہوں۔ میں ورلڈ اسپیری آف مسلم یونٹی کا ڈائریکٹر جنرل ہوں اور اس اسپیری کا ہیڈ کوارٹر روحانی طور پر مدینہ میں جبکہ طبعی طور پر پاکستان میں ہے۔ یوسف علی نے مزید کہا کہ میں نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور جہاں تک خواتین کو اپنے نکاح میں لانے اور علیحدگی میں مٹنے کا سوال ہے تو میں ان سے کبھی نہیں ملتا مگر وہ اپنی جگہ سچی ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ (نعوذ باللہ) نعوذ باللہ، نعوذ باللہ (نعوذ باللہ) اللہ پاک یا رسول کریمؐ میری شکل میں عورتوں سے نہ کر مل سکتے ہیں۔ کیونکہ اللہ پاک اور رسول پاکؐ کسی بھی شکل میں نہ کر لوگوں سے مل سکتے ہیں اور اولیائے کرام کی شکل میں بھی نہ تھے ہیں۔ میرا کوئی ہم شکل بھی ہو سکتا ہے جو ان خواتین سے ملتا ہو۔ یوسف علی نے مزید کہا کہ لوگوں نے قرآن مجید کے جتنے بھی تراجم کئے ہیں وہ کمزور ہیں اور ان سے میرا اختلاف ہے۔ میں نبی کریمؐ کو حاضر سمجھتا ہوں اور ہر انسان کے اندر اللہ اور رسولؐ کو موجود سمجھتا ہوں۔ محمدؐ کے علاوہ نبوت کا دعویٰ کرنے والا مردود ہے اگر میں سچا ہوں تو اللہ میری حفاظت کرے گا۔ (خبریں لاہور: ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء)

یوسف علی نے اپنی ڈائری میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ طبعی جسم رکھتا ہے

لاہور (سٹاف رپورٹر) بدکردار یوسف علی نے اپنی ڈائری میں قرآن پاک کے ترجمے کے حوالے سے واضح طور پر لکھا ہے کہ ”یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ طبعی جسم رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی شکل موجود ہے۔“ اپنی ویڈیو کیسٹ میں دعویٰ کرتا ہے کہ ۱۲ ربیع الاول نبی کریمؐ کی پیدائش کی تاریخ نہیں بلکہ اصل تاریخ ۹ ربیع الاول ہے۔ یہ بھی کہتا ہے کہ حضرت آدمؑ سے آج تک نبی کریمؐ دنیا میں ۹۲ مرتبہ تشریف لائے۔ (خبریں لاہور: ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۲۶)

کذاب یوسف علی گرفتار پولیس جوتے مارتے ہوئے
تھانے لے گئی اوپر کے حکم پر رہا۔

جھوٹے بی کے گھر پر شریوں کا پتھراؤ، سینکڑوں افراد نے جوتے
دکھائے، ملعون پر لعنت لعنت کے نعرے، ”خبریں“ آفس میں ٹیلیفون
کالوں کا تانتا، ڈیفنس کے افضل نے بتایا کہ وہ مقامی اخبار میں ملعون کا
کالم پڑھ کر وضاحت کے لئے اس کے پاس گیا تو بے حد متاثر ہوا،
اس نے مجھ سے سونے کی تین انگوٹھیں مانگیں جن میں سات ہیرے
جڑے ہوں اور کہاں ان انگوٹھیوں کے بل پر وہ آسمانوں کی نگرانی
کرتا ہے پولیس یوسف کی وکالت کرتی رہی اور لوگوں کو بتاتی رہی کہ
یوسف علی سچا ہے، جبکہ اخبارات غلط لکھ رہے ہیں، راولپنڈی کی
خاتون نے ”خبریں“ کو بتایا کہ میرے شوہر نے اسے ایک لاکھ دیا تو
ملعون نے جنت کی بشارت دے کر نعوذ باللہ صحابی کے برابر درجہ دیا
جھوٹے بی نے تھانہ ڈیفنس میں بیان دیا کہ ”خبریں“ ”تکبیر“ اور ”
امت“ نے اس کے بارے میں جو تفصیلات شائع کی ہیں ان کا
حقیقت سے کوئی تعلق نہیں، پولیس نے تحریر لکھوائی کہ اس نے یہ
بیان نہیں دیا، اعلیٰ سطحی حکم پر ملعون کے گھر کے باہر پولیس کا سپرہ

ماہور (شاف رپورٹر) بدکردار، ملعون اور مرتد یوسف علی کے جھوٹے
دعووں کی ”خبریں“ میں تفصیلات شائع ہونے کے بعد گزشتہ روز ڈیفنس پولیس نے
اسے گھر سے گرفتار کر لیا اور جوتے مارتے اور تھپتھپتے ہوئے تھانہ ڈیفنس لے گئی مگر
دو گھنٹے بعد چھوڑ دیا اور اس سے تحریر لکھوائی گئی کہ اس نے ایسا کوئی بیان نہیں دیا
بلکہ ”خبریں“ اور ”تکبیر“ ”امت“ نے جو تفصیلات شائع کی ہیں ان کا حقیقت سے
کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس تحریر کے بعد پولیس کی وہی گاڑی جو اس کذاب کو تھپتھپتے
ہوئے تھانہ لے کر گئی تھی واپس چھوڑ گئی۔ دریں اثناء دن بھر روزنامہ ”خبریں“ کو
ہزاروں ٹیلی فون موصول ہوئے جن میں لوگ اس ملعون پر لعنت بھیجتے رہے جبکہ
سینکڑوں افراد نے اس بدکردار کے گھر کے سامنے جمع ہو کر جوتے دکھائے اور پتھراؤ
بھی کیا۔ بعد ازاں اعلیٰ سطحی مداخلت پر پولیس کی موبائل گاڑی اس ملعون کے گھر
کے سامنے کھڑی کر دی گئی جو وہاں جمع ہونے والے افراد کو ہٹاتی رہی اور ملعون کی
وکالت کرتی رہی کہ کراچی اور لاہور کے اخبار غلط لکھ رہے ہیں، وہ ملعون سچا ہے۔
دریں اثناء دن بھر روزنامہ ”خبریں“ کو ٹیلی فون موصول ہوتے رہے، جن میں
لوگوں نے اس بدکردار کے بارے میں مزید انکشافات کئے۔ راولپنڈی کی ایک
خاتون (ر) نے ”خبریں“ کو بتایا کہ دو سال قبل وہ اپنے شوہر کے ساتھ ماہور میں جی
او آر تھری میں واقع اس کے گھر گئی۔ اس کی گفتگو سن کر متاثر ہوئی اور چھ ماہ میں
لاہور کے ۲۰ سے زائد چکر لگائے مگر وہ ہر مرتبہ لالچ کرتا اور اپنی کمائی کا پانچواں
حصہ دینے کی بات کرتا۔ اس خاتون نے بتایا کہ اس کے شوہر نے ایک لاکھ روپیہ دیا
تو اس ملعون نے جنت کی بشارت دے دی اور ساتھ ہی صحابی کے برابر درجہ دے
دیا۔ جس پر میرے خاوند کو شک ہوا اور ہم نے آنا چھوڑ دیا مگر وہ ایک سال تک
ہمارے گھر ٹیپفون کرتا رہا۔ ڈیفنس ہی کے ایک شخص افضل نے ”خبریں“ کو بتایا کہ
وہ مقامی اخبار میں چھپنے والے کالم ”تعمیر ملت“ کو پڑھنے کے بعد وضاحت کے لئے
اس کے پاس گئے اور پھر اس کی چکنی چڑی باتوں میں سمجھے اور وہاں بڑے بڑے
افسروں اور حساس اداروں کے ریٹائرڈ ملازمین کو دیکھ کر مزید متاثر ہوئے۔ پھر اس
نے مجھ سے سونے کی تین انگوٹھیں مانگیں اور مال روڈ کے ایک جیولر کا ایڈریس
دے کر کہا کہ ان سے ہوائیں، انیس ڈیزائن کا پتہ ہے اور اس میں سات ہیرے
جڑا سنے ہیں۔ میں نے تین انگوٹھیاں ہوا دیں، تو اس نے کہا کہ ان سات ہیروں

والی انگوٹھوں کے بل پر وہ سات ساتوں کی گمرانی کرتے ہیں۔ یہ سن کر میں نے ان سے قطع تعلق کر لیا۔ (خبریں لاہور: ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء)

۹۹ شادیوں کا حکم ہے، بیویاں ۱۶ سے ۲۵ سال کی ہوں گی: کذاب یوسف علی

نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے کو وزارت خارجہ کی طرف سے وی آئی پی کا درجہ حاصل ہے، او آئی سی میں بھی اعلیٰ عہدے پر فائز رہ چکا ہے مقامی اخبار میں اپنے کالم ”تعمیر ملت“ میں لکھتا ہے کہ کوئی اس وقت تک کسی اور سے بیعت نہ لے جب تک خود حضور الصلوٰۃ والسلام اجازت نہ دیں عقیدت مندوں کو لکھتا ہے ہمیں آپ سے ایسا پیار ہے جو نور کو نور سے، اللہ کو بندے اور رسول کو غلام سے ہوتا ہے: ”تکبیر“ کے مزید انکشافات

لاہور (میگزین رپورٹ) جعلی نبی ہونے کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین محمد یوسف علی کے بارے میں ہفت روزہ تکبیر نے مزید انکشاف کیا ہے کہ اسے وزارت خارجہ کی طرف سے وی آئی پی کا درجہ حاصل ہے اور وہ او آئی سی میں اعلیٰ عہدے پر بھی فائز رہ چکا ہے ملعون یوسف علی نے ۱۸ مارچ ۱۹۹۷ء کو مقامی اخبار میں اپنے ایک کالم ”تعمیر ملت“ میں لکھا ہے کہ ”کوئی اس وقت تک کسی اور سے بیعت نہ لے جب تک خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اجازت نہ دیں۔ جریدے نے لکھا ہے کہ اس شیطان کے عقائد اور بھیانک اخلاقی جرائم سامنے آنے کے بعد معاصر اخبار کو یہ کام شائع کرنا چاہیے تھا یا نہیں اس بحث سے قطع نظر مذکورہ بالا جنسے کی سنگینی کا اندازہ دی لوگ لگا سکتے ہیں جو اس کا کماحقہ اور اک رکھتے ہیں کہ اس تحریر میں حضور الصلوٰۃ والسلام کون ہیں اور وہ آج بھی کسی کو بیعت کئے

جانے کی اجازت کس طرح دیں گے؟ جریدے نے ملعون کے وہ خط بھی شائع کئے ہیں جو اس نے کراچی میں اپنے عقیدت مندوں کے نام لکھے اور جن میں (غ) نامی کسی عورت کو اپنے شوہر (ن) سے طلاق لینے کی ترغیب دی گئی ہے۔ بعض دوسرے عقیدت مندوں کو لکھے گئے ایک خط کے اختتامی الفاظ یہ ہیں۔ ”ہمیں آپ سے بہت پیار ہے، یہ وہ پیار نہیں جو بشر کو بشر کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ یہ وہ ہے جو نور کو نور سے، اللہ کو بندے سے اور رسول کو غلام سے ہوتا ہے۔“ اس طرح ان سطروں میں اس نے خود کو (نعموز باللہ) اللہ اور رسول کے بلند مقام پر بٹھایا ہے۔ جریدے نے مزید لکھا ہے کہ خود کو نبی باور کرائے کا کھیل محض دولت کمانے اور تکمیل ہوس کے لئے کھیلا اس حوالے سے زیادہ تر خواتین اس کا شکار ہوئیں۔ وہ خواتین کو باور کرا دیتا تھا کہ وہ خود ہی دراصل (نعموز باللہ) محمدؐ ہے۔ خواتین کو یہ پھنسے کے لئے وہ دو طریقے اختیار کرتا ہے ایک یہ کہ شادی شدہ خواتین کو اپنی ”دلنیں“ کہتا اور دوسرے غیر شادی شدہ خواتین کو اپنے ”نکاح“ میں لیتا۔ ”تکبیر“ نے لکھا ہے کہ شادی شدہ خواتین کو وہ اپنی دلہن اس طرح بٹھاتا کہ وہ اپنے شوہر کے علاوہ اس کی بد اخلاقی کا بھی نشانہ بنتیں۔ رفتہ رفتہ وہ مقام بھی آجاتا جہاں خواتین اپنے شوہر کو کتر کھینچنے لگتیں اور یوسف علی کو (نعموز باللہ) محمدؐ قرار دے کر خود کو مقدس سمجھنے لگتیں۔ جریدے نے دعویٰ کیا ہے کہ اس حوالے سے اس کے پاس کراچی، لاہور اور راولپنڈی کی قابل ذکر تعداد میں خواتین کے نام و کوائف اور ضروری ثبوت موجود ہیں غیر شادی شدہ خاتون کو وہ اپنے نکاح میں اس طرح لیتا ہے کہ بقول اس کے کہ ”یہ اس کے کہنے سے یہ ہو جاتا ہے کہ سچ سے فلاں لڑکی میرے نکاح میں ہے۔“ مذکورہ جملے کے بعد وہ لڑکی اس کے لئے ایک کھل بیوی کے فرائض ادا کرنے پر مجبور کر دی جاتی ہے۔ بعض خواتین کے مطابق یوسف علی اکثر کہتا کرتا ہے کہ مجھے ننانوے شادیوں کا حکم ہوا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنه بھی ننانوے ہیں۔ شیطان نے خواتین سے یہ بھی کہا ہے کہ اس کی بیویاں ۱۶ سے ۲۵ سال کی عمر کی ہوں گی۔ (خبریں لاہور: ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء)

یوسف نے بیت الرضا میں موجود سوا افراد کو صحابی قرار

دیا: یوسف رضا

علمی بصیرت کو دیکھتے ہوئے معاوضہ پر نماز جمعہ پڑھانے کی دعوت دی، کذب بیانی پر تعلق توڑ لیا یوسف کے خطاب کی ویڈیو بنتی جو وہ اپنے ساتھ لے جاتا مگر آڈیو کیسٹیں ہمارے پاس ہیں، مجھے مقام صدیقت دیا، ”خبریں“ میں تفصیلات چھپنے کے بعد کہا آپ بھی پھنس گئے یہی میں چاہتا تھا

لاہور (سٹاف رپورٹر) مسجد بیت الرضا الممتاز روڈ چوک یتیم خانہ کے ناظم سید محمد یوسف رضا نے روزنامہ خبریں سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ محمد یوسف مقامی اخبار میں دہائی کالم لکھتے تھے اور ہم نے ان کی علمی بصیرت کو دیکھتے ہوئے یہاں نماز جمعہ پڑھانے کی دعوت دی اور ایک ہزار روپیہ فی نماز جمعہ معاوضہ بھی دیا ۲۸ فروری کو نماز جمعہ کے بعد بیت الرضا میں خصوصی طور پر بلائی گئی ایک محفل میں محمد یوسف علی نے تقریر کرتے ہوئے کذب بیانی کی کہ اس وقت اس محفل میں ایک سو صحابی موجود ہیں۔ اس وقت محفل میں تقریباً اتنے ہی آدمی موجود تھے۔ انہوں نے اس اجلاس کو ورلڈ اسمبلی کا اجلاس قرار دیا جس پر ہم پریشان ہوئے اور انہیں اس کی وضاحت کرنے کو کہا جب وہ مطمئن نہ کر سکے تو ہم نے ان سے قطع تعلق کر لیا۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ ایک سال سے ان کی محفل میں عورتیں بڑھ رہی تھیں وہ اجتماع میں عورتوں اور مردوں کو اکٹھے نماز بھی پڑھا دیا کرتے تھے۔ جس پر ہم اعتراض کرتے تو وہ کہتے کہ یہ خصوصی محفل ہے۔ سید محمد یوسف رضا نے مزید بتایا کہ ان کے ہر خطاب کی ویڈیو فلم بنتی مگر وہ اس فلم کو تقریر کے اختتام پر کمرہ سے نکلوا کر ساتھ لے جاتے مگر ان کی آڈیو کیسٹیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مارچ کے پہلے جمعہ میں انہوں نے منبر پر بیٹھ کر معافی مانگی کہ انہوں نے گزشتہ جمعہ کی محفل میں ۱۰۰ صحابیوں کی موجودگی کی غلط بات کی۔ سید یوسف رضا نے بتایا کہ وہ مجھے ابو بکر صدیق نہیں کہتے تھے بلکہ میرے لئے مقام صدیقت کی بات کرتے

تھے۔ انہوں نے کہا کہ ۲۱ مارچ کی نماز جمعہ کے بعد بیت الرضا میں تقریباً ایک ہزار افراد کے اجتماع میں ابو الحسنین محمد یوسف علی پر لعنت طامت کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”تجسیر“ اور ”خبریں“ میں تفصیلات چھپنے کے بعد اس نے میرے ساتھ فون پر رابطہ کیا اور کہا کہ ”پ کو مبارک ہو کہ آپ کا نام بھی میرے نام کے ساتھ رہا ہے آپ بھی پھنس گئے اور میں جو چاہتا تھا ہو گیا ہے۔“ (خبریں لاہور: ۲۴ مارچ ۱۹۹۷ء)

یوسف نے سونے کی مرہر ”محمد رسول اللہ“ لکھوایا
ہوا ہے، نوجوانوں کو کہتا ہے کہ ۹۷ء میں غزوہ ہند
ہوگی، ہدایات ہماری ہوں گی مگر ہم سامنے نہیں
ہوئے

لاہور (سٹاف رپورٹر) ملعون یوسف علی کو جو لوگ نبی مان لیتے ہیں وہ خاندانی مصطفوی کے رکن بن جاتے ہیں اور نوجوان لڑکوں کو کہا جاتا ہے کہ غزوہ ہند ۹۷ء میں ہوگی پھر وضاحت کرتا ہے کہ غزوہ وہ لڑائی ہوتی ہے جس میں حضور خود شریک ہوں۔ ہدایات ہماری ہوں گی مگر ہم سامنے نہیں ہوں گے۔ راولپنڈی میڈیکل کالج کے نوجوان ڈاکٹر زاہد کو اپنا شاہی طبیب مقرر کیا اور کہا کہ تمہاری ٹوپی پر شاہی طبیب کا بیج لگے گا۔ اس بد بخت نے سونے کی مرہر رکھی ہے جس پر ”محمد رسول اللہ“ لکھا ہوا ہے۔ (خبریں لاہور: ۲۴ مارچ ۱۹۹۷ء)

ملعون یوسف واجب القتل ہے

لاہور (خصوصی رپورٹر) سپاہ صحابہ پنجاب کے ڈپٹی سکریٹری اطلاعات خالد شہزاد نے کہا ہے کہ ملعون یوسف کو حکومت فوری طور پر گرفتار کر کے جہنم واصل

کرے۔ پاسبان ختم نبوت پاکستان کے رہنماؤں محمد مختار اعوان، میاں عبدالرحمن، صاحبزادہ سعید الرحمن احمد، سیف اللہ اکرم، ڈاکٹر جمالیہ شجاع، عاشق حسین، عبداللطیف کھوکھر، عبدالکریم اعوان، محمد اسلم گلیالوی، عبدالحق، محمد سلیم، الطاف عباس علی صدیقی اور افضل چغتائی۔ جمعیت مشائخ پاکستان کے رہنماؤں میں اے جعفری اور پیر محمد صدیق نقشبندی نے کہا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والا یوسف علی مرتد اور واجب القتل ہے۔ اسے گرفتار کر کے کسی بڑے شہر کے معروف چوک میں پھانسی دی جائے۔ عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا اللہ وسایا، مولانا خدا بخش، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا محمد جمیل قادری، شوکت علی زاہد، اللہ دتہ مجاہد اور چوہدری غلام عباس نے کہا ہے کہ جھوٹے نبی یوسف کو فوری طور پر گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے اور اس کے مریدوں کے خلاف بھی کارروائی کی جائے۔ (خبریں لاہور: ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء)

نبوت، حکومت غفلت نہ کرے، بد بخت پیروں کو فتنہ پھیلانے کی مہلت نہ دی جائے، مفتی غلام سرور اور کذاب یوسف علی فراڈ ہے لوگوں نے مجھ سے بھی رابطے کئے: مفتی شیر محمد، آئین کے تحت ناموس محمد کو پامال کرنے والے کو سزائے موت دینا حکومت کا فرض ہے: مولانا نیازی، شریعت کورٹ میں مقدمہ چلا کر عبرتناک سزا دی جائے: مفتی نعیمی "خبریں" نے جراتمندانہ روایت برقرار رکھی، بد بخت کو بے نقاب کرنے پر "خبریں" کے کارکنوں کے شکر گزار ہیں، مفتیان دین کی "خبریں" کو دعائیں

(۲۷)

لعنتی یوسف مرتد ہو چکا، واجب القتل ہے حکومت فرض ادا کرے: علماء کا فتویٰ

دستاویزی ثبوت اور شہادتیں موجود ہیں، حکومت اپنا فرض ادا کرنے میں دیر نہ کرے: ڈاکٹر اسرار، مردود کی سرپرستی کرنے والوں کی انکوائری کریں: بلوچ، نبوت کے دعویدار کو قتل کرنا حکومت کا فرض ہے، عوام یہ ذمہ داری نہ سنبھالیں: مولانا اشرفی، حکومت مصلحت سے کام نہ لے اور شریعت کا حکم مانے: اعجاز ہاشمی، باڑہ کے قبائل کی یوسف کو جہنم رسید کرنے کی دھمکی، بھائی پھیرو کے عوام نے پھانسی دینے کا مطالبہ کر دیا، لعنتی کو گرفتار کیا جائے: مجلس تحفظ ختم

لاہور (فورم رپورٹ) لماندگان کے پی آئی) جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ سینٹر مولانا عبدالستار خاں نیازی نے کہا کہ نبوت کا دعویدار مرتد ملعون شخص واجب القتل ہے۔ "خبریں" سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر یوسف علی نے واقعی اس جرم کا ارتکاب کیا ہے تو یہ ملعون، بدکار، زانی شخص واجب القتل ہے۔ انہوں نے کہا کہ "نہیں پاکستان کے تحت بھی اگر کوئی شخص ناموس محمد کی توہین کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ واجب القتل ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حکومت کا فرض ہے کہ ناموس محمد کے تقدس کو پاس کرنے کی جرات کرنے والے ملعون کو ثابت ہونے پر سزائے موت دے۔ "خبریں" فورم میں مفتی حضرات اور علماء کرام نے مطالبہ کیا ہے کہ جھوٹا نبی ہونے کے دعویدار یوسف علی کے خلاف عدالت میں مقدمہ چلا کر عبرتناک سزا دی جائے۔ حکومت جعلی پیروں کا راستہ روکنے کے لئے مناسب قانون سازی کرے، جس شخص کے پاس درس نظامی کی سند نہ ہو اسے بیعت کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ مفتی محمد حسین نعیمی نے "خبریں" فورم میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حکومت یہ معاملہ شریعت کورٹ میں لے جائے۔ علماء کی ایک کونسل تشکیل دے کر کذاب یوسف علی کے بیانات اور تحریروں کے علاوہ لوگوں کی گواہیاں قلمبند کی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ "خبریں" اور دیگر رسائل کی

تحقیق واضح ہے اور یہ شخص مرتد ہو چکا ہے اور واجب القتل ہے۔ مفتی غلام سرور قادری نے کہا کہ ایسے معاملات میں عموماً حکومت کی طرف سے غفلت اور کوتاہی کی جاتی ہے۔ مبلغ، امام، خطیب، پیر وغیرہ بننے کے لئے کوئی معیار یا شرط نہیں ہے۔ بد بخت لوگوں کو دنیاوی فائدے اور عیش و عشرت کے لئے دین اسلام کو اپنی مرضی سے برس کر فتنہ فساد پھیلانے کی مہلت نہیں ملنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ دین کے لئے کام کرنے والوں پر درس نظامی کی سند لازم قرار دی جائے تاکہ پیر اور فقیر کا روپ و حمار کر دین میں خرابی پیدا کرنے کی تمام کوششیں ناکام ہو جائیں۔ مفتی غلام سرور قادری نے کہا کہ کذاب یوسف علی کے معاملے پر توہین رسالت کے تحت کارروائی کی جائے۔ مفتی شیر محمد علوی نے کہا یوسف علی مرتد ہے اور واجب القتل ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ اپنے فرض سے غفلت نہ کرے۔ انہوں نے بتایا کہ کذاب یوسف علی کے فراڈ اور جھوٹ کا شکار ہونے والے کئی افراد نے مجھ سے بھی رابطے کئے ہیں اور بتایا ہے کہ یہ شخص اپنے مٹنے والوں کا ذہن ماؤف کر کے ان سے نہ صرف بھاری رقوم وصول کرتا ہے بلکہ انہیں عقیدے کے بارے میں بھی گمراہ کر دیتا ہے۔ تنظیم اسلامی کے امیر ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ یوسف علی کے ”کارنامے“ مجھ تک بھی پہنچے ہیں۔ حکومت کو اس کا سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہیے۔ جو کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ مرتد اور واجب القتل ہے۔ جب تمام دستاویزی ثبوت اور عینی شہادتیں موجود ہیں تو پھر حکومت مزید تاخیر نہ کرے۔ تحریک خلافت کے مرکزی رہنما جنرل (ر) ایم ایچ انصاری نے کہا کہ کذاب یوسف علی ایک عرصہ سے اپنی مذموم سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ ہمارے ایمان کی اساس ہے۔ یوسف علی ایسے بد بخت اور نامراد دین میں الجھاؤ پیدا کرتے رہتے ہیں۔ ”خبریں“ کے کارکن لائق تحسین ہیں کہ ایسے سپولے کو بے نقاب کیا ہے۔ کذاب یوسف علی پر مقدمہ چلا کر اسے سخت ترین سزا دی جائے۔ ملی یکجہتی کونسل کے صوبائی صدر لیفٹننٹ بلوچ نے کہا کہ ”خبریں“ نے اپنی جرات مندانہ روایت کو برقرار رکھتے ہوئے کذاب یوسف علی کو بے نقاب کیا ہے۔ تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے قوانین کے تحت مقدمہ درج کر کے سزا دی جائے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ایسے مردود شخص کو وزارت خارجہ کی طرف سے وی سی سی پی کا درجہ دینے کے معاملے کی بھی انکوائری ہونی

چاہیے۔ جامعہ اشرفیہ کے مولانا عبدالرحمن اشرفی نے کہا کہ تمام شواہد موجود ہیں۔ امت کا اجماع ہے کہ جو کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ مرتد ہے اور واجب القتل ہے۔ قتل کرنا حکومت کا کام ہے، عوام یہ ذمہ داری نہ سنبھالیں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ”خبریں“ کو مزید استقامت عطا فرمائے، خصوصاً دین اسلام کے معاملے میں ڈٹ کر کفر اور باطل کا مقابلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جمعیت علماء پاکستان (نورانی) کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات پیر اعجاز ہاشمی نے کہا کہ اس معاملے میں دو آراء نہیں ہیں۔ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا مرتد ہے اور شریعت نے جو حکم دیا ہے اسے پورا کرنے میں حکومت مصحت سے کام نہ لے ورنہ حکومت پر بڑا بوجھ ہو گا۔ مولانا محمد شفیع جوش نے کہا کہ ”خبریں“ اس لئے قابل مبارکباد ہے کہ پاکستان میں پٹنے والے ایک ”سلمان رشدی“ کو بے نقاب کیا ہے۔ اس کے سنے پوری ملت اسلامیہ ”خبریں“ کی شکر گزار ہے۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت پر کذاب یوسف علی نے وار کیا ہے، حکومت کو چاہیے کہ پہلی فرصت میں ایسے ملعون شخص کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ پشاور بیورو کے مطابق بازہ خیبر ایجنسی کے قبائل نے بد بخت ملعون یوسف علی کو وارننگ دی ہے کہ اگر وہ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اپنے باطل نظریات سے تائب نہ ہوا تو قبائل اس مرتد کو جہنم رسید کر دیں گے۔ بازہ سے ”خبریں“ کو موصول ہونے والی متعدد ٹیلیفون کالوں کے ذریعے نبوت کے دعویدار پر لعنت بھیجی گئی ہے۔ دریں اثناء اسلامی جمعیت طلبہ پشاور کے ناظم نے کہا ہے کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے لعنتی کو سرعام پھانسی دے۔ کے پی آئی کے مطابق پاکستان تحریک اسلام کے قائد سید مسعود شاہ نے ایک بیان میں نبوت کے مبینہ دعویدار یوسف علی کو فوری گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوسف علی مرتد ہے، اسے سرعام پھانسی پر لٹکایا جائے تاکہ آئندہ کوئی حضور اکرم اور صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کی جرات نہ کر سکے۔ بھٹی پھیرو سے نامہ نگار کے مطابق کذاب یوسف علی کی خبر شائع ہونے پر بھٹی پھیرو اور گرد و نواح کے دینی حلقوں میں زبردست کشیدگی پھیل گئی ہے۔ سینکڑوں لوگوں نے ”خبریں“ کے دفتر میں ٹیلیفون پر اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کذاب یوسف علی کو واجب القتل قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس ظالم کو اگر جلد از جلد جہنم رسید نہ کیا گیا تو پھر کوئی عاشق رسول غازی علم دین شہید بن کر اس مرتد کو اصل جہنم کر دے گا۔

جامعہ انوار غوثیہ کے خطیب مولانا غلام قاسم نورانی، جامعہ احیاء اسلام کے خطیب مولانا الحاج حافظ محمد یعقوب نے ملعون کو گرفتار کر کے پھر رہا کرنے پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ اگر جمعہ تک کذاب یوسف علی کو گرفتار کر کے سزا نہ دی گئی تو شہر بھر کے تمام مکاتب فکر کے علماء اور حضور اکرمؐ کے دیوانے ملتان روڈ جاکر دیں گے۔ لاہور کینٹ میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں ثبوت کے دعویدار یوسف کی سرگرمیوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت پنجاب سے اس کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کانفرنس سے عی مجلس کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا، پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی، مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا خدا بخش، مجلس علماء اہل سنت کے صوبائی صدر مولانا قاری جمیل الرحمن اختر، مجلس اساتذہ اسلام پاکستان کے صدر پروفیسر ظفر اللہ شفیق، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا سرفراز خان اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا اگر حکومت نے اس نئے فتنے کے خلاف فوری کارروائی نہ کی تو عوام کے جذبات کو کنٹرول کرنا مشکل ہوگا اور نتائج کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ (خبریں لاہور: ۲۵ مارچ ۱۹۹۷ء)

”خواتین سلام کی جگہ درود اور کذاب جواب میں

آیت کریمہ پڑھتا (نعوذ باللہ)

خواتین سے فون پر لمبی گفتگو کرتا اور شوہروں کے خلاف بھڑکاتا ہے، ”خبریں“ کو ملنے والے فون ٹیپ گلبہرگ میں ایچ کریم بخش کی دکان سے خریداری کرتا اور رات کا کھانا کینٹ کے ریسٹورنٹ میں کھاتا ہے ”جب بھنویں آپس میں مل جائیں گی تو نبوت کا اعلان کر دوں گا“ (نعوذ باللہ) خاتون سے کذاب کی گفتگو ”عورت پھول ہے، پھول ایک شخص کی ملکیت میں کیسے رہ سکتا ہے“ ”بچی سے لعنتی یوسف کی

باتیں

لاہور (سٹاف رپورٹر) ملعون یوسف علی کے بارے میں پیر کے روز بھی ”خبریں“ کو سینکڑوں ٹیلیفون اور ٹیکس پیغامات موصول ہوئے جن میں لوگوں نے اس کی کڑوتوں کے بارے میں انکشافات کئے۔ لاہور کی ایک خاتون نے ”خبریں“ کو بتایا کہ لعنتی یوسف علی اکثر فون پر خواتین سے طویل گفتگو کرتا ہے۔ اس کی گفتگو میں اتنی مٹھاس ہے کہ سننے والا اس کی طرف بے خود ہو کر کھنچتا ہی چلا جاتا ہے۔ اس خاتون نے ”خبریں“ کو بعض کیسٹس بھی بھجوائیں جن میں اس ملعون کی گفتگو ٹیپ تھی۔ یہ بدکردار خواتین سے فون پر اسلام علیکم نہیں کرتا تھا بلکہ ”خبریں“ کو موصول ہونے والی فون ٹیپ کے مطابق ہیلو کے بعد متعدد خواتین (نعوذ باللہ) ”الصوت والسلام علیک یا رسول اللہ“ کہہ کر اس ملعون سے مخاطب ہوتی ہیں جس کے جواب میں یہ ملعون (نعوذ باللہ) قرآن کی آیت ”لا الہ الا انت سبحک انتی کست من الصالحین“ کہتا اور پھر خواتین سے طویل گفتگو کرتا۔ شادی شدہ خواتین کو ان کے شوہروں کے بارے میں بھڑکاتا۔ ایسی ہی لاہور کی ایک خاتون (م) سے اس نے سونے کی تسبیح کا مطالبہ کیا جو اس نے فیروز پور روڈ کے ایک جیولر کی دکان سے ہوا کر دی۔ ۳۲ دانے کی اس تسبیح پر ڈیڑھ لاکھ سے زائد لاگت تھی تو اس ملعون نے اس خاتون کو بشارت دی کہ اس کا جنت میں سونے کا محل بن چکا ہے جس میں لاکھوں ہیرے جڑے ہوئے ہیں۔ ایک شخص (ب) نے ”خبریں“ کو بتایا کہ ملعون یوسف علی کے پاس اتنا پیسہ جمع ہو چکا ہے کہ وہ خریداری کے لئے گلبہرگ میں ایچ کریم بخش بھٹی کی مشہور دکان پر جاتا اور اس کے مرید تمام ادائیگی کرتے جبکہ اکثر رات کا کھانا لاہور کینٹ کے علاقے میں شیرپاؤ پل کے قریب واقع ایک مشہور ریسٹورنٹ میں کھاتا جس کا مالک بھی اس کے مریدوں میں شامل تھا اور اس کی خوب کڑ بھگت کرتا ہے۔ ایک خاتون (ب) نے بتایا کہ کذاب یوسف علی رحمان پورہ کے علاقے میں حکیم صدیق شاہین سے جسمانی قوت کے لئے خصوصی کٹتے تیار کرواتا۔ گلبہرگ کی ایک خاتون (ن) نے ”خبریں“ کو بتایا کہ وہ تقریباً ایک سال تک اس ملعون کی مرید رہیں مگر اس دور اس کی بعض غلط باتوں اور غلط تشریحات کی وجہ سے بدظن ہو گئیں۔ انہوں نے بتایا کہ ملعون یوسف علی کہتا تھا کہ ”جب ہماری

دنیا میں امن اس وقت قائم ہوگا جب حضرت محمدؐ حکمران ہوں گے۔ جب اس کی وضاحت پوچھی گئی تو ملعون نے کہا کہ وضاحت کا یہ وقت نہیں، جب وقت آئے گا وضاحت خود بخود ہو جائے گی۔ کاذب یوسف علی نے بتایا کہ میں نے اہیہ سے زیادہ خوبصورت اور قابل کسی کو نہیں پایا اور صرف وہی میرے نکاح میں ہے۔ کاذب یوسف علی نے مزید بتایا کہ ۷۷۷ میں فوج سے ریٹائرمنٹ لینے کے بعد میں مدینے چل گیا جس سات سال رہا اور ۸۸۳ میں واپسی کا حکم ہوا تو پاکستان چلے آیا اور حکم کی بجا آوری میں مشغول ہو گیا۔ ملعون نے تسلیم کیا کہ ملک بھر سے بعض خواتین اپنی تصاویر اور خوبصورت کارڈ انہیں ارسال کرتی تھیں مگر وہ انہیں پڑھ کر ضائع کر دیا کرتا تھا۔ اس نے کہا کہ وہ اپنی صفائی میں کسی پر الزام عائد نہیں کرے گا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ میں سچا ہوں، اس لئے اللہ میری حفاظت کر رہا ہے۔ (خبریں لاہور: ۲۵ مارچ ۱۹۹۷ء)

آنکھوں کے اوپر والی بھنویں پس میں مل جائیں گی تو ہم خود کو ظاہر کر دیں گے اور نبوت کا (نحوذ باللہ) باقاعدہ اعلان کر دیں گے۔ "وہ یہ بھی کہتا تھا کہ "جب مکمل انقلاب آئے گا تو ہم ٹی وی پر اپنی کمر پرنگی ہوئی مرنبت (نحوذ باللہ) ظاہر کریں گے۔" اس خاتون کی بیٹی نے بتایا کہ وہ اس ملعون کی موجودگی میں نماز پڑھنے کے لئے وضو کرنے لگی تو اس نے کہا کہ "تمہیں وضو کی ضرورت نہیں، وضو کی ضرورت تو انسانی جسم کو ہوتی ہے جبکہ نور کے ہالے میں مکرتم مکمل طور پر نور بن چکی ہو۔ بے شک بغیر وضو کے نماز پڑھ لیا کرو۔" اس بچی نے مزید بتایا کہ وہ ملعون کہا کرتا تھا کہ "عورت دنیا کے باغ کا خوبصورت پھول ہے اور یہ کس طرح ممکن ہے کہ پھول ایک ہی شخص کی ملکیت رہے۔" (خبریں لاہور: ۲۵ مارچ ۱۹۹۷ء)

خلافت عظمیٰ عطا ہونے کے بعد مجھ سے جنسی قوت

چھین لی گئی: کاذب یوسف

ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں خلافت عظمیٰ کے راز سے پردہ اٹھاؤں گا، خواتین خط اور تصاویر بھیجتی ہیں دنیا میں اس وقت امن قائم ہوگا جب محمدؐ حکمران ہوں گے، اس کی وضاحت وقت آنے پر ہو جائے گی سچا ہوں اس لئے اللہ میری حفاظت کر رہا ہے: ملعون یوسف علی کی "خبریں" سے گفتگو

لاہور (شاف رپورٹر) ملعون یوسف علی نے "خبریں" کو بتایا کہ ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں اس معاملے کو اٹھایا جائے گا اور مجھے جو خلافت عظمیٰ عطا ہوئی ہے اس کے راز سے پردہ بھی اس اجلاس میں ہی اٹھاؤں گا۔ اس نے بتایا کہ اس کے پاس چار سال پرانی میڈیکل رپورٹ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ میں شادی کے قابل ہی نہیں رہا اور خلافت عظمیٰ عطا ہونے کے بعد مجھ سے جنسی قوت چھین لی گئی ہے، اس نے میں خواتین کو نکاح میں نہیں لے سکتا۔ ملعون نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ

ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کا وجود ہے نہ دنیا میں کوئی
نمائندہ: "خبریں" کی تحقیقات

لاہور (شاف رپورٹر) ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کا کہیں بھی وجود نہیں اور نہ ہی اس کا کہیں اندراج ہے جبکہ دنیا بھر میں اس کے کسی نمائندے کا وجود ثابت نہیں ہوا۔ البتہ اس کا ایک خود ساختہ ڈائریکٹر جنرل موجود ہے جس کا نام ملعون یوسف علی ہے۔ "خبریں" نے مختلف ذرائع سے اس ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پاکستان کے کسی بھی اور رے نے ایسی کسی سبھی کی موجودگی کی تصدیق نہ کی بلکہ جعلی قرار دیا۔ (خبریں لاہور: ۲۵ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۲۸)

شہباز شریف کے حکم پر کذاب یوسف علی کو تین ماہ

کے لئے جیل بھیج دیا گیا

ایجنسیوں کی تحقیقات نے ”خبریں“ کی اطلاعات کو سچ کر دیا، ڈپٹی کمشنر کی ہدایت پر ڈیفنس پولیس نے اندیشہ نقص امن کی دفعہ ۳ کے تحت اس کے گھر سے گرفتار کیا، انسداد دہشت گردی سیکل میں نظر بند کیا گیا مجھے نبی پاک کے دیدار کے لئے دولاکھ لے کر اپنا دیدار کروا دیا، پھر کراچی میں دو ٹریکوں کو سورہ احزاب کا ترجمہ سنایا پھر گانے سنا کر کہا کبریائی اور مصطفائی کے ساتھ گانے سننے میں حرج نہیں (نعوذ باللہ) : ملک اعجاز کا فون خود کو ”خری نبی“ کہا اور درود پڑھنے کو کہتا (نعوذ باللہ) ”متعدد ٹریکوں سے زبانی نکاح کیا اور ان کا نام اللہ کے ۹۹ ناموں میں سے رکھتا، ایک فوجی افسر کے ساتھ عمرے پر گیا اور طواف نہ کیا: میڈی ڈاکٹر کی گفتگو کالے جادو کا ماہر ہے، کراچی کا سہیل چیلہ ہے، ہمیں چھپ چھپ کر لعنتی سے ملواتا رہا، بے غیرت کا میڈیکل چیک اپ کرایا جائے: خاتون (ر) ”خبریں“ کو متاثرین کے فون اور خطوط میں انکشافات

لاہور (سٹاف رپورٹر) روزنامہ ”خبریں“ کی طرف سے ملعون یوسف علی کے نبوت کے بھوٹے دعوے اور خرافات کی تفصیلات شائع ہونے کے بعد ڈپٹی کمشنر لاہور کے حکم پر ملعون یوسف علی کو تین ماہ کے لئے جیل بھیج دیا گیا ہے۔ اسے ڈیفنس پولیس نے ڈپٹی کمشنر کے حکم کی روشنی میں اس کے گھر واقع ڈیفنس سے گرفتار کیا کذاب کی گرفتاری اندیشہ نقص امن کے تحت ہوئی ہے۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ گزشتہ تین روز سے ”خبریں“ میں اس بدکردار کے بارے میں

تفصیلات شائع ہونے کے بعد حکومت پاکستان نے بعض ایجنسیوں کے ذریعے تحقیقات کروائی تھیں اور ان ابتدائی تحقیقات میں ”خبریں“ کی تمام خبریں حرف بحرف سچ ثابت ہوئیں جس پر ایجنسیوں کی طرف سے حکومت کو ”گاہ کیا گیا تو وزیر اعلیٰ پنجاب کی مداخلت پر ڈپٹی کمشنر لاہور نے ملعون کی نظر بندی کے احکامات جاری کر دیئے۔ ملعون یوسف علی کو تحفظ امن عامہ کی دفعہ ۳ کے تحت گرفتار کر کے مزید تفتیش کے لئے انسداد دہشت گردی سیکل چوہنگ کی سب جیل میں پہنچا دیا گیا ہے۔ اس سے ملاقات پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ یوسف علی کی گرفتاری اس وقت عمل میں مائی گئی جب وہ فرار ہو رہا تھا۔ دریں اثناء ملعون اور مرتد یوسف علی کے بارے میں ”خبریں“ کو منگل کے روز بھی ملک کے طوں و عرض سے سینکڑوں ٹیلیفون موصول ہوئے جن میں بہت سے افراد اور خواتین نے اس بدکردار شخص کے بارے میں بتایا جبکہ متعدد خطوط میں اس کے دعوے کے بارے میں تفصیلات ”خبریں“ کو فراہم کی گئیں۔ جہلم کے ایک شخص ملک اعجاز نے ٹیلیفون اور پھر خط کے ذریعے بتایا کہ وہ سال قبل ایک دوست کے توسط سے اس سے ملاقات ہوئی۔ اس نے پہلے خود کو ضیفہ اس قرار دیا اور پھر حضرت محمدؐ کا دیدار کروانے کی بات کی۔ دو لاکھ روپیہ ہتھیا لیا اور اپنا دیدار کروا دیا پھر مجھے کراچی لے گیا جہاں ہم کلفٹن کے علاقے میں عبدالواحد خان کے گھر گئے وہاں جاتے ہی ہاتھ روم میں داخل ہو کر اس نے نصف گھنٹہ تک سفلی عمل کیا پھر اس سے دو لڑکیاں اسماء اور عالیہ ملنے کے لئے آئیں۔ اسماء کی پہلے سے منگنی ہو چکی تھی مگر اس کذاب کی طرف سے اس سے نکاح کے اعلان کے بعد اس نے اپنے منگیتر کو شادی سے انکار کر دیا۔ ایک دوسری لڑکی امتحانی باریک لباس میں اس سے ملنے آئی تو اس نے اس کے جسم کی تعریف کرتے ہوئے اسے فوراً قرار دیا۔ ملک اعجاز نے بتایا کہ اسی رات دو بجے میں اچانک اٹھا تو عبدالواحد خان کی بہو کے کمرے میں اس ملعون کو میں نے داخل ہوتے دیکھا۔ دو سہری رات دونوں لڑکیاں اسماء اور عالیہ اس سے ملنے آئیں اور رات تین بجے تک اس کے پاس رہیں۔ یوسف علی نے پہلے انہیں سورہ احزاب کا ترجمہ سنایا پھر گانے سنائے اور کہا کہ گانوں کو کبریائی اور مصطفائی کے ساتھ سنا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ پھر اس نے عالیہ سے بعض ایسے جنسی سوالات کئے جو ملک اعجاز نے تو اپنے خط میں لکھ دیئے مگر ”خبریں“ اسے شائع نہیں کر سکا۔ کراچی کی ایک میڈی ڈاکٹر

(غ) نے "خبریں" کو بتایا کہ یوسف علی انتہائی بد معاش اور بے غیرت شخص ہے۔ اس نے میری موجودگی میں دو مرتبہ خود کو آخری نبی حضرت محمد (نحوذ باللہ) کہا اور حکم دیا کہ میں اس کے نام پر روزانہ چھ ہزار مرتبہ "الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ" پڑھوں۔ (نحوذ باللہ) لاہور کینٹ کی ایک لڑکی اپنے نکاح میں لیا اور وہ بر ملا کہتی رہی کہ محمد یوسف (نحوذ باللہ) آخری نبی ہیں اور وہ ان کے نکاح میں ہے۔ پھر جس لڑکی کو وہ اپنے نکاح میں لیتا اس کا نام اللہ پاک کے نام پر رکھتا اور کہتا کہ اسے ۹۹ شادیوں کا حکم ہے۔ ڈاکٹر (غ) نے بتایا کہ کوئی خاتون اپنے کیریئر پر الزام نہیں لگاتی مگر یہاں تمام لڑکیاں اس کے ظلم کا شکار ہوئی ہیں، مجبور ہو کر بتا رہی ہیں۔ (غ) نے بتایا کہ آغا خان یونیورسٹی کی ایک طلبہ (الف) بھی اس کے نکاح میں رہی اور اس کو بھی یحییٰ یوسف نے نبی کریم کی زیارت کے نام پر اپنی زیارت کروائی تھی۔ اس نے بتایا کہ کراچی کے ایک ڈاکٹر صدیقی سے اس نے آٹھ لاکھ روپے لئے۔ ڈاکٹر (غ) نے بتایا کہ ملعون یوسف علی بریگیڈیئر (ر) سلیم کے ساتھ عمرے پر گیا مگر وہاں طواف نہیں کیا اور پھر بریگیڈیئر سلیم سے کہا کہ پ کو مدینے میں ۹۰ نمازیں پڑھنے کی کیا ضرورت ہے، لاہور میں میرے گھر پر پڑھ لیجئے گا۔ کراچی سے ایک خاتون (غ) نے بتایا کہ وہ کالے جادو اور سفلی عمل کا ماہر ہے اس نے سنے ہوئے اس کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں۔ (ر) نے بتایا کہ ہم نے بعد میں کراچی ہی کے ایک مفتی صاحب سے عمل کے ذریعے اس کے جادو کے اثر سے آزادی حاصل کی۔ (ر) نے بتایا کہ اس نے میرا نام بھی اللہ کے نام پر رکھا ہوا تھا اور مجھے بھی اپنی دھن بنانے کا اعلان کیا مگر اللہ نے بچا لیا۔ روتے ہوئے کہا کہ ملعون میرے سامنے آجائے تو میں اپنے ہاتھوں سے اس کی زبان ہاتھ پاؤں کاٹ کر اسے جہنم رسید کروں گی۔ خاتون (ر) نے بتایا کہ اس کا سب سے بڑا چبڑا کراچی ہی کا سہیل ہے جو ہمیں ساتھ لے کر یوسف سے ملتا اور ہمیں کہتا کہ تم حق کے راستے پر چل رہی ہو۔ اس نے کہا کہ گھردلوں کو بتائے بغیر ہمارے ساتھ آؤ اور ہم سہیل کے ساتھ گھردلوں سے چوری چھپے جاتیں اور اس ملعون سے ملتی رہیں۔ (ر) نے کہا کہ بے غیرت یوسف علی کامیڈیکل کروائیں، اس کے تمام دعوؤں کی نفی ہو جائے گی۔ (ر) نے کہا کہ اس نے تیسری ملاقات میں علیحدہ کمرے میں مجھے رسول کریم سے ملاقات کروانے کا دعویٰ کیا۔ پھر اس کے کہنے پر میں نے آنکھیں بند کر لیں پھر اس

کے کہنے پر کھولیں تو اس ملعون نے پوچھا "ویدار ہو گیا؟" میں نے کہا "حضرت نہیں" پھر ملعون یوسف علی نے کہا "دروو شریف پڑھو" ہم ہی ہیں آخری نبی (نحوذ باللہ) (ر) نے مزید بتایا کہ کراچی کی شبانہ بھی اس کے نکاح میں رہی پھر اس نے اپنے شوہر سے طلاق مانگ لی اور کہا کہ اب وہ (نحوذ باللہ) حضور کے عقد میں چکی ہے۔ دو ماہ بعد ملعون نے اسے اجڑت دی کہ وہ خاندان کے پاس واپس چلی جائے برکت ہو جائے گی۔ (خبریں لاہور: ۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء)

”کذاب یوسف علی جڑانوالہ میں پیدا ہوا، دو سال تک ذہنی توازن خراب رہا“

شروع ہی سے ڈرامہ باز اور رنگین مزاج تھا، والد جڑانوالہ کا زرگر تھا، بہن سکول میں ٹیچر ہے خود کو ”الحنین“ کہلواتا رہا، رشتہ دار محمد علی پارک میں رہائش پذیر ہیں، بزرگوں اور دوستوں کا انکشاف

جڑانوالہ (شہر اختر تحصیل رپورٹ) نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے ملعون یوسف علی کے بارے میں جڑانوالہ شہر کے بعض عمر رسیدہ افراد نے دلچسپ انکشافات کئے ہیں، جس کے مطابق یوسف علی جڑانوالہ میں پیدا ہوا اور ابتدائی تعلیم بھی جڑانوالہ میں حاصل کی۔ شروع ہی سے اپنے نام کے ساتھ الحنین کہلوانے کی کوشش کرتا رہتا۔ اس کا باپ دزیر علی جڑانوالہ میں جیولر تھا جس کا کافی عرصہ قبل انتقال ہو گیا۔ ملعون یوسف علی نے تعلیم کے بعد پاکستان ایئر فورس میں ملازمت کی لیکن وہاں پر ”گراؤنڈ“ ہونے پر آرمی میں آگیا لیکن وہاں سے بھی فارغ ہوا۔ بعض افراد کے مطابق یوسف علی نے ورلڈ اسلامک مشن میں بھی کام کیا اور اس کے قریبی عزیز جڑانوالہ کے محلہ محمد علی پارک میں اب بھی رہائش پذیر ہیں۔ معلوم ہوا کہ ملعون یوسف علی کو شروع ہی سے ڈرامہ بازی کا شوق تھا اور طبیعت بھی رنگین مزاج پائی تھی۔ ایک ریٹائرڈ کمشنر کے ساتھ رشتہ داری ہونے کی

وجہ سے اس کی ملیک ملیک اونچی سوسائٹی میں ہونے لگی اور بااثر لوگوں سے تعلقات استوار ہو گئے۔ یعنی یوسف علی کے بارے میں اس کے ایک سابقہ دوست نے "خبریں" کو بتایا کہ کچھ عرصہ قبل اس کا ذہنی توازن بھی خراب ہو گیا تھا اور تقریباً دو ڈھائی سال تک یہ اپ سیٹ رہا۔ بعد ازاں ایک بزرگ کے پاس آنے جانے کی وجہ سے اس نے اس شعبہ کو اپنا یا اور اپنی بزرگی کا دعویٰ کر دیا۔ "خبریں" کو جڑانوالہ کے رہائشی نے بتایا کہ معون یوسف علی کا تعلق اہل تشیع خاندان سے ہے اس کی ایک بہن مقصودہ بیگم زوجہ ذاکر حسین آج بھی جڑانوالہ گھر تر سکوں میں پھرتی ہے۔ (خبریں لاہور: ۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء)

مقامی اخبار نے کذاب یوسف علی کے کالم "تعمیر ملت" کی اشاعت روک دی

لاہور (نمائندہ خصوصی) روزنامہ "خبریں" میں معون ابوالحسنین محمد یوسف علی کی طرف سے نبوت کے جھوٹے دعوے اور مکروہ کردار کی تشہیدات شائع ہونے کے بعد مقامی روزنامہ نے معون کے دینی کالم "تعمیر ملت" کی اشاعت فوری طور پر روک دی ہے محمد یوسف علی ابوالحسنین کے نام سے کام لگتا تھا۔ (خبریں لاہور: ۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء)

مجلس تحفظ ختم نبوت نے جھوٹے نبی کے خلاف مقدمے کی درخواست دے دی، مجلس احرار جمعہ کے روز احتجاجی مظاہرے کرے گی

(لاہور شاف رپورٹر، کراچی رپورٹر) کے پی آئی) عالی مجلس تحفظ ختم نبوت

کے یہاں ہنگامی اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ کذاب یوسف علی کو فوری طور پر گرفتار کر کے اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور اسے نشان عبرت بنادیا جائے تاکہ آئندہ کسی کو بھی ایسی جرات نہ ہو سکے۔ دریں اثناء کراچی یورو کے مطابق عالی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ملک کے چاروں صوبوں میں معون یوسف علی کے کفریہ عقائد و نظریات کے خلاف مقدمے دائر کرنے کا فیصلہ کر لیا اس سلسلے میں عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے تھانے میں معون یوسف علی کے خلاف ایف آئی آر درج کرائے کے لئے درخواست دے دی ہے۔ تحفظ ختم نبوت نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ معون یوسف علی کے کفریہ عقائد کے خلاف ختم نبوت کی مذکورہ درخواست پر مقدمہ درج کرنے کے احکامات فی الفور جاری کریں۔ ایم ایس ایف کے رہنماؤں نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا کہ معون یوسف علی کو بھٹی چوک میں سزائے موت دی جائے اور اس کی ماش کو ۲۳ گھنٹے لٹکائے رکھا جائے تاکہ مسلمانوں کے جذبات سے کھینچنے والے معون کو نشان عبرت بنایا جاسکے۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے رہنما سید عطاء الحسن بخاری نے کہا ہے کہ کذاب یوسف علی مرتد واجب القتل ہے۔ ایسے شخص کے فتنہ سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ اسے فی الفور گرفتار کر کے شیطانی اور صیہونی اثرات سے محفوظ رہ سکیں۔ انہوں نے کہا کہ جب تک امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مکمل اور صحیح طور پر عمل درآمد نہیں ہوتا اس طرح کے خود رو کذاب اور معون یوسف علی پیدا ہوتے رہیں گے۔ مجلس احرار اسلام لاہور کے زیر اہتمام ۲۸ مارچ بروز جمعہ نماز جمعہ کے بعد قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں اور تخریبی کارروائیوں کے خلاف اور مرتد یوسف علی کی گرفتاری کے لئے مسجد شہداء مال روڈ، جامعہ اشرفیہ فیروزپور روڈ، جامع مسجد لہرنی، مارکیٹ، جامع مسجد خادمہ کیوری گراؤنڈ ڈیفنس کے باہر خاموش احتجاجی مظاہرے ہوں گے۔ (خبریں لاہور: ۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۲۹)

یوسف کذاب کو فیشن ایبل کوٹھی منتقل کرنے کی
کوششیں چیلوں کا وزیر اعلیٰ سے رابطہ

لعنتی چوہنگ اینٹی دہشت گردی سیل کی تھائیوں سے اکٹھا کیا، چیلے
سہیل اور قاضی امجد نے معروف تاجر کے ذریعے شہباز شریف سے
رابطہ کر لیا، چوبیس گھنٹوں میں کذاب کو آرام دہ جگہ شفٹ کرائے
جانے کا امکان مرتد یوسف علی نے بارہ سال قبل جدہ میں اپنے بھائی
ناصر حیدر کی بیوی سے ناجائز تعلقات قائم کر لئے، ناصر کارخانے جاتا
تو اس کی عدم موجودگی میں اپنی بھانج سے شیطانی کھیل کھیلتا رہتا ناصر
نے قابل اعتراض حالت میں دیکھ کر کلورین پی لی، مجھے راز بتایا تو
اسے پاکستان لے آیا، وہ دو ماہ بعد ہی فوت ہو گیا، بارہ سال سے راز
چھپائے رکھا: ناصر کے دوست محمود کا ”خبریں“ سے انکشاف

لاہور (سٹاف رپورٹر) کرائم رپورٹر) لعنتی یوسف علی چوبیس گھنٹے کی نظر
بندی سے ای ٹیک علی اور اس ملعون کے چیف چیلے جن میں کراچی کے سہیل اور
ماہور کے قاضی امجد شامل ہیں یوسف علی کو چوہنگ اینٹی دہشت گردی سیل سے کسی
کو بھی کو سب جیل قرار دے کر وہاں منتقل کروانے کے لئے سرگرم عمل ہو گئے
ہیں۔ انہوں نے ماہور کے ایک معروف تاجر کے ذریعے وزیر اعلیٰ پنجاب سے رابطہ
کر لیا ہے، کوشش کی جارہی ہے کہ سندھ چوبیس گھنٹوں میں اس ملعون کو کسی
آرام دہ جگہ پر منتقل کر دیا جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یوسف علی کے بیوی بچے
گھر سے تمام قیمتی گاڑیاں اور قیمتی گھریلو سامان لے کر روپوش ہو گئے ہیں اور اس
کے ڈیفنس میں واقع گھر پر پرائیویٹ سکیورٹی کا عملہ تعینات کر دیا گیا ہے۔ ملعون
یوسف علی کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اس نے بارہ سال قبل اپنے بھائی
ناصر نصر اللہ حیدر کی بیوی (ک) سے جدہ میں ناجائز تعلقات استوار کر لئے تھے جس
سے دہر داشت ہو کر اس کے بھائی ناصر نصر اللہ نے کلورین پی لی اور پاکستان آکر عرصہ
تین ماہ بعد انتقال کر گیا۔ یہ بات ناصر نصر اللہ حیدر کے لاہور میں مقیم ایک دوست
محمود نے ”خبریں“ کو بتائی انہوں نے بتایا کہ وہ بارہ سال سے اپنے دوست کے اس

راز کو اپنے سینہ میں دفن کئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں خاموش تھا کہ شاید
قدرت اس بے غیرت کو سزا دے۔ انہوں نے بتایا کہ میں اور ناصر نصر اللہ جدہ میں
ایک ہی کارخانے میں کام کرتے تھے۔ صبح سات بجے کام پر جا کر رات کو واپس
آتے۔ یوسف علی نے جو ترکی کے اسلامی سنٹر میں کلرک تھا اور جدہ میں ہی رہتا تھا،
ناصر نصر اللہ کی عدم موجودگی میں اس کی بیوی کو اثر کو اپنے دام میں پھانس لیا اور
اس سے ناجائز تعلقات استوار کر لئے۔ محمود نے بتایا کہ میں پاکستان سے واپس چھٹی
گزار کر گیا تو ناصر نصر اللہ ہسپتال میں داخل تھا اور زندگی اور موت کی کشمکش میں
جلا تھا اس نے مجھے تمام صورت حال سے آگاہ کیا اور بتایا کہ اس نے اپنی بیوی کو
بھائی یوسف کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں دیکھ لیا ہے اور اب زندہ نہیں رہنا
چاہتا تھا جس پر اس نے کلورین پی لی ہے۔ محمود نے بتایا کہ میں اسے پاکستان لے آیا
مگر وہ دو ماہ بعد انتقال کر گیا اور وصیت کر گیا تھا کہ یوسف علی اس کے جنازے میں
شریک نہ ہو۔ انہوں نے بتایا کہ ناصر کی موت کے بعد اس کی بیوی نے ایک بچے کو
جنم دیا۔ (خبریں ماہور ۲۷ مارچ ۱۹۹۷ء)

”مرد کامل کی وصیت“ لعنتی یوسف کی بکواسیات کا دستاویزی ثبوت

”جان لو آپ میں رسول اللہ تشریف فرما ہیں“ سورۃ الحجرات کی
آیت نمبر ۶ کا گمراہ کن ترجمہ اور تشریح ”پاکستان کو مرد کامل کی
سربراہی کا شرف حاصل ہوگا، ہم محبوب حقیقی کا خاص راز ہیں“

لاہور (سٹاف رپورٹر) نام نہاد ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کے خود ساختہ
ڈائریکٹر جنرل اور نبوت کے جھوٹے داعی ملعون ابوالحسنین یوسف علی نے ”مرد کامل
کا وصیت نامہ“ کے نام سے ایک کتابچہ شائع کیا ہے جس میں قرآن مجید کے غلط
تراجم کئے اور یہ کتابچہ اس ملعون نے اپنے نام سے شائع کیا ہے۔ سورۃ الحجرات کی

آیت مبارکہ نمبر ۶ کا ترجمہ کرتے ہوئے ابوالحسن محمد یوسف علی لکھتا ہے۔ ”اچھی طرح جان لو آپ میں رسول اللہ تشریف فرما ہیں۔“ تشریح میں لعنتی نے لکھا یہ ایک حقیقت ہے لیکن لوگ آپ کو کیوں نہیں دیکھ پاتے؟ کیا وجہ ہے؟ اپنے مرشدین سے معلوم کریں۔ وہ مرشد ہی کیا جو آپ کو آپ تک نہ پہنچا سکے؟ وہ مرید ہی کیا جو آپ کی زیارت نہ کر سکے۔ ایک جگہ پر یہ ملعون لکھتا ہے ”ہماری اختیاری موت واقع ہو چکی ہے ہم اپنے محبوب حقیقی کا خاص راز ہیں وہ جہاں چاہے گا پہنچا دے گا۔“ ملعون ایک جگہ لکھتا ہے کہ ہم یہ بشارت دیتے ہیں کہ پاکستان کی ہاں اور دُنیا میں دنیا بھر کے فیصلے ہوں گے اور پاکستان کو مرد کامل کی سربراہی کا شرف نصیب ہوئے والا ہے، کوئی اس وقت تک بیعت نہ کرے جب تک خود رسول اللہ اجازت نہ دیں اور جب تک ظاہری عمر چالیس سال نہ ہو جائے۔ (خبریں لاہور: ۲۷ مارچ ۱۹۹۷ء)

جھوٹے نبی کو بے نقاب کر کے ”خبریں“ نے ملت پر احسان کیا ادیب جاودانی

کاذب یوسف پرائیویٹ سکول کی مالکہ کے ساتھ میرے پاس آیا اور سکولوں میں لیکچر دینے کی اجازت مانگی مشکوک پا کر میں نے انکار کر دیا، امریکی اخبارات ”خبریں“ کی رپورٹس لفت کر رہے ہیں: ضیاء شاہد کے نام خط

لاہور (پ ر) مولن ڈائجسٹ کے چیف ایڈیٹر ادیب جاودانی نے کاذب اور جعلی نبوت کے دعویدار یوسف علی کا کچا چٹھا کھونٹے پر ”خبریں“ کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا ہے کہ آپ نے یہ کام بلاشبہ ملت اسلامیہ اور مسلمانوں کے عقیدے کے بہترین مفاد میں کیا ہے۔ ادیب جاودانی نے ”خبریں“ کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد کے نام لکھے گئے ایک خط میں بتایا کہ کچھ عرصہ قبل یہ شخص ایک پرائیویٹ سکول کے

خاتون مالک مرصیم گل کے ہمراہ میرے پاس آیا۔ کاذب یوسف نے یہ خواہش ظاہر کی کہ میں کل پاکستان پرائیویٹ سکولز مینجمنٹ ایسوسی ایشن کے صدر کی حیثیت سے اسے سکولوں کے مالکان کے نام ایک خط لکھ کر دوں تاکہ وہ مختلف پرائیویٹ سکولوں میں جا کر طلبہ و طالبات کو اسلام پر لیکچر دے سکے اس شخص کی مشکوک حرکات و سکنات کے پیش نظر میں نے اسے خط دینے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ جب آپ نے ابوالحسنین کی اصلیت بے نقاب کی تو میں نے اس خاتون کے گھر فون کیا تو پتہ چلا یہ خاتون آج کل سعودی عرب گئی ہوئی ہیں۔ یہ خاتون بھی اس کے سحر میں گرفتار تھی۔ خاتون گذشتہ دنوں اس کے ساتھ انڈیا بھی گئی تھی۔ اس خاتون کے خاوند نے مجھے بتایا کہ وہاں سے واپس تو بہت جلد کاذب یوسف کی مکروہ شکل واضح ہو گئی تھی۔ اس سے ہم نے اس کے لئے اپنے گھر کے دروازے بند کر دیئے تھے۔ خاتون کے خاوند نے مجھے یہ بھی بتایا کہ میرے ایک عزیز نے امریکہ سے فون کر کے مجھے بتایا کہ ”خبریں“ نے کاذب یوسف سے متعلق جو خبریں شائع کی ہیں، وہ امریکی اخبارات نے بھی لفت کی ہیں۔ امریکہ میں مقیم مسلمان اس شخص سے انتہائی نفرت کر رہے ہیں۔۔۔ (خبریں لاہور: ۲۷ مارچ ۱۹۹۷ء)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مرتد یوسف علی کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی درخواست دے دی
کویت سمیت ملک بھر سے لعنتی کو سرعام پھانسی دینے کا مطالبہ

لاہور (کرائمز رپورٹر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی طرف سے ایس ایس پی لاہور کو ایک درخواست دی گئی ہے جس میں ملعون یوسف علی کے خلاف توہین رسالت اور مرتد ہونے کا مقدمہ درج کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ درخواست کی کاپیاں صدر لاہور وزیراعظم

فحش واجب القتل ہے۔ انہوں نے کہا حکومت سے مطالبہ کیا کہ ایسے شخص کو جو اسلامی مملکت پاکستان میں رہ کر نبوت کا دعویدار ہے، اس کو گرفتار کر کے سرعام پھانسی دی جائے۔ (خبریں لاہور: ۲۷ مارچ ۱۹۹۷ء)

”جنگ“ اور ”نوائے وقت“ نے جھوٹے نبی کی وضاحتیں اشتہارات کی صورت میں چھاپ دیں دونوں اخبارات نے کاذب یوسف کی عملاً حمایت کی: شہریوں کا شدید احتجاج

لاہور (سٹاف رپورٹر) روزنامہ ”جنگ“ اور ”نوائے وقت“ نے ملعون یوسف علی کی بڑے بڑے اشتہارات کے ذریعے وضاحتیں شائع کی ہیں اور اس کے عوض ہزاروں روپے جھوٹے نبی سے حاصل کئے۔ پیسے لے کر ”جنگ“ اور ”نوائے وقت“ جیسے موقر جریدوں نے جس طرح سے اس کذاب کی حمایت کی، شہری حلقوں نے ٹیلیفونوں پر ”خبریں“ سے اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ شہریوں نے ”جنگ“ اور ”نوائے وقت“ کی شدید مذمت کرتے ہوئے ”خبریں“ سے مطالبہ کیا کہ وہ صحافتی تنظیموں اور ایڈیٹروں کے پلیٹ فارم پر ان اشتہارات سے شدید احتجاج کرے اور عوامی رد عمل سے آگاہ کرے۔ (خبریں لاہور: ۲۷ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۳۰)

کذاب یوسف جیل میں رونے لگا

عیاش یوسف کی اصلیت کھلنے لگی، پولیس اہلکار لعنتیں بھیجتے رہے، بھارتی ایجنٹ ہونے کا شبہ، تفتیش شروع

وزیر اعلیٰ، گورنر، چیف سیکرٹری اور سیکرٹری داخلہ کو بھی بجھوا دی گئی ہیں۔ ورلڈ ایسوسی ایشن آف مسلم جیورسٹس پاکستان زون کے کنوینر محمد اسماعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ اور سیکرٹری جنرل قلمی راجا ایڈووکیٹ نے ایک مشترکہ بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کے خلاف فوری طور پر قانون توہین رسالت کے علاوہ دیگر جرائم اور دھوکہ دہی پر فوجداری مقدمات قائم کرے اور اسے قرار واقعی سزا دلائے۔ محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے انکشاف کیا کہ ان کے پاس کذاب یوسف علی کی تقریر کی ویڈیو فلم اور ڈسکی کے صفحات موجود ہیں جن میں اس نے خود کو دھوکہ بازی سے نبی ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا پہلا ظہور حضرت آدم کی صورت میں ہوا تھا جبکہ موجودہ ظہور خود اس کی یعنی یوسف علی کی صورت میں ہوا ہے۔ ذندیق یوسف علی نامی شخص کی طرف سے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے پر پاکستان ویلفیئر کمیٹی (کوہت) نے شدید غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ کمیٹی کے صدر فکیل احمد ڈار نے نیشنل جدید میں ہنگامی اجلاس طلب کیا جس میں تنظیم کے تمام عہدیداروں نے شرکت کی۔ اجلاس میں ملعون یوسف کی پر زور مذمت کی گئی۔ فکیل احمد ڈار نے کہا کہ ہمارے علماء کرام کس بات کا انتظار کر رہے ہیں۔ کہاں ہیں شیخ رسالت کے روائے کہاں ہیں ختم نبوت کی کمیٹیاں، قادیانی دزیر بننے پر اتنا شور مچایا جاتا ہے، لیکن رسالت مآب ﷺ کی نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے شخص کے خلاف اب تک کچھ بھی نہیں کیا گیا کیا پاکستان کے ۱۳ کروڑ عوام میں سے کوئی بھی غازی علم دین نہیں ہے، ہم حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اسلامی عقائد کے ساتھ سنگین مذاق کرنے والے ان نبوت کے جھوٹے دعویداروں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ عارف دالا سے تحصیل رپورٹر کے مطابق آخری نبی ہونے کا دعویٰ کرنے والے مردود کو سرعام پھانسی دی جائے۔ یہ بات اہل حدیث یوتھ فورس عارف دالا کے رہنماؤں محمد شعیب انصاری، سیف اللہ، زاہد انصاری، ساجد انصاری اور زاہد طارق نے اہل حدیث یوتھ فورس کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ خانیواں سے نمبرندہ خصوصی کے مطابق مرکزی جمعیت اہل حدیث خانیوال کے خطیب اور صدر مولانا عبدالغفور فردوسی، فاضل مدینہ یونیورسٹی حافظ عبدالرشید، سپاہ صحابہ کے رہنما حافظ ذوالفقار، صدر سیاحت بازار حاجی عبداللہ کوثر نے کہا کہ نبوت کا دعویدار ملعون

لاہور (زاہد علی خان) سے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے یوسف علی کی حالت چونگ تفتیشی سیل میں جاتے ہی پتلی ہو گئی ہے۔ ایئر کنڈیشنڈ کمروں میں رہ کر عیاشی کرنے والے کی دو دن میں ہی اصلیت ظاہر ہونے لگی ہے۔ ذرائع کے مطابق وہ گزشتہ دو دنوں سے سویا نہیں ہے اور کئی بار اس نے سوسو بھی بہائے۔ متعدد بار اس نے حملے کو مدد کے لئے پکارا مگر کوئی اس کی مدد کو نہ آیا بلکہ وہیں بھی سرکاری اہل کار اس پر لعنتیں بھیجتے رہے۔ کذاب یوسف ساری رات ہائے کرتا رہتا ہے۔ اس سب جیل میں رہشت گردوں، غیر ملکی ایجنٹوں اور خطرناک لوگوں کو رکھا جاتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کذاب یوسف علی کے بارے میں یہ بھی شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ کہیں وہ بھارتی ایجنٹ تو نہیں۔ اس سے ان خطوط پر بھی پوچھ گچھ جاری ہے۔ (خبریں لاہور: ۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء)

علماء جمعہ کے اجتماعات میں ”عقیدہ ختم نبوت“ اور مسلمانوں کی ذمہ داری“ پر خطبات دیں سپاہ ختم نبوت کی اپیل

روڈ اپنڈی (خبریں رپورٹ) سپاہ ختم نبوت نے نبوت کے جھوٹے دعویدار کاذب یوسف علی کو واجب القتل قرار دیتے ہوئے علمائے کرام اور خطیبوں سے اپیل کی ہے کہ ”رج جمعہ کے اجتماعات میں ”عقیدہ ختم نبوت اور مسلمانوں کی ذمہ داری“ کے موضوع پر گفتگو کریں اور عوام کو ہدایت کریں کہ وہ حکومت پر زور ڈالیں کہ اس کذاب شخص کو پھانسی دی جائے۔ سپاہ ختم نبوت نے اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے ”ایک اور جھوٹا نبی پیدا ہو گیا“ کے عنوان سے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جس میں مسلمانوں کو ”خبریں“ کی رپورٹس کی بنیاد پر کذاب یوسف کے دعوؤں کی تفصیل اور عقیدہ ختم نبوت کی تعلیم دی گئی ہے۔ (خبریں لاہور: ۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۳۱)

یوسف کذاب کے خلاف ملک بھر میں مظاہرے، جمعہ کے خطبات میں پھانسی کا مطالبہ حکومت کی مذمت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر کراچی سے خیبر تک نبوت کے جھوٹے دعویدار کے خلاف مقدمہ درج کر کے عبرتناک سزا دی جائے ورنہ عوام غازی علم الدین شہید کا کردار ادا کریں گے: عوام کا عزم مجلس احرار اسلام نے مسجد شہداء، جامعہ اشرفیہ، لبرٹی مارکیٹ مسجد اور اکبر مسجد ڈیفنس میں خاموش احتجاجی مظاہرے کئے، مظاہرین نے ”کذاب یوسف کو پھانسی دی جائے“ کے بینر اور کتبے اٹھا رکھے تھے یوسف کذاب کے وضاحتی اشتہار قبول نہیں: اسماعیل شجاع بادی، حکومت شریعت کے مطابق مقدمہ چلائے رعایت دی گئی تو شدید رد عمل ہو گا: شفیع جوش، حکومت بے حس چھوڑ دے: علماء کے خطبات

لاہور (فورم رپورٹر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر کراچی سے خیبر تک جھوٹے مدعی نبوت یوسف علی کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد یوسف لدھیانوی، سید عطاء الحسن شاہ بخاری سمیت دیگر رہنماؤں نے پورے ملک میں جمعہ المبارک کے خطبات میں کہا کہ اگر کذاب یوسف کو کیفر کردار تک نہ پہنچایا گیا تو غازی علم الدین شہید، غازی عبد الرشید، حاجی مانگ کا کردار دہرایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مذکور کے خلاف آئین کی دفعہ ۲۹۵

یہاں ہر مسلمان کے لئے انتہائی دل آزار ہیں۔ اس کے خلاف فوری طور پر توہین رسالت ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

جامعہ اشرفیہ کے مولانا عبدالرحمان اشرفی نے کہا کہ کذاب یوسف علی پر جو الزامات لگائے گئے ہیں، وہ انتہائی سنگین ہیں اور ایک اسلامی مملکت کی حکومت کا اولین فریضہ ہے کہ اس سلسلے میں تمام دستاویزی ثبوت اور شہادتیں اکٹھی کر کے شریعت محمدیؐ کے مطابق مقدمہ چلاتے ہوئے فیصلہ کیا جائے تاکہ لوگ حکومت کا فریضہ خود ادا نہ کرنے لگیں۔ جامع مسجد شاہ جمال کے مولانا ظفر اللہ شفیق، جامع کی مسجد کے ضیاء محمد زبیر، جامع مسجد ربانی نشاط کالونی کے مولانا شفیق احمد، جامع مسجد علامہ اقبال ٹاؤن کے قاری نذیر احمد مدنی نے کہا کہ کذاب یوسف علی توہین رسالت کا مرتکب ہوا ہے۔ اس کے ساتھ کسی قسم کی رعایت کا کوئی جواز نہیں۔ جامع مسجد رحمت ٹاؤن شب کے مولانا محمد شفیع جوش نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کو چیلنج کرنے والے مردود یوسف علی نے ملت اسلامیہ کے جذبات کو مجروح کیا ہے اسے علماء کرام اور مفتی صاحبان واجب القتل قرار دے چکے ہیں کیونکہ وہ مرتد ہو چکا ہے۔ مولانا محمد شفیع جوش نے کہا کہ حکومت فوری طور پر مرتد کو انجام تک پہنچائے۔ یوسف علی کو کسی کوٹھی میں قفل کرنے کا فیصلہ کیا گیا تو شیعہ رسالت کے پردانے شدید رد عمل کا اظہار کریں گے۔ روبرو سے نمائندہ ”خبریں“ کے مطابق جامع مسجد احرار ربوہ کے خطیب محمد منیر نے کہا کہ حضورؐ کے ارشاد کے مطابق ہر نبی نبی ہونے کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا کافر، مرتد اور واجب القتل ہے۔ انہوں نے کہا کہ افسوس اس بات کا ہے کہ حکومت اس طرف توجہ ہی نہیں دے رہی۔ اتنے دن ہوئے ملک میں ایک شیطانی کھیل ہو رہا ہے مگر حکومت کے کان میں جوں تک نہیں رینگے گی۔ حکومت اپنی بے بسی اور بے بسی کا اعلان کرے پھر دیکھے چند منٹوں میں مرتد کو ٹھکانے لگایا جاتا ہے یا نہیں۔ قصور سے ڈسٹرکٹ رپورٹرز کے مطابق قصور کے دینی رہنماؤں اور ممتاز علماء کرام نے کذاب یوسف علی مرتد کے قتل کا فتویٰ جاری کرتے ہوئے اسے فوری طور پر واجب القتل قرار دے دیا ہے۔ گذشتہ روز دینی مدارس اور مختلف مکاتب فکر کی مساجد میں نماز جمعہ کے خطبات میں علماء کرام نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ جعلی نبوت کے دعویدار اور مرتد کذاب یوسف علی کے خلاف ثبوت مل جانے کے باوجود بھی قانونی کارروائی عمل میں نہ لانا حیرت انگیز

سی کے تحت مقدمہ درج کر کے اسے فی الفور کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مذکورہ کا دعویٰ مرزا غلام احمد قادیانی کا چرچہ معلوم ہوتا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت نے ایک قرارداد میں مطالبہ کیا کہ یوسف کذاب کے سرپرستوں کو بھی گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ مجلس احرار اسلام لاہور کے زیر اہتمام کذاب و ملعون یوسف کے خلاف مسجد شہداء، جامعہ اشرفیہ فیروزپور روڈ، جامع مسجد حنفیہ بہٹی مارکیٹ، جامع مسجد اکبر ڈیفنس میں نماز جمعہ کے بعد خاموش احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ مظاہرین نے مختلف مطالبات پر مشتمل بینرز اور کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر ”کذاب یوسف کو پھانسی دی جائے“ ”ملعون یوسف علی کا قتل یہودی اور قادیانی لابی کا تیار کردہ ہے۔“ اور ”ملعون یوسف جدید دور کا راسپیوٹین“ ہے کے نعروں درج تھے۔ قبل ازیں جمعہ کی صبح دفتر مجلس احرار اسلام میں کارکنوں کے ایک اجتماع سے مجلس احرار لاہور کے صدر چوہدری ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملعون یوسف کی طرف سے مسلسل تردیدیں شائع ہو رہی ہیں مگر حکومت کی طرف سے ابھی تک اس کا نوٹس نہ لیا جانا مسلمانوں میں اشتعال پیدا کر رہا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس ملعون کو عدالت میں پیش کر کے سخت ترین سزا دی جائے۔ مجلس احرار اسلام لاہور کے ناظم میاں محمد اویس نے ایک بیان میں کہا کہ مختلف حلقوں کی طرف سے بار بار درخواستوں کے باوجود حکومت یوسف علی پر مقدمہ دائر نہیں کر رہی ہے۔ ایسے ملعون و مرتد کو سرعام پھانسی دے کر نشان عبرت بنا دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ”مکندہ جمعہ کو مجلس احرار اسلام کی طرف سے مسجد شہداء ماں روڈ پر اس ملعون فتنہ اور قادیانوں، یہودی لابیوں کی تحریکیں سرگرمیوں کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا جائے گا۔ جمعہ کے خطاب میں علماء کرام نے عقیدہ ختم نبوت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حکمران اپنا اسلامی اور عینی فرض ادا کرتے ہوئے کذاب یوسف علی کو فوری طور پر کیفر کردار تک پہنچائیں ورنہ ہم خود غازی علم الدین شہید کا کردار ادا کریں گے۔ جھوٹا نبی ہونے کے دعویدار مردود شخص کو مراعات دی گئیں تو سخت احتجاج کیا جائے گا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما اور جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن کے خطیب مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کذاب یوسف علی کی طرف سے بعض اخبارات میں اشتہار کے ذریعے تردید کو غلط اور ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس مردود شخص کی

پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے پر یوسف کذاب کو مرعہام پھانسی دی جائے تاکہ آئندہ کسی کو ایسا دعویٰ کرنے کی جرأت نہ ہو۔ روزنامہ ”خبریں“ نے اس اہم مسئلہ کو منظر عام پر لا کر جرأت مندانہ کردار ادا کیا ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ صدر شہب علی نے مزید کہا ہے ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور اس اہم مسئلہ پر ہر مسلمان اپنی جان قربان کرنا سعادت سمجھتا ہے۔ لہذا حکومت کو چاہیے کہ یوسف کذاب کے خلاف مقدمہ کھلی عدالت میں چلا کر اسے ایک ہفتہ کے اندر اندر کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ (خبریں لاہور: ۳۰ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۳۳)

توہین رسالت پر کذاب یوسف کو عبرت کا نشان بنا دیا جائے: مولانا عبد المالک

مقدمہ درج ہو گیا اب شہادتیں پیش کر کے مردود کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے: ڈاکٹر ریاض الحسن عدالتی کارروائی جلد شروع کی جائے ”خبریں“ نے تحفظ ختم نبوت کے لئے جہاد کیا: اسماعیل شجاع آبادی سماعت روزانہ کی جائے: محمد شفیع جوش کذاب کے خلاف مقدمہ کا اندراج بڑی کامیابی ہے: مفتی شیر محمد علوی عدالت کی معاونت کے لئے علماء کا پینل بنایا جائے: مولانا عبد الرحمان اشرفی، برٹی فورم میں گفتگو

لاہور (فورم رپورٹ) مفتی صاحبان اور علماء کرام نے مطالبہ کیا ہے کہ کذاب یوسف علی کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ جلد از جہد شروع کیا جائے۔

”خبریں“ کے برٹی فورم میں گفتگو کرتے ہوئے شیخ الحدیث مولانا عبد المالک نے کہا کہ جو لوگ دنیوی اغراض کی خاطر توہین رسالت جیسے جرم کے ارتکاب سے بھی گریز نہیں کرتے ان کو عبرت کا نشان بنانا ہر مسئلہ کا فرض ہے۔ وفاقی شرعی عدالت کے سابق مشیر ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ نے کہا کہ مقدمہ درج ہو گیا ہے اب شواہد اور واقعاتی شہادتیں پیش کر کے مردود فحش کو کیفر کردار تک پہنچایا جانا چاہیے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری مولانا اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ مقدمہ درج ہونے کے بعد جلد از جہد عدالتی کارروائی شروع کی جائے انہوں نے کہا کہ روزنامہ ”خبریں“ نے تحفظ ختم نبوت کے معاملے میں جہاد کیا ہے جس کے لئے ”خبریں“ کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد اور تمام کارکن قابل مبارکباد ہیں۔ مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ یہ بات افسوسناک ہے کہ اس جہاد میں ”خبریں“ ہی ڈٹا ہوا ہے دیگر اخبارات نے ساتھ نہیں دیا۔ مولانا محمد شفیع جوش نے کہا کہ مردود یوسف کے خلاف مقدمے کی کھلی سماعت روزانہ کی جائے۔ مفتی شیر محمد علوی نے کہا کہ کذاب یوسف کی گرفتاری اور مقدمے کا اندراج بہت بڑی کامیابی ہے اس کے لئے ہر مسلمان روزنامہ ”خبریں“ کے تمام کارکنوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ جامعہ اشرفیہ کے مولانا عبد الرحمان اشرفی نے کہا کہ عدالتی کارروائی شروع کرنے میں کوئی تاخیر نہ کی جائے۔ عدالتی کارروائی کے دوران علماء کا خصوصی پینل بھی عدالت کی معاونت کے لئے تشکیل دیا جائے۔ (خبریں لاہور: ۳۱ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۳۴)

قتل کا خطرہ: کذاب یوسف کے خلاف مقدمے کی سماعت جیل کے اندر کرنے کا فیصلہ

تھانہ ملت پارک میں مقدمہ درج، سب جیل چوہنگ میں حفاظتی انتظامات سخت، ملاقات پر پابندی، کھانے کی چیکنگ، ایس پی صدر نے ریکارڈ طلب کر لیا کذاب سے انسداد و ہشت گردی سکواڈ اور

حساس ادارہ بھی تفتیش کر رہا ہے کہ وہ بھارتی ایجنٹ تو نہیں، نبوت کا دعویٰ بااثر افراد کے اشارے پر کیا

یوسف کذاب کا سر قلم کیا جائے ”خبریں“ کے نام

خطوط میں مطالبہ

یہ کام حکومت نے نہ کیا تو غازی علم دین کا کوئی غلام کروے گا: سابق فوجی کذاب کو ہیرو بنانے والے اخبارات عذاب الہی سے بچیں: تحریک اتحاد ملت اسلامیہ ملعون کہتا تھا کہ خدا نے مجھے دنیا میں عیش کرنے کی اجازت دے رکھی ہے: لڑکی کا فون میرے سکول کی طالبات کو اپنے ”آستانے“ پر آنے کے لئے مجبور کرتا، وہ اس کے ہاتھ چومتیں: معلم

لاہور (کراٹمز رپورٹر) روزنامہ خبریں میں یوسف کذاب کی خرافات شائع ہونے کے بعد سینکڑوں افراد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ ”اسلامی حقوق انسانی فورم“ نے روزنامہ خبریں کو کذاب کے خلاف جہادی مہم شروع کرنے پر مبارکباد دی ہے۔ لوگوں نے اس کو واجب القتل قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ریگل چوک میں عدالت لگا کر اس کا سر قلم کیا جائے۔ معروف روحانی پیشوا مخدوم اعجاز حسین گیلانی نے بھی ملعون کا سر قلم کرنے کا مطالبہ کیا۔ ایک لڑکی نے ٹی فون پر بتایا کہ ملعون اسے کہتا تھا کہ نبوت کا نور حضور اکرمؐ سے مجھ میں منتقل ہونے کے بعد میرے بال سفید ہو گئے ہیں اور خدا نے مجھے اس دنیا میں عیش کرنے کی اجازت دی ہے۔ اپنے مریدوں سے کہتا تھا کہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں، محبوب کی لگن ہی آپ کو منزیں تک پہنچا دے گی۔ ایک پرائیویٹ سکول کی مالکہ (ن) نے ”خبریں“ کے نام خط میں بتایا کہ چند ماہ قبل اس کی واقف خاتون نسیم گل نے مجھے کہا کہ میں نے یوسف علی کو طالبات کو لیکچر دینے کی اجازت دے دی لیکن وہ خوبرو طالبات کو اپنے ”آستانے“ پر آنے کے لئے

لاہور (ذرائع نگار خصوصی) نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے ابوالحسنین یوسف کذاب کو چوبیس سب جیل میں رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے کیونکہ پولیس کو خدشہ ہے کہ جیل سے باہر نکلا گیا تو قتل کر دیا جائے گا۔ تھانہ ملت پارک میں گزشتہ روز ممتاز عام دین مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی رپورٹ پر کذاب کے خلاف مقدمہ درج ہو گیا ہے۔ تفتیش کے لئے تھانہ ملت پارک لایا جاسکتا ہے، تاہم ایس ایچ او محمود بٹ نے اعلیٰ پولیس افسروں کو جو رپورٹ دی ہے اس میں کہا ہے کہ مقدمے کی سماعت بھی جیل میں ہی ہونی چاہیے۔ ایس پی صدر نے مقدمے کا تمام ریکارڈ طلب کر لیا ہے۔ ایس پی صدر میجر ہشراوند خود تفتیش کی نگرانی کریں گے اور روزانہ کی تفتیش سے اعلیٰ حکام کو آگاہ رکھیں گے۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ تفتیش کے لئے پولیس خود ہی سب جیل چوبیس جائے گی۔ سب جیل میں انسداد دہشت گردی سکواڈ کا عملہ بھی کذاب یوسف سے تفتیش کر رہا ہے جبکہ ایک حساس ادارے کے افسر عیضہ تفتیش کر رہے ہیں۔ ابھی تک تفتیش مکمل نہیں ہوئی، تاہم جو رپورٹ اعلیٰ حکام کو دی گئی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ کذاب یوسف کی پشت پناہی بعض بازر افراد کر رہے ہیں جن کے ایما پر اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا، مگر جب ”خبریں“ میں اس کے بارے میں مواد چھپنا شروع ہوا تو اس نے تردید کر دی اور کئی اخبارات میں ماکھوں کے اشتہارات چھپوا دیئے۔ یہ رقم کون سا کر رہا ہے یہ علم نہیں ہو سکا۔ کذاب یوسف کو جیل کے جس سیل میں رکھا گیا ہے اس کی نگرانی مزید سخت کر دی گئی ہے اور ملاقات پر بھی مکمل پابندی ہے۔ اس کو سرکاری کھانا مہیا کیا جاتا ہے جس کو ایک ڈاکٹر چیک کرتا ہے۔ جیل میں چھوٹے چھوٹے سیل ہیں اور ان میں ان افراد کو رکھا جاتا ہے جن پر شبہ ہو کہ وہ مذہبی اشتعال پھیلا سکتے ہیں یا ان کے غیر ملکی ایجنٹوں سے روابط ہوں کذاب یوسف سے بھی پوچھ گچھ کی جارہی ہے کہ وہ بھارتی ایجنٹ تو نہیں۔ ذرائع کے مطابق ڈیفنس میں اس کی کونٹری کا سامان اور دوسرا ریکارڈ قبضے میں لیا جا رہا ہے۔ (خبریں لاہور: یکم اپریل ۱۹۹۷ء)

مجبور کرنے لگا۔ معون کی شخصیت اتنی جادوئی تھی کہ طاببات اس کے پاؤں پر گرنے لگیں اور ہاتھ چومنا سعادت سمجھتیں۔ نسیم گل کی بیٹیاں ملعون کے ساتھ پورے ملک میں اس کی گاڑی پر جاتی رہیں۔ سابقہ فوجی میں فیصل طیف نے ”خبریں“ کے نام اپنے خط میں وزیر اعلیٰ سے اپیل کی کہ اسے تین ماہ کے لئے جیل بھیج کر ختم نبوت کے پروانوں کے زخموں پر نمک نہ چھڑکیں اور سرعام پھانسی پر لٹکائیں کیونکہ اگر حکومت نے یہ قدم نہ اٹھایا تو کوئی غازی عم دین شہید اس کو کیفر کردار تک پہنچا دے گا۔ مظفر آباد کے شہری محمد انور ناصر نے اپنے خط میں دکھ کا اظہار کیا کہ ایک شہر رسول سلسلہ رشدی کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے مسلمان پورے یورپ میں اسے تلاش کرتے پھر رہے ہیں مگر دوسرا شام لاہور میں موجود ہے اور حکومت اسے قتل کرنے کی بجائے حفاظت میں سنبھالے ہوئے ہے۔ خانپور کے ریٹائرڈ فوجی شوکت علی نے یوسف کذاب پر لعنت بھیجتے ہوئے اسے توبہ کرنے کے لئے چند روز کا دقت دیا ہے اور کہا کہ وہ سرعام معافی مانگے ورنہ غازی عم دین شہید کا یہ غلام اسے کیفر کردار تک پہنچا دے گا۔ تحریک اتحاد ملت اسلامیہ پاکستان کے مرکزی چیئرمین الحاج محمد ریاض رضوی نے ”نوائے وقت“ جنگ اور پاکستان میں اس کی پردہ پوشی پر انوس کا اظہار کیا ہے اور اپیل کی ہے کہ کاذب کو ہیرو بنانے والے اخبارات کذاب الہی سے بچیں۔ (خبریں لاہور: یکم اپریل ۱۹۹۷ء)

(۳۵)

کذاب یوسف نے اللہ رسولؐ اور صحابہؓ کی توہین کی
عدالت سزا دے ورنہ عوام یہ کام کریں گے: علماء

بدبخت یوسف کی ڈائری کا مطالعہ کیا ہے، تقاریر سننے اور ویڈیو کیسٹ دیکھنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ صریحاً ”توہین رسالت ہوئی ہے“ حکومت نوٹس لے، علماء کی خصوصی اجتماع میں قرارداد اگر کذاب یوسف ملک سے فرار ہوا تو ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

معاملہ باقاعدہ تحریک کی شکل دیں گے، یوسف کے علاوہ اس کے
شریک جرم ساتھیوں کو بھی قرار واقعی سزا دینے کا پرزور مطالبہ

لاہور (کامرس رپورٹر + فورم رپورٹر) مختلف دینی جماعتوں کے نمائندوں اور مکتبی ماہرین کے اجتماع میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ کذاب یوسف علی نے اللہ سبحانہ اور قرآن مجید کی اہانت کے علاوہ نبی اکرمؐ، بنت رسولؐ حضرت فاطمہؓ، صحابہ کرامؓ اور اولیاء عظام کی بھی توہین کی ہے لہذا اس کے خلاف آئین کے آرٹیکل ۲۹۵ سی ۲۹۸ اے کے تحت کارروائی کی جائے اور کذاب یوسف کے علاوہ اس کے قریبی ساتھیوں کے خلاف ہائی کورٹ کے فل بینچ میں مقدمہ چلایا جائے۔ یہ قرارداد گزشتہ روز ایک خصوصی اجتماع میں منظور کی گئی جس کا اہتمام روزنامہ خبریں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوتؐ نے کیا تھا۔ سینئر ایڈووکیٹ محمد اسماعیل قریشی کی پیش کردہ قرارداد کی حمایت عظیم اسلامی کے ممبر جنرل (ر) ایم ایچ انصاری، جامعہ رحمت ناؤن شپ کے مولانا محمد شفیع جوش، جامعہ منصورہ کے مولانا عبدالمالک، مرکزی امیر جماعت اہلحدیث علامہ زبیر احمد ظہیر، مرکزی جماعت اہلحدیث پاکستان کے سیکرٹری جنرل میاں محمد جمیل، جامعہ رحمانیہ گڑھی شاہو کے مولانا حبیب الرحمن فاروقی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوتؐ کے مولانا ظفر اللہ شفیق، وفاق شرعی عدالت کے سابق مشیر ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی، جامعہ نعیمیہ کے ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی، شاہ سعود یونیورسٹی سعودی عرب ریاض کے مولانا محمد رفیق ربانی، جامعہ المسنطرہ کے حافظ کاظم رضا نقوی، وفاق علماء شیعہ کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا محمد انصاری حیدر، لورڈسٹل کالج پنجاب یونیورسٹی کے پرنسپل ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، جماعت اسلامی پنجاب کے امیر حافظ محمد ادریس، ملی تحفظی کونسل پنجاب کے صدر لیاقت بلوچ، جامعہ منصورہ کے حافظ علی سرور، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات حافظ محمد نعیم بٹ، جماعت اسلامی کے پرنس سیکرٹری سردار مقصود حسین طاہر، اہل حدیث یوتھ فورس کے حاجی عبد القیوم، جمعیت اتحاد علماء کے سیکرٹری اطلاعات مولانا ضیاء اللہ قصوری اور تنظیم اسلامی کے نائب ناظم نشر و اشاعت نعیم اختر عدنان نے قرارداد کی حمایت کرتے

ہوئے کما کہ بد بخت یوسف علی مرتد اور کذاب کی ڈہری کے اوراق کا بغور مطالعہ کیا اور اس کی تقاریر پر مبنی آڈیو ویڈیو کیسٹیں دیکھیں اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ ان سے صاف اور صریحاً "توہین رسالت" کا ارتکاب ہوا ہے۔ دریدہ دہن نے اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی اہانت کرتے ہوئے اس گستاخی کی بھی جسارت کی ہے کہ حضور رسالت مآب کا ظہور پورے آب و تاب سے اس ناپاک شخص میں ہوا ہے۔ اجتماع میں منظور کی گئی قرارداد میں کہا گیا کہ اس کے علاوہ بہت رسوں "حضرت فاطمہ" صحابہ کرام اور اولیاء کرام آئمہ عظام کی بھی اہانت کی ہے۔ اس لئے ہمارا حکومت سے بھرپور مطالبہ ہے کہ متعلقہ قوانین کے تحت اس بد بخت کے جرائم کے ارتکاب پر درج ہونے والے مقدمے کی سماعت کے لئے ہائی کورٹ کے جج صاحبان پر مشتمل فل بینچ تشکیل دیا جائے جو اس سنگین مقدمے کی روزانہ سماعت کر کے قرارداد فی سزا دے ورنہ اندیشہ ہے کہ عوام قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس بد بخت اور ملعون کو خود ہی کیفر کردار تک پہنچا دیں گے۔ قرارداد میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ ملعون یوسف علی کے علاوہ اس کے تمام شریک جرم ساتھیوں کو بھی فوری طور پر گرفتار کر کے انہیں بھی قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ اجتماع حکومت پر واضح کرتا ہے کہ اگر کسی بھی صورت میں یہ بد بخت شخص ملک سے فرار ہو گیا تو اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی کیونکہ یہ اندیشہ ہے کہ اس کے بااثر پیروکار اس کو ملک سے باہر بھگانے کی کوششیں کریں گے۔ اجتماع میں فیصلہ کیا گیا کہ اس معاملے کو باقاعدہ تحریک کی شکل دی جائے گی۔ (خبریں لاہور ۲۰ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کے خلاف ۲۰ اپریل کو ملک بھر میں یوم احتجاج منایا جائے گا

ہر ہفتے ایک جماعت کی طرف سے آل پارٹیز کانفرنس بلائی جائے گی، ۳۰ اپریل کو مجلس ختم نبوت کی طرف سے پہلی کانفرنس بلائی جائے گی روزنامہ "خبریں" کی خصوصی نشست میں شریک تمام مکاتب فکر کے

علماء آڈیو اور ویڈیو کیسٹ دیکھ کر استغفار اور نعوذ باللہ پڑھتے رہے، غصے کا اظہار

لاہور (سٹاف رپورٹر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اور روزنامہ "خبریں" کے زیر اہتمام "خصوصی نشست" میں تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام کذاب یوسف علی کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹ دیکھ کر بار بار استغفار پڑھتے اور نعوذ باللہ کرتے رہے۔ علماء کرام نے اس بات پر سخت غم و غصے کا اظہار کیا کہ ملعون مسلمانوں تک لوگوں کی غلط تبلیغ کرتا رہا اور نظروں سے اوجھل رہا۔ علماء کرام نے متفقہ فیصلہ کیا کہ ملعون یوسف علی کے خلاف باقاعدہ تحریک چلائی جائے اور اس پارٹیز کانفرنس بلائی جائے۔ اس موقع پر یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ہر ہفتے ایک جماعت کی طرف سے آل پارٹیز کانفرنس منعقد کی جائے اس سلسلے میں جمعرات ۳۰ اپریل کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے آل پارٹیز کانفرنس کی دعوت دے دی گئی اور ۳۰ اپریل کو پورے ملک میں یوم احتجاج منانے کا متفقہ فیصلہ کر لیا گیا۔ جمعرات ۱۰ اپریل کو علامہ ذہیر احمد ظہیر نے اے پی سی کی دعوت دی جبکہ ۱۱ اپریل کو جمعرات کے روز جامعہ المنتظر میں کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا گیا۔ (خبریں لاہور ۲۰ اپریل ۱۹۹۷ء)

کذاب کیس کو کوئی اور رنگ دینے کی کوشش ہو رہی تھی ایسا نہیں ہونے دیں گے

کئی لوگ آئے جو یوسف کو قتل کرنا چاہتے تھے لیکن عدالتوں کو ثبوت دیئے وہ فیصلہ کریں: اسماعیل قریشی اس کیس کو ایسے جج ڈیل کریں جن کی اسلامی دیانت اور غیرت کے متعلق شبہ نہ ہو: ریاض گیلانی یوم احتجاج منایا جائے: مولانا زبیر، یوسف کذاب کے منطقی

انجام تک تحریک جاری رکھیں: مولانا کاظم

ماہور (اپنے سٹاف رپورٹر سے) یوسف کذاب ایک فراڈ، زانی اور بدکار شخص ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ پیسے حضرت آدمؑ کے ذریعے نبی کریمؐ کا نزد ہوا اور اب میرے ذریعے ہو رہا ہے۔ یہ باتیں روزنامہ خبریں کی طرف سے یوسف کذاب کے بارے شواہد سے علماء کو آگاہ کرنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے محمد اسماعیل قریشی صدر عظیم مسم ماہرین قانون پاکستان نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ یوسف کذاب کے بارے تمام ثبوت آڈیو، ویڈیو کیسٹوں اور اس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ڈائری کی صورت میں موجود ہے جن کے مطابق یہ مکمل توہین رسالت کے زمرے میں آتی ہے یوسف کذاب کے بارے مزید انکشاف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کا کہنا ہے کہ مختلف ادوار میں نبیؐ آتے رہے ہیں اور میرا نمبر ۹۲ واں ہے اور حضورؐ انتہائی عروج کی صورت میں مجھ میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ اسماعیل قریشی نے کہا کہ میرے پاس کئی نوجوان آئے جو یوسف کذاب کو قتل کرنا چاہتے تھے لیکن میں نے انہیں بتایا کہ پاکستان میں توہین رسالت کا باقاعدہ قانون ہے اور ثبوت عدالتوں کو فراہم کر دیئے گئے ہیں۔ لہذا وہ بہتر فیصلہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ یوسف کذاب کے کیس کو کوئی اور رنگ دینے کی کوشش کی جارہی تھی لیکن امت کبھی ایسا نہیں ہونے دے گی اور اسی سلسلے میں دفعہ ۲۹۵ اور ۲۹۸ اے کے تحت مقدمہ درج کروا دیا گیا ہے۔ ریاض الحسن گیلانی سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے کہا کہ حضورؐ کے گستاخ کو نیست و نابود کرنے کے دونوں طریقے جائز ہیں۔ چاہے عدالتیں سزا دیں یا کوئی مسلمان اسے جہنم داخل کر دے لیکن ایک بات طے ہے کہ ہم نے انتہائی ذمہ داری والا کام شروع کیا ہے۔ اسے منطقی انجام تک پہنچانا بہت ضروری ہے۔ اس کیس کو ڈیل کرنے والے جج صاحبان کی اسلامی دیانت اور غیرت کے بارے میں کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیے۔ مولانا زبیر احمد ظہیر امیر مرکزی جماعت اہل حدیث نے کہا روزنامہ خبریں کو اس جہاد کے شروع کرنے پر خراج تحسین پیش کرنا چاہیے جو اس نے یوسف کذاب کو امت مسلمہ کے سامنے بے نقاب کرنے کے سلسلے میں کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام دینی جماعتوں کا اجتماع بلایا جائے اور ملک بھر میں آنے والا جمعہ یوم احتجاج کے طور پر منایا جائے۔ مولانا کاظم رضا نقوی

مدرس جامعہ العنستہ لاہور نے کہا کہ جس شدت سے روزنامہ خبریں اور علماء نے یہ قدم اٹھایا ہے اس کی شدت یوسف کذاب کے منطقی انجام تک قائم رہنی چاہیے۔ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر نے کہا کہ یوسف کذاب بہت عجیب انسان ہے۔ اس کج بخت نے نہ صرف اپنے بیٹوں کے نام حسن اور حسین رکھے ہیں بلکہ امام عالی مقام کی شان میں بھی گستاخی کی ہے۔ (خبریں لاہور ۲۶ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کے متعلق اب تک شائع ہونے والی خبروں اور سیاہ کاریوں کا خلاصہ

ماہور (سٹاف رپورٹر + نمائندہ خبریں) تبلیغ کی آڑ میں لوگوں کو گمراہ کر کے نبوت کا دعویٰ کرنے والے ملعون ابوالحسنین محمد یوسف علی کی گمراہ کن باتوں، اللہ تبارک و تعالیٰ، نبی کریمؐ اور قرآن حکیم کے بارے میں گستاخانہ فقرات کی تفصیلات روزنامہ خبریں کے علاوہ ہفت روزہ نگیر اور کراچی کے روزنامہ امت میں شائع ہوئیں تو ملک بھر میں اس ملعون کے ڈسے ہوئے افراد نے ”خبریں“ سے رابطہ کیا اور اس ملعون کی سیاہ کاریوں سے آگاہ کیا۔ ملعون ابوالحسنین نے اپنی گمراہ کن تبلیغ کا آغاز لاہور میں جی او آر قہری میں واقع سرکاری گھر سے کیا اور ایک مقامی اخبار میں دینی کالم لکھنا شروع کئے۔ بہت آہستہ بآہستہ لوگ اس کی مجلس میں شریک ہونے لگے اور اس نے پچیس قرآن مجید کے ترجموں کو غلط قرار دیا پھر نجی محفوں اور انفرادی ملاقاتوں میں لوگوں کو اپنا دیدار کرنا خود کو حضرت محمدؐ (نعوذ باللہ) قرار دینا شروع کر دیا اور ملک بھر میں اپنی اس جھوٹی تبلیغ کا دائرہ پھیلا دیا۔ پھر کراچی، لاہور، اسلام آباد اور پشاور کی خوب رو جوان خواتین سے روحانی شادیوں کیں اور ان خواتین کو اموات المومنین قرار دیا اور سینکڑوں افراد سے کروڑوں روپے لوٹ لئے۔ پھر قرآنی آیات کے غلط ترجمے کئے اور نبی کریمؐ کی شان میں گستاخی کرنے کے ساتھ ساتھ اس ملعون نے اللہ پاک کی شان میں بھی گستاخانہ فقرے کئے۔ اس ملعون کی کذب بیانی سے مختلف افراد نے روزنامہ خبریں کو آگاہ کیا اور بعض ایسی پڑھی لکھی خواتین نے بھی خبریں سے رابطہ کیا جو اس کے نکاح میں رہ چکی ہیں۔ ملعون کی

ذاتی ڈائری، تصاویر، ویڈیو کیسٹوں، کتابوں اور آڈیو کیسٹوں سے تفصیلات حاصل کرنے کے بعد ”خبریں“ نے ۱۰ روز قبل اس ملعون سے ڈینکس میں واقع اس کی رہائش گاہ پر رابطہ کیا تو اس ملعون نے مزید خرافات بھی کہیں اور ایک فائل نکال کر دکھائی جس کے مطابق ڈاکٹروں نے اسے طبی طور پر کمزور قرار دے دیا تھا پھر اس ملعون نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ جب نبی کا نور اس میں منتقل ہوا تو اس سے انسانی قوتیں چھین لی گئیں اس لئے کوئی خاتون میری بیوی بن ہی نہیں سکتی۔ قرآن پاک کے غلط تراجم کے اپنے دعوے کے حوالے سے اس ملعون نے کہا کہ ہمارے علمائے کرام کم علم ہیں اور وہ قرآن پاک کے کمزور ترجمے کرتے ہیں۔ پھر اس ملعون نے یہ بھی کہا کہ ملک بھر میں کوئی خاتون اس کے نکاح میں نہیں اور نہ ہی وہ کبھی کسی خاتون سے ملالہتہ خواتین کا دعویٰ درست ہو سکتا ہے کیونکہ اللہ پاک اولیائے کرام کی شکل میں لوگوں سے ملتے ہیں ہو سکتا ہے کہ خواتین کو میری شکل کا شبہ ہوا ہو۔“

”خبریں“ میں اس کی کذب بیانی کی لگاتار تفصیلات شائع ہونے کے بعد ملک بھر میں عاشقان رسولؐ کے جذبات بھڑک اٹھے اور سینکڑوں افراد غازی علم دین شہید بننے پر آمادہ ہو گئے جس پر حکومت پنجاب نے فوری طور پر ملعون کو ۳ ماہ کے لئے نظر بند کر دیا۔ اس دوران معروف قانون دان محمد اسماعیل قریشی سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکرٹری محمد اسماعیل شجاع ہادی نے اس کذاب کے ڈسے ہوئے افراد کے ساتھ رابطہ کیا جنہوں نے اس کی ڈائری کے مطالعے، ویڈیو اور آڈیو کیسٹوں کو سننے کے بعد ایک تحریری درخواست تیار کی اور ایس ایس پی ماہور کو پیش کی۔ جس پر ایس ایس پی نے ڈی ایس پی لیگل کے ذریعے جرم کی نوعیت معلوم کر کے تھانہ ملت پارک میں ملعون کے خلاف مقدمہ درج کروا دیا۔ (خبریں لاہور: ۲ اپریل ۱۹۹۷ء)

”خبریں“ جہاد میں تنہا نہیں، عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ

ہر مسلمان پر فرض ہے: علماء

لاہور (فورم رپورٹر) جامع المستطری کے نمائندے حافظ کاظم رضا نقوی

لی بھگتی کونسل کے صدر لیاقت بلوچ، وفاقی شرعی عدالت کے سابق مشیر ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی اور مرکزی جماعت ابجدیٹ کے امیر علامہ زبیر احمد ظہیر نے روزنامہ ”خبریں“ کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہر موقع پر ”خبریں“ نے جرات مندانہ کردار ادا کرتے ہوئے دین اور معاشرے کی برائیوں کی نشاندہی کی اور ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں مدد دی۔ لیاقت بلوچ نے کہا کہ ”خبریں“ کے تمام کارکن قابل مبارک باد ہیں کہ وہ خاص دین کے معاملے میں ڈٹے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ ”خبریں“ کو اس جہاد میں تنہا محسوس نہیں کرنا چاہیے۔ علامہ زبیر احمد ظہیر نے کہا کہ ”خبریں“ کے علاوہ دیگر قومی اخبارات کو بھی اس معاملے میں مجاہدانہ کردار ادا کرنا چاہیے۔ (خبریں لاہور: ۲۰ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۳۶)

جیل میں ”روحانی قوتیں“ یوسف کذاب کا ساتھ
چھوڑ گئیں، تفتیش شروع نہ ہو سکی

لعنتی کو قید تنہائی میں بھی توبہ اور نماز کی توفیق نہ ہوئی، ”اب تو وہ قید میں ہے، کیا تفتیش کریں، فرصت ملی تو دیکھیں گے: ملت پارک پولیس“ غلطی ہو گئی، میری عالمانہ باتیں لوگوں کو سمجھ نہیں آئیں، دیہاڑی دار علماء میرے خلاف ہو گئے، جس کا نور میرے اندر ہے وہی حفاظت کرے گا: ملعون کے ٹسوں

لاہور (شاف رپورٹر) کراٹھر رپورٹر ملتان روڈ پر چوہنگ کے قریب خصوصی تفتیشی سیل میں نظر بند ابوالحسنین محمد یوسف علی کی ساری روحانی قوتیں ۱۳ دن میں ہی غائب ہو چکی ہیں اور قید تنہائی میں بھی اس ملعون کو نماز پڑھنے اور توبہ

کرنے کی توفیق نہیں ہوئی۔ انسداد و ہشت گردی سبل کے ذرائع کے مطابق معون یوسف علی ایک ہی بات کہتا ہے کہ ”غلطی ہو گئی“ میں نے چالوں کو علم کی روشنی دینے کی کوشش کی، میری عالمانہ باتیں لوگوں کو سمجھ نہیں سکیں، دہماڑی دار علماء جو خود بھی دین سے واقفیت نہیں رکھتے میرے خلاف اکٹھے ہو گئے ہیں۔ محمد جن کا نور میرے اندر ہے وہی میری حفاظت کرے گا۔ ذرائع کے مطابق وہ بعض اوقات اونچی آواز میں رونے بھی لگتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس کے بعض بااثر چیلوں لاہور کے امجد قاضی کراچی کے واحد خاں اور سہیل نے بھی اس معون سے ملاقات کی کوشش کی مگر وہ معون سے ملاقات میں کامیاب نہ ہو سکے۔ دریں اثناء معون ابوالحسنین محمد یوسف علی کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ چار روز قبل تھانہ ملت پارک میں درج ہونے کے بعد ”خبریں“ نے جب تھانے میں ڈیوٹی پر موجود عملے سے تفتیش کے بارے میں پوچھا تو تھانہ محرر نے بتایا کہ ایک سب انسپکٹر کی ڈیوٹی لگی ہے، مگر وہ تو پہلے ہی قید ہے، اب کیا تفتیش کریں۔ کسی دن فرصت ہوئی تو کوئی آدمی بھیجیں گے جو اس کا بیان قلم بند کر سکے۔ فی الحال کوئی کارروائی شروع نہیں کی۔ (خبریں لاہور: ۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

جمعہ کے اجتماعات میں یوسف کذاب کے خلاف

قرارداد مذمت منظور کی جائے علماء

”خبریں“ کے زیر اہتمام علماء کے نمائندہ اجلاس کے فیصلے پر عمل کرتے ہوئے مظاہرے کئے جائیں: مولانا عبد المانک مجلس احرار جمعہ کو مظاہرہ کرے گی، پی کیو ایم نے خدمت اسلام پر ضیاء شاہد کی دستار بندی کا اعلان کر دیا

لاہور (فورم رپورٹر) کے پی سی جیت اتحاد العلماء کے سربراہ شیخ الحدیث مولانا عبد المانک نے علماء اور خطیب حضرات سے اپیل کی ہے کہ روزنامہ ”

خبریں“ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دینی جماعتوں اور تنظیموں کے نمائندہ اجلاس میں ہونے والے فیصلے پر عملدرآمد کرتے ہوئے ۴ اپریل بروز جمعہ المبارک کو ملک بھر میں کذاب یوسف علی کی درویدہ دہنی کی شدید مذمت کرتے ہوئے خصوصی قرارداد منظور کی جائے۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ طے شدہ پروگرام کے مطابق نماز جمعہ کے بعد مساجد کے باہر کذاب یوسف علی کے خلاف احتجاجی مظاہرے کئے جائیں۔ دینی جماعتوں کے نمائندہ اجلاس میں کذاب یوسف کی مذمت میں منظور ہونے والی خصوصی قرارداد درج ذیل ہے۔ تمام اسلامی دینی جماعتوں اور دانشوراں قانون کا نمائندہ اجتماع جو لاہور پریس میں ادارہ روزنامہ ”خبریں“ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر منعقد ہوا ہے۔ اس نے بد بخت یوسف علی مرتد کذاب کی ڈاڑی کی تحریروں کا بغور مطالعہ کیا، اس کی سڈیو اور ویڈیو کیسٹس بھی بغور دیکھیں اور توجہ سے سنی، جس نے ہمارے دینی جذبات کو انتہائی مجروح کیا۔ اس سے صاف اور صریحا توہین رسالت کا ارتکاب ہوا ہے۔ اس درویدہ دہن نے اللہ سبحان تعالیٰ اور قرآن مجید کی اہانت کرتے ہوئے گستاخی کی بھی جسارت کی ہے اور حضور رسالت ماب کا ظہور پورے آب و تاب سے اس ناپاک شخص میں ہوا ہے (نعوذ باللہ) اس نے بنت رسول حضرت فاطمہؑ صحابہ کرامؓ، علماء عظام، اولیاء کرام کی بھی اہانت کی، اس کے لئے پاکستان میں توہین رسالت کے لئے ۲۹۵۔ سی کا قانون موجود ہے۔ صحابہ کرامؓ اہانت المومنین کی ہانت کے جرم کے لئے ۲۹۸ اے کا قانون موجود ہے، اس لئے ہمارا حکومت سے پوری قوت کے ساتھ مطالبہ ہے کہ وہ ان قوانین کے تحت بد بخت کے خلاف دائر کیس کی سماعت کے لئے ہائی کورٹ کے جج صاحبان پر مشتمل فل جج کی تشکیل دے جو اس مردود کو فوری قرار واقعی ہزا دے، ورنہ ہمیں اندیشہ ہے کہ عوام قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس بد بخت کو کیفر کردار تک پہنچا دیں گے۔ اس کے تمام شریک جرم ساتھیوں کو فوری طور پر گرفتار کر لیا جائے اور انہیں بھی قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ اجتماع حکومت پر واضح کرتا ہے کہ اگر کسی بھی صورت میں یہ بد بخت شخص اور اس کے ساتھی ملک سے فرار ہو گئے تو اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ دریں اثناء کے پی آئی کے مطابق مجلس احرار اسلام لاہور کے زیر اہتمام یوسف کذاب کے توہین رسالت کے ارتکاب کرنے کے خلاف ۴ اپریل کو بعد نماز جمعہ

مسجد شہداء کے باہر احتجاجی جلسہ منعقد ہو گا۔ ادھر پاکستان قومی موومنٹ کے رہنماؤں ڈاکٹر شاہد قادری، حاجی مظفر علی، پروفیسر عبدالقیوم اور محمد اسلام نے اپنے مشترکہ بیان میں روزنامہ ”خبریں“ کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد اور شائق کی جانب سے کذاب ابوالحسنین یوسف کی اسام اور ملک و قوم کے خد ف سازش کو بے نقاب کرنے رسول کی شہ اور صحابہ کرام سے متعلق خرافات بکنے پر ثابت کرنے پر شکریہ ادا کیا ہے۔ پی کیو ایم نے اعلان کیا کہ ضیاء شاہد اور ”خبریں“ کو اس خدمت مدم پر ۵ اپریل کو ایک تقریب میں قرآن پاک کا نسخہ اور زانی کا تحفہ دیا جائے گا اور ان کی دستار بندی ہوگی۔ (خبریں لاہور: ۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

”گناہ عظیم کا کفارہ کیسے ادا کریں“ ملعون کے مریدوں کا ”خبریں“ سے سوال

ہم ”گمراہ ہو گئے تھے اب خدا کے عذاب سے خوفزدہ ہیں“ علماء سے پوچھیں معافی کیسے مل سکتی ہے ”کذاب کے چیلوں نے ریکارڈ ضائع کر دیا: یونس“ تیسری ملاقات میں جنت کی بشارت دی: خاتون

لاہور (شائف رپورٹ) روزنامہ ”خبریں“ سے ملعون کے متعدد متاثرین نے رابطہ کیا ہے اور اس امر کی وضاحت طلب کی ہے کہ وہ ایک عربی سے تک اس ملعون کو اپنا سب کچھ مانتے رہے ہیں اور ملعون یوسف کو ولی اللہ اور (نعمت باللہ) رسول خدا سمجھتے رہے ہیں۔ لیکن اب اپنے کئے پر نہ صرف شرمندہ ہیں بلکہ خدا کے عذاب سے خوفزدہ ہیں۔ متعدد افراد اور خواتین نے خطوط اور ٹیلی فون سے ذریعہ ”خبریں“ سے اپیل کی ہے کہ علمائے کرام سے اس بارے میں بھی رسالہ کہ اس گناہ عظیم کا کفارہ کس طرح ہو سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی یتے مل سکتی ہے۔ ادھر ملک بھر کے سینکڑوں افراد نے روزنامہ خبریں سے رابطہ کیا ہے اور اس ملعون کو سخت سزا دینے کی اپیل کی ہے۔ بند روڈ لاہور کے ایک شہابی محمد

یونس نے ”خبریں“ کو ایک خط میں اس ملعون کے بارے میں متعدد انگشتا فات کئے اور بتایا کہ یہ سختی خوبصورت خواتین کے پاس بیٹھ رہتا تھا اور بہت سے لوگ اس کی وجہ سے گمراہ ہو چکے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس کے جیووں کے پاس بہت سا ریکارڈ ہے جو انہوں نے ضائع کر دیا ہے راوی روڈ کی ایک خاتون (ف) نے ”خبریں“ کو ٹیلی فون پر بتایا کہ وہ اپنی والدہ اور دو بچوں کے ساتھ اس ملعون سے ملنے گئی تو اس نے تیسری ملاقات میں ہی اسے جنت کی بشارت دی اور کہا کہ تم اللہ کے حکم سے میرے نکاح میں ہو۔ اس خاتون نے بتایا کہ میں نے وضاحت چاہی اور بتایا کہ میں تو شادی شدہ ہوں تو اس ملعون نے کہا کہ وہ تمہاری دنیاوی شادی ہے، میں نے تمہیں روحانی اور ابدی بیوی بنایا ہے۔ اس خاتون سے بتایا کہ اس نے اپنے شوہر کو ساری بات سے گاہ کیا تو انہوں نے میرا جاننا بند کر دیا۔ (خبریں لاہور: ۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

مجلس احرار یوسف کذاب کے خلاف کل مسجد شہداء کے باہر جلسہ اور مظاہرہ کرے گی

لاہور (پ ر) مجلس احرار اسلام لاہور کے زیر اہتمام اسلامی عقائد و شعائر کی پامالی، قادیانیوں کو پاسپورٹ میں احمدی لکھنے اور یوسف کذاب کے توہین رسالت کے ارتکاب کرنے کے خلاف ۳ اپریل کو بعد نماز جمعہ مسجد شہداء کے باہر احتجاجی جلسہ منعقد ہو گا۔ جلسہ سے مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما سید محمد کفیل بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ، قاری محمد یوسف احرار، میاں محمد ادیس اور مولانا احمد معادیہ خطاب کریں گے بعد میں احتجاجی مظاہرہ بھی کیا جائے گا۔ (خبریں لاہور: ۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۳۷)

کذاب یوسف کے اہل خانہ بھی فرار گھر سکيورٹی

ایجنسی کے حوالے

پچاس ہزار روپے ماہانہ پر حفاظت کا ٹھیکہ لینے والی ایجنسی کا مالک ایک ریٹائرڈ کرنل ہے دو باوردی کمانڈوز قریب سے گزرنے والے ہر شخص پر کڑی نگاہ رکھتے ہیں، پوچھ گچھ کی جاتی ہے

لاہور (کراٹزر رپورٹر) کذاب ابوالحسنین محمد یوسف علی کے گھر واقع PIA کی ڈیفنس کی حفاظت کی تمام ذمہ داری ایک پرائیویٹ سکیورٹی ایجنسی نے بھاری معاوضہ کے عوض سنبھال لی ہے اور تمام گھروالے کسی محفوظ مقام پر منتقل ہو گئے ہیں۔ آٹوینک جدید اسلحہ سے مسلح یہ کمانڈوز ایک پرائیویٹ سکیورٹی کے ملازم ہیں جس کا مالک ایک ریٹائرڈ کرنل ہے، پچاس ہزار روپے ماہوار کے عوض ۲۴ گھنٹے اس گھر کی حفاظت کر رہے ہیں۔ کوٹھی کا مین گیٹ اندر سے لاک ہے اور کوٹھی کے صحن میں دو باوردی کمانڈوز چاک و چوبند پردے سے رہے ہیں جو کوٹھی کے سامنے گزرنے والے ہر شخص کو کڑی نظر سے دیکھتے ہیں اور اگر وہ مشکوک پایا جائے تو اس سے کوٹھی کے قریب آنے کی وجہ بھی دریافت کرتے ہیں۔ جب ڈیوٹی پر موجود کمانڈوز سے رابطہ کیا تو ان دونوں کمانڈوز ریاست علی اور جماعت علی نے بتایا کہ ہم سرگودھا میں قائم سولجر پورٹ نامی پرائیویٹ ایجنسی پی ایس ایس کمپنی سے آئے ہیں جس کا مالک ایک ریٹائرڈ کرنل ہے جس کا ہمیں نام معلوم نہیں۔ ہم نے ۵ روز قبل اس کوٹھی کا حفاظتی انتظام سنبھالا تو کوٹھی کے اہل خانہ ہمیں بتائے بغیر یہاں سے چھ گئے لیکن ہمیں اپنے افسروں کی خصوصی ہدایات ہیں کہ اس کوٹھی میں اگر کوئی شخص بھی آئے تو اسے پوچھا جائے۔ ہم دونوں بارہ بارہ گھنٹے ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں اور ہمیں اس بات کا بالکل علم نہیں کہ اس کوٹھی کے مالکوں نے کیا جرم کیا ہے، ہم تو صرف یہاں پر اپنے افسروں کے حکم پر آئے ہیں۔ (خبریں لاہور ۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

استغفار کریں، آئندہ محتاط رہیں

لاہور (نورم رپورٹر) مفتی صاحبان اور علمائے کرام نے کذاب یوسف علی کے چنگل سے نکل آنے والوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ تجدید ایمان کریں اور اللہ کے حضور معافی کی درخواست کرتے ہوئے توبہ اور استغفار کریں۔ بعض افراد نے "خبریں" سے رابطہ کر کے یہ دریافت کیا تھا کہ بے خبری میں وہ جتنا عرصہ کذاب یوسف علی کی پیروی کرتے رہیں اس کا کفارہ کیسے ادا ہو سکتا ہے۔ "خبریں" نے شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک، مفتی محمد حسین نعیمی، مولانا عبدالرحمن اشرفی، مفتی غلام سرور قادری، مولانا عبدالقادر آزاد، مولانا محمد شفیع جوش، علامہ زبیر احمد ظہیر، ڈاکٹر سرفراز نعیمی، میجر جنرل (ر) ایم ایچ انصاری اور مولانا حسین احمد اعوان سے رابطہ کیا جس کے جواب میں مفتی صاحبان اور علمائے کرام نے رہنمائی کرتے ہوئے کہا کہ جو گناہ نادانستہ سرزد ہو جائے اس کے لئے فوری طور پر اللہ کے حضور رجوع کریں، توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے۔ کذاب یوسف علی کے سابق پیروکاروں کو چاہیے کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کر کے آئندہ گمراہ لوگوں سے محتاط رہنے کا عزم کریں اور صدقہ و خیرات کے علاوہ مستحق افراد، یتیموں اور یتیموں کی امداد بھی کریں۔ مفتی صاحبان اور علمائے کرام نے یہ بھی کہا کہ متاثرہ افراد اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ انہیں بہت جلد ملعون کے "کارناموں" کا علم ہو گیا اور یہ لوگ مزید گمراہی سے بچ کر اپنے اصل راستے پر آ گئے ہیں۔ (خبریں لاہور ۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف نے مسلمہ اور غلام احمد قادیانی کی یاد

تازہ کر دی ہے حافظ اور لیس

علماء کے مظاہروں کا فیصلہ بروقت ہے "خبریں" نے مسلمانوں کو اس بھیڑیے سے محفوظ کروایا

کذاب یوسف کے پیروکار تجدید ایمان اور توبہ و

لاہور (پ ر) حافظ محمد ادریس امیر جماعت اسلامی پنجاب نے کذاب یوسف کے خلاف مظاہرہ کی پرزور تائید و حمایت کی ہے۔ انہوں نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ جھوٹے مدعی نبوت مکار و کذاب یوسف کے خلاف علمائے کرام سے مظاہروں کا بروقت فیصلہ کیا ہے۔ اس گستاخ رسولؐ نے پاک سرزمین پر میلہ کذاب اور غلام احمد قادیانی کی ناپاک یادیں تازہ کر دی ہیں۔ انہوں نے تمام سمر مساجد اور خطباء سے درخواست کی ہے کہ عقیدہ ختم نبوت اور عصمت انبیاء کے حوالے سے لوگوں کو حقیقی صورت حال سے مطلع کریں۔ توہین رسالت کے مرتکب اس شخص اور اس کے پیروکاروں کے خلاف نوٹس لینا دینی فرض ہے۔ حافظ محمد ادریس نے روزنامہ ”خبریں“ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا جس نے اس خطرناک مجرم کا بھانڈا بھوڑا اور اس کے گھناؤنے کردار سے پردہ اٹھا کر عام مسلمانوں کو اس بھیڑیے کے حیلوں سے محفوظ کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ جمعہ المبارک کو جماعت اسلامی کے کارکن اس گستاخ رسولؐ کے خلاف مظاہروں میں بھرپور شرکت کریں گے۔ (خبریں لاہور: ۴ اپریل ۱۹۹۷ء)

مجلس احرار اسلام آج کذاب یوسف کے خلاف مظاہرہ کرے گی

لاہور (ایم ایل آئی) مجلس احرار اسلام لاہور کے زیر اہتمام آج مسجد شہداء سے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والے مرتد کذاب یوسف کو پھانسی دینے کے مطالبہ کے سلسلہ میں احتجاجی مظاہرہ نماز جمعہ کے بعد کیا جائے گا۔ اس موقع پر مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما سید محمد کفیل بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ، چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ، میاں محمد ادریس، احمد محادیہ اور قاری محمد یوسف احرار خطاب کریں گے۔ (خبریں لاہور: ۴ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۳۸)

حکومت یوسف کذاب کو پھانسی دے ورنہ ہم اس کی بوٹیاں توج لیں گے

لاہور میں مسجد شہداء کے باہر جمعیت اتحاد العلماء اور مجلس احرار اسلام کے مظاہرے، حکومت ناموس رسالت کا تحفظ نہیں کر سکتی تو اسے اقتدار میں رہنے کا کوئی حق نہیں، عدالتیں یوسف کذاب کو پھانسی دیں: اتحاد العلماء نکمی حکومت نے نبوت کے جھوٹے دعویدار کو سرکاری مہمان بنا کر رکھا ہوا ہے، اللہ کی ابا بیلین ملعون کا قصہ پاک کر دیں گی: جمعیت عربیہ یوسف کذاب کو کانشیل بھی گولی مار سکتا ہے، یہ صرف موبویوں کا فرض نہیں: مولانا عامر یوسف ملعون مرزا غلام احمد قادیانی کا تسلسل ہے: مجلس احرار اسلام، بھائی پھیر و خیر پور ٹامیوالی میں بھی علماء اور شہریوں کا احتجاج ”خبریں“ اور ضیاء شاہد کو ملعون کا پردہ چاک کرنے پر خراج تحسین

لاہور (خصوصی رپورٹر) کے پی آئی) نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے یوسف کذاب ملعون کے خلاف ملک بھر کی مساجد میں قراردادیں پاس کی گئیں اور مظاہرے کئے گئے۔ مظاہرین حکومت سے مطالبہ کر رہے تھے کہ یوسف ملعون کو سرعام پھانسی دی جائے یا پھر ہمیں دے دیا جائے تاکہ نبوت کے جھوٹے دعویدار کے جسم کے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ ہم میں کافی لوگ ابھی تک عازی علم دین کی شجاعت کو نہیں بھولے اور وہ دوبارہ دہرانا چاہتے ہیں۔ حکومت یوسف ملعون کو زیر

حراست رکھ کر اس کی مدد کر رہی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حکومت اس ملعون کو ملک سے باہر بھیج دے۔ انہوں نے کہا ہمارا احتجاج ملعون کی موت تک جاری رہے گا۔ پاکستان کے دوسرے شہروں کی طرح لاہور کی مساجد میں نماز جمعہ کے موقع پر نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کذاب کو سرعام پھانسی دینے کے متعلق قراردادوں کے ساتھ ساتھ احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ لاہور میں بڑا احتجاجی مظاہرہ مسجد شہداء کے باہر مال روڈ پر جمعیت اتحاد العلماء پاکستان اور دوسرا مظاہرہ اسی جگہ مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام ہوا۔ مظاہرین نے کتبے اور پینراٹھ رکھے تھے جن پر درج تھا یوسف کذاب واجب القتل ہے، یہ فتنہ یہودی اور قادیانی سازش کا ہے، حکومت یوسف ملعون اور اس کے ساتھیوں کو آئین کی دفعہ ۲۹۵ اور ۲۹۸ کے تحت سزا دے۔ قادیانیوں کو ڈھیل نہ دی جاتی تو یوسف کذاب نبوت کا دعویٰ نہ کرتا۔ نماز جمعہ کے بعد مسجد شہداء کے باہر احتجاجی مظاہرے شروع ہوئے جس میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت اتحاد العلماء پاکستان کے صدر مولانا عبدالملک نے کہا یوسف کذاب کے خلاف مقدمہ جلد چلایا جائے، ورنہ عدالتیں ختم نبوت کو سامنے رکھتے ہوئے سماعت کریں اور یوسف ملعون کو سزائے موت دیں، اگر حکومت نے ایسا نہ کیا تو ختم نبوت کے پروانے خود یوسف ملعون کو سزائے موت دیں گے۔ انہوں نے کہا اگر حکومت ناموس رسالت کی حفاظت نہیں کر سکتی تو ان کو اقتدار میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔ انہوں نے کہا اگر حکومت نے یوسف کذاب کو سزا نہ دی تو ملک گیر تحریک چلائی جائے گی۔ جمعیت اتحاد العلماء پاکستان کے مرکزی سیکرٹری نشر و اشاعت عبدالرحمان شاکر نے کہا اگر ہم قاضی حسین احمد کے دھرنے میں یمنی لوجیوں کی شہادت کا نذرانہ پیش کر سکتے ہیں تو جھوٹے نبی کے خلاف چلائی جانے والی مہم میں جانوں کے نذرانے بھر پور پیش کریں گے۔ نیاز الدین نے اپنے خطاب میں کہ جو نبی کا جھوٹا دعویٰ کرے گا اس کو تہ تیغ کر دیں گے اور جو لوگ جیل یا حوالات میں اسے سولتیس فراہم کر رہے ہیں وہ بھی اپنی خیر منائیں، ان کے بھی سر کچل دیں گے۔ جمعیت طلبہ عربیہ کے رہنما ولی اللہ بخاری نے کہا یوسف کذاب کو دی آئی پی شخصیت بنا کر قید کیا گیا ہے، اسے آئین کی دفعہ ۲۹۵ اور ۲۹۸ کے تحت قتل کر دیا جائے۔ محمد عتیق عباسی نے کہا انقلاب کی لہر اٹھ کھڑی ہوئی ہے، اگر حکومت نے

نوٹس نہ لیا تو ختم نبوت کے پروانے اس ملعون کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ ضلع شیخوپورہ کے ناظم محمد ممتاز احمد ساقی نے کہا موجودہ حکومت کی ناکامیوں کا کھلا ثبوت یہ ہے کہ جو شخص نوجوان لڑکیوں سے مذمت حاصل کرتا رہا ہے اور نبوت کا دعویدار ہے اور حکومت نے اس کو سرکاری مہمان بنا کر رکھا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا حکومت نے اگر اس ملعون کو واصل جہنم نہ کیا تو اللہ کی ایامیں خود اس کا قصہ پاک کر دیں گی۔ انہوں نے کہا اگر حکومت نے کچھ نہ کیا تو پھر نواز شریف کو پانچ سال پورے نہ کرنے دیں گے۔ مولانا عامر علی شاہ نے کہا یہ خبر ایسی ہے کہ یوسف کذاب کو تو پولیس کا کوئی کانسٹیبل بھی گولی مار سکتا ہے، وہ بھی مسلمان ہیں۔ یہ کام صرف موبویوں کا نہیں ہے، خدا جس کو بھی یہ موقع دے وہ غازی علم دین بن جائے۔ انہوں نے کہا ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک ملعون کو سرعام پھانسی نہ دے دی گئی۔ شباب ملی کے رہنما امان اللہ خان سیال نے کہا کہ نواز شریف اور شہباز شریف دونوں امریکہ سے ریموٹ کنٹرول ہو رہے ہیں اور یوسف کذاب بھی یہود و نصاریٰ کی سازش کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا حکومت سے مطالبہ ہے کہ وہ اس کو قانون کے مطابق سزا دے ورنہ پھر قاضی حسین احمد کا لشکر اس کو بہا کر لے جائے گا۔ جمعیت العلماء اسلام مولانا ظلیل الرحمن حقانی نے کہا اس مظاہرے کو حکومت دھمکی نہ سمجھے یہ ایک حقیقت ہے، ہم جانتے ہیں مرزائی مرزا طاهر ملک سے بھاگا ہوا ہے اور وہ یوسف کذاب کے ذریعے مسلمانوں کے جذبات دیکھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا "نوائے وقت" اور "جنگ" نے یوسف ملعون سے پیسے کر جھوٹ پر پردہ ڈالا جبکہ خبریں نے حق کا ساتھ دیا اور ملعون کو نکالا کیا۔ انہوں نے کہا حکمرانوں کی آنکھیں کھل جانی چاہیں۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے رضا ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے کہا یوسف علی ملعون نبی پاک کا تسلس نہیں بلکہ غلام احمد قادیانی کا ہے۔ یہ میلہ کذاب کی طرح کا یوسف کذاب ہے۔ انہوں نے کہا اس بے علم نے کس شہر میں دعویٰ کیا ہے جس جگہ ۱۹۵۳ء میں لوگوں نے ختم نبوت کے لئے جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ عبدالخالق چیمہ نے کہا اسلامی نظریاتی کونسل کے فیصلے کے مطابق یوسف کذاب کو سزا دی جائے اور مرزائیوں کو کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے۔ انہوں نے کہا نواز شریف نے آٹھویں ترمیم کی تلواریں اپنے اوپر سے ختم کر لی ہے اب یوسف ملعون کو دی آئی پی بنا کر

کذاب کی بیوی نے ہائی کورٹ میں رٹ کر دی، ڈپٹی کمشنر سے ریکارڈ طلب

ہائی کورٹ نے تفتیشی افسر کو ریکارڈ سمیت طلب کر لیا، یوسف
کذاب کو ہراساں نہ کرنے کا حکم ”خبریں“ کے چیف ایڈیٹر اور تکبیر
کے ایڈیٹر نے ملی بھگت سے جھوٹا بی ہونے کا الزام لگایا، رٹ کا متن

لاہور (خبرنگار سے) لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس خالد پال خواجہ نے
نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے کذاب یوسف کی بیوی طیبہ یوسف کی رٹ
درخواست پر ڈپٹی کمشنر لاہور سے جواب طلب کر لیا۔ فاضل عدالت نے تھانہ مت
پارک کے تفتیشی افسر کو آئندہ سماعت پر ریکارڈ سمیت طلب کر لیا۔ فاضل عدالت
نے ہدایت کی ہے کہ درخواست گزار اور اس کے اہل خانہ کو ہراساں نہ کیا جائے
جبکہ مزید سماعت ۹ اپریل کو ہوگی۔ درخواست گزار طیبہ یوسف نے اقبال محمود
اعوان ایڈووکیٹ کی وساطت سے دائر کردہ رٹ درخواست میں موقف اختیار کیا
ہے کہ وہ ایسوسی ایٹ پروفیسر ہے اور اس کا خاوند محمد یوسف علی مشہور مذہبی سکار
ہے اس کا خاوند ضیاء الحق کے دور میں مجلس شوریٰ کا رکن رہ چکا ہے اور اسے
وزارت خارجہ کی طرف سے دی آئی پی سٹینڈس دیا جاتا ہے۔ اس کے شوہر نے
اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے جبکہ وہ سچا مسلمان ہے اور ختم نبوت
کے عقیدے پر یقین رکھتا ہے۔ میرے خاوند کے کچھ حاسدوں نے اس کے خلاف
مہم شروع کر رکھی ہے۔ ان حاسدوں نے روزنامہ ”خبریں“ کے چیف ایڈیٹر اور
ہفت روزہ تکبیر کے ایڈیٹر کی ملی بھگت سے میرے شوہر پر جھوٹا بی ہونے کا الزام
نکالیا ہے حالانکہ میرے شوہر نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی اس کا کوئی
ثبوت ہے۔ خبروں کی اشاعت کے بعد اس کے شوہر کو ڈی سی لاہور نے نظر بند کر
دیا۔ درخواست گزار نے فاضل عدالت سے استدعا کی کہ اس کے شوہر کو رہا کیا
جائے جبکہ اخبارات کو اس کے شوہر کی کردار کشی کرنے سے روکا جائے اور

رکھے اور سزا دیں۔ بھائی پھیرو سے نامہ نگار کے مطابق لعنتی ملعون کذاب یوسف
علی کی طرف سے نبوت کے جھوٹے دعوے کے خلاف دوسرے شہروں کی طرح
بھائی پھیرو میں بھی سچ جمعہ کے اجتماعات میں حصہ لے کر یوسف کو فوری
طور پر پھانسی دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ جامعہ انوار غوثیہ کے خطیب مولانا غلام قاسم
نورانی نے جمعہ کے بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسے فوری طور
پر بینار پاکستان کے چوک میں تختہ دار پر لٹکایا جائے تاکہ لوگوں کے لئے باعث عبرت
ہو۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ کذاب یوسف علی کو فوری طور پر پھانسی
نہ دی گئی تو بھائی پھیرو کے تمام علمائے کرام اور حضور نبیؐ کے ہزاروں دیوانے
پروانے ملتان روڈ پر کفن بردار جلوس نکالیں گے۔ جامعہ احیاء العلوم کے خطیب
مولانا الحاج محمد اسحاق صدیقی، جامعہ مسجد صدیقہ کے حاجی مولانا حافظ محمد یعقوب اور
دیگر علمائے کرام نے بھی جمعہ کے اجتماعات میں کذاب یوسف کو پھانسی دینے کا مطالبہ
کیا۔ اجتماعات کے آخر میں علمائے کرام نے روزنامہ خبریں کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد
کو زبردست خراج تحسین پیش کیا جنہوں نے ملعون یوسف علی کے جھوٹے نبوت
کے دعوے کا پوس کھولا۔ کے پی آئی کے مطابق جمعیت طلبہ عربیہ اور مجلس احرار
اسلام لاہور کے زیر اہتمام تحریک ختم نبوت کے مطالبات کے سلسلہ میں مسجد شہداء
لاہور کے باہر احتجاجی مظاہرہ کیا، مظاہرین نے بڑے بڑے بینرز اور پے کارڈ اٹھا
رکھے تھے جن پر قادیانیوں اور ملعون یوسف مرتد کے خلاف نعرے درج تھے۔ خبر
پورٹا میوالی سے تھیں رپورٹ کے مطابق نماز جمعہ کے اجتماعات میں ملعون یوسف
علی کے خلاف انتہائی غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ
کذاب یوسف کے خلاف ہائی کورٹ کے قتل بیچ میں مقدمہ چلایا جائے اور اسے
قرار واقعی سزا دی جائے امام عیدین سید عبدالسلام ہدائی نے اپنے بیان میں کہا کہ
روزنامہ خبریں کا کردار اس معاملہ میں قابل تحسین ہے جس کی وجہ سے پاکستان کی
غیور عوام کو اس ملعون کی سیاہ کاریوں کا پتا چلا۔ انہوں نے مزید کہا کہ روزنامہ
خبریں نے ہر موقع پر جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے دین اور معاشرے کی برائیوں کی
نشاندہی کی ہے اور ظالموں کے خلاف ننگی تلوار ثابت ہوا ہے۔ (خبریں لاہور ۵۰
اپریل ۲۰۱۹ء)

درخواست گزار اور اہل خانہ کی جان و مال کی حفاظت کا بندوبست کیا جائے۔
(خبریں لاہور: ۵ اپریل ۱۹۹۷ء)

ملعون یوسف کی رٹ پر فریق بن کر اس کی ناپاک جسارتوں کے ثبوت ہائی کورٹ میں پیش کریں گے اسماعیل قریشی

لاہور (فورم رپورٹر) علماء کرام نے ملعون یوسف علی کے پیروکاروں کے بارے میں رائے دی ہے کہ گستاخ رسولؐ کی پیروی کرنے والا بھی شریک جرم ہے۔ مفتی غلام سرور قادری نے کہا کہ اگر کوئی شخص توہین رسالت کرتے ہوئے ثابت ہو جائے تو اس کے مقدمے کی پیروی کرنے والا بھی شریک جرم سمجھا جائے گا۔ تنظیم اسلامی کے مرکزی رہنما میجر جنرل (ر) ایم ایچ انصاری نے کہا کہ شان رسالتؐ ہمارے ایمان اور عقیدے کا معاملہ ہے جو شخص کسی بھی مرحلے پر کسی گستاخ رسولؐ کی پیروی کرتا ہے، وہ یقیناً اس کا ساتھی قرار پائے گا۔ اتحاد علماء اہل سنت کے رہنما مولانا حسین احمد اعوان نے کہا کہ ملعون یوسف علی کے بارے میں جید علماء کرام، مفتی صاحبان اور آئینی ماہرین کی طرف سے خصوصی نشست میں منظور کی جانے والی متفقہ قرارداد سے صورت حال واضح ہو گئی تھی۔ اب اس کی پیروی کرنے والے کو اچھی طرح سوچ سمجھ لینا چاہیے کہ وہ دنیا کی خاطر دین کے معاملے میں خسارے کا سودا تو نہیں کر رہا ہے۔ سینئر وکیل محمد اسماعیل قریشی نے کہا کہ ملعون یوسف کی طرف سے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ ایک چیلنج ہے جسے ہر عاشقِ نبیؐ قبول کرنے کو تیار ہے انہوں نے کہا کہ اس رٹ میں فریق بننے کی درخواست دیں گے اور ملعون کی ناپاک جسارت عدالت عالیہ کے نوٹس میں لائیں گے۔ (خبریں لاہور: ۵ اپریل ۱۹۹۷ء)

”خبریں“ نے کذاب یوسف کو بے نقاب کر کے

مجاہدانہ کردار ادا کیا، ”جنگ“ اور ”نوائے وقت“ شرم کریں مولانا عبد المالک

لاہور (خصوصی رپورٹر) یوسف کذاب کے خلاف احتجاجی مظاہرے میں جمعیت اتحاد العلماء پاکستان کے صدر مولانا عبد المالک نے کہا کہ ”جنگ“ اور ”نوائے وقت“ اخبارات کو شرم آنی چاہیے کہ وہ جھوٹے نبی کے اشتہارات چند نکلوں کے عوض شائع کر رہے ہیں جبکہ ”خبریں“ ضیاء شاہد کی سربراہی میں اس ایٹو کو حوام تک لا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دنوں ”خبریں“ نے یوسف ملعون کے متعلق ویڈیو آڈیو کیسٹ دکھا کر بھی اس کا پردہ چاک کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوں تو نوائے وقت اسلام کا داعی بنتا ہے لیکن جھوٹے نبی کا اشتہار لگا کر اس نے اپنا سارا کردار ختم کر لیا ہے۔ انہوں نے دعا کی کہ خدا خبریں کو اور بھی زیادہ قوت دے کہ وہ سچ کا ہمیشہ ساتھ دیتا رہے۔ (خبریں لاہور: ۵ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۳۹)

کذاب یوسف کو پھانسی نہ ملی تو عذاب الہی نازل ہوگا ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک

ابوالحسنین محمد یوسف گستاخ رسولؐ اور موجودہ صدی کا سب سے بد بخت اول درجے کا مکار، جھوٹا اور گمراہ انسان ہے حقیقت کھل چکی ہے، غلیظ اور مردود ہے، اس کے جاں میں پھنسنے والے تجدید ایمان کریں کذاب اور ملعون کو پندرہ سال سے جانتا ہوں، اس نے روضہ اقدس پر بہت بڑا جھوٹ بولا: غلام مرتضیٰ، فتنہ کو فوراً ختم کر دیا

جائے تاکہ امت مسلمہ کذب بیانی سے محفوظ رہ سکے : خبریں سے انٹرویو

لہور (میاں غفار، رائٹ فوار) ابوالحسنین محمد یوسف گستاخ رسولؐ اور موجودہ صدی کا سب سے بد بخت انسان ہے۔ آج تک کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ (نعوذ باللہ) محمدؐ ہے اور نہ ہی کسی نے دعویٰ کیا ہے کہ اس میں رسول اللہ کی روح حلوں کر گئی ہے۔ یہ اپنے جھوٹے دعویٰ کی وجہ سے واجب القتل ہے اور اس کے ساتھ کسی بھی قسم کی رعایت کرنا امت مسلمہ کے ساتھ زیادتی ہوگی۔ میں اس ملعون کو ۱۵ سال سے جانتا ہوں۔ یہ اول درجے کا مکار، جھوٹا اور گمراہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار معروف عالم دین اور عالمی شہرت یافتہ سکالر ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے اپنی رہائش گاہ پر فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے روانہ ہونے سے قبل "خبریں" سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ متعدد ایسی خواتین کو جانتے ہیں جنہیں یہ ملعون (نعوذ باللہ) ازدواج مطہرات بنا چکا ہے اور کئی ایسے حضرات کو جانتے ہیں جنہیں وہ حضور نبی اکرمؐ کا دیدار کروانے کا کہہ کر اپنا دیدار کر داتا ہے اور اگر کوئی وصاحت مانگے تو کہتا ہے کہ امدھے ہو۔ نکلیں نہیں اب تک رسول اللہ کو نہیں پہچانتے۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے کہا کہ ہم اسے کیپٹن یوسف کہتے تھے کیونکہ یہ فوج سے نکلا گیا تھا۔ جب میں سعودی عرب میں تھا تو یہ اکثر میرے پاس آتا اور کئی کئی دن میرے گھر قیام کرتا، میں اس کی مصروفیت کا خیاب نہ کرتا۔ اس دوران اس نے میرے گھر آئے جانے والے افراد سے روابط بڑھائے اور ایڈریس لے لئے اور پھر مجھے پتا چلا کہ اس نے ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی بنا رکھی ہے اور میرے کئی جاننے والوں سے ہزاروں لکھوں بٹور چکا ہے۔ میں نے اپنے گھر میں اس کا داخلہ بند کر دیا۔ پھر مجھے پتا چلا کہ اس نے میرے ایک دیرینہ دوست خواجہ غفور احمد کی بیٹی اور داماد سے ۳۵ ہزار روپے ورلڈ اسمبلی کے نام پر بٹور لئے ہیں۔ پھر مجھے لندن سے میرے جاننے والوں کا فون آیا کہ یہ ان سے ۱۰ ہزار پاؤنڈ ورلڈ اسمبلی کے نام پر بٹور چکا ہے۔ سعودی عرب، انگلینڈ، امریکہ اور کینیڈا سے یہ ہزاروں ڈالر، پاؤنڈ اور ریال اکٹھے کر کے پاکستان لایا اور شادمان میں ڈیرے ڈال لیے۔

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے بتایا کہ اس دوران وہ پاکستان آئے تو اس کذاب نے مجھ سے فرمائش کی کہ میں شادمان میں جمعہ پڑھاؤں میں مسجد پہنچا تو اس نے میرا تعارف ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کے سرپرست کے طور پر منبر رسولؐ پر کھڑے ہو کر کروایا میں خاموش ہو گیا اور خطبہ جمعہ کے بعد میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے منبر رسولؐ پر کھڑے ہو کر جھوٹ کیوں بول تو وہیں بھی جھوٹ بول گیا کہ میں نے صرف آپ کی عزت کے لئے ایسا کیا۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے مزید بتایا کہ ۱۹۸۸ء میں مدینہ منورہ میں روضہ اقدس میں بیٹھ ہوا تھا کہ یہ ملعون میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ ابھی تھوڑی دیر قبل حضور نبی کریمؐ میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا کہ تم اپنی کوششیں تیز کر دو کیونکہ ۱۹۹۳ء تک پاکستان میں اسلام پوری طرح نافذ ہو جانا ہے۔ جس پر میں اور میرے ساتھی پیش میں آگئے مگر روضہ رسولؐ کی حرمت کا تقاضہ مجھے خاموش رہنے پر مجبور کر گیا۔ میں نے اتنا کہا کہ بد بخت انسان میں اتنا گونا گوا بہرا نہیں کہ حضور اکرمؐ کے مبارک قدموں کی چاپ نہ سن سکوں اور اس کی لعنت ملامت کے بعد اسے چپے جانے کو کہ۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے کہا کہ اس سے زیادہ نفی آدمی تو کوئی ہو ہی نہیں سکتا جو حضورؐ کے قدموں میں روضہ اقدس پر بیٹھ کر حضورؐ کے حوالے سے اتنا بڑا جھوٹ بولے۔ میں نے یہ الفاظ سننے کے بعد اس غلیظ آدمی سے منازعہ ترک کر دیا۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے کہا کہ جو لوگ اس کے جاں میں پھنسے رہے اب ان کی آنکھیں کھل جانی چاہیں کیونکہ حقیقت ان کے سامنے آچکی ہے۔ اس لئے انہیں کلمہ طیبہ پڑھ کر تجدید ایمان کرنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کرنا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں صراطِ مستقیم کی طرف لوٹا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوسف کذاب جیسے شخص کے لئے طاغوت اور مرتد سے بھی بڑھ کر الفاظ استعصا کئے جاتے چاہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے کراچی کے ایک دوست نے انہیں ایک فائل بھیجی ہے جس میں اس مردود کی غلامت کے بہت سے ثبوت ہیں اور ایسی تصدیق ہیں جن میں خواتین کے ساتھ یہ قابل اعتراض حالت میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس مردود کو پھانسی نہ دی گئی تو ایسی حرکتیں کرنے والوں کا سیلاب آجائے گا اور ہم پر عذاب الہی نازل ہوگا کہ ایسے مردود کو ہم نے کھلی چھٹی دے دی۔ انہوں نے بتایا کہ اس بد بخت نے ان کا نام پوری دنیا میں استعصا کیا۔ ایک وقت وہ بھی تھا کہ یہ بد بخت میرے ساتھ ۲۳ گھنٹے چمٹا رہتا۔ پھر

سکیورٹی والوں کی موجودگی میں لکھا گیا۔ (خبریں لاہور: ۶ اپریل ۱۹۹۷ء)

حکومت بذریعہ عدالت کذاب کا قصہ پاک کر کے سنت صدیق اکبر پر عمل کرے ظہیر احمد میر ایڈووکیٹ

لاہور (خصوصی رپورٹر) جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی رہنما ظہیر احمد میر ایڈووکیٹ نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ حضرت صدیق اکبرؑ کی طرح موجودہ دور میں پیدا ہونے والے یوسف کذاب کا قصہ پاک کرے تاکہ پھر ایسے لوگ مسلمانوں کو گمراہ نہ کر سکیں۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ یوسف کذاب دنیا میں تو عنقی بن چکا ہے آخرت میں بھی اسے جسم کی دھتکی لگ میں پھینکا جائے گا۔ انہوں نے کہا حکومت اس ملعون کا عدالت میں ٹرائل کرے اور مزادے تاکہ عوام کا حکومت پر اعتماد بحال ہو۔ (خبریں لاہور: ۶ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کے خلاف تحقیقات کر رہے ہیں جرم ثابت ہونے پر سخت سزا دیں گے وزیر اوقاف

لاہور (خبر نگار) صوبائی وزیر اوقاف صاحبزادہ فضل کریم نے کہا ہے کہ یوسف کذاب نے شان الہیت و رسالت میں جو توہین کی ہے اس پر پولیس اور انتظامیہ کے اعلیٰ افسران تحقیقات کر رہے ہیں۔ جرم ثابت ہونے پر اسے تاریخی سزا دیں گے۔ (خبریں لاہور: ۶ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۴۰)

یوسف کذاب کے متعلق خبریں تحقیقات کے بعد

اپنی بیٹی کی شادی میرے بیٹے جنید سے کرنا چاہتا تھا۔ میں نے جنید سے اس بارے میں بات کی تو جنید نے انکشاف کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس کی بیٹی کے دو نام ہیں۔ ایک عائشہ اور دوسرا فاطمہ۔ میرے علم میں اس وقت تک اس کی بیٹی کا ایک ہی نام تھا جو عائشہ تھا اور گھر میں یہ اس کو عائشہ ہی کے نام سے پکارتا تھا۔ بعد میں میں نے پوچھا کیٹھن یوسف تمہاری بیٹی کے دو نام ہیں تو اس نے کہا کہ کبھی کبھار اسے فاطمہ بھی کہتے ہیں۔ میرے بیٹے نے کہا یہ اول نمبر کا جھوٹا ہے اور مجھے بھی ورلڈ اسمبلی کا نمائندہ کہتا ہے۔ جس پر مجھے اسے انکار کرنا پڑا۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے بتایا کہ بعض مقامات پر اس نے یہ بکواس بھی کی ہے کہ 'نعوذ باللہ' اللہ تعالیٰ کی ذات اس مردود میں حلول کر گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کراچی میں اور لاہور میں اس نے شادیاں کر رکھی ہیں اور یہ عورتوں کی محفل میں بہت غلیظ باتیں کرتا ہے۔ انہوں نے اس کا طریقہ واردات بتاتے ہوئے کہا کہ یہ لوگوں سے کہتا تھا کثرت سے رسولؐ پر درود و سلام بھیجو پھر انہیں علیحدہ کمرے میں لے جاتا اور وجد کی حالت میں سلام بار بار تیزی سے پڑھنے کو کہتا پھر 'نکھیں بند کرو' اتنا اور پھر کہتا 'نکھیں کھولو اور سامنے خود بیٹھو' پھر پوچھتا دیدار ہوا تو کمرے میں اسے اکیلا پا کر نبی کریمؐ کے دیدار کا خواہش مند سوالیہ انداز میں پوچھتا حضورؐ کہاں ہیں تو یہ غصے میں آجاتا اور کہتا آنکھیں رکھتے ہوئے بھی اندھے ہو حضورؐ کا دیدار اب بھی نہیں ہوا، جی ہاں میں ہیں۔ اب جانا دیدار ہو گیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس مردود کو سزائے موت دی جائے تاکہ اس کی کذب بیانی سے امت مسلمہ محفوظ رہ سکے۔ (خبریں لاہور: ۶ اپریل ۱۹۹۷ء)

یہ کافر کا گھر ہے آئیے اور تھوکے اور لعنت بھیجے

لاہور (سٹاف رپورٹر) ملعون کذاب اور مرتد ابوالحسنین محمد یوسف علی کی طرف سے اللہ تبارک و تعالیٰ، قرآن مجید، نبی کریمؐ اور صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی اور خود کو رسول اور پیغمبر کہلانے والے بدکردار عنقی کے گھر کی دیوار پر اہل علاقہ کے مشتعل افراد نے اس پر لعنتیں بھیجنے کے لئے تحریر لکھ دی کہ 'یہ کافر کا گھر ہے آئیے اور تھوکے اور لعنت بھیجے کافر کتا' یہ نعرہ اس کے گھر میں مسلح

شائع کیں، علماء نے بھی فتویٰ دیا ضیاء شاہد

زہد و تقویٰ کا دعویٰ نہیں لیکن قسم کھاتا ہوں سب سچ لکھ رہا ہوں، جن اخبارات نے اس کے تردیدی اشتہارات شائع کئے، صحیح صورت حال نہیں جانتے ہوں گے میرا شکیل نے جھوٹے نبی کے تین تردیدی اشتہارات شائع کئے، اس کے خلاف خبریں بیک آؤٹ کرنے کا فیصلہ ابداع کی کمی یا کوئی غلط فہمی ہو سکتی ہے۔ اکبر بھٹی نے خبریں شائع ہونے پر اپنے اخبار میں کذاب یوسف کا کالم بند کر دیا جس سے پتا چلتا ہے کہ صحیح صورت حال معلوم ہونے پر انہوں نے ازالہ کر دیا جناب مجید نظامی، میرا شکیل اور اکبر بھٹی صاحب سے گزارش ہے کہ اس مسئلے کو اس طرح نہ لیں کہ کسی ایک اخبار کا شروع کر دہ ہے علماء نے کذاب کی تقاریر سننے کے بعد اسے توہین کا مرتکب قرار دیا اور تحریک چلانے کا فیصلہ کیا، رپورٹرز بھی اس موقع پر موجود تھے علماء کے موقف کی تفصیلات اخبارات میں بھجوائی گئی لیکن کسی نے شائع نہیں کیں، کیا اشتہار چھاپنے کے بعد اخبارات سچائی ماننے سے گریز کر رہے ہیں۔ تینوں اخبارات کے ایڈیٹر حضرات خبروں پر نہ جائیں بلکہ خود سڑیچہ دیکھیں، کیسٹ سنیں اور ویڈیو دیکھیں، متاثرین سے ملیں اور پھر کوئی فیصلہ کریں مولانا شجاع آبادی اخبارات کے ایڈیٹروں کو حقائق سے آگاہ کریں، اقبال محمود اعوان سے درخواست ہے کہ جھوٹے نبی کے لئے وکالت نہ کریں: ضیاء

شاہد کا خط

لاہور (تجزیہ نگار) روزنامہ "خبریں" کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد نے کذاب یوسف کے متعلق خبریں شائع نہ کرنے اور تردیدی اشتہارات شائع کرنے پر اخبارات کے ایڈیٹروں کے نام ایک خط لکھا ہے۔ اپنے اس خط میں انہوں نے کہا ہے:

محترم حضرات السلام علیکم!

آپ سب حضرات کو روزنامہ "خبریں" کے چیف ایڈیٹر کی حیثیت سے میں یہ خط قیام پاکستان کے بنیادی نظریے یعنی "اسلام ہمارا نظریہ حیات ہے" کے حوالے سے لکھ رہا ہوں۔ میری درخواست ہے کہ اس خط کو پڑھتے وقت یہ نہ دیکھا جائے کہ یہ کس نے لکھا ہے بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قوس مبارک کے مطابق یہ دیکھا جائے کہ کیا لکھا ہے۔ میں نہ تو دینی اعتبار سے اور نہ دنیاوی اعتبار سے آپ حضرات سے زیادہ باہم ہوں اور نہ مجھے زہد و تقویٰ کا کوئی دعویٰ ہے۔ میں گناہ گار انسان ہوں، تاہم ایک مسلمان کی حیثیت سے میرا اللہ تعالیٰ کی حقانیت اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت اور رسالت پر غیر متزلزل ایمان ہے اور مقدم مصطفیٰ کے لئے اگر اس گناہ گار کی یا اس کے ساتھیوں کی جان بھی چلی جائے تو یہ منفع کا سودا ہوگا، گھٹے کا نہیں۔ اللہ پاک دلوں کا بھید خوب جانتے ہیں تاہم میں آپ حضرات کی تسلی کے لئے باری تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر قسم کھاتا ہوں کہ میں جو کچھ لکھ رہا ہوں، اس کا ایک ایک لفظ سچ اور صرف سچ ہے۔

پہلی بات یہ ہے کہ "خبریں" کے ۵ اپریل کے ایڈیشن میں نبوت کے جھوٹے داعی یعنی کذاب یوسف کے حوالے سے جو خبریں شائع ہوئی ہیں، ان میں مولانا عبدالملک کے حوالے سے ایک سنگل کالمی خبر کی سرخی کچھ اس طرح شائع ہوئی ہے کہ "روزنامہ "خبریں" نے کذاب یوسف کو بے نقاب کر کے مجاہدانہ کردار ادا کیا ہے، "جنگ" اور "نوائے وقت" شرم کریں۔"

میں محترم مولانا عبد الملک کے جذبات کا احترام کرتا ہوں لیکن "جنگ" اور "نوائے وقت" کے بارے میں جو الفاظ ہمارے اخبار میں شائع ہوئے ہیں، میں ان پر دل سے شرمناک ہوں کیونکہ "نوائے وقت" پاکستان کا مقتدر اخبار ہے جس

کے بانی حمید نقوی مرحوم تحریک پاکستان کے سرگرم کارکن ہونے کے علاوہ "زادی فکر اور نظریہ پاکستان سے محبت کے حوالے سے ہمارے آئیڈیل رہے ہیں اور "نوائے وقت" کے موجودہ چیف ایڈیٹر جناب مجید نقوی ہمارے استاد بھی ہیں اور ذاتی طور پر میں نے انہیں ہمیشہ اپنا روحانی باپ سمجھا ہے۔ وہ اپنی ذاتی زندگی میں مجھ سے کہیں زیادہ مسلمان ہیں اور میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ عشق رسولؐ کے سلسلے میں مجھ سے پیچھے ہوں گے یا ان سے کوئی کوتاہی ہو سکتی ہے اور اگر انہوں نے اب تک "نوائے وقت" میں اس جھوٹے انسان کے خلاف خبریں نہیں چھپیں، اپنی صفائی میں دی جانے والے اس کا ایک اشتہار شائع کیا یا اس کے خلاف مظاہروں کی خبر شائع نہیں کی تو یقیناً ان تک صحیح معلومات نہیں پہنچی ہوں گی یا اپنی کسی مصروفیت کے باعث وہ خود یوسف کذاب کا لڑیچہ نہیں پڑھ سکے ہوں گے یا اس کے کیسٹ نہیں دیکھ سکے ہوں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ "جنگ" ہمارے ملک کا سب سے کثیر الاشاعت اخبار ہے۔ اس ادارے کے بانی میر ظیل الرحمن مرحوم ایک سیلف میڈ انسان تھے۔ مجھے ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا اور میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا۔ ذاتی طور پر میر صاحب نہ صرف پابند صوم و صلوة تھے بلکہ رسول پاکؐ کا ذکر کرتے ہی ان کی آنکھیں عقیدت اور محبت سے نم ہو جاتی تھیں۔ ان کے صاحبزادے میر جاوید رحمن اور میر فکیل الرحمن ذہین اور ذمہ دار لوگ ہیں اور کمرشل جرنلزم کے تقاضوں سے بخوبی واقف ہیں۔ انہوں نے بھی جھوٹے نبی کے اپنی صفائی میں تین اشتہار یکے بعد دیگرے چھاپے یا ابھی تک اس کے خلاف مظاہروں کی خبریں بلیک "وٹ کرنے کا فیصلہ کیا" تو یقیناً اس میں اداغ کی کمی یا ان کی غلط فہمی ہو سکتی ہے کیونکہ "جنگ" ایک ایسا ادارہ ہے جو قارئین کی ناراضگی مٹانے سے ہی نہیں سکتا اور جس طرح مچھلی پانی کے بغیر نہیں رہ سکتی اسی طرح کمرشل صحافت بھی تمام مسلمانوں کے مذہبی جذبات کے خلاف زیادہ دن تک کوئی سٹینڈ نہیں لے سکتی۔

تیسری بات یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان" کے چیف ایڈیٹر اکبر علی بھٹی صاحب کے ساتھ مل کر میں نے یہ اخبار شروع کیا تھا۔ اس وقت جناب اکبر علی بھٹی فنانسر تھے۔ اگرچہ بعض اصولی اختلافات کی بنا پر مجھے الگ ہونا پڑا، تاہم اس ادارے سے میری محبت اس قسم کی ہے کہ خود اپنے ہی لگائے ہوئے پودے کو ہمیشہ

میں سرسبز و شاداب دیکھنا چاہتا ہوں۔ اکبر علی بھٹی صاحب کی ادارت میں یوسف کذاب، ابوالحسنین کے قلمی نام سے روزانہ "تعمیر ملت" کے عنوان کے تحت روزنامہ "پاکستان" کے ادارتی صفحے پر دینی کام لکھتا رہا لیکن مجھے یقین ہے کہ جناب اکبر علی بھٹی جو ایک کامیابی بزنس مین ہیں اپنی دیگر مصروفیت کی وجہ سے شاید اس حقیقت سے آگاہ نہیں ہوں گے، تاہم جو نبی یوسف کذاب کو "خبریں" نے پہلے روز بے نقاب کیا، روزنامہ "پاکستان" نے فوری طور پر یہ کام بند کر دیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غلط فہمی کی بنیاد پر اگر کوئی چیز چھپ بھی رہی تھی تو اس کا سلسلہ بند کر کے جناب بھٹی صاحب نے غلطی کا ازالہ کر دیا، تاہم اپنے سابق کالم نویس کے بارے میں شاید ابھی تک روزنامہ "پاکستان" بھی اس شد و مد سے اس کی جھوٹی نبوت اور کذب بیانی کا پردہ چاک نہیں کر سکا جس کا رسول پاکؐ کی نبوت پر ہم سب مسلمانوں کا ایمان قاضا کرتا ہے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ محترم جناب مجید نقوی صاحب، جناب میر فکیل الرحمن صاحب اور جناب اکبر علی بھٹی صاحب سے میری دست بستہ گزارش ہے کہ اس مسئلے کو اس انداز میں نہ لیں کہ یہ کسی ایک اخبار کا شروع کردہ ہے۔ خود ہمیں بھی اس کا علم نہیں تھا اور کراچی کے ہفت روزہ "تکبیر" اور روزنامہ "امت" میں خبریں چھپنے کے بعد میں نے اس کا نوٹس لیا۔ میں نے اپنے ڈپٹی ایڈیٹر (رپورٹرنگ) میاں غفار کی سربراہی میں باقاعدہ کمیٹی بنائی جس نے تحقیقات کیں، خود سڑیچر کا مطالعہ کیا اور ملک بھر کے متاثرین سے رابطہ کیا۔ خود جھوٹے نبی سے ملاقات کی۔ ان خواتین اور ان کے عزیز و اقارب سے باتیں کیں جو اس کی متاثرہ تھیں اور بعد ازاں میری ہدایت پر سارا لڑیچہ اور ویڈیو کیسٹس ۲۲ ملائے کرام، سکالرز کو پیش کی گئیں جنہوں نے کئی گھنٹے تک انہیں پڑھا، دیکھا اور سنا پھر اپنی رائے دی جسے روزنامہ "خبریں" نے اپنی ۲ اپریل ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں تفصیل سے شائع کیا۔ جن ملائے کرام نے اس فورم میں حصہ لیا، ان کے نام یہ ہیں۔

عظیم اسلمی کے میجر جنرل (ر) ایم ایچ انصاری، جامعہ رحمت ٹاؤن شہر کے مولانا محمد شفیع جوش، جامعہ منصورہ کے مولانا عبدالمالک، مرکزی امیر جماعت احمدیہ علامہ زہیر احمد ظہیر، مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان کے سیکرٹری جنرل میاں محمد جمیل، جامعہ رحمانیہ گڑھی شاہو کے مولانا حبیب الرحمن فاروقی، عالمی مجلس

تحفظ ختم نبوت کے مولانا ظفر اللہ شفیق، وفاق شرعی عدالت کے سابق مشیر ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی، جامعہ نعیمیہ کے ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی، شاہ سعود یونیورسٹی سعودی عرب ریاض کے مولانا محمد رفیع ربانی، جامعہ المنتظر کے حافظ کاظم رحمہ نقوی، وفاق علماء شیعہ کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا محمد افضل حیدری، اور نیشنل کالج پنجاب یونیورسٹی کے پرنسپل ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، جماعت اسلامی پنجاب کے امیر حافظ محمد اورس، ملی سیکھتی کونسل پنجاب کے صدر لیاقت بلوچ، جامعہ منصورہ کے حافظ علی سرور، مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات حافظ محمد نعیم بٹ، جماعت اسلامی کے پرنسپل سیکرٹری سردار مقصود حسین طاہر، اہل حدیث یوٹھ فورس کے حاجی عبدالقیوم، جمعیت اتحاد علماء کے سیکرٹری اطلاعات مولانا ضیاء اللہ قصوری اور حکیم اسلامی کے نائب ناظم نشر و اشاعت نعیم اختر کے علاوہ "جنگ" اور "نوائے وقت" کے سینئر رپورٹروں نے بھی شرکت کی۔

تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے کذاب ابوالحسنین محمد یوسف کی تقاریر سننے، ویڈیو کیسٹ دیکھنے کے بعد اسے اللہ تبارک و تعالیٰ نبی کریم حضرت محمد اور صحابہ کرام کی توہین کا مرتکب قرار دیا۔ علمائے کرام نے اس اجتماع میں خصوصی قرارداد منظور کی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ کذاب یوسف اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ہائیکورٹ کے فل ریج میں مقدمہ چلایا جائے۔ علمائے کرام نے آڈیو کیسٹ سننے اور ویڈیو کیسٹ دیکھنے کے بعد یہ متفقہ فیصلہ کیا کہ اس بد بخت نے اس گستاخی کی بھی جسارت کی ہے کہ نبی کریم حضرت محمد کا ظہور پوری تب و تاب سے اس ناپاک شخص میں ہوا ہے۔ اجتماع میں منظور کی جانے والی قرارداد میں اس ملعون کے خلاف مشترکہ جدوجہد اور تحریک چلانے کا فیصلہ کیا گیا۔ جن علمائے کرام اور آئمہ عظام نے یہ فیصلہ دیا انہوں نے تقریباً "چار گھنٹے تک اس بد بخت کی تقریریں سنیں اور "جنگ" کے رپورٹر امتیاز راشد اور "نوائے وقت" کے رپورٹر رؤف طاہر کی موجودگی میں یہ قرارداد منظور کی۔ پھر ہم نے اس قرارداد اور علمائے کرام کے موقف کی تفصیلات تمام اخبارات کو بھجوانے کے علاوہ "این این آئی" سے بھی ریڈیز کروائیں۔ "جنگ" اور "نوائے وقت" کو بھی کاپیاں بھجوائیں گیں۔ میری توقع تھی کہ دونوں مقتدر اخبارات کے نمائندگان کی موجودگی میں علمائے کرام کا متفقہ فیصلہ ضرور "نوائے وقت" اور "جنگ" میں شائع ہو گا مگر اگلے روز اس تمام

کاروائی کا اور علمائے کرام کی متفقہ قرارداد کا ایک لفظ بھی دونوں اخبارات میں شائع نہیں ہوا۔ مذاکرے میں شریک بعض اصحاب کا اس صورت حال کے حوالے سے جو خیال مجھ تک پہنچا وہ یہ تھا کہ دونوں اخبارات نے کذاب یوسف کی صفائی کے اشتہارات شائع کئے ہیں، اس لئے اب وہ سچائی ماننے سے گریز کر رہے ہیں۔ یہ صورت حال آپ حضرات کے سنجیدہ غور و فکر کی متقاضی ہے کہ یوسف کذاب کے خلاف تمام دینی رہنماؤں، مذہبی سکالروں اور مفتی حضرات نے متفقہ رائے نہ تو ہمارے کہنے پر دی اور نہ اس رائے کا تعلق کسی دوسرے اخبار سے ہے۔ یہ ایسا مسئلہ ہے جس پر تمام مکاتب فکر کا اتفاق رائے ہے اور ہونا بھی چاہیے۔

میں اپنے تینوں محترم ایڈیٹروں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہفت روزہ "تکبیر"، روزنامہ "امت" یا روزنامہ "خبریں" کی خبروں اور تحقیق پر نہ جائیں بلکہ خود یہ لڑچکر دیکھیں، کیسٹ سنیں اور ویڈیو دیکھیں، متاثرین سے ملیں۔ اپنے طور پر معنیان کرام، علماء حضرات اور دینی سکالروں سے پوچھیں اور اگر ہماری طرح اس نتیجے پر پہنچیں کہ یہ شخص ایک لعنتی اور گمراہ ہے جو دوسروں کو بھی گمراہ کر رہا ہے والد ارگھروں کی غورتوں کو اپنے دام میں پھانس کر ان کی عزتیں خراب کرتا ہے اور انہیں مٹاتا ہے تو خدا کے لئے اس جنگ میں نہ صرف ہمارا ساتھ دیں بلکہ ہماری قیودت اور رہنمائی کریں اور اگر علمائے کرام اور سکالر اس نتیجے پر پہنچیں کہ خدا نخواستہ ہم فطی پر ہیں اور یہ شخص جھوٹا اور لعنتی نہیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری کوئی ذاتی لڑائی نہیں، ہم اللہ کے حضور بھی اور اپنے قارئین کے سامنے بھی، اگر غلط ہوئے تو ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے کو تیار ہیں۔

پانچویں بات حضرت مولانا اسماعیل شجاع آبادی سے درخواست ہے کہ جس طرح آپ نے ہماری رہنمائی کی ہے اسی طرح آپ کا فرض بنتا ہے کہ آپ علمائے کرام اور سکالروں کو ساتھ لے کر دیگر قومی اخبارات کے دفاتر میں جائیں بالخصوص جناب مجید نظامی، جناب فکیل الرحمان اور جناب اکبر علی بھٹی سے ملاقات کریں، انہیں حقائق سے آگاہ کریں۔ یہ ذمہ دار لوگ ہیں اگر ان تک حقائق پہنچیں گے تو وہ یقیناً حق اور سچ کی جنگ میں ہم سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور ہر اول دست ثابت ہوں گے۔

اقبال محمود اعوان، دوست اور سابق صحافی فاروق اعوان کے بھائی۔

ہیں۔ فاروق اعوان "نوائے وقت" میں ہمارے ساتھ رہے اور آج کل اشتہاری انجنی چلاتے ہیں۔ اقبال محمود اعوان سے ہماری برادرانہ درخواست ہے کہ پاکستان کے آئین اور قانون کے تحت تو عزم کا دفاع و کلاء کا پیشہ وارانہ فرض ہے، تاہم عام ملزم اور جھوٹی نبوت کے ملزم میں بھی فرق ہوتا ہے۔ یوسف کذاب کا صرف تردیدی اشتہار اس کی بے گناہی کے لئے کافی نہیں۔ میں اقبال محمود اعوان سے بھی درخواست کرتا ہوں اور پاکستان بار کے مسلمان و کلاء سے بھی عرض کرتا ہوں کہ خدا را جھوٹی نبوت کے ملزم کے وکیل صفائی کے طور پر پیش نہ ہوں۔ اس کام کے لئے غیر مسلم و کلاء کافی ہیں۔ قانون کا تقاضا ہی پورا کرتا ہے تو وہ یہ کام کر سکتے ہیں۔ آپ اپنا ایمان خراب نہ کریں کیونکہ آپ کو بھی اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے اور جواب دینا ہے کہ آپ نے رسول خدا کی توہین کرنے والوں کا ساتھ کیوں دیا؟ (خبریں لاہور: ۶ اپریل ۱۹۹۷ء)

خیر اندیش
(ضیاء شاہد)
چیف ایڈیٹر

(۴۱)

کذاب یوسف کو پھانسی دی جائے لیگی تاجروں نے
احتجاج کا فیصلہ کر لیا

پولیس کذاب کو اپنی تحویل میں لے کر مار دے ورنہ ہم اسے ختم کر دیں گے: محمود الرحمان قریشی، معون اس قابل نہیں کہ اسے زندہ چھوڑ دیا جائے: حبیب، کذاب کو لگام نہ ڈالی گئی تو روز جھوٹے نبی پیدا ہوں گے: راجہ عزیز، تحقیقات کے ذریعے بچانے کی کوشش ہو

رہی ہے: مظہر تقی، موبائل لبرٹی فورم میں گفتگو

لاہور (خبرنگار) مسلم لیگی تاجروں نے کذاب یوسف علی کے خلاف احتجاج کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ تاجر جھوٹے نبی کے خلاف احتجاج اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک اسے پھانسی نہیں دی جاتی۔ ان خیالات کا اظہار لیگی تاجر نمائندوں نے کذاب یوسف کے حوالے سے روزنامہ "خبریں" کے موبائل لبرٹی فورم میں کیا۔ انجمن تاجرانہ اچھرہ کے چیئرمین محمود الرحمن قریشی نے کہا کہ پولیس کذاب یوسف کو فوری طور پر اپنی تحویل میں لے کر مار دے ورنہ ہم اسے ختم کر دیں گے۔ فیروز پور روڈ ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری شیخ حبیب نے کہا کہ کذاب یوسف اس قابل نہیں ہے کہ اسے زندہ چھوڑ دیا جائے۔ مسلم لیگ لاہور کے جاسٹ سیکرٹری راجہ عزیز الرحمان نے کہا کہ آج کذاب یوسف کو لگام نہ ڈالی گئی تو پھر اس طرح کے جھوٹے نبی ہر روز پیدا ہوا کریں گے اس لئے پولیس اگر یہ کام نہیں کر سکتی تو پھر تاجروں کے حوالے کر دے، ہم اسے لٹکانے لگا دیں گے۔ مسلم لیگ ٹریڈرز ونگ کے جاسٹ سیکرٹری مظہر تقی بٹ نے کہا کہ کذاب یوسف کو تحقیقات کے ذریعے بچانے کی سازش کی جارہی ہے جسے عاشق رسول، کسی صورت بھی برداشت نہیں کریں گے۔ (خبریں لاہور: ۷ اپریل ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف کو قتل کرنے کے لئے اس کا پیچھا کر رہے ہیں: مولانا محمد حسین

غازی علم دین کی ضرورت ہے، جماعت اہل سنت کے ناظم نے بھی اسے واجب القتل قرار دیا: "خبریں" سے گفتگو میمن خاندان کی بیٹی کو اپنے نکاح میں لیا جبکہ اس کی شادی اپنے چیلے سے بھی کر دی

صورت حال پر غور کرتے ہوئے آئندہ متفقہ لائحہ عمل تیار کیا جائے گا۔ امیر مرکزی جماعت اہل حدیث علامہ زبیر احمد ظہیر نے کہا ہے کہ ہم اس مسئلہ کو کسی قیمت پر سرد خانے میں ڈالنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ کیونکہ یہ ہمارے ایمان کا لازمی جزو ہے۔ اس سلسلے میں کوئی بھی مسلمان کسی قسم کی مصلحت پسندی قبول نہیں کر سکتا۔ (خبریں لاہور: ۷ اپریل ۱۹۹۷ء)

کذاب کو سزا نہ دی گئی تو علماء سڑکوں پر نکل آئیں
گے: عہدیدار جمعیت مشائخ، ملعون کے وضاحتی بیان
کی شرعی یا آئینی حیثیت نہیں: ممتاز اعوان

لاہور (پ ر) مشائخ پاکستان کے چیئرمین پیر سید منور حسین شاہ جماعتی چیئرمین سپریم کونسل پیر سید خورشید حسین شاہ چشتی نے احتجاجی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے چیف آرگنائزر ایس اے جعفری، صوبہ پنجاب کے صدر صاحبزادہ پیر محمد صدیق نقشبندی اور سینئر نائب صدر صاحبزادہ پیر محمد سیف اللہ نے صدر فاروق احمد خان لغاری، وزیراعظم نواز شریف اور وزیراعلیٰ میاں شہباز شریف سے اپیل کی ہے کہ وہ کذاب یوسف کے مسئلہ پر از خود نوٹس لیتے ہوئے اسے قرار واقعی سزا دلوائیں ورنہ علماء و مشائخ اپنے لاکھوں عقیدت مندوں اور مریدوں کے ساتھ سڑکوں پر نکل آئیں گے۔ پاسبان ختم نبوت پاکستان کے چیف آرگنائزر اور رسالہ "ترجمان ختم نبوت" کے چیف ایڈیٹر محمد ممتاز اعوان نے کہا ہے کہ کذاب یوسف کے وضاحتی بیان کی کوئی شرعی یا آئینی حیثیت نہیں اب اسے عدالت میں اپنی بے گناہی ثابت کرنا ہوگی۔ (خبریں لاہور: ۷ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۴۲)

کذاب یوسف کے خلاف تفتیش شروع پولیس نے

محمد حسین لاکھانی نے کہا ہے کہ کذاب یوسف واجب القتل ہے اور ہم کافی دنوں سے اس کا پیچھا کر رہے ہیں۔ وہ کراچی میں بہت سے گھروں کو اجاڑ چکا ہے اور چھ سے زائد بچیوں کو اپنی ازواج مطہرات بنا کر ان کی عزتیں خراب کر چکا ہے۔ اس وقت کسی غازی علم دین کی ضرورت ہے جو اس کذاب کو جہنم رسید کر سکے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے کراچی سے کذاب یوسف کے حوالے سے علماء کرام سے ملاقاتیں کرنے کا مشن لے کر لاہور پہنچنے پر "خبریں" سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ کراچی کے معروف مہین خاندان کی بچی کو اس نے اپنے نکاح میں لیا اور پھر اپنا نکاح ہونے کے باوجود اس کی شادی اپنے چیلے سہیل سے کروا دی اور اس طرح سے اس بچی کے بیک وقت دو نکاح کروا دیئے، ایک دنیاوی اور دوسرا روحانی انہوں نے بتایا کہ صوبائی وزیر اوقاف صاحبزادہ فضل کریم سے ان کی ملاقات ہوئی ہے وہ بھی کذاب یوسف کے دعوؤں پر سخت اشتعال میں ہیں اور انہوں نے وزیراعلیٰ پنجاب شہباز شریف کو بھی اس ملعون کی سیاہ کاریوں سے آگاہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اہل سنت پاکستان کے ناظم اعلیٰ پیر محمد افضل نے بھی اس مرتد کو واجب القتل قرار دیا ہے۔ (خبریں لاہور: ۷ اپریل ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف: مرکزی جماعت اہل حدیث نے ۱۰
اپریل کو کل جماعتی ختم نبوت کانفرنس طلب کر لی، اس
مسئلہ کو سرد خانے میں نہیں ڈالنے دیں گے: علامہ
زبیر احمد ظہیر

لاہور (فورم رپورٹ) مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام ۱۰ اپریل بروز جمعرات تین بجے شام ہوٹل فلیٹیز میں آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس طلب کی گئی ہے جس میں تمام دینی، سیاسی جماعتوں اور تنظیموں کے مرکزی رہنما شرکت کریں گے۔ اس موقع پر کذاب یوسف علی کے حوالے سے پیدا ہونے والی

ثبوت جمع کر لئے سزائے موت ہو سکتی ہے

ریمانڈ لیا جائے گا، پولیس بد بخت کا بیان بھی ریکارڈ کرے گی: ڈی ایس پی علامہ اقبال ٹاؤن، تفتیش کی نگرانی ایس پی صدر میجر مبشر کر رہے ہیں مقدمہ کے مدعی مولانا اسماعیل شجاع آبادی ملتان چھے گئے ایک دو روز میں لاہور پہنچ جائیں گے، ملعون کو چوہنگ سب جیل سے لا کر باقاعدہ گرفتار کیا جائے لعنتی کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے: پیر کبیر علی شاہ، مسئلہ بے حد سنگین ہے، شواہد اور دستاویزات کی روشنی میں خبیث کے خلاف فیصلہ کیا جائے: مختلف علماء کرام کا بیان

لاہور (دقائق نگار خصوصی) ڈی ایس پی اقبال ٹاؤن سرکل محمد عمر ورک نے ثبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین یوسف علی کے خلاف تفتیش شروع کر دی ہے۔ پولیس نے تمام ثبوت اکٹھے کر لئے اور مقدمے کے مدعی اور گواہ کے بیانات قلم بند کرنا باقی ہیں۔ مقدمے کے مدعی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ ذاتی کام کے سلسلے میں ملتان گئے ہیں اور آئندہ دو روز تک لاہور آجائیں گے۔ عمر ورک نے ”خبریں“ کو بتایا کہ پولیس نے یوسف علی کے خلاف تمام ثبوت اکٹھے کر کے انہیں ریکارڈ میں شامل کر لیا ہے اور اب مزید کسی ثبوت کی ضرورت باقی نہیں رہ گئی البتہ آئندہ دو تین روز تک یوسف علی کو چوہنگ سب جیل سے لا کر اسے باقاعدہ مقدمے میں گرفتار کر کے اس کا ریکارڈ حاصل کیا جائے گا اس سے قانونی تقاضے پورے کرنے کے لئے پولیس اس کا بیان ریکارڈ کرے گی، پھر تفتیش مکمل کر کے طرم کو جیل بھجوا دیا جائے گا تاکہ اس کے خلاف مقدمے کی فوری طور پر سماعت شروع کرائی جاسکے۔ ماہر پولیس افسروں کے مطابق ملعون کے خلاف جن دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے ان میں سے سزائے موت ہو سکتی ہے۔

تفتیش کی نگرانی ایس پی صدر میجر مبشر اللہ کر رہے ہیں۔ دریں اثناء مختلف مکاتب فکر کے علماء کی طرف سے کذاب کے خلاف بیانات کا سلسلہ جاری ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل مولانا ظفر اللہ شفیق نے کہا ہے کہ مختلف مکاتب فکر کے علمائے کرام نے تین گھنٹے سے زائد عرصہ تک ملعون ابوالحسنین محمد یوسف کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں دیکھیں اور ان کے عقائد کا بغور جائزہ لیا۔ ملعون نے بعض اخبارات میں جو بیانات اور تردیدیں شائع کرائی ہیں اس میں اس ملعون نے اپنے عقائد سے توبہ کا اعلان نہیں کیا بلکہ گمراہ کن چال چلی ہے۔ اس لئے یہ شخص انہی وجوہات کی بنا پر ملعون اور کافر قرار پاتا ہے، جن وجوہات کی بنا پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ کو ملعون اور کافر قرار دیا تھا۔ مولانا ظفر اللہ شفیق نے کہا کہ یہ شخص بھی تحریف قرآن کی وجہ سے ملعون اور کافر ہے۔ انہوں نے کہا کہ تردید شائع کروانے والے عدالت سے رجوع کریں، جہاں ہم پورے ثبوت کے ساتھ مقابلہ کریں گے۔ علاوہ ازیں علماء کرام نے کہا ہے کہ کذاب یوسف علی کی طرف سے نبوت کے جھوٹے دعوے سے انکار کرتے ہوئے جنگ اور نوائے وقت میں اشتہار کی کوئی حیثیت نہیں، اس کے دعوے سے متعلق آڈیو اور ویڈیو کیسٹ موجود ہیں، متعدد افراد نے شہادت بھی دی ہے۔ اخبار میں اپنے جرم کی تردید جھوٹ پر جھوٹ کے مترادف ہے۔ معروف سکالر ڈاکٹر ظہور احمد انظر نے کہا کہ کذاب یوسف علی کا جھوٹا دعویٰ موجود ہے، جس کی تردید اپنا جرم چھپانے کے لئے کی گئی۔ علماء کرام اور آئینی ماہرین نے آڈیو، ویڈیو کیسٹیں دیکھنے اور شہادتیں سننے کے بعد متفقہ قرار داد کے ذریعے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے اس بات پر زور دیا تھا کہ اس ملعون کے خلاف عدالت عالیہ کے فل بیج میں سماعت کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ اب کوئی وقت ضائع کئے بغیر اسے سزا دی جائے۔ مفتی غلام سرور قادری نے کہا کہ کذاب یوسف علی کے خلاف ایف آئی آر درج ہو چکی ہے، اب عدالتی کارروائی کا فوری طور پر آغاز ہونا چاہیے تاکہ انصاف کا بول بانا ہو۔ جامعہ نعیمیہ کے ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے کہا کہ کذاب یوسف علی کی طرف سے اخبارات میں اشتہار کے ذریعے جو تردید کی گئی اس کی کوئی حیثیت نہیں، حکومت کو چاہیے کہ فوری طور پر عدالت عالیہ میں معاملہ لے جا کر فیصلہ کیا جائے۔ جامعہ المنظر کے مولانا محمد افضل حیدری نے کہا کہ یہ مسئلہ بے حد سنگین ہے۔ عدالت عالیہ کے فل بیج میں جلد از جلد سماعت

کر کے شواہد اور دستاویزات کی روشنی میں فیصلہ کیا جائے۔ (خبریں ۸ اپریل ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف کو چور ہے پر ۷۰ بار پھانسی دی جائے

اس نے اسلام سے بہت بڑا مذاق کیا ہے، ہمارا ایمان کہاں سو گیا اور خون کیوں جوش نہیں مارتا ملعون کے خلاف لکھنا جہاد اور اسلام کی خدمت ہے، ”خبریں“ کو خراج تحسین پیش کرتی ہیں نبیؐ کے ماننے والے اس بد بخت انسان کو کسی قیمت پر برداشت نہیں کریں گے:

خواتین کے تاثرات

ماہور (عائشہ غفار سے) نبوت کا دعویٰ کرنے والے کذاب یوسف کو حکومت تحفظ دینے کے بجائے سرعام کوڑے مارے اور پھانسی پر لٹکائے، تاکہ آئندہ کوئی شخص اس قسم کی جرات نہ کر سکے۔ کذاب یوسف کی طرف سے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنا اسلام پر ضرب کاری اور کسی گہری سازش کا نتیجہ ہے، لہذا اسے کڑی سے کڑی سزا دینی چاہیے ان خیالات کا اظہار مختلف سیاسی جماعتوں سے متعلقہ خواتین نے ”خبریں“ سے کیا۔ مسلم لیگی رہنما نجمہ حمید نے کہا کہ کذاب یوسف کو چور ہے میں پھانسی دی جائے، نبوت کا دعویٰ کرنا اسلام سے مذاق اور بہت بڑا گناہ ہے۔ کذاب یوسف پاکستان کا سلمان رشدی ہے۔ ہمارا ملک اسلام کے نام پر بنا ہے، حکومت کو چاہیے کہ جلد از جلد اسے کیفر کردار تک پہنچائے۔ ایک اور لیگی رہنما ممتاز رفیع نے کہا کہ کذاب یوسف پر مقدمہ کی سماعت جلد ہونی چاہیے، اگر جرم ثابت نہیں ہوتا تو جو قانون کہتا ہے اسے ماننا چاہیے۔ جماعت اسلامی کی نوشاہہ احسن نے کہا کہ ایسا شخص بغیر کسی شک و شبہ کے سنگین جرم کا مرتکب ہوا ہے جو

نبی کریمؐ کے بارے میں اتنے گستاخانہ اعجاز استعمال کرے، اسے جلد از جلد ختم کر دینا ہے، ایسے اخبارات جو اس ملعون کے خلاف لکھ رہے ہیں، ہم انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ صحافت ایک مقدس مشن ہے، اس سلسلے میں تمام اخبارات کو جہاد کرنا چاہیے۔ جماعت اسلامی کی رکن فرزانہ چیمہ نے کہا کہ کذاب یوسف کا فتنہ اہل ایمان کے لئے ایک تازیانہ ہے، کذاب یوسف واجب القتل ہے، بلکہ اس کو ۷۰ بار سزائے موت دی جائے۔ انہوں نے کہا انسانوں کی بتائی ہوئی عدالت کے بارے میں جب کوئی بات کرے تو توہین عدالت قرار دیا جاتا ہے۔ توہین رسالت تو توہین عدالت سے کہیں افضل ہے۔ ہمارا ایمان کہاں سو گیا، ہمارا خون کیوں جوش نہیں مارتا۔ انہوں نے اس سلسلے میں جہاد کے لئے ”خبریں“ کو خراج تحسین پیش کیا۔ مولانا عبدالاسلام نے کہا کہ کذاب یوسف کو جتنی جلدی ممکن ہو سخت سے سخت سزا دینی چاہیے۔ جماعت اسلامی کی ہی ساجدہ ذہیری نے کہا کہ کذاب یوسف جرائم پیشہ ہے، اس کے مظالم کا سب سے زیادہ شکار تو ہم پرست ہوتے ہیں، ایسے جرائم پیشہ اور بڑے لوگوں کی نشاندہی ہونی چاہیے۔ ”خبریں“ جرائم کے خلاف صحیح جہاد کر رہا ہے۔ تحریک انصاف کی مرکزی رہنما شہناز لغاری نے کہا کہ خاتم النبیین رسول کریمؐ تھے، اب جو بھی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اسے سنگسار کر دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا تمام مسلم اخباروں کو اس جہاد میں برابر کا حصہ لینا چاہیے۔ تحریک انصاف کی رکن عائشہ اقبال نے کہا کہ کذاب یوسف جیسے انسان کو سرعام پھانسی اور اسے ہمبرناک موت دی جائے، تاکہ آئندہ کوئی ایسا دعویٰ نہ کر سکے۔ یہ مشترکہ جہاد ہے جس میں تمام مسلمانوں کو حصہ لینا چاہیے۔ پیپلز پارٹی کی رکن ساجدہ میر نے کہا کہ اس جیسے لوگوں کو دنیا میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔ اسرائیل میں رہنے والے اس شخص بھی ایسی بات نہیں کرتے، جو اس بد بخت انسان نے کی۔ ایسے شخص کو زندہ سنگسار کر دینا چاہیے۔ بھٹو شہید پارٹی کی چیف آرگنائزر بیگم ہمایوں مرزا نے کہا کہ جو صحیح مسلمان ہیں وہ کبھی اس کا ساتھ نہیں دیں گے، جو نبیؐ کا مقام ہے وہ کوئی نہیں لے سکتا۔ حکومت سخت لوٹس لے اور کذاب یوسف کو سزائے موت دی جائے۔ (خبریں ماہور ۸: اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کو بیرون ملک فرار کرنے کی کوششیں،
تقریر کی کیسٹوں سے قابل اعتراض حصے نکال دیئے
گئے

چیلوں کو اپنی خفیہ سرگرمیاں بے نقاب ہونے کا خدشہ، امجد قاضی کی
قیادت میں وفد علماء اور ارکان اسمبلی سے ملاقاتیں کرنے لگا، رقم کا
لاٹچ دے کر خاموش رکھنے کی ترغیب دے رہے ہیں معون یوسف کی
پرانی تقریروں کی ویڈیو کیسٹوں کو ایڈٹ کر کے قابل اعتراض حصے
نکال دیئے گئے، کیسٹوں کے سیٹ بااثر شخصیات اور حکومتی
عہدیداروں کو بھیجے جا رہے ہیں

لاہور (احمد فراز سے) کذاب یوسف کو بحفاظت بیرون ملک لے جا کر
سلمان رشدی کا پروٹوکول دلوانے کے لئے اس ملعون کے چیلے سرگرم عمل ہو گئے
ہیں اور لاہور کے ایک معروف صنعت کار امجد قاضی جتنوں نے دو اخبارات میں
اس ملعون کے وضاحتی اشتہارات بھی شائع کروائے تھے، اس سلسلے میں سرگرم عمل
ہیں کیونکہ ملعون یوسف کے بے نقاب ہونے پر بعض چیلوں کی خفیہ سرگرمیاں بھی
بے نقاب ہونے کا خدشہ ہے۔ جس کی وجہ سے چیلے سرگرم عمل ہو گئے ہیں اور
انہوں نے ایک وفد بھی تشکیل دیا ہے جو شہر بھر میں بااثر سیاست دانوں، حکومتی
عہدیداروں، علماء کرام اور اراکین اسمبلی سے ملاقاتیں کر رہے ہیں اور ذاتی اثر و
رسوخ اور رقم کا لاٹچ دے کر انہیں اس اہم ترین مسئلے پر خاموش رہنے کی ترغیب
دے رہے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ کذاب یوسف کے چیلوں نے بھی اس ملعون کی پرانی
تقریر کی ویڈیو کیسٹوں کا سیٹ تیار کیا ہے جس میں سے قابل اعتراض حصے نکال

دیئے گئے ہیں اور ان کیسٹوں کو ان بااثر افراد کو دیکھنے کے لئے دیا جا رہا ہے۔
(خبریں لاہور ۹ اپریل ۱۹۹۷ء)

”کیا حکمرانوں کا ایمان مردہ ہو گیا؟“ پاسبان ختم نبوت
نے تحریک چلانے کا اعلان کر دیا

اپنے ساتھی رکن سے زیادتی یا توہین پر ارکان اسمبلی چند منٹوں میں
اکٹھے ہو جاتے ہیں، حیرت ہے توہین رسالت پر کیوں خاموش ہیں؟
علماء کا احتجاج کذاب یوسف کو پھانسی دی جائے رعایت دینا نہ صرف
اسلام بلکہ نبی پاک کی بے ادبی ہوگی، پاسبان ختم نبوت جمعہ سے ملک
بھر میں مظاہرے شروع کرے گی سزا نہ دی گئی تو آئے روز فتنے
کھڑے ہوں گے، ”خبریں“ نے حق ادا کیا، اب حکومت اور عدالت
کا فرض بنتا ہے، شہر کی مسجدوں کے اماموں کی رائے

لاہور (خبریں رپورٹر، سٹاف رپورٹر) پاسبان ختم نبوت نے کذاب یوسف
کے خلاف ۱۱ اپریل سے بھرپور تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ تحریک کا آغاز ۱
اپریل کو جمعہ کی نماز کے بعد لاہور بھر میں احتجاجی جلسے، جلوس اور مظاہروں سے کیا
جائے گا۔ پاسبان ختم نبوت پاکستان کی سنٹرز ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منگل کے روز
چیف آرگنائزر محمد مختار اعوان کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس میں ملک بھر سے علمائے
کرام نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اجلاس میں جھوٹے مدعی نبوت مرتد اعظم
کذاب یوسف کو اب تک پھانسی پر نہ لٹکانے پر شدید تشویش کا اظہار کیا اور
حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ کذاب یوسف کو فوری طور پر پھانسی کی سزا دی جائے
تاکہ آئندہ کسی مردود کو جھوٹا دعویٰ نبوت کرنے کی امت نہ ہو۔ علمائے کرام نے کہا
کہ اس مرتد اعظم سے کسی بھی قسم کی رعایت برحقانہ صرف اسلام بلکہ نبی کریم ﷺ

کی سب سے ادنیٰ ہوگی۔ اگر حکومت نے کذاب یوسف کو پھانسی پر نہ لٹکایا تو پورا ملک سراپا احتجاج بن جائے گا۔ اس ضمن میں عوام کا مزید امتحان نہ لے ورنہ حالات کے بہتر ہونے کی تمام تر ذمہ داری خود حکومت پر ہوگی۔ اجلاس میں علمائے کرام نے فیصلہ کیا کہ اگر حکومت نے ۲ روز کے اندر اندر اس کذاب یوسف کو پھانسی نہ دی تو جمعہ ۱ اپریل سے کذاب یوسف کے خلاف گھر پر تحریک کا آغاز کیا جائے گا۔ دریں اثناء صوبائی دارالحکومت کی مختلف مساجد اور دینی مدارس کے خطیب حضرات نے کذاب ابوالحسنین محمد یوسف کو واجب القتل قرار دیتے ہوئے اس فتنہ کو سرکاری سطح پر ختم کرنے کی فوری ضرورت پر زور دیا ہے اور اس امر پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ حکومت نے ایک ملعون کی اتنی بڑی گستاخی کا تحمل نوٹس نہیں لیا۔ اس معاملے کو قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں کیوں نہیں اٹھایا گیا۔ علمائے کرام نے اس بات پر بھی افسوس کا اظہار کیا کہ اپنے ساتھی سے زیادتی یا توہین پر اراکین اسمبلی چند منٹوں میں اکٹھے ہو جاتے ہیں جبکہ توہین رسالت کے معاملے پر خاموش ہیں۔ جامعہ مسجد فضل ربی فضل پر رک شادباغ کے خطیب علامہ محمد حبیب نے کہا کہ اگر ملعون یوسف علی کو قرار واقعی سزا نہ دی گئی تو سب دین عناصر کے حوصلے بند ہوں گے اور سب دن اس قسم کے فتنے جنم لیتے رہیں گے۔ جلال مسجد چراغ پارک شادباغ کے خطیب حافظ یار محمد نے کہا کہ اس کا سخت نوٹس لینا چاہیے اور اس فتنے کو ختم کرنا چاہیے۔ جامعہ مدنیہ گلشن راوی کے ناظم اعلیٰ قاری محمد فیروز صدیقی نے اپنے تحریری بیان میں کہا کہ ”خبریں“ نے اپنا حق ادا کر دیا اور اب حکومت و عدالت کا کام ہے کہ اس کذاب کو قرار واقعی سزا دے۔ جامعہ مسجد احیائے اسلام شاہدہ کے خطیب قادری محمد الفضل اور جامعہ مسجد حنفیہ گلشن کالونی کے خطیب حافظ عبدالکریم نے کہا کہ کذاب ابوالحسنین کو سخت سزا دی جائے۔ جامعہ مسجد خیر دین بند روڈ کے امام قاری محمد اسماعیل صدیقی نے کہا کہ کذاب یوسف کی دی سزا ہونی چاہیے جو خلافت راشدہ کے زمانے میں تھی۔ جو اس شخص کی سزا میں تخفیف کرے گا وہ بھی واجب القتل تصور ہوگا موہڑوی قاسمی مسجد باغبانپورہ کے امام خلیفہ شفیق احمد نے کہا کہ حج صاحبان پر مشتمل بیچ تشکیل دیا جائے جو روانہ سماعت کر کے اس بد بخت کو سزا دے اور اس کے حواریوں کو بھی گرفتار کرے۔ جامعہ مسجد صدیقیہ وارڈنہ والہ کے مخدوم محمد افضل نے کہا کہ کذاب یوسف کے بارے میں جو

شائع ہوا درست ہے تو اسے فوری طور پر سزا دی جائے پرانی انارکلی کے حافظ ضیاء الدین نے کہا کہ حکومت فوری نوٹس لے اور اس ملعون کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو کسی نہ کسی کو عازلی عہد دین بننا پڑے گا۔ جامعہ مسجد رحیمہ کریم پارک کے امام مسجد سید محمد ارشاد شاہ قادری نے کہا کہ ایسے شخص کو ختم کیا جانا چاہیے۔ جامعہ مسجد طیبہ مصطفیٰ ٹاؤن کے امام مسجد محمد رمضان نے کہا ہے کہ کوئی مسلمان ختم نبوت کے عقیدے کی توہین نہیں کر سکتا اور ایسا کرنے والا شخص مردود اور غیر مسلم ہے اور واجب القتل ہے۔ سنی تحریک کے کنوینر محمد صدیق قادری نے کہا ہے کہ یوسف کذاب جیسے مردود کو ستر بار پھانسی دی جائے مسجد میوں قمر الدین چوک باغبانپورہ کے امام مسجد حافظ خان محمد نے کہا ہے کہ کذاب شریعت کے مطابق واجب القتل ہے۔ جامع مسجد امینہ اتفاق کالونی شاہدہ کے امام مسجد محمد عمران نے کہا ہے کہ علمائے کرام کو اس کے خلاف سخت ایکشن لینا چاہیے۔ مرکزی جامع مسجد محمدی کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن کے خطیب حافظ غلام مصطفیٰ گوٹروی نے کہا ہے کہ یوسف کذاب دائرہ اسلام سے خارج ہے جامع مسجد راجہ نوالی سائڈ لاہور کے خطیب حافظ سردار علی نے کہا ہے کہ حضور خاتم النبیین کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کوئی بھی شخص نہ صرف کذاب فاسق ہے بلکہ اسے سخت سزا ملنی چاہیے۔ جامع مسجد محمدی سمن آباد کے خطیب طائب حسین زبیری نے کہا ہے کہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ یوسف کذاب کو پھانسی دے۔ مرکزی امیر سنی علماء کونسل پاکستان مولانا زکات حسین گوٹروی نے کہا ہے کہ ہم ”خبریں“ کے چیف ایڈیٹر اور رپورٹروں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ کہ جنہوں نے یوسف کذاب جیسے ملعون شخص کو بے نقاب کیا۔ (خبریں لاہور ۹: اپریل ۱۹۹۷ء)

لعنتی کی بیوی نے ضیاء شاہد اور شجاع آبادی کے
خلاف توہین عدالت کی رٹ کر دی

ہائی کورٹ کی ہدایت کے باوجود ”خبریں“ میں یوسف کذاب کے

خلاف بیانات سے اہل خانہ کو ہراساں کیا جا رہا ہے کذاب کی نظر
بندی کے خلاف رٹ کی سماعت آج ہوگی، علماء نے کارکنوں کو ہائی
کورٹ پہنچنے کی ہدایت کردی

لاہور (خبرنگار سے) نبوت کے جھوٹے داعی یوسف کذاب کی بیوی طیبہ
یوسف نے روزنامہ ”خبریں“ کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد اور عالمی مجلس ختم نبوت کے
رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے خلاف توہین عدالت کی درخواست دائر کر
دی۔ درخواست میں موقف اختیار کیا گیا ہے کہ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس
خالد پال خواجہ نے ۳ اپریل کو ہدایت کی تھی کہ طیبہ یوسف اور اس کے دیگر اہل
خانہ کو ہراساں نہ کیا جائے لیکن ہائیکورٹ کے حکم کے باوجود روزنامہ ”خبریں“
مسلل ایسی خبریں شائع کر رہا ہے جن کی وجہ سے درخواست گزار اور دیگر اہل
خانہ کی زندگیاں خطرے میں ہیں۔ روزنامہ ”خبریں“ میں مولانا اسماعیل شجاع
آبادی سمیت دیگر علمائے یوسف کے خلاف بیانات چھپ رہے ہیں۔ لہذا
”خبریں“ کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد اور عالمی مجلس ختم نبوت کے رہنما مولانا اسماعیل
شجاع آبادی کو توہین عدالت میں سزا دی جائے۔ اس درخواست کی سماعت آج مسٹر
جسٹس خالد پال خواجہ کریں گے۔ یوسف کذاب کی نظر بندی کو غیر قانونی قرار
دلوانے کے لئے دائر کی گئی رٹ درخواست کی سماعت بھی آج اسی عدالت میں
ہوگی۔ آج اس رٹ کی سماعت کے موقع پر بڑی تعداد میں دینی جماعتوں کے رہنما
اور کارکن موجود ہوں گے۔ عدالت عالیہ میں مفتی غلام سرور قادری، مولانا
عبدالمالک، ڈاکٹر سرفراز نعیمی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا حسین احمد
اعوان، نعیم عدنان اور جنرل (ر) محمد حسین انصاری نے کہا ہے کہ کارکن لاہور ہائی
کورٹ پہنچیں کیونکہ عقیدہ ختم نبوت ہی ہمارے ایمان کی بنیاد ہے اور کوئی مسلمان
اس سے غافل نہیں ہو سکتا۔ (خبریں لاہور: ۹ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کا انٹرویو تو کسی نے دیا نہیں، اس کی صفائی میں

اشتہارات چھاپے جا رہے ہیں ”خبریں“ کے سوا تمام
اخبارات نے جھوٹے نبی کا مسئلہ الجھا دیا: اعظم طارق

اس کے رشتہ داروں کے بیان آرہے ہیں، ملعون کے متعلق ثبوت
مل جائے اسے اسمبلی میں لے جاؤں گا ویڈیو آڈیو کیسٹ دیکھوں گا
نبی پاک کی توہین برداشت نہیں کر سکتے: ”خبریں“ سے انٹرویو

لاہور (خصوصی رپورٹر) سپاہ صحابہ کے مرکزی رہنما اور پنجاب اسمبلی میں
پارلیمانی لیڈر مولانا اعظم طارق نے کہا ہے کہ ”خبریں“ کے سوا دوسرے تمام
اخبارات نے نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کے مسئلہ کو الجھا کر رکھ دیا
ہے۔ ”خبریں“ کو خصوصی انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ ان اخبارات نے یوسف علی
کا انٹرویو تو نہیں دیا اس کی صفائی میں اشتہارات دیئے یا پھر رشتہ داروں کے بیانات
آرہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ یوسف علی ملعون کے
بارے میں واضح ثبوت مل جانے کے بعد اس کو فوری طور پر پنجاب اسمبلی میں لے
جاؤں گا۔ میں اس کے متعلق ویڈیو اور آڈیو کیسٹ دیکھ لوں۔ ہم تو کسی صحافی کی
توہین برداشت نہیں کرتے، نبی پاک کی توہین کرنے والوں کو کیونکر برداشت کریں
گے۔ (خبریں لاہور: ۹ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۳۴)

ملزم یوسف کے خلاف سخت الفاظ استعمال نہ کئے

جائیں: ہائی کورٹ

ڈی سی نے توہین رسالت کے ملزم کی نظر بندی کے احکامات واپس

لے لئے ہیں، پولیس مقدمے کی تفتیش کر رہی ہے، ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کا عدالت میں بیان تفتیش کب تک مکمل کر لیں گے: عدالت ملزم کی تقریروں پر جی آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں مل گئیں ہیں، ایک ہفتہ میں تفتیش مکمل ہو جائے گی: تفتیشی افسر یوسف پر جرم ثابت ہو گیا تو اسے سخت ترین سزا ملنی چاہیے: عدالت مدعی مولانا اسماعیل کو قابل اعتراض تحریروں والی ڈائری تفتیشی افسر کو دینے کی ہدایت ملزم کی ضمانت کے لئے متعلقہ عدالت سے رجوع کریں، عدالت کا یوسف کی بیوی کی درخواست پر جواب کیس کی مزید سماعت ۲۸ اپریل کو ہوگی

لاہور (خبرنگار سے) لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس خالد پال خواجہ نے توہین رسالت کے مبینہ ملزم یوسف کی بیوی طیبہ یوسف کی دو درخواستوں کی مزید سماعت ۲۸ اپریل تک ملتوی کر دی۔ فاضل عدالت نے توہین عدالت کی درخواست پر روزنامہ خبریں کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد اور مولانا اسماعیل شجاع آبادی کو نوٹس جاری کر دیئے۔ گزشتہ روز ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل نے پیش ہو کر عدالت کو بتایا کہ ڈی سی ماہور نے توہین رسالت کے مبینہ ملزم یوسف کی نظر بندی کے احکامات واپس لے لئے ہیں۔ اس لئے اب وہ نظر بند نہیں بلکہ تھانہ ملت پارک پوہیں اس کے خلاف درج مقدمے کی تفتیش کر رہی ہے۔ فاضل عدالت نے اس کیس کے تفتیشی افسر سے پوچھا کہ آپ کب تک تفتیش مکمل کریں گے تو اس نے کہا کہ ایک ہفتہ میں تفتیش مکمل کر لی جائے گی۔ تفتیشی افسر نے فاضل عدالت کو بتایا کہ ملزم یوسف کی تقریروں پر جی آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں فراہم کی جا چکی ہیں لیکن ابھی تک میں یہ کیسٹیں سن اور دیکھ نہیں سکا۔ فاضل عدالت نے ایف آئی آر کے مدعی مولانا اسماعیل شجاع آبادی کو ہدایت کی کہ وہ ملزم کی قابل اعتراض تحریروں والی اصل ڈائری تفتیشی افسر کے سپرد کریں طیبہ یوسف کے وکیل نے عدالت سے

استدعا کی کہ ملزم کی عبوری ضمانت منظور کر لی جائے۔ اس پر فاضل عدالت سے کہا کہ آپ ضمانت کے لئے متعلقہ عدالت سے رجوع کریں۔ طیبہ یوسف کے وکیل نے فاضل عدالت کی توجہ اس جانب مبذول کرائی کہ روزنامہ خبریں میں ملزم کے خلاف سخت الفاظ میں خبریں شائع کی جا رہی ہیں حالانکہ معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔ فاضل عدالت نے ہدایت کی کہ اخبارات ملزم یوسف کے بارے میں خبریں شائع کرتے وقت سخت اور شدت پسند الفاظ استعمال نہ کریں کیونکہ معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے جب تک یوسف عدالت سے مجرم ثابت نہیں ہو جاتا اس وقت تک ایسی خبروں سے پرہیز کیا جائے۔ اگر وہ مجرم ثابت ہو جائے تو پھر اسے سخت سزا ملنی چاہیے۔ سماعت کے وقت کمرہ عدالت میں عالمی مجلس ختم نبوت اور عالمی مجلس احرار کے کارکنوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ ان سب نے اپنے سینوں پر ختم نبوت زندہ باد کے بیج آویزاں کر رکھے تھے۔ روزنامہ خبریں کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد کی طرف سے اعظم سرور دی ایڈووکیٹ اور مولانا اسماعیل شجاع آبادی کی طرف سے اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے بیرونی کی۔ (خبریں لاہور ۱۰ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کے خلاف کارروائی نہ ہوئی تو خون خرابے کا خطرہ ہے، حساس اداروں کی رپورٹ

مریدوں میں اہم شخصیات شامل ہونے کی وجہ سے اس کے خلاف کارروائی میں مشکلات پیش آرہی ہیں

لاہور (خبرنگار خصوصی) ملک کی خفیہ ایجنسیوں نے اپنی رپورٹوں میں مبینہ شاتم رسول یوسف کے خلاف کوئی بھی انتہائی اقدام ہونے کا خدشہ ظاہر کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی تو ملک بھر میں فساد پھیلنے کا خطرہ ہے اور کوئی بھی شخص یا جماعت کے اہلکار رسول پاک کی اس توہین پر اسے قتل کر سکتے ہیں۔ ذرائع کے مطابق خفیہ ایجنسیوں نے وفاقی حکومت کو آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں اور دستاویزی ثبوت پر مشتمل بھیجی جانے والی ایک تفصیلی

رپورٹ میں یہ بھی کہا ہے کہ یوسف کے مریدوں میں اہم شخصیات ہونے کی وجہ سے اس کے خلاف کوئی بھی کارروائی کرنے میں مشکلات پیش آرہی ہیں۔ حساس اداروں کی طرف سے بھی گئی رپورٹ میں ابوالحسنین یوسف پر لگائے جانے والے تمام الزامات کی تفصیل بھی بتائی گئی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یوسف کی وجہ سے ملک میں کسی بھی وقت خون خرابے کی ایک نئی لہر پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ اس رپورٹ میں یوسف کے مریدین میں بعض اہم شخصیات اور صنعتکاروں کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ آئندہ چند دنوں میں ایسے افراد سے باز پرس کی جائے جنہوں نے اخبارات میں یوسف کی حمایت میں وضاحتی اشارات شائع کرائے ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ بااثر مریدین یوسف کے خلاف لگائے جانے والے الزامات کو غلط قرار دوانے اور اسے ملک سے فرار کروانے کی کوشش میں ہیں۔ (خبریں لاہور: ۱۰ اپریل ۱۹۹۷ء)

پاسبان ختم نبوت کل جھوٹے نبی کے خلاف مختلف شہروں میں مظاہرے کرے گی

لاہور میں نماز جمعہ کے بعد عبدالکریم روڈ سے احتجاجی جلوس نکالا جائے گا یوسف کو بے نقاب کرنے میں ”خبریں“ کا کردار قابل ستائش ہے، چیلوں کو بھی سزا دی جائے، حافظ ادریس تحقیقات کے لئے سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کا بیج تشکیل دیا جائے، منور عباسی

لاہور (خصوصی رپورٹر) پاسبان ختم نبوت پاکستان کے چیف آرگنائزر محمد ممتاز اعوان نے کہا ہے کہ مہینہ جھوٹے نبی یوسف کے خلاف اور نئے جنم لینے والے فتنوں کی روک تھام کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف سے مرتد کی شرعی سزا کے نفاذ کی سفارشات کی حمایت میں پاسبان ختم نبوت کل ۱۱ اپریل کو بعد نماز جمعہ دو بجے دوپہر جامعہ رحمانیہ عبدالکریم روڈ سے چوک لاہور ہوٹل تک

جلوس نکالے گی اور بعد ازاں مظاہرہ بھی کیا جائے گا۔ نیز اس روز بعد نماز جمعہ مساجد کے باہر مختلف شہروں میں مظاہرے کئے جائیں گے۔ امیر جماعت اسلامی پنجاب حافظ محمد ادریس نے کہا ہے کہ یوسف کو بے نقاب کرنے میں ”خبریں“ نے جو کردار ادا کیا ہے وہ قابل ستائش ہے۔ میں نے ”خبریں“ کی طرف سے دکھائی گئی ویڈیو اور آڈیو کیسٹس دیکھی اور سنی ہیں۔ اس شخص نے قرآن مجید کی آیات سے نہایت غلط دلیلیں دے کر خود کو رسول اللہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ جھوٹے نبی سے تائب نہ ہونے والے چیلوں کو سزا دی جائے۔ مجلس احرار اسلام لاہور کے ناظم میاں محمد اویس نے کہا کہ یوسف کیس کی تفتیش ایس پی لیو کے افسر سے کروائی جائے۔ انہوں نے اس کیس میں مجلس تحفظ ختم نبوت کو مکمل اخلاقی اور عدالتی تعاون کا یقین دلایا ہے۔ اس سلسلہ میں مجلس احرار اسلام لاہور کے ناظم میاں محمد اویس نے لاہور ہائی کورٹ میں یوسف کے خلاف اپنی درخواست میں یہ موقف اختیار کیا کہ یوسف علی کے چیلوں یوسف رضا، عبدالواحد اور سرفراز کے خلاف مقدمہ درج کر کے گرفتار کیا جائے اور یوسف کے ساتھ ہی انہیں بھی شامل تفتیش کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ سراب سائیکل کمپنی کے چیئرمین امجد شریف قاضی اپنے گرو کو عدالتی محاسبی سے بچانے کے لئے یوسف علی کی پشت پناہی سے باز آجائیں ورنہ وہ بھی عدالتی محاسبی کے لئے تیار ہو جائیں۔ سپاہ محمد پاکستان کے صدر منور عباس علوی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ نبوت کے دعویدار یوسف علی کے خلاف الزامات کو دیکھنے کے لئے سپریم کورٹ یا پھر ہائی کورٹ کے ججوں پر مشتمل ایک بیج تشکیل دیا جائے جو اس معاملہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرے۔ (خبریں لاہور: ۱۰ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۴۵)

کذاب یوسف نے توہین رسالت کی خبریں فورم میں ویڈیو دیکھ کر یقین ہو گیا: علماء کرام

یوسف کے خلاف مقدمہ کی تفتیش اعلیٰ پولیس افسروں سے کرائی

جائے اور سماعت کے لئے فل پنج بنایا جائے: کل جماعتی ختم نبوت کانفرنس کی قراردادیں مسئلہ حساس ہے اکابرین سے مشورہ کے لئے کمیٹیاں بنادی جائیں: صلاح الدین یوسف "خبریں" کی تقریب میں میں نے کیسٹیں دیکھی ہیں یوسف نے ہماری ایمانی غیرت کو للکارا ہے اسے برداشت نہیں کیا جاسکتا: ایم ایچ انصاری ہمیں اس بارے میں کوئی شبہ نہیں کہ یوسف علی نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اس کے بارے میں جلد اور صحیح فیصلہ نہ ہوا تو عوام کے مشتعل جذبات کو روکنا مشکل ہوگا: حافظ محمد ادریس یوسف گستاخ رسول ہے کسی رعایت کا مستحق نہیں حکومت فوراً ایکشن لے تمام اخبارات اپنا کردار ادا کریں: علامہ زبیر احمد ظہیر عوام مشتعل ہیں کوئی اسے قتل کر دے گا فیصلہ میرٹ پر کیا جائے: سیف الرحمان سیف افسوس ہے کہ حکومت نے اتنے بڑے واقعہ کا نوٹس ہی نہیں لیا: مولانا محمد شفیع جوش "کافر کو مسلمان" مسلمان کہہ کافر کہنا اور کذاب کو کذاب نہ کہنا بھی کفر ہے مسئلہ نازک ہے احتیاط برتی جائے: شیر ہاشمی

لاہور (خصوصی رپورٹر) اپنے خبر نگار سے مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے جو مختلف جماعتوں کی نمائندگی کر رہے تھے اعلان کیا آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں دیکھنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ابوالحسنین یوسف علی نبوت کا دعویٰ کر کے توہین رسالت کا مرتکب ہوا ہے اور کذاب کو کذاب نہ کہنا بھی کفر اور توہین رسالت ہے۔ علماء کرام کو یوسف علی کی تقریروں کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں دکھانے

کا اہتمام "خبریں" نے کیا تھا۔ اس کے لئے علماء کرام نے "خبریں" کے چیف ایڈیٹر جناب ضیا ضہد کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور انہیں مجاہد صحافت قرار دیا۔ کانفرنس میں وزیراعظم نواز شریف اور وزیراعلیٰ پنجاب شہباز شریف سے اپیل کی گئی کہ وہ خود آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں دیکھ کر اس فتنہ کو ختم کرنے کے لئے عاشق رسول ہونے کا عملی مظاہرہ کریں۔ علماء کرام نے متفقہ طور پر اعلان کیا کہ کیسٹیں دیکھنے کے بعد اس بارے میں قطعی کوئی گنجائش نہیں رہی کہ یوسف توہین رسالت کا مرتکب ہے اور اسے جہنم واصل کیا جائے لیکن ہم عدالتوں کا احترام کرتے ہیں اگر ہمارے باپ بھائی جائیداد یا کسی اور مسئلہ پر مقدمہ ہو تو زیادہ وقت بھی دینے میں کوئی حرج نہیں لیکن یہ مسئلہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور امت مسلمہ کا مشترکہ مسئلہ ہے اس لئے اس کو جلد از جلد ختم کر کے مسلمانان اسلام کو اس کرب سے نجات دلائی جائے۔ مفسر قرآن اور ممتاز عالم دین مولانا صلاح الدین یوسف نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ یہ انتہائی نازک اور حساس مسئلہ ہے اس کے لئے مذہبی جماعتوں کے اکابرین اور قائدین سے مشورہ لینے کے لئے کمیٹیاں بنائی جائیں اور مذہبی و دینی جماعتوں کے قائدین کو آگے بڑھ کر اس کے لئے جہاد کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم نواز علی اور چیف جسٹس سے ملاقات کر کے انہیں حقائق سے سگاہ کرنا چاہیے اور انہیں کیسٹیں فراہم کی جانی چاہیں تاکہ وہ خود دیکھ لیں۔ تنظیم اسلامی کے مرکزی رہنما میجر جنرل (ر) ایم ایچ انصاری نے کہا کہ یوسف علی کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے ہر مسلمانوں کو باعموم اور علماء دین کو بالخصوص اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اس نے ہماری ایمانی غیرت کو چیلنج کیا ہے ہم اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ایم ایچ انصاری کی آواز بھرا گئی اور وہ جذباتی ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے خود یوسف علی کی ویڈیو کیسٹیں دیکھی ہیں اور میرے جیسا دنیا دار آدمی بھی کانپ رہا تھا کہ ہم قیامت کے دن خدا کو کیا جواب دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایسے لوگ پاکستان میں موجود ہیں حالانکہ ایک عالم دین سے مجھے معلوم ہوا کہ وہ مردود یوسف علی کو گزشتہ پندرہ سال سے جانتا ہے۔ جماعت اسلامی پنجاب کے امیر حافظ محمد ادریس نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم "خبریں" کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ اس نے اس معاملے کو اٹھایا اور اسے سامنے لے کر آئے۔ انہوں نے کہا کہ

ختم نبوت کے لئے جو بھی کام کرتا ہے وہ ہمیں عزیز ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے خود اس شیطان کی ویڈیو کیسٹیں دیکھی ہیں، وہ رسول اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنی طرف اشارہ کرتا تھا کہ پچانو رسول اللہ تمہارے درمیان موجود ہیں (نعوذ باللہ) ہمیں اس کے متعلق کوئی شبہ نہیں کہ اس نے نبی ہونے کا دعوے کیا ہے اور جو کچھ اس کے بارے میں کہا جا رہا ہے وہ بالکل درست ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تمام قومی اخبارات سے مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ "خبریں" کایا میرا مسئلہ نہیں بلکہ یہ مسلم امہ کا مسئلہ ہے لہذا وہ بھی اس جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ بند کمرے کا نہیں، اگر عدالتوں نے اس کے متعلق صحیح فیصلہ نہ دیا، پس وہ پیش سے کام لیا گیا تو عوام کے مشتعل جذبات کو روکا نہیں جاسکے گا۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر حافظ ذہیر احمد ظہیر نے کہا کہ ہم روزنامہ "جنگ" "نوائے وقت" "پاکستان" اور دیگر قومی اخبارات سے متفقہ طور پر درخواست کرتے ہیں کہ وہ بھی خدا کا خوف کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس خبیث کے چرے کو بے نقاب کرنے میں آگے بڑھیں انہوں نے کہا کہ یہ صرف ایک اخبار "خبریں" کا مسئلہ نہیں اور نہ ہی ہمارے آیاؤ اجداد کا ذاتی مسئلہ ہے بلکہ یہ اس ذات پاک کا مسئلہ ہے جس کے نام پر یہ ملک معرض وجود میں آیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے بھی خود اس یوسف علی شیطان کی ویڈیو کیسٹیں دیکھی ہیں، وہ کہتا ہے کہ میں (نعوذ باللہ) رسول کی تکمیلی شکل میں ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہم متفقہ طور پر قرارداد منظور کرتے ہیں کہ اس شیطان کی ویڈیو کیسٹیں صدر پاکستان، وزیراعظم پاکستان اور چیف جسٹس سپریم کورٹ کو دکھائی جائیں اور وہ خود اس کے متعلق فیصلہ کریں کہ آیا یہ گستاخ رسول کسی بھی روئے رعایت کا مستحق ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس مسئلے میں فی الفور ایکشن لے لے اور یوسف علی کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ انہوں نے کہا آج کی کانفرنس یک نواہی ایجنڈا یوسف کذاب کے متعلق ہے۔ جمعیت علمائے اسلام (فضل الرحمان گروپ) کے رہنما سیف الدین سیف نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رسالت ماب کے ختم المرسلین کا مسئلہ انتہائی نازک مسئلہ ہے اور عوام اس قدر مشتعل ہیں کہ وہ اگر آج جیل سے باہر آئے تو اسے کوئی نہ کوئی مرد مومن جہنم رسید کر دے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں یوسف علی کو

دوسرے توہین رسالت کے مرتکب افراد کی طرح رات کے اندھیرے میں ملک سے باہر نہ بھیج دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ یوسف علی کے معاملے میں کسی قسم کا غیر ملکی دباؤ ہرگز قبول نہ کیا جائے اور اس کیس میں وفاقی شرعی عدالت کے ججوں کو شریک کیا جائے اور مستند علمائے کرام سے مشورے لئے جائیں انہوں نے کہا کہ اس مسئلے کے لئے کمیٹیاں بنائی جائیں جو وکلاء کی معاونت کریں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس کیس کا فوری طور پر میرٹ پر فیصلہ کر کے یوسف علی کو سزائے موت دی جائے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے علمائے اہل سنت کے رہنما مولانا محمد شفیع جوش نے کہا کہ میں نے اور یہاں موجود کئی ایک علماء نے خود محمد یوسف علی بدبخت کی ویڈیو کیسٹ دیکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس خبیث نے ایسی ایسی باتیں کہی ہیں کہ ہم بھی وہ ویڈیو کیسٹ پوری نہیں دیکھ سکے کیونکہ ہماری برداشت سے باہر ہو گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یوسف علی کے نبوت کے جھوٹے دعوے کے بارے میں کیا ہماری گواہی کافی نہیں ہے کہ اس نے ایسا کہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک میں چھوٹے چھوٹے مسئلوں پر تو قتل و قتل تکمیل دے دیئے جاتے ہیں جبکہ پوری کائنات کے لئے رحمت العالمین کی توہین کے مسئلہ پر قتل و قتل تکمیل نہیں دیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ شریف خاندان کے دور حکومت میں یہ واقعہ نحوست ہے اور اسے تو باہر آتے ہی ختم کر دینا چاہیے تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات قابل افسوس ہے کہ وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف اور وزیراعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کی جانب سے اس مسئلے پر کوئی بیان نہیں دیا گیا اور اسے غیر اہم مسئلہ تصور کیا جا رہا ہے حالانکہ یہ مسئلہ انتہائی نازک اور حساس ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم نواز شریف نے اپنے پاؤں جمانے کے لئے آٹھویں ترمیم کے مسئلے کو تو پہلی فرصت میں ختم کر دیا ہے جبکہ توہین رسالت کے مسئلہ پر ان کے کان پر جوں بھی نہیں رسکی۔ جمعیت العلماء پاکستان کے مرکزی رہنما شبیر احمد ہاشمی نے کہا کہ یہ ایک انتہائی نازک اور حساس مسئلہ ہے کیونکہ ہمارے دین اسلام میں کافر کو مسلمان اور مسلمان کو کافر اور کذاب کو کذاب نہ کہنا بھی کفر ہے اور یہ ضروریات دین میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوسف علی کی ویڈیو اور آڈیو کیسٹ اور ثبوت تمام علماء کے سامنے نہیں ہیں لہذا اسے مرتد ملعون یا کذاب کہنے سے پہلے مختلف دینی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے علماء پر مشتمل کمیٹی بنائی جائے جو اپنی جماعتوں اور

دوسری دینی جماعتوں کے ذمہ دار فقہ عام اور قاضیین کو یہ کیسٹیں دکھائیں جو اس مسئلہ کے نئے فیصلہ دیں جبکہ کانفرنس میں ان کی اس تجویز کو مسترد کر دیا گیا اور کہا گیا کہ یہاں یہ موجود بہت سے علماء اور قاضیین نے وہ ویڈیو کیسٹیں دیکھی ہیں اور وہ اس بات کے گواہ ہیں کہ اس مرتبہ نے جھوٹے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ مولانا شبیر احمد ہاشمی نے کہا کہ وفاقی شرعی عدالت کے ججوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دی جائے جس میں جسٹس چیر کرم علی شاہ اور جسٹس تقی عثمانی جیسے ججوں کو شامل کیا جائے جو اس مسئلے پر فیصلہ دیں اور جب تک فیصلہ نہ ہو اس مسئلے پر احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ اسماعیل قریشی ایڈوکیٹ نے کہا کہ تمام دینی جماعتوں کے رہنما یوسف علی کو اس کے انجام تک پہنچانے کے لئے متھ ہو کر ثبوت و شواہد اکٹھے کریں۔ انہوں نے کہا کہ یوسف علی کو ایسی عبرت کا مثال بنا دیا جائے گا کہ صرف اقلیتی ہی نہیں بلکہ کوئی مسلمان بھی اگر توہین رسالت کا مرتکب ہو گا تو اس کا حشر یوسف علی کذاب جیسا ہو گا انہوں نے کہا کہ ہمارا کیس بڑا مضبوط ہے اور ہم عدالت میں تمام تر ثبوت پیش کریں گے۔ اس کانفرنس میں تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علمائے کرام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ (خبریں لاہور: ۱۱ اپریل ۱۹۹۷ء)

نبوت کے جھوٹے دعویدار کے خلاف آج ملک بھر میں احتجاج ہوگا

پاسبان ختم نبوت کی اپیل پر ملک گیر احتجاج شروع کیا جا رہا ہے، مجلس احرار الاسلام بھی شریک ہوگی ملزم یوسف کے بارے میں مشترکہ لائحہ عمل کے لئے دینی جماعتوں کا اجلاس ۱۲ اپریل کو بلا لیا گیا

لاہور (اپنے مثاف رپورٹر سے) نبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسن یوسف علی کی جانب سے توہین رسالت اور اسے سزا دینے میں حکومت کی کوتاہی

کے خلاف پاسبان ختم نبوت کی اپیل پر آج سے ملک گیر احتجاج کیا جا رہا ہے۔ پاسبان ختم نبوت نماز جمعہ کے بعد لاہور سمیت ملک بھر کی مساجد کے باہر احتجاجی مظاہرہ کرے گی مجلس احرار الاسلام لاہور نے احرار کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ پورے ملک میں ہونے والے ان مظاہروں میں بھرپور شرکت کریں اور عوام کو اس نئے فتنے اور اس کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کریں اس ضمن میں پاسبان ختم نبوت میں شامل تمام دینی مکاتب فکر کے علماء و خطباء کو ایک خط بھیجا ہے جس میں عقیدہ ختم نبوت اور منکرین ختم نبوت کے فتنوں کے اسلام دشمن عقائد پر روشنی ڈالنے کے علاوہ درخواست کی گئی کہ نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے اسے سرعام پھانسی پر لٹکانے کے لئے عوام الناس سے قراردادیں پاس کرائی جائیں۔ آج لاہور میں جامعہ رحمانیہ عبدالکریم روڈ سے جلوس نکال جائے گا اور لاہور ہوٹل چوک میں مظاہرہ کیا جائے گا دس اشاء پاسبان ختم نبوت کے چیف آرگنائزر اور کل جماعتی مجلس عمل ختم نبوت محمد ممتاز اعوان نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کے بارے میں حکومت کی سرد مہری اور مشترکہ احتجاجی لائحہ عمل اختیار کرنے کے لئے کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شامل تمام دینی جماعتوں کا اجلاس ۱۲ اپریل کو صبح ۱۱ بجے مرکز ختم نبوت مسجد عائشہ نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں طلب کیا گیا ہے۔ تحریک ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی نے ختم نبوت اکیڈمی میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملزم یوسف کے خلاف خصوصی عدالت میں مقدمہ چلا کر سزا دی جائے تاکہ آئندہ ایسے کسی شخص کو مسلمانوں کے حساس مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی جرات نہ ہو۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے جمعرات کے روز بھوانہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ اور احمد مجتبیٰ کے اعزاز میں خاص ختم نبوت کے حفاظت کرنا حکومت پاکستان اور تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے مولوی فقیر محمد نے صدر فاروق احمد لغاری، وزیراعظم محمد نواز شریف اور چاروں صوبوں کے ودرائے اعلیٰ سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی شائع کردہ کتابیں "ایک مرد خدا" مرزا طاہر احمد "اسلامی اصول کی فلاسفی ۱۹۸۶ء ۱۹۹۶ء اور قادیانی غیر محمد اسحاق کا ترجمہ شدہ قرآن مجید فوراً ضبط کیا جائے اور آئین اور قانون کے مطابق انہیں

شائع کرسنے والوں کو سزا دی جائے۔ (خبریں لاہور: ۱۱ اپریل ۱۹۹۷ء)

کل جماعتی کانفرنس کے شرکاء

لاہور (خصوصی رپورٹر) مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان کی طرف سے ملزم یوسف علی کے متعلق ایک لٹاکی ایجنڈا پر آس پارٹیز ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں محمد اورلیس ہاشمی سیکرٹری جماعت غریاء اہل حدیث پنجاب، میجر جنرل (ر) محمد حسین انصاری، حبیب الرحمان فاروقی خطیب رحمانیہ مسجد اہل حدیث گڑھی شاہو لاہور، سید شبیر احمد ہاشمی خطیب، مع مسجد ینار والی چوکی ضلع قصور مرکزی نائب صدر جمعیت اہل حدیث پاکستان، مولانا رفیع الدین سیکرٹری مسلم لیگ علماء کونسل خطیب جامع مسجد نورانی باغ لاہور، حافظ صلاح الدین یوسف خطیب جامع اہل حدیث مدنی روڈ مصطفیٰ آباد لاہور، حافظ محمد اورلیس امیر جماعت اسلامی صوبہ پنجاب، سیف الدین سنی امیر جمعیت علمائے اسلام لاہور، غائب مارکیٹ گلبرگ تھرڈ لاہور، مولانا حسین احمد اعوان مرکزی جمعیت علمائے اہل سنت پاکستان، قاری محمد اسماعیل سلیمانی جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اہل سنت لاہور پاکستان، محمد قدیر رکن جماعت اسلامی آزاد کشمیر، حافظ عبد المجید بٹ جماعت اہل حدیث پاکستان، علامہ حافظ ذبیر احمد ظہیر امیر مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان، محمد یاسین، محمد نعیم بٹ، حسین احمد، عبد اللہ خان، حافظ محمد اصغر خطیب جامع محمدیہ مسجد اہل حدیث شادباغ لاہور، حافظ محمد اشرف قمر لاہور، حافظ محمد ابراہیم، حافظ احمد خان منڈی بہاء الدین، محمد اسحاق تحریک تحفظ حرمین شریفین (روزنامہ خبریں)، خالد محمود قادری مدیر اعلیٰ جمعیت اتحاد العلماء پاکستان، عطاء اللہ بخاری، مولانا ناصر مفتی ربانی، شاد السعدی یونیورسٹی السعدی عرب الریاض، میاں محمد افضل، محمد اسماعیل شجاع، قادی دفتر ختم نبوت مسلم ٹاؤن لاہور، ابو ابدل محمد شمس الزمان قادری نیو سنن آباد لاہور، قاری محمد جعفر حسین، حافظ قمر الزمان، قاری محمد فاروق، امیر حمزہ، عبدالرحمن، محمد اسماعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ، عبدالکریم اعوان، محمد یحییٰ مجاہد مرکز الدعوة و امار شاد، محمد حسین لکھانی، محمد اکرم اور محمد خالد لطیف گھمن مدیر ماہنامہ الوار ختم نبوت لاہور شامل تھے۔ (خبریں لاہور: ۱۱ اپریل ۱۹۹۷ء)

ملزم یوسف کے خلاف کارروائی کے لئے صدر،
وزیراعظم چیف جسٹس، گورنر اور وزیر اعلیٰ پنجاب
کو ٹیلی گرام دینے کا فیصلہ

لاہور (خصوصی رپورٹر + اپنے خبر نگار سے) مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام آس پارٹیز ختم نبوت کانفرنس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ کانفرنس میں شامل تمام علماء کرام اپنی اپنی طرف سے صدر پاکستان، وزیراعظم پاکستان، چیف جسٹس پاکستان، گورنر پنجاب اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو ٹیلی گرام دیں گے کہ ملزم یوسف علی کے خلاف فوری کارروائی کریں۔ (خبریں لاہور: ۱۱ اپریل ۱۹۹۷ء)

جنرل (ر) ایم ایچ انصاری روپڑے

لاہور (خصوصی رپورٹر + اپنے نامہ نگار سے) مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام کل جماعتی ختم نبوت کانفرنس میں جنرل (ر) ایم ایچ انصاری یوسف کی کیسیٹوں کا ذکر کرتے ہوئے روپڑے اور بھرائی ہوئی آواز میں کہا کہ کیسیٹیں دیکھتے ہوئے میں کانپ رہا تھا اور مجھے لرزہ طاری تھا کہ میں خدا کو کیا جواب دوں گا۔

..... مولانا محمد شفیع جوش نے بڑی جذباتی تقریر کی اور کہا کہ کوئی شخص اپنے باپ کو گالی برداشت نہیں کر سکتا یوسف علی نے رحمت اللعالمین کی توہین کی ہے۔ اس کی کیسیٹیں تو وہ دیکھے جو اپنے باپ کو گالی برداشت کر سکتا ہو۔

..... مقررین میں انتہائی جوش تھا اور وہ سارے غازی علم دین کا کردار ادا کرنے

کے لئے تیار نظر کرتے تھے۔

..... اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے نبوت کے دعویدار یوسف کے مقدمہ کی تفصیل سے عہد کرام کو آگاہ کیا اور کہا کہ یہ سو فیصد کذاب ہے۔

..... اسماعیل شجاع آبادی نے کہا یوسف کے دعویٰ نبوت کے متعلق روزنامہ امت' تکبیر اور خبریں نے پردہ اٹھایا۔

..... سیف الدین سیف نے کہا میں یوسف کو آٹھ سال سے جانتا ہوں وہ اپنی بیوی کو گلے میں دوپٹہ ڈال کر سیر کراتا تھا اور اس وقت اس کی سرگرمیاں مشکوک تھیں اور نبوت کا دعویٰ کرنے کا پروگرام بناتا تھا۔ (خبریں لاہور: ۱۱ اپریل ۱۹۹۷ء)

ملزم یوسف کا تین بارہ جسمانی ریمانڈ

لاہور (شاف رپورٹر سے) نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے اور خود کو (نعوذ باللہ) محمدؐ کہنے والے ابوالحسنین یوسف کا مقامی عدالت کے مجسٹریٹ چودھری وکیل نے تین روز کا جسمانی ریمانڈ دے دیا۔ پولیس نے ریمانڈ حاصل کرنے کے بعد تفتیش شروع کر دی ہے۔ اب اسے ۱۳ اپریل کو مقامی عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ (خبریں لاہور: ۱۱ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۳۶)

”یوسف کذاب کو پھانسی نہ دی گئی تو عذاب آئے گا“

: ملک بھر میں احتجاج حکمرانوں پر تنقید

پاسبان ختم نبوت کی اپیل پر جمعہ کے اجتماعات میں توہین رسالت کے ملزم یوسف کو جلد از جلد سزا دینے کی قراردادیں منظور کی گئیں توہین رسالت ثابت ہو چکی، حکومت ملزم کو تحفظ دے رہی ہے: لیاقت

بلوچ، حکومت نے فتنہ نہ مٹایا تو مسلمان فرض ادا کرنے پر مجبور ہوں گے: سیف الدین حکومت نے رحمت مسیح والا ڈرامہ رچایا تو مزاحمت کریں گے: ظفر اقبال عدالتی تحقیقات مکمل کر کے عبرتناک سزا دی جائے: ربوہ، گجرات، بہاولنگر کا مطالبہ نبوت کے دعویدار کو کذاب کہنا ہمارا ایمان ہے، جیل جانے کو تیار ہیں: اسماعیل شجاع آبادی، دینی جماعتوں کے رہنما آج مشترکہ لائحہ عمل کے لئے اکٹھے ہوں گے

(لاہور نمائندہ خبریں، خصوصی رپورٹ) نبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین یوسف علی کی جانب سے توہین رسالت کرنے پر اور حکومت کی اپنی دینی ذمہ داری کی ادائیگی میں غفلت برتنے کے خلاف جمعہ کے روز ملک بھر میں پاسبان ختم نبوت کی اپیل پر احتجاج کیا گیا۔ اس سلسلے میں لاہور سمیت ملک بھر کی مساجد میں خطیب حضرات نے جمعہ کے اجتماعات میں اس ناپاک جسارت پر شدید احتجاج کیا اور ختم نبوت کے مسئلہ پر قرآن و سنت کی رو سے روشنی ڈالتے ہوئے مسلمان عوام کی طرف سے حکمرانوں سے مطالبہ کیا کہ انھوں ابوالحسنین یوسف علی کے خلاف تمام ثبوت موجود ہیں جن کی روشنی میں اس پر فوراً مقدمہ چلا کر سزائے موت دی جائے۔ بصورت دیگر ناموس محمدؐ کی حفاظت نہ کرنے والے حکمرانوں پر خدا تعالیٰ عذاب بھیج سکتا ہے۔ جمعہ کے روز لاہور میں مجلس احرار اسلام، پاسبان ختم نبوت، عالمی مجلس ختم نبوت، جماعت اسلامی اور دیگر مذہبی جماعتوں اور سماجی تنظیموں سے مظاہرے بھی کئے۔ مجلس احرار اسلام لاہور اور پاسبان ختم نبوت کی جانب سے نماز جمعہ کے بعد عیدالکرم روڈ قلعہ گوجر سنگھ میں احتجاجی جلوس سے خطاب کرتے ہوئے مجلس احرار اسلام لاہور کے صدر چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے کہا کہ یوسف ملعون شاید بھول گیا ہے کہ اس نے جس شہر میں اپنی جھوٹی نبوت کا ڈرامہ رچانے کی کوشش کی ہے وہ شہدائے ختم نبوت کے درخشاں مسکن ہے۔ انہوں نے

کہا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا تھا کہ جب کوئی بھی سراٹھائے گا صدیق اکبرؑ کی سنت تازہ کی جائے گی۔ انہوں نے حکومت کو انتباہ کیا کہ اگر حکومت نے اس کیس میں سلامت مسیح اور رحمت مسیح والہ ڈرامہ رچانے کی کوشش کی تو احرار ایسی کسی بھی کوشش کو نیست و نابود کر دیں گے۔ ملتان میں مجلس احرار کے مرکزی رہنما سید محمد کفیل بخاری نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یوسف کذاب مرزا غلام احمد قادیانی کا تسلسل ہے۔ ایسے شخص کا قتل کیا جانا واجب ہے۔ ملتان کے علاوہ مسجد احرار ربوہ میں مولانا محمد مغیرہ، جامع عثمانیہ چیچہ وطنی میں مولانا منظور حمد اور عبداللطیف خاند چیمہ، گجرات میں مولانا سید محمد یونس بخاری، حاصل پور میں مولانا ابو سفیان تائب، بہاولنگر میں حکیم مودودی عبدالغفور اور لیاقت پور ضلع رحیم یار خان میں مولانا قاری ظہور الرحیم نے جمعہ کے خطبات میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ یوسف کذاب کے خلاف جلد از جلد عدالتی تحقیقات کر کے توہین رسالت کے جرم میں پھانسی دی جائے۔ جماعت اسلامی لاہور کے مظاہرے کے بعد لیاقت بلوچ نے کہا کہ حکومت رحمت مسیح کیس کی طرح ملزم یوسف کو تحفظ دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوسف نے اپنی ویڈیو تقریروں میں توہین رسالت کی ہے اور حکومت کو اس کے خلاف سخت کارروائی کرنی چاہیے فردوس مارکیٹ گلبرگ لاہور کی مسجد میں جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان کے امیر علامہ زبیر احمد ظہیر نے کہا کہ یوسف علی کذاب کا فتنہ قادیانی فتنے سے کم نہیں جبکہ حکومت کو چاہیے کہ وہ اس فتنہ کو جلد جڑ سے نکال دے۔ انہوں نے کہا یہ غیرت رسولؐ کا تقاضا ہے کہ جو شخص بھی توہین رسولؐ کا مرتکب ہو اس کو فی الفور ختم کر دیا جائے۔ غالب مارکیٹ گلبرگ لاہور کے خطیب اور جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما سیف الدین سیف نے کہا کہ مسلمانان پاکستان ملعون یوسف کے زندہ ہونے پر جو زندگی گزار رہے ہیں وہ ان پر بھاری ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ از خود اس فتنہ کو ختم کر دے ورنہ مسلمان اس کو خود ختم کر دیں گے۔ بھائی پھیرو سے نامہ نگار کے مطابق ملعون کذاب ابوالحسنین یوسف علی کے خلاف دوسرے شہروں کی طرح بہاولنگر میں بھی مساجد میں جمعہ کے اجتماعات میں زبردست احتجاج کیا گیا۔ علماء کرام نے مطالبہ کیا ہے کہ ملعون کذاب کو آزادی چوک لاہور میں پھانسی کے تختہ پر لٹایا جائے تاکہ آئندہ کسی بھی نبوت کے دعویدار کے لئے باعث عبرت

بن سکے۔ جامعہ انوار غوثیہ کے خطیب مولانا غلام قاسم نورانی نے کہا کہ نبوت کے جھوٹے دعویدار کو حکومت کو جتنی جلدی ہو سکے پھانسی دینی چاہئے۔ مسجد صدیقیہ محلہ رسولپورہ کے خطیب حاجی حافظ محمد یعقوب نے کہا کہ ملعون شیطان کو جتنی جلدی ہو سکے کیفر کردار تک پہنچایا جائے ورنہ کئی فتنے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ علماء کرام نے کہا کہ اگر عید سے قبل اسے پھانسی نہ دی گئی تو ٹرو کے روز بھائی پھیرو کے تمام علماء کرام احتجاجی مظاہرہ کریں گے۔ جامعہ احیاء العلوم کے خطیب مفتی ضیاء الحسنین نے کہا کہ نبی کریمؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کذاب ہے۔ سمبرٹال سے نمائندہ "خبریں" کے مطابق ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی صدر صاحبزادہ سمان منیر خطیب مرکزی جامع مسجد مشرقی سمبرٹال نے ایک بیان میں صدر فاروق احمد خان لغاری، وزیراعظم میاں نواز شریف اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سے اپیل کی ہے کہ کذاب یوسف علی کے لئے فی الفور پھانسی کا اعلان کریں۔ دیپاپور سے تحصیل رپورٹر کے مطابق ممتاز قانون دان اور سابق صدر ایسوسی ایشن قاضی ضرعام الحق ایڈووکیٹ نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کو بے نقاب کرنے پر "خبریں" کے چیف ایڈیٹر ضیاء شہد اور "خبریں" ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ کذاب یوسف جیسے ہائٹر شیطان پر ہاتھ ڈالنا "خبریں" کا عظیم کارنامہ ہے۔ انہوں نے وزیراعظم نواز شریف اور وزیراعظم شہباز شریف سے پر زور مطالبہ کیا ہے کہ کذاب یوسف کو سرعام پھانسی دی جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکرٹری اور یوسف کذاب کیس کے مدعی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہوا یا یوسف کذاب کسی بھی کذاب کے معاملہ میں مصلحت سے کام نہیں لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت و ناموس رسالت کے لئے صرف جیل ہی نہیں بلکہ جان عزیز کا نذرانہ پیش کرنا عین سعادت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدعی نبوت کو کذاب و دجال خود سرور کائنات ملعون نے فرمایا ہے لہذا مدعی نبوت کو دجال و کذاب کہنا ایمان ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ پر متفقہ لائحہ عمل اختیار کرنے کے لئے آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کا اجلاس آج گیارہ بجے صبح دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم ٹاؤن میں طلب کر لیا گیا ہے۔

(خبریں لاہور: ۱۲ اپریل ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف کی تفتیش اعلیٰ پولیس افسر کو دی جائے
: شجاع آبادی کی آئی جی سے درخواست

لاہور (سٹاف رپورٹر سے) مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے آئی جی پنجاب کو نبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین یوسف کی تفتیش تھانہ ملت پارک سے تبدیل کر کے ڈی ٹی یا ایس ایس پی کے سپرد کرنے کی درخواست میں لکھا ہے کہ یوسف علی کی اہلیہ طیبہ یوسف کی ہائی کورٹ میں ایک رٹ کی سماعت کے دوران عدالت عالیہ نے تفتیشی افسر سے تفتیش کے بارے میں تقریرات پاکستان کی بعض دفعات کے بارے میں چند سوالات کئے جس کا تفتیشی افسر تسلی بخش جواب نہ دے سکا۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ یہ انتہائی حساس نوعیت کا کیس ہے اگر صحیح اور قانونی طور پر تفتیش نہ کی گئی تو عزم مذکورہ اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا۔ (خبریں لاہور: ۱۲ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۴۷)

جھوٹے نبی کے خلاف تلوار اٹھانے کا حکم ہے عدالت
حکم امتناعی منسوخ کرے : ضیاء شاہد

لاہور ہائی کورٹ کی طرف سے طیبہ یوسف کی رٹ پر جاری کیا جانے والا حکم امتناعی آزادی تحریر و تقریر کے منافی ہے، چیف ایڈیٹر خبریں ٹی رٹ علماء کرام نے فلم دیکھنے اور شیپ سننے کے بعد متفقہ فتویٰ دیا کہ یوسف کاذب توہین رسالت کا مرتکب ہوا ہے، ہر مسلمان اٹھ

کھڑا ہو کسی شخص کو اخبار سے تکلیف پہنچے تو وہ دیوانی یا فوجداری قانون کے تحت کارروائی کر سکتا ہے، رٹ کے ذریعے تحفظ نہیں دینا چاہیے "خبریں" محض اخبار نہیں اس نے پاکستان کی نظریاتی اساس اور اسلام کو اس کے دشمن سے تحفظ دینے کا عہد بھی کر رکھا ہے بے نظیر، نواز شریف اور بھٹو کے کیس میں اس قسم کا حکم امتناعی جاری نہیں کیا گیا تھا، ہمیں اپنا نقطہ نظر پیش کرنے سے محروم کر دیا گیا ہے

لاہور (خصوصی رپورٹر) "خبریں" کے چیف ایڈیٹر مسٹر ضیاء شاہد نے لاہور ہائی کورٹ سے درخواست کی ہے کہ ابوالحسنین یوسف کی اہلیہ مسز طیبہ یوسف کی رٹ میں ان کے خلاف حکم امتناعی جاری کیا گیا ہے۔ اعظم سلطان سرور دی ایڈووکیٹ کے ذریعے کی گئی اس رٹ درخواست میں کہا گیا ہے کہ حکم امتناعی منسوخ کیا جائے۔ انہوں نے اپنی ایک رٹ درخواست میں کہا ہے کہ اس حکم امتناعی کے ذریعے اسیں آزادی تحریر و تقریر کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے اور "قلمی ایجنج" بنا کر رکھ دیا ہے، روزنامہ "خبریں" محض خبریں شائع کرنے تک محدود نہیں اس اخبار نے پاکستان کی نظریاتی اساس اور اسلام کو اس کے دشمنوں سے تحفظ دینے کا عہد بھی کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا اگر کسی شخص کو ایک اخبار سے تکلیف پہنچے تو وہ دیوانی یا فوجداری قانون کے مطابق حیثیت عرفی کو نقصان پہنچانے کا مقدمہ درج کر سکتا ہے۔ واضح رہے کہ عدالت عالیہ نے ابوالحسنین یوسف کے ضمن میں سخت الفاظ کی اشاعت کی ممانعت کر دی ہے۔ ضیاء شاہد نے اپنی رٹ میں کہا ہے کہ کسی ایسے اخبار کے خلاف حکم امتناعی جاری نہیں کیا جاسکتا، جس کی ملکیت نجی شعبہ کے پاس ہو۔ درخواست گزار نے ناموس اسلام اور رسول اکرمؐ کی عزت و وقار کے لئے عزم کے خلاف مضامین شائع کئے۔ درخواست گزار پاکستان کے سین اور قرارداد مقاصد (آرٹیکل ۱۲ اے) پر ایمان رکھتا ہے۔ ان میں کہا گیا ہے کہ پاکستان ایک ایسا ملک ہے جہاں مسلمان انفرادی اور اجتماعی طور پر اسلام کی تعلیمات اور

احکامات کے مطابق زندگی بسر کریں گے جو قرآن و سنت میں دیئے گئے ہیں۔ درخواست گزار کا ایمن ہے کہ جو شخص ختم نبوت کے لئے اپنی جان قربان نہیں کرتا وہ مسلمان نہیں۔ درخواست گزار حضرت عمرؓ کی ان غیر معمولی ہدایات پر بھی یقین رکھتا ہے جس میں انہوں نے نبوت کے جعلی دعویداروں کے خلاف تلوار اٹھانے کا حکم دیا تھا۔ فاضل عدالت کے حکم امتناعی کی وجہ سے درخواست گزار کو اپنے اخبار میں حزم کے خلاف اپنے قلم سے کچھ لکھنے سے روک دیا گیا ہے اور اس کے اخبار کو صرف اہم عوامی شخصیات کے خیالات رپورٹ کرنے تک محدود کر دیا گیا ہے۔ درخواست گزار سے اس کے اپنے خیالات کی اشاعت کا حق چھین لیا گیا ہے اور اسے واضح طور پر آزادی تحریر و تقریر کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اس طرح درخواست گزار کے اخبار میں اس کے اپنے نظریات کی فروغ و اشاعت نہ کرنے کی پابندی عائد کر دی ہے۔ درخواست گزار کو سنگین طور پر "اپنا ج قلمی" بنا دیا گیا ہے۔ اخبار کو اپنا نقطہ نظر پیش کرنے والے اخبار کی خصوصیت سے محروم کر دیا گیا ہے اور اب یہ اخبار دوسرے لوگوں کے بیانات اور خبروں کی اشاعت تک محدود ہو گیا ہے جبکہ اس کے اپنے خیالات کے اظہار پر قدغن عائد کر دی گئی ہے۔ زیر نظر مقدمے میں پیشینہ کو دیوانی اور فوجداری عدالتوں میں چارہ کار دستیاب ہے۔ ملزم شخص کو عوام الناس کی عقلی تنقید سے محفوظ رکھنے کے لئے اس فاضل عدالت میں رٹ دائر کرنے کی حد فراہم نہیں کی جاسکتی۔ درخواست گزار کو ملزم کے خلاف کوئی عناد نہیں وہ اس سے نہ کبھی ملانہ اس سے کبھی گفتگو کی۔ جب درخواست گزار کو ملزم کی سرگرمیوں کا لوگوں سے اور ہفت روزہ "بکھیر" سے علم ہوا تو اس نے ملزم کے ویڈیو کیس حاصل کئے اور ایک ہال کرائے پر لے کر یہ ویڈیو شپ مندرجہ ذیل علماء کی معیت میں دیکھے اور سنے۔ میجر جنرل (ر) ایم ایچ انصاری، مولانا محمد شفیع جوش (خطیب جامعہ رحمت ٹاؤن شب)، مولانا عبدالملک (جماعت اہل حدیث)، علامہ زبیر احمد ظہیر (جنرل سیکرٹری جماعت اہل حدیث)، مولانا حبیب الرحمن فاروقی، ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی، سینئر ایڈووکیٹ سابق مشیر شریعت کورٹ آف پاکستان، ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی (جامعہ نعیمیہ)، مولانا محمد رفیق ربانی (شاہ سعود یونیورسٹی)، حافظ کاظم رضا نقوی، مولانا محمد افضل حیدری، ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، نیشنل اور نیشنل کانج پنجاب یونیورسٹی، حافظ محمد ادریس جماعت اسلامی

لاہور، جناب سیاق سابق رکن قومی اسمبلی، حافظ علی سرور، حافظ محمد نعیم بٹ، سردار مقصود حسین طاہر، حاجی عبدالقوم، مولانا ضیاء اللہ قصوری۔ تمام مدافعت دیکھنے کے بعد اور کیسٹیشن سننے کے بعد متفقہ طور پر اس نتیجے پر پہنچے کہ یوسف کاذب رسول اکرمؐ کی توہین کا مرتکب تھا۔ انہوں نے متفقہ طور پر فتویٰ دیا کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اس بدی کو ابتدا ہی میں پکڑے اور اس کے خلاف اٹھ کھڑا ہو۔ متذکرہ بالا قسم کا تحفظ پوری دنیا کے کسی آزاد ملک میں کسی ملزم کو کبھی نہیں دیا گیا۔ یہاں او جے جیمسن کے مقدمے کی مثال پیش کی جاتی ہے۔ اس مقدمے میں امریکہ کے ایک مشہور ٹیگور سپورٹس سٹار پر اپنی سفید فارم بیوی کو قتل کرنے کا الزام تھا۔ پورے امریکہ کا پریس اس مقدمے پر تبصرے کر رہا تھا لیکن حکم امتناعی جاری نہیں کیا گیا۔ حال ہی میں پاکستان کی سرہیم کورٹ نے محترمہ جے نظیر بھٹو کے مقدمے کی سماعت کی ان کی حکومت کو کرپشن کے الزام میں معزول کر دیا گیا تھا لیکن ان کے حق میں ایسا کوئی حکم جاری نہیں کیا گیا جس میں پریس کو ان کے خلاف کچھ لکھنے سے جسے عرف عام میں میڈیا ٹرائل کہا جاتا ہے سے روکا گیا ہو۔ میاں نواز شریف نے اپنی حکومت بھانسنے کے لئے سرہیم کورٹ میں پیشینہ دائر کی تھی تو اس وقت سارا پریس ان پر کرپشن کا الزام لگا رہا تھا لیکن اس وقت پریس کے خلاف حکم امتناعی جاری نہیں کیا گیا تھا۔ ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف ہائی کورٹ اور سرہیم کورٹ میں قتل کا مقدمہ چل رہا تھا تو بھی اس قسم کا امتناعی حکم جاری نہیں ہوا تھا۔ یہ بات قرن انصاف نہیں ہے کہ عدالت اپنی طاقت ایک ایسے شخص کے تحفظ کے لئے استعمال کرے جو توہین رسالت کا مرتکب ہے۔ اخبارات کا حق ہے کہ وہ کسی واردات کے ملزم کے بارے میں اہم شہریوں کے بیانات اور ان کی آراء شائع کریں۔ اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ اس قسم کے بیانات مقدمہ کی سماعت کرنے والی عدالت کی کارروائی کو متاثر نہیں کریں گے۔ عدالتوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ان بیانات کے مواد کی طرف متوجہ نہیں ہوں گی۔ بصورت دیگر بھی عدالتیں اور عدیہ کسی ملزم کے خلاف چھپنے والے مواد کو زیر غور نہیں لاتیں اور مقدمے کا فیصلہ ریکارڈ کی اساس پر کرتی ہیں۔ دوسرے متعدد اخبارات کے برعکس روزنامہ "خبریں" ایک اخبار بھی ہے اور یہ آراء پیش کرنے والا پرچہ بھی ہے۔ اس کا مقصد صرف خبریں چھاپنے تک محدود نہیں۔ اس اخبار نے پاکستان کی نظریاتی

اساس اور اسلام کو اس کے دشمنوں سے تحفظ دینے کا عہد کر رکھا ہے۔ یہ پہلی دفعہ نہیں جب ایک شخص کو جعلی نی قرار دیا گیا تو اس نے جھوٹائی کے ارتکاب سے انکار کر دیا ہو۔ مرزا غلام احمد نے بھی اپنی زندگی میں کئی مرتبہ یہ کہا تھا کہ اس نے نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ مرزا غلام احمد نے اس قسم کے بیانات پر احمدیہ گروہ کی لاہوری پارٹی ابھی تک اعتماد کرتی ہے وہ یقین کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد نے کبھی نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا بلکہ وہ صرف مجدد تھے۔ احمدیوں کی قادیانی پارٹی اس قسم کے بیانات پر اعتماد نہیں کرتی ان کے ایمان کے مطابق مرزا صاحب نے یہ بیانات مصلحت کے تحت لیکن خدا کے حکم کے مطابق دیئے تھے۔ یہ درست ہے کہ بعض ایسے اخبارات بھی ہیں جنہوں نے ملزم کے خلاف بیانات اور مضامین نہیں چھاپے لیکن حکم امتناعی جاری کرنے کے لئے اس بات کو بنیاد نہیں بنایا جاسکتا۔ ہر اخبار کی اپنی پالیسی، اپنی ترجیحات اور اپنی نظریاتی وابستگی ہوتی ہیں صحافت میں ہر قسم کے لوگ موجود ہیں۔ ان میں سے بعض سوشلسٹ ہوں گے، بعض سیکولر اور بعض خود کو آزاد خیال کہتے ہوں گے۔ ہر شخص اپنے ذاتی اعتقادات اور خیالات کے مطابق تحریر و تقریر کے وسائل آزادی سے استعمال کر سکتا ہے درخواست گزار کو مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ سوشلسٹ، آزاد خیال سیکولر اخبار چھاپے۔ آزادی تحریر و تقریر کے بنیادی حقوق حیثیت عرفی کے قوانین سے مشروط ہیں۔ اس لئے ضروری امر یہ ہے کہ اگر کسی کو ایک اخبار سے تکلیف پہنچے تو وہ دیوانی، فوجداری قانون کے مطابق حیثیت عرفی کو نقصان پہنچانے کا مقدمہ درج کرائے لیکن اس شخص کی رٹ کے مدار میں تحفظ نہیں دینا چاہیے۔ (خبریں لاہور: ۱۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

”یوسف علی کے کردار سے آگاہ کروں تو آپ اسے فوراً قتل کر دیں طیبہ یوسف“

یوسف نے ۹۰ء میں سابق ایم این اے میاں محمد عثمان سے دوسری شادی کی اجازت لی، میاں عثمان نے ثبوت پیش کر دیئے بیوی کا اجازت نامہ لانے کو کہا تو اپنی علییت اور تعلقات کا رعب جھاڑنے

لگا، میرے اصرار پر سیکرٹری یونین کونسل کو ساتھ لے گیا، طیبہ یوسف سیکرٹری کے سامنے رونے لگی اور بار بار ایک ہی فقرہ دہراتی رہی بعد میں طیبہ نے اجازت دے دی اور رازداری کی تاکید کی: میاں عثمان ”خلافت بحال کرنے کے لئے کالجوں میں جاتا ہے، بیوی ساتھ نہیں دے سکتی، چالیس برس کی عورت سے نکاح کروں گا“

یوسف کا انگریزی میں خط

لاہور (سٹاف رپورٹر) سابق رکن قومی اسمبلی میاں محمد عثمان نے روزنامہ ”خبریں“ کے نام ایک خط میں افکشافات کئے ہیں کہ ۱۹۹۰ء میں کذاب یوسف دوسری شادی کی اجازت لینے کے لئے میرے پاس آیا کیونکہ اس وقت میں کونسلر اور مصالحتی عدالت کا چیئرمین تھا اور محمد یوسف علی ۱۵ سی جی او آر تھری شادمان کا رہائشی تھا۔ میں نے قانون کے تحت پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر دوسرے نکاح کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تو یوسف علی نے کہا کہ اس کی بیوی ٹالٹی کونسل کے دفتر ہرگز نہیں آئے گی اور ساتھ ہی اس نے اپنی علییت اور تعلقات کا رعب جھاڑا۔ بار بار مجبور کرنے پر سیکرٹری یونین کونسل کو میں نے یوسف علی کے ساتھ اس کی بیوی طیبہ بھنے شجید کی پہل بھیجا جس نے یوسف علی کی بیوی طیبہ یوسف کو صورت حال سے راز کر اس کی موجودگی میں آگاہ کیا تو مسماۃ طیبہ یوسف علی نے زار و قطار رونا شروع کر دیا اور اس کذاب کو دوسری شادی کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ نیز اس نے بار بار ایک ہی جملہ ادا کیا کہ ”اگر آپ لوگوں کو میں اس (یوسف علی) کے اصل کردار سے آگاہ کروں تو آپ اسے فوراً قتل کر دیں گے۔“ چند دن بعد یوسف علی اپنی بیوی کے ہمراہ میرے پاس آیا تو اس کی بیوی نے اسے دوسری شادی کی اجازت دے دی مگر رازداری کی سخت تاکید کی۔ میاں محمد عثمان نے ”خبریں“ کے نام خط میں یوسف علی کا خط، اس کی بیوی کا اجازت نامہ، ٹالٹی کونسل کی رپورٹ کی نقل اور شناختی کارڈ کی کاپی بھی ارسال کی۔ یوسف علی

نے اپنے خط میں جو اس نے میاں عثمان کے نام لکھا بتایا کہ وہ ۱۵ سی جی او آر تھری کا رہائشی ہے۔ ۲ مئی ۱۹۹۰ء کو لکھے گئے اس خط میں جو انگریزی میں لکھا گیا یوسف علی نے میاں عثمان کو اپیل کی کہ اسے دوسری شادی کی اجازت دی جائے کیونکہ اس کی بیوی جو ۱۹ سال سے اس کے نکاح میں ہے اب ۱۹۷۸ء سے بیمار ہے اور بعض دیگر ناگزیر وجوہات بھی ہیں جس کی بنا پر میں دوسری شادی کرنا چاہتا ہوں۔ اپنے خط میں یوسف علی نے لکھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے مسلم امت کی عظیم ذمہ داری سونپ رکھی ہے اور مجھے خرافات کو بھس کرنا ہے جس کے لئے مجھے طہابات اور طیبہ کے کالجوں میں جانا ہے میری بیوی طیبہ میرا ساتھ نہیں دے سکتی کیونکہ بیماری اور بچوں کی وجہ سے وہ میرا ساتھ دینے سے معذور ہے۔ اپنی درخواست میں یوسف علی نے مزید لکھا ہے کہ جس خاتون کے ساتھ وہ شادی کرنے جا رہا ہے اس کی عمر ۴۰ سال ہے۔ اس کے پاس قرآن مجید کا بہت علم ہے اور میں یہ شادی اللہ اور اس کے دین کے لئے کر رہا ہوں۔ مجھے اپنے ہیڈ کوارٹر مدینہ منورہ واپس جانا ہے اور دنیا بھر کے ممالک میں جانا ہے، مجھے آپ کی فوری اجازت چاہیے۔ اس خط کے بعد طیبہ یوسف نے تحریری طور پر یوسف علی کو دوسری شادی کی اجازت دیتے ہوئے لکھا کہ ”میں بعض ناگزیر اور خصوصی وجوہات کی بنا پر اپنے خاوند محمد یوسف علی ولد وزیر علی کو دوسری شادی کی اجازت دیتی ہوں“ پھر اپنے دستخط کئے اور شناختی کارڈ نمبر بھی درج کیا یوسف علی کی طرف سے اچھرہ کی گلی نمبر ۳۱ کے رہائشی حیدر الدین بطور گواہ پیش ہوئے۔ طیبہ یوسف کی تحریری اجازت کے بعد ثالثی کونسل نے رپورٹ تیار کر کے یوسف علی کو دوسری شادی کرنے کی یکم ستمبر ۱۹۹۰ء کی اجازت دے دی۔ اس سے قبل یوسف علی نے ۲۷ اگست ۱۹۹۰ء کو ایک اور خط آپس میں محمد عثمان کے نام اپنے ہاتھ سے لکھا جس میں اپنی بیوی طیبہ یوسف علی کو خاتون قرار دیتے ہوئے اپنی مرکز نگاہ قرار دیا اور کہا کہ وہ میرے ساتھ دوسری شادی کے باوجود حسن سلوک کے ساتھ رہے گی۔ (خبریں لاہور: ۱۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کو سزا نہ ملی تو حکومت فارغ: دینی
جماعتوں کا انتباہ

صدر، وزیر اعظم، گورنر اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی غیر سنجیدگی قابل مذمت ہے، یوسف کو فرار کرانے کی کوشش ہوئی تو حکومت نہیں رہے گی: آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کذاب کے خلاف کیس کے لئے لیگل کمیٹی اور پریس کمیٹی بنادی گئی، علماء نے آئی جی سے ملاقات کی، جہنزیب برکی نے تفتیش اعلیٰ افسر کو دینے کا مطالبہ مان لیا

لاہور (خصوصی رپورٹر) آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن مولانا عبدالملک خان کی صدارت میں ہفتہ کے روز ہوا۔ اجلاس میں اس بات پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ ابھی تک صدر، وزیر اعظم، گورنر اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے کذاب یوسف علی کے بارے میں کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا گیا۔ اجلاس میں اس حکومتی بے حسی کی شدید مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ حکومت فی الفور جھوٹے مدعی نبوت کذاب یوسف کو کفر کردار تک پہنچائے بصورت دیگر پورا ملک سراپا احتجاج بن جائے گا۔ حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ اس خاص دینی اور حساس مسئلہ میں حکومت روایتی ٹال مٹول سے کام لینے کے بجائے سنجیدگی کا مظاہرہ کرے۔ آخری حربہ اختیار یا ملعون یوسف کو ملک سے باہر فرار کرانے کی کوشش کی گئی تو شیع رسالت کے کروڑوں پروانوں کا سیلاب حکومت کو خس و خاشاک کی طرح بھا کر لے جائے گا۔ اجلاس میں ایم پی اے مولانا منظور احمد چنیوٹی، اتحاد العلماء پاکستان کے صدر مولانا عبدالملک خان، جماعت اسلامی کے رہنما مولانا فتح محمد، تنظیم اسلامی کے جنرل محمد حسین انصاری، جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا نعیم اللہ فاروقی، مولانا ظلیل الرحمن حقانی، مولانا محب النبی، مولانا سیف الدین سیف، حافظ محمد ریاض درانی، قاری نذیر احمد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، قاری محمد رمضان، قاری محمد علی، جمعیت علماء پاکستان کے سردار محمد خان لغاری، قاری عبدالحمید

قادی 'انجینئر سیم اللہ خان' امیر مرکزی جماعت اہل حدیث حافظ ذبیر احمد ظہیر 'محمد اکبر ظہیر' جمعیت علماء اہل سنت کے مولانا حسین احمد اعوان 'پاسپن ختم نبوت کے محمد ممتاز اعوان' پاکستان مسلم لیگ نواز گروپ علماء ونگ کے صدر رجیع اللہ خاں 'حافظ محمد ایاس عثمان' مجلس احرار اسلام کے قادی محمد یوسف احرار' میاں محمد 'ویس سمیت کئی جماعتوں کے رہنماؤں نے شرکت کی۔ اجلاس میں یوسف کذاب کیس کی کامیابی اور عقیدہ ختم نبوت کی تحریک کو مزید فعال بنانے کے لئے لیگل کمیٹی 'رابطہ کمیٹی اور پریس کمیٹی بنائی گئی۔ دریں اثناء آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں پر مشتمل ایک وفد نے 'کی جی پنجاب جہانزیب برکی سے ان کے دفتر میں ملاقات کی۔ علماء کرام نے 'کی جی پنجاب سے مطالبہ کیا کہ کذاب یوسف علی کیس کی تفتیش سب انسپکٹر کے بجائے ڈی آئی جی یا کم از کم ایس ایس پی ماہور کے سپرد کی جائے اور ۲۸ اپریل سے قبل تفتیش مکمل کر کے عدالت عالیہ میں پیش کی جائے۔ جہانزیب برکی نے وفد کو یقین دلایا کہ بہت ہی جلد تفتیش تبدیل کر کے کسی اہم افسر کے سپرد کی جائے گی۔ (خبریں لاہور: ۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کے زندہ رہنے پر پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا، جگہ جگہ مظاہرے اور پھانسی کے مطالبے

لاہور (خبریں نمائندگان) 'علماء کونسل سرگودھا نے ۱۷ اپریل کو جامع مسجد بلاک نمبر ایک میں کذاب یوسف علی کو سزا دینے میں غفلت برتنے پر حکومت کے خلاف احتجاجی جلسے کا اعلان کیا ہے سرگودھا شہر کی ۳۸ مسجدوں میں جمعہ کے اجتماعات میں مشترکہ قرارداد منظور کی گئی 'جس میں متفقہ طور پر حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ یوسف کو توہین رسالت پر فوراً تختہ دار پر لٹکایا جائے۔ صادق آباد سے تحصیل رپورٹر کے مطابق صادق آباد ٹوٹو میٹ یونین کے جنرل سیکرٹری غلام مصطفیٰ نے توہین رسالت کے مرتکب کذاب یوسف کو جلد از جلد عہر تاک سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ عیسیٰ خیل سے تحصیل رپورٹر کے مطابق گورنمنٹ ڈگری کالج کلی مروت

کے طلبہ نے نبوت کا دعویٰ کرنے والے ملعون و کذاب یوسف علی کے خلاف ایک احتجاجی جلوس نکالا جو لاری اڈہ اور عمر گل چوک سے ہوتا ہوا ڈی سی آفس کلی مروت پہنچا جس طلبہ نے ڈپٹی کمشنر کلی مروت لائق الرحمان ڈاؤ کو ایک یادداشت پیش کی جس میں پر زور مطالبہ کیا گیا کہ ملعون یوسف علی کو سنگسار کیا جائے۔ پوری والا سے نامہ نگار کے مطابق مختلف سماجی 'سیاسی' دینی 'صحافتی اور ادبی رہنماؤں نے خبریں فورم میں اظہار خیال کرتے ہوئے نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کی کڑوتوں کی نشاندہی پر "خبریں" کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ملعون یوسف کو سرعام پھانسی کا مطالبہ کیا ہے۔ (خبریں لاہور: ۳۰ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۲۸)

یوسف نے سرکاری مہمان خانے میں مکر کر لیا ہاتھ جوڑ کر نبوت سے انکار

سلاخوں کے پیچھے ایسا لگ رہا ہے کہ جنت اور دوزخ کے درمیان میدان اعراف میں آگیا ہوں 'الزام علماء کی سازش ہیں سینکڑوں افراد کو اپنی تقریر سے قابو کرنے والا جھوٹا نبی حوالت کے باہر کھڑے سفتری کو متاثر نہ کر سکا، بولتے ہوئے اٹکتا اور صفائی پیش کرتا رہتا ہے حوالات میں بار بار دہراتا ہے کہ اس نے کوئی دعویٰ نہیں کیا، طیبہ کے علاوہ اس کی کوئی بیوی نہیں 'الزام لگانے والی لڑکیوں پر عذاب نازل ہو گا نیند آور گولیاں کھانے کے باوجود جاگتا رہتا ہے 'سجدہ کی حالت میں رونے کی اداکاری کرتا ہے 'انگریزی اور دہسی ادویات باقاعدگی سے کھاتا ہے

لاہور (شاف رپورٹر) سالہا سال تک لوگوں کو درغلانے والا خود کو (نور باللہ) آخری نبی حضرت محمدؐ کا درجہ دینے والا اور نبی کریمؐ کی روح حوال کرنے کی بات کر کے اپنے جسم کو پاک قرار دے کر متعدد خواتین سے زیادتی کرنے والا ابوالحسنین محمد یوسف سرکاری مہمان بن کر تھانہ مسلم ٹاؤن کی حوالات میں بند ہے۔ حوالات میں کبھی گھنٹوں لیٹ کر چھت کو دیکھتا رہتا ہے اور کبھی دینی کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیتا ہے۔ زمین پر قوم کا گدا اور اس پر خوبصورت بستر کبیل اور سر کے نیچے دو تختے رکھ کر لیٹا ہوا یہ شخص جو کبھی سینکڑوں افراد کو اپنے زور خطابت اور الجھے دلائل سے متاثر کرتا تھا۔ اب حوالات کے دروازے پر کھڑے سنتری بادشاہ کو بھی متاثر نہیں کر سکا۔ ابوالحسنین یوسف جو کبھی بولتا ہوا نہیں ٹھکتا تھا اب بولتے ہوئے بری طرح اٹکتا ہے اور دن بھر ہاتھ جوڑ کر اپنی صفائی پیش کرتا رہتا ہے۔ تھانہ مسلم ٹاؤن کے حوالات میں اس نے طوطے کی طرح ایک ہی فقرہ رٹا ہوا ہے کہ ”س نے کوئی دعویٰ نہیں کیا“ اس کے الفاظ کو لفظ معنی دیئے گئے ہیں۔ پورے ملک میں طیبہ کے علاوہ اس کی کوئی بیوی نہیں اور جس جس لڑکی نے بھی اس پر اس قسم کے الزامات لگائے ہیں وہ جھوٹی ہیں اور ان پر عذاب نازل ہوگا۔ ایک ذریعے کے مطابق ۹ اپریل کو انسداد دہشت گردی سیل چوہنگ سے تھانہ مسلم ٹاؤن کی وسیع و عریض حوالات میں منتقل ہو کر محمد یوسف کافی پرسکون ہے اور دوبارہ کہہ چکا ہے کہ اس کی یہاں آکر کیفیت ایسی ہے گویا کوئی دوزخ سے نکل کر جنت اور دوزخ کے درمیان میدان اعراف میں آگیا ہو۔ حوالات میں یوسف علی کو اکثر اوقات بعض مریدوں اور عزیزوں کی طرف سے گھر کا پکا ہوا کھانا وافر مقدار میں بھیجا جاتا ہے جو وہ خود کھانے کے ساتھ ساتھ دیگر حوالاتیوں کو بھی کھلا دیتا ہے۔ ۲۴ گھنٹے میں مختلف قسم کی انگریزی اور دیسی ادویات باقاعدگی سے کھاتا ہے اور نیند آور گویاں کھانے کے باوجود کافی دیر تک خاموشی سے لیٹا رہتا ہے۔ حوالات میں وہ دیر تک سجدے کی حالت میں پڑا رہنے کی ایکٹنگ کرتا ہے۔ حوالات میں ابھی تک کسی بھی سینئر پولیس فیسر نے اس سے کسی بھی قسم کی گفتیش نہیں کی ابھی تھانہ مت پارک کے سب انسپکٹر ریاض نے اس کے بیان قلم بند کئے ہیں جس میں محمد یوسف نے تمام الزامات کو رد کر دیا ہے اور ان الزامات کو بعض علماء کی سازش قرار دیا ہے۔

(خبریں لاہور: ۱۴ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کو پھانسی نہ دی گئی تو یہ سعادت حاصل کروں گا : قاضی کفایت اللہ

۱۶ ایم پی او کے خاتمہ سے فساد پھیلے گا، فوری سزا دی جائے، پاکستان قومی موومنٹ کی قراردادیں پھانسی دی جائے، تحریک کی حمایت کریں گے، جمعیت مشائخ، دس روز میں سزائے موت دی جائے، انجمن غلامان مصطفیٰ وفاقی شرعی عدالت یوسف کے مسئلہ پر تحقیقات کرے، دستک کو فوری طور پر بند کیا جائے، رانا ناظم

لاہور (شاف رپورٹر سے) خصوصی رپورٹر ”خبریں“ نے یوسف کے باطل نظریات سامنے لا کر سرکار دو عالم ﷺ کی سچی غلامی کا ثبوت دیا۔ مرتد یوسف کو حکومت پھانسی دے ورنہ یہ سعادت میں حاصل کروں گا۔ ان خیالات کا اظہار تحریک اتحاد اہل سنت پاکستان کے امیر مولانا قاضی کفایت اللہ نے ایک بیان میں کیا۔ یوسف کو حکومت فوری طور پر سزا دے۔ ڈپٹی کمشنر لاہور کی جانب سے ۱۶ ایم پی او کا خاتمہ ناقابل فہم ہے، اس سے فساد پھیلے گا یہ قراردادیں پاکستان قومی موومنٹ پاکستان کے مرکزی قائد ڈاکٹر شاہد قادری کی صدارت میں ہونے والے سپریم کونسل کے اجلاس میں منظور کی گئیں جمعیت مشائخ پاکستان کی ہائی کمان کا اجلاس چیف آرگنائزر ایس اے جعفری کی صدارت میں ہوا جس میں حکومت سے یوسف علی کو پھانسی پر لٹکانے کا مطالبہ کیا گیا اور کہا گیا کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو علماء و مشائخ ملک بھر میں احتجاج کریں گے۔ اجلاس میں یوسف کے خلاف تحریک کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ انجمن غلامان مصطفیٰ گوال کالونی نے اپنے اجلاس میں مطالبہ کیا ہے کہ معون یوسف علی کو دس روز میں سزائے موت دی جائے۔ اجلاس میں کہا گیا کہ

چیف ایڈیٹر "خبریں" ضیاء شاہد اس ملعون کی "ڈیو اور ویڈیو" کیسٹوں کو عوام تک بھی پہنچائیں۔ شاہد علی لاہور کے ڈپٹی سیکرٹری رانا ناظم نے پریس کانفرنس میں کہا کہ یوسف کذاب کے مسئلہ پر وفاقی شرعی عدالت تحقیقات کرے اور فیصلہ کرے۔ (خبریں لاہور: ۱۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف علی کی ضمانت کے لئے درخواست کی سماعت آج ہوگی

لاہور (سٹاف رپورٹر) ایڈیشنل سیشن جج لاہور مصطفیٰ شہزاد آج نبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین محمد یوسف علی کی اہلیہ طیبہ یوسف کی طرف سے دائر کردہ درخواست کی سماعت کریں گے۔ طیبہ یوسف نے اپنے شوہر کی ضمانت کے لئے درخواست سیشن جج لاہور کی عدالت میں دائر کی تھی۔ (خبریں لاہور: ۱۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۴۹)

کذاب یوسف کے خلاف کوٹ لکھیت میں مظاہرہ پھانسی کا مطالبہ

ناموس رسالت پر کٹ مرس گئے، حکومت نے سزا نہ دی تو کوئی غازی علم دین شہید بن کر واصل جہنم کر دے گا تنظیم اہمیت پاکستان کے زیر اہتمام مظاہرہ سے علامہ حسین احمد اعوان اور دیگر علماء کا خطاب ہائی کورٹ کا بیچ بنا کر یوسف کے خلاف مقدمہ کی سماعت روزانہ کرائی جائے: نور المصطفیٰ رضوی

لاہور (پ ر) تنظیم اہل سنت پاکستان کے زیر اہتمام کوٹ لکھیت میں کذاب یوسف علی کے خلاف مظاہرہ کیا گیا۔ احتجاجی مظاہرے کی قیادت علامہ حسین احمد اعوان، ڈاکٹر محمد نعیم سوہانی اور حافظ عابد حسین نے کی۔ مولانا حسین احمد اعوان نے کہا کہ ہم ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کٹ مرس ہو سکتے ہیں مگر کسی گستاخ کی سر زمین پاکستان پر گستاخی برداشت نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نہ صرف پاکستان کے مسلمانوں کا بلکہ پوری دنیا کے سوا ارب مسلمانوں کی غیرت ایمانی کا مسئلہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر صدر و وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ اور گورنر کی کوئی کردار کشی کرے تو فوراً قانون حرکت میں آجاتا ہے لیکن کیا وجہ ہے کہ محمد عربی کی شان میں بار بار گستاخی کرنے والے کے خلاف ابھی تک صحیح معنوں میں قانون حرکت میں نہیں لایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ کذاب یوسف کے خلاف فوری ایکشن نہ لینا قابل مذمت ہے۔ علامہ عبدالستار تونسوی نے کہا کہ اگر حکومت نے نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف کو سزا دینے میں تاخیر کی تو کروڑوں صحیح رسالت کے پروانوں میں کوئی بھی غازی علم دین شہید بن کر اسے واصل جہنم کر سکتا ہے دہریہ اثناء پاکستان سنی تحریک اہل سنت کے مرکزی رہنما مولانا محمد نور المصطفیٰ رضوی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ یوسف جیسے گستاخ کو بلا تاخیر کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ اس نے اللہ سبحانہ اور قرآن مجید کی اہانت کے علاوہ نبی کریم اور بہت رسول صحابہ کرام اور اویاء عظام کی بھی توہین کی ہے اس کے خلاف اور اس کے جہود کاروں کے خلاف تحقیقات کے لئے ہائی کورٹ کا نفل بیج تشکیل دیا جائے جو اس سنگین مقدمے کی روزانہ سماعت کر کے قانون کے مطابق قرار واقعی سزا دے ورنہ اس وطن کے بے شمار غازی علم دین شہید جیسے نوجوان قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس بد بخت اور گستاخ رسول کو خود ہی کیفر کردار تک پہنچا دیں گے۔ (خبریں لاہور: ۱۵ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۵۰)

”خبریں“ نے سچ لکھا یوسف نے گناہ کبیرہ کا اعتراف کر لیا

تقریر کے دوران غلطی سے منہ سے نکل گیا کہ میری مجلس میں صحابہ موجود ہیں، اللہ نے معاف کر دیا تو باقی زندگی اسی گوشے میں گزار دوں گا میرا ”خبریں“ یا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا اسماعیل شجاع آبادی سے کوئی اختلاف نہیں، آئندہ تقریر یا تبلیغ کے قریب بھی نہیں جاؤں گا: علماء سے گفتگو۔ اس جرم کی معافی نہیں، نبی کریم نے تمام کافروں کو معاف کر دیا مگر اپنے گستاخ کے متعلق اعلانیہ کہا تھا کہ کون ہے جو اس کو جا کر قتل کرے گا: علماء

لاہور (پیشل رپورٹ) تھانہ مسلم ٹاؤن کی حوانات میں بد نبوت کا مجموعہ دعویٰ کرنے والے ابوالحسنین محمد یوسف علی نے گزشتہ رات مختلف مکتبہ فکر کے علماء کرام کے سامنے اپنی گفتگو کے دوران اس بات کا اقرار کیا کہ اس سے گناہ کبیرہ ہو گیا ہے اور اس کے منہ سے یہ بات نکل گئی ہے کہ اس کی محفل جو بیت الرضا میں منعقد ہوئی تھی میں اس نے جو تقریر کی تھی میں صحابہ موجود ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کر چکا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کیا تو تقریر یا تبلیغ کے قریب نہیں جائے گا اور باقی زندگی اسی گوشے میں گزار دے گا۔ اس موقع پر یوسف علی نے مختلف علماء کرام سے یہ بھی کہا کہ اس کا ”خبریں“ یا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا اسماعیل شجاع آبادی جو اس مقدمے کے مدعی بھی ہیں سے کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ انہوں نے جو کچھ لکھا میری بیت الرضا کی ایک تقریر

کو سن اور دیکھ کر سچ لکھا جو کہ مجھ سے غلط ہو گئی۔ گزشتہ رات ایک بچے تک علماء کرام ایس پی صدر میجر ہشر اللہ کے دفتر میں یوسف علی کی تقریر پر مشتمل ویڈیو کیسٹ دیکھتے رہے۔ اس موقع پر مولانا اسماعیل شجاع آبادی، (ر) جنرل محمد حسین انصاری، مولانا ظفر اللہ شاہ سمیت مختلف علماء اور خطیب حضرات موجود تھے اور انہوں نے ان کیسٹوں کو دیکھ اور سن کر اپنے اپنے عقائد کے مطابق نوٹس لئے اور تقریر کے انتقام پر مشترکہ طور پر یوسف علی کو توہین رسالت کا ملزم قرار دیا اور کہا کہ اس جرم کی معافی نہیں ہے۔ خود نبی کریم نے فتح مکہ کے موقع پر تمام کافروں کو معاف کر دیا تھا مگر اپنی توہین کرنے والے ایک شخص کے بارے میں اعلانیہ کہا کہ کون ہے جو اس کو جا کر قتل کرے۔ (خبریں لاہور: ۱۶ اپریل ۱۹۹۷ء)

جمعیت علماء مشائخ نے یوسف کذاب کو سرعام پھانسی دینے کا مطالبہ کر دیا

ملتان (دقائق نگار خصوصی) جمعیت علماء مشائخ پاکستان کے زیر اہتمام مذہبی، سیاسی اور تاجر تنظیموں کا ایک احتجاجی اجلاس پاکستان قومی یکجہتی کونسل کے سربراہ علامہ مفتی مصطفیٰ رضوی کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس میں جمعیت علمائے مشائخ پاکستان کے مرکزی قائد علامہ پیر میاں محمود الحسن نقشبندی، جامعہ سردار العلوم کے مہتمم مفتی علیہ یعقوب رضوی، مدرسہ مدینہ العلوم کے مہتمم مولانا غلام احمد نقوی، عبدالستار نقوی، جمعیت علمائے مشائخ پاکستان یوتھ ونگ کے مرکزی صدر میاں عامر محمود نقشبندی، انجمن غلامان مصطفیٰ پاکستان کے شیخ عبدالکریم، میلاد کبیری ملتان کے آرگنائزر مولانا عبدالستار سعیدی، مولانا محمد رمضان نقشبندی، انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری حافظ محمد اکبر جتوئی، انجمن فکر انسانیت کے چیئرمین عامر شہزاد صدیقی، پاک سنی تنظیم کے صدر ملک اظہر سندیلہ، مولانا احمد بخش سندیلہ، مولانا اللہ دتہ، مولانا مشتاق احمد کارو، پاکستان مسلم لیگ (ج) کے رہنما حاجی الطاف حسین قریشی، پاکستان فکشنل مسلم لیگ کے صدر امیر الحسن جنجوعہ، پاکستان مسلم لیگ

(ن) کے رانا شریف، شیخ محمد سلیم، تاجر رہنما محمد عبداللہ عاظمی، نذیر احمد قریشی، ملک یونس، عبدالرحمان چغتائی اور سیٹھ الٹی بخش سومرو نے شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے علامہ میاں محمود الحسن نقشبندی نے کہا کہ مرتد و ملعون یوسف علی کذاب کے خلاف ٹھوس ثبوت موجود ہیں، تو حکومت اس کو سرعام پھانسی کیوں نہیں دیتی۔ انہوں نے کہا کہ عوام میں جو اشتعال پایا جا رہا ہے وہ کذاب یوسف علی کو کیفر کردار تک پہنچا کر ہی ختم کیا جاسکتا ہے اور ویسے بھی پاکستان کے آئین کے تحت توہین رسالت کا مرتکب واجب القتل ہے اور حکومت کو اس معاملہ میں اپنی آئینی ذمہ داریاں پوری کرنی چاہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت اس معاملہ میں پاکستان کے جید علماء کرام کا بورڈ بلا کر کذاب یوسف علی کے بارے میں فیصلہ کا اہتمام کرے۔ علماء کرام نے روزنامہ ”خبریں“ کے چیف ایڈیٹر فیاض شاہد کے اس جرات مندانہ اقدام کو سراہتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اس معاملے کو عوامی عدالت میں لا کر اپنی غیرت اسامی کا ثبوت دیا ہے۔ مفتی غلام مصطفیٰ رضوی نے کہا کہ نبوت کا دعویدار واجب القتل ہے اور اس بارے میں حکومت کو سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہیے۔ مولانا محمد یعقوب رضوی نے کہا کہ یوسف علی پر تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے قوانین کے تحت مقدمہ درج کر کے سرعام پھانسی دی جائے۔ مولانا طاہر نقشبندی نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ ہماری اساس ہے اور اس میں مداخلت کسی صورت میں برداشت نہیں کی جائے گی۔ میاں عامر نقشبندی نے کہا کہ اگر ویڈیو کیسٹ کی صورت میں دستاویزی شہادتوں سے یہ چیز ثابت ہوگئی ہے تو کذاب یوسف علی کو سرعام پھانسی دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس بارے میں عید قربان کے بعد جمعیت علمائے مشرق پاکستان بہت جلد اپنا آئندہ لائحہ عمل کا اعلان کرے گی اور یوسف علی کذاب کے بارے میں اپنی مذہبی ذمہ داری پوری کرنے تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ (خبریں لاہور ۱۶: اپریل ۱۹۹۷ء)

نواز شریف کو روضہ رسولؐ کے صدقے حکمرانی ملی
لیکن انہوں نے ابھی تک مذمتی بیان تک نہیں دیا
گنبد خضرا کے مکین کی ناراضگی انہیں بہت مہنگی

پڑے گی: منظور چنیوٹی، اللہ یار ارشد

چنیوٹ (تحصیل رپورٹ) ایئر بیٹل ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا منظور احمد چنیوٹی ممبر صوبائی اسمبلی مولانا اللہ یار ارشد نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایک جھوٹے مدعی نبوت یوسف کذاب کو مرتد کی شرعی سزا کے مطابق سزا نہ دی گئی تو پھر گستاخان رسولؐ کی فہرست میں مزید اضافہ ہوگا اور پھر کوئی بھی شخص سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے توہین رسالت کے جرم کا ارتکاب کرے گا۔ یوسف کی صفائی اور تحفظ دینے والے بھی توہین رسالت کے مرتکب ہوئے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت غیر ملکی دباؤ کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے محبت رسولؐ کا ثبوت دے اور یوسف کذاب کے لئے جبریتاً سزا تجویز کرے۔ انہوں نے کہا نواز شریف روضہ رسولؐ کے صدقے حکمران بنے لیکن انہوں نے یا کسی وقای یا صوبائی وزیر نے کوئی مذمتی بیان تک نہیں دیا۔ گنبد خضرا کے مکین کی ناراضگی بڑی مہنگی پڑے گی۔ سرگودھا بیورو کے مطابق ضلع بھر کی درجنوں مساجد میں نبوت کا دعویٰ کرنے والے بد بخت یوسف کذاب کے خلاف فتوے جاری کئے گئے ہیں جن میں اس رذیل شخص کو واجب القتل قرار دیا گیا اور کہا گیا کہ اگر حکومت نے اس ملعون کے خلاف رو رعایت برتی تو ملک بھر کے علماء سڑکوں پر نکل آئیں گے۔ دریں اثنا انجمن تاجران عمرچوک ٹاؤن شپ لاہور کے سینئر نائب صدر محمد سرقر از خاں نے گستاخ رسولؐ کذاب یوسف کی جانب سے اعتراف جرم پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ہے کہ اب کوئی کسریاتی نہیں رہی۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ اس شاتم رسولؐ کو ایسی سخت ترین سزا دے کہ آئندہ کسی خبیث کو اس قسم کی گستاخی سازش کرنے کی ہمت نہ ہو۔ (خبریں لاہور ۱۶: اپریل ۱۹۹۷ء)

(۵۱)

نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کی درخواست

ضمانت مسترد

”خبریں“ جان بوجھ کر معاملہ اچھال رہا ہے حالانکہ ہائی کورٹ نے منع کیا تھا: ملزم کے وکیل کی دلیل ملزم کی ڈائری اور ویڈیو سے اس کا جرم ثابت ہوتا ہے، یوسف دھوکے باز ہے: سرکاری وکیل کے دلائل کیس کی تفتیش مکمل نہیں، ملزم جسمانی رہمانڈ پر ہے اس لئے ضمانت نہیں لی جاسکتی: ایڈیشنل سیشن جج

لاہور (خبرنگار خصوصی) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج غلام مصطفیٰ شہزاد نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے یوسف کذاب کی درخواست ضمانت مسترد کر دی ہے۔ جج نے اپنے فیصلے میں کہا کہ کیس کی تفتیش مکمل نہیں اور ملزم جسمانی رہمانڈ پر ہے جس کی وجہ سے ملزم کی ضمانت خارج کی جاتی ہے۔ قبل ازیں ملزم کے وکیل اقبال محمود اعوان نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ روزنامہ ”خبریں“ جان بوجھ کر معاملے کو اچھا رہا ہے حالانکہ ہائی کورٹ نے منع کیا تھا جبکہ تفتیشی افسر نے ہائی کورٹ میں غلط بیان دے کر یوسف کا رہمانڈ لیا۔ سرکاری وکیل محمد ناظم نے مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ملزم یوسف علی کی ڈائری اور آڈیو ویڈیو کیسٹ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ملزم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ ملزم یوسف دھوکے باز ہے اور اس سلسلے میں لاکھوں روپے بھی لوگوں سے ہڈے ہیں اور یہ کہا ہے کہ میں حضرت محمدؐ کی شبیہ ہوں جو کہ واضح طور پر کفر ہے۔ اس لئے اس کی ضمانت نہ لی جائے۔ (خبریں لاہور: ۱۷ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کو بے نقاب کر کے ”خبریں“ نے بھی جہاد کیا:
شباب ملی کا خراج تحسین

لاہور (فورم رپورٹ) شباب ملی کے رہنماؤں نے ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے اور یوسف کذاب جیسے فتنے کو بے نقاب کرنے پر روزنامہ ”خبریں“ کے چیف ایڈیٹر ضیا شاہد اور تمام کارکنوں کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ شباب ملی کے رہنماؤں نے کہا کہ ”خبریں“ کا کردار صحافت کے علاوہ پاکستان اور اسلامی تاریخ میں یادگار ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ”خبریں“ نے یوسف کذاب کے بارے میں تمام ثبوت منظر عام پر لا کر ایسا کارنامہ انجام دیا ہے جو تحفظ ختم نبوت کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ (خبریں لاہور: ۱۷ اپریل ۱۹۹۷ء)

توہین رسالت پر نواز شریف خاموش کیوں ہیں؟

شباب ملی کا سوال

وزیراعظم بیوہ کی زمین سے قبضہ چھڑوانے کے لئے فوری کارروائی کا حکم دیتے ہیں لیکن اب انہیں کیا ہوا حکومت عاشقان رسولؐ کا امتحان نہ لے لے اور تفتیش جلد مکمل کر کے یوسف کو شریعت کے مطابق سزا دے یوسف کو باہر بھگانے والے کو بھی توہین رسالت کی سزا دیں گے، شباب ملی کے عہدیداروں کا برٹی فورم میں خطاب

لاہور (فورم رپورٹ) شباب ملی کے نوجوان رہنماؤں نے کہا ہے کہ حکومت یوسف کذاب کے معاملے میں عاشقان رسولؐ کے ممبر کا امتحان نہ لے لے اور فوری طور پر تفتیش مکمل کر کے عدالت کے ذریعے جلد از حد اسے شریعت کے مطابق سزا دی جائے۔ ان خیالات کا اظہار شباب ملی کے عہدیداروں نے روزنامہ ”خبریں“ کے برٹی فورم میں کیا۔ شباب ملی لاہور کے صدر شاہد بلال نے کہا ظلم کے

ملزم خود اعتراف اور اس کا وکیل عدالت میں تردید کرتا ہے: اسماعیل شجاع آبادی

لاہور (شاف رپورٹر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما اور یوسف کذاب کیس کے مدعی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ گستاخ رسولؐ کی سزا صرف موت ہے جسے معاف کرنے کا کسی کو اختیار نہیں۔ کذاب یوسف کے اعتراف پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ بیان ”عذر گناہ بدتر از گناہ“ کے مترادف ہے۔ کذاب خود تو اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے لیکن اس کا وکیل ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت میں جرم کے اعتراف سے انکار کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مذکور کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے بھرپور قانونی جنگ لڑے گی۔ ”خبریں“ یورو سرگودھا کے مطابق کذاب یوسف کی گستاخی رسولؐ کے خلاف مختلف مکتبہ فکر کے ڈیڑھ سو سے زائد علماء کا ایک خصوصی احتجاجی اجلاس گزشتہ روز مولانا احمد معید ہاشمی کی صدارت میں ہوا جس میں ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا ہے کہ کذاب یوسف کو جہنم تک سزا دی جائے تاکہ اس کا شر دیکھ کر آئندہ کسی ملعون کو ایسا کرنے کی جرات نہ ہو۔ (خبریں لاہور: ۱۷ اپریل ۱۹۹۷ء)

حکومت جان بوجھ کر مسئلے کو طول دے رہی ہے
کیسٹوں کے بعد کسی اور ثبوت کی ضرورت نہیں
ملتان کے علماء کا احتجاج

خلاف مظلوم کا ساتھ دینے کا شور پیدا کرنا ہمارا بنیادی مقصد ہے کیونکہ حکمرانوں، اداروں یا افراد کی جانب سے ظلم اور زیادتی کے خلاف ڈٹ جانا ہم سب کا اسلامی اور ملی فریضہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعہ کی چھٹی اور آٹھویں ترمیم کے خاتمے اور کپٹ افسروں کو معطل کرنے کے لئے موجودہ حکومت نے بڑی سرگرمی دکھائی، لیکن خلافت راشدہ کا نظام لانے کے لئے ابھی تک کوئی عملی اقدام نہیں اٹھایا گیا، حالانکہ وزیراعظم نواز شریف نے انتخابات میں خلاف راشدہ کا نظام ماکر مسائل کو حل کرنے کا نعرہ لگایا تھا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ یوسف کذاب کے خلاف وفاقی شرعی عدالت میں فوری طور پر مقدمہ چلایا جائے، ورنہ لوگ نبوت کے بھوٹے دعویدار کو خود کیفر کردار تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ حنا جیلانی اور عاصمہ جگتیر ”دستک“ کو فوراً سماجی مفاد میں بند کر دیں۔ شہاب ملی لاہور کے ڈپٹی سیکرٹری محمد معاویہ اور انچارج میڈیا سہیل محمد اظہر نعیم نے کہا شہاب ملی کے کارکن برائی کے خلاف ہر اول دستے کا کردار ادا کرتے ہوئے ہر فساد کام کو روکیں گے۔ ”دستک“ کی انتظامیہ نے توہین رسالت کیس کے ایک کردار اقبال مسیح کو بیرون ملک بھجوانے، پاکستان میں چائلڈ لیبر کے حوالے سے پراپیگنڈہ کیا اور عاصمہ ارشد لو میرج کیس کی سرپرستی کی، ایسے لوگوں کا عوامی سطح پر ہی نہیں عدالتی سطح پر بھی احتساب ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کسی سے زیادتی اور کسی بیوہ کی زمین سے قبضے پر وزیراعظم کی طرف سے فوری کارروائی کا حکم دیا جاتا ہے۔ لیکن یوسف کذاب کے معاملہ میں وزیراعظم میاں نواز شریف نے معنی خیز خاموشی کیوں اختیار کر رکھی ہے۔ شہاب ملی کے راہنماؤں عبدالرحمن فیض، طاہر شاہ نے کہا کہ جس کسی نے بھی یوسف کذاب کو ملک سے فرار کروایا، ہم اسے بھی وہی سزا دیں گے جس کا مستحق یوسف کذاب ہے۔ عامر نواز خاں کہانی اور رانا ناظم جاوید نے کہا کہ موجودہ حکمرانوں کو عدل و انصاف پر مبنی نظام قائم کرنا چاہیے۔ صرف امریکہ کو خوش کرنے کے لئے جمعہ کی چھٹی ختم کر کے یہ نہ سمجھ میں کہ ان کا کام ختم ہو گیا ہے۔ (خبریں لاہور: ۱۷ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کا اعتراف جرم ”عذر گناہ بدتر از گناہ ہے“

ملتان (رپورنگٹ ایکسپریس) بزم فکر اسلام کے سربراہ مولانا خادمؒ مجلس دعوت الحق کے سربراہ پیرزادہ سیف اللہ جالندھریؒ ایئر نیٹل ویلفیئر فرنٹ کے چیف آرگنائزر محمد اشرف بھٹی اور جمعیت علماء اسلام (س) کے ڈویژنل سیکرٹری علامہ عطا اللہ قادری نے ”خبریں“ کے دفتر آکر تحریری بیان دیتے ہوئے کذاب یوسف علی کے دعویٰ نبوت کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ پندرہویں صدی کے ایک فاجر العقل نے عاشقانِ رسولؐ کی غیرت کو لٹکا رہا ہے لیکن حکومت جان بوجھ کر اس مسئلہ کو طول دے رہی ہے۔ کیسٹوں اور تحریری ثبوت کے بعد کسی اور ثبوت کی ضرورت نہیں ہے اور یوسف علی مردود کو سرعام سخت سے سخت سزا نہ دی گئی تو عوام کو سڑکوں پر آنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ (خبریں لاہور: ۱۷ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۵۲)

یوسف کو سرعام پھانسی دی جائے نماز عید کے اجتماعات میں مطالبہ

آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر ملک بھر کی مساجد میں یوسف کے مسئلہ پر حکومت کی خاموشی پر تشویش کا اظہار یوسف کے خلاف کیس کی سماعت کے لئے ہائی کورٹ کا فل بئج بنایا جائے جھوٹے نبی کو ملک سے فرار کروایا گیا تو زبردست تحریک چلائی جائے گی: علماء

لاہور (شائف رپورٹر خصوصی رپورٹر) آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر ملک بھر میں عید الاضحیٰ کی نماز کے اجتماعات میں علماء نے نبوت کے

جھوٹے دعویٰ دار یوسف علی کو فوری طور پر سرعام پھانسی دینے کا مطالبہ کیا۔ عید اور جمعہ المبارک کے اجتماعات میں یوسف کذاب کے مسئلہ پر حکومت کی خاموشی پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور کہا گیا کہ حکومت اس مسئلہ پر واضح پالیسی کا اعلان کر کے لوگوں کا اضطراب دور کرے۔ یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ یوسف کذاب کیس کی سماعت کے لئے ہائی کورٹ کا فل بئج تشکیل دیا جائے جو روزانہ سماعت کرے۔ علماء نے کہا کہ اگر یوسف کو ملک سے فرار کروایا گیا تو اس کے خلاف زبردست تحریک چلائی جائے گی۔ (خبریں لاہور: ۲۱ اپریل ۱۹۹۷ء)

جھوٹے نبی نے چیلوں کو اپنی تقاریر اور ریکارڈ ضائع کرنے کا حکم دے دیا

ابو جہل کے چیلے مولوی میرے خلاف ہو چکے ہیں، زندگی کو خطرہ ہے، اپنی حفاظت کریں، حوالات سے پیغام لوگ ملک بھر سے یوسف کے پیچھے نماز عید ادا کرنے آتے تھے، اس کی قید پر خوش ہوں: کراچی کا شہری

لاہور (کراٹمز رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویٰ دار ابوالحسنین یوسف علی نے تھانہ مسلم ٹاؤن کی حوالات سے اپنے چیلوں اور پیرو کاروں کو پیغام بھجوایا ہے کہ ان کے پاس اس کی تصدیق یا کسی بھی قسم کا کوئی ریکارڈ ہے تو وہ اس کو ضائع کر دیں یا کسی محفوظ جگہ منتقل کر دیں اور اس کی طرف سے لکھے گئے خطوط بھی چھپا لیں تاکہ کوئی ان کی بنیاد پر اسے مصیبت میں مبتلا نہ کر سکے۔ اپنے پیغام میں یوسف نے کہا کہ ابو جہل کے چیلے مولوی حضرات اس کے خلاف ہو چکے ہیں اور اس کی زندگی خطرے میں ہے اس لئے آپ لوگ اپنی حفاظت کریں۔ یوسف نے کراچی میں اپنے چیف چیلے عبدالواحد خان کو بھی پیغام بھجوایا ہے کہ وہ بھی تمام کاغذات اور ویڈیو کیسٹس ضائع کر دیں کراچی کے ایک نجی کو بھی پیغام دیا ہے کہ وہ کچھ

عرصہ کے لئے گوشہ نشینی اختیار کر لے۔ کلکشن کراچی گاہ نجوی ابوالحسنین یوسف علی کا دست راست بتایا جاتا ہے اور متعدد خواتین کو درغلا کر یوسف کی شان میں قیدیے گا کر اس کے چنگل میں پھنسانے میں اس جہی نجوی کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔ کراچی کے ایک شخص نے ”خبریں“ کو بتایا کہ اس کے لئے یہ بات خوشی کی ہے کہ جس شخص کے پیچھے گزشتہ سال ہوگ نماز عید اور کرنے پشاور، راولپنڈی اور کراچی سے ملتان روڈ پر بیت الرضا تے تھے وہ اس عید پر اس بد بخت کو سلاخوں کے پیچھے دیکھ رہے ہیں۔ (خبریں لاہور ۲۱: اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف علی کا مزید دو روزہ ریمانڈ کل عدالت میں پیش کیا جائے گا

لاہور (سٹاف رپورٹر) ڈیوٹی مجسٹریٹ ماڈل ٹاؤن نے نبوت کے جھوٹے دعویدار اور قرآنی آیات کی بے حرمتی کرنے والے ابوالحسنین محمد یوسف علی کا مزید دو روزہ ریمانڈ دے دیا ہے۔ جسمانی ریمانڈ کی درخواست تھانہ ملت پارک پولیس کی طرف سے دی گئی تھی اور عدالت کو بتایا گیا تھا کہ ملزم سے ابھی تک بہت کچھ برآمد کرنا اور معصومات حاصل کرنا باقی ہیں۔ اب یوسف علی کو منگل کے روز ماڈل ٹاؤن میں علاقہ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ (خبریں لاہور ۲۱: اپریل ۱۹۹۷ء)

وزیراعظم اور وزیراعلیٰ اللہ کے گھر میں وعدہ کریں کہ یوسف کو سزا دیں گے، بادشاہی مسجد میں نماز عید کے دوران شہری کی تقریر

لاہور (سٹاف رپورٹر) بادشاہی مسجد میں عید کی نماز کے دوران اس وقت خاموشی چھا گئی جب درمیانی صفوں سے ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا اور یہ کہتے ہوئے کہ وزیراعظم اور وزیراعلیٰ اگلی صفوں میں ہیں اس نے بلند آواز میں کہا کہ وزیراعظم اور وزیراعلیٰ اللہ کے گھر میں بیٹھ کر وعدہ کریں کہ وہ توہین رسالت کے مرتکب شخص کو سزا دیں گے اور غریب عوام پر منگائی کے بوجھ کو کم کرنے کے لئے اپنے وعدوں پر پورا اتریں گے۔ (خبریں لاہور ۲۱: اپریل ۱۹۹۷ء)

(۵۳)

یوسف کے خلاف تفتیش مکمل، اپنے حجرے کو غار حرا قرار دیتا تھا: لوگوں کے بیانات

تھانہ ملت پارک کے ایس ایچ او نے کراچی میں لوگوں کے بیانات قلمبند کئے، اس نے مختلف افراد سے رسول خدا کے دیدار کے نام پر لاکھوں روپے بٹورے یوسف نے درجنوں گھرباہ کئے، وہ جس گھر میں قیام کرتا اپنے لئے کمرہ مخصوص کروالیتا بیٹی کو باپ اور شوہر کو بیوی سے لڑا دیتا تھا

لاہور (کرائمز رپورٹر) ملت پارک پولیس نے نبوت کے جھوٹے دعویدار اور خود کو ”نعمت باللہ“ محمد کہہ کر لوگوں کو دیدار کروانے والے ابوالحسنین محمد یوسف علی کے خلاف پولیس نے تفتیش مکمل کر لی ہے اور لاہور کے علاقہ کراچی سے تعلق رکھنے والے متعدد افراد کے بیانات قلمبند کر کے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایس پی صدر

مہاجر ہمسری ہدایت پر تھنہ ملت پارک کے ایس ایچ او ملک خوشی محمد دو روز کے لئے کراچی گئے جہاں انہوں نے کذاب کا باضابطہ دیدار کرنے والے خواتین و حضرات سے ان کے بیانات قلمبند کئے اور اپنی تفتیش مکمل کر کے ایس پی صدر کو آگاہ کر دیا۔ کراچی کے متعدد افراد نے بتایا کہ یہ شخص اول درجے کا لختی ہے اور اس نے توہین رسالت کے علاوہ قرآنی آیات اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی توہین کی ہے اور مختلف افراد سے ماکھوں روپے رسول خدا کے دیدار کے لئے حاصل کئے ہیں۔ درجنوں لوگوں کو جاہ کیا ہے۔ بیوی کو شوہر سے، بیٹی کو باپ سے اور بہن کو بھائی سے جدا کیا۔ لوگوں کے گھروں میں داخل ہو کر لڑائی کر دئی۔ اس بد بخت کے بارے میں لوگوں نے مزید بتایا کہ جس گھر میں بھی جاتا وہاں اپنے لئے ایک کمرہ خاص تیار کر دیتا پھر اس کو نعوذ باللہ "قار حرا" کا درجہ دیتا اور بعض اوقات اس کمرے کا مقام "قار حرا" سے بھی بلند قرار دے دیتا۔ (خبریں لاہور: ۲۲ اپریل ۱۹۹۷ء)

طیبہ یوسف کی رٹ پر سماعت ۲۸ اپریل تک ملتوی

لاہور (خبر نگار سے) لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس خالد پاں خواجہ نے توہین رسالت کے مبینہ مزم یوسف کی بیوی طیبہ یوسف کی رٹ کی سماعت ۲۸ اپریل تک ملتوی کر دی۔ درخواست گزار نے اپنی درخواست میں موقف اختیار کیا ہے کہ لاہور ہائی کورٹ میں مقدمہ زیر سماعت ہونے کے باوجود روزنامہ "خبریں" یوسف کے خلاف بڑے سخت الفاظ میں خبریں شائع کرتا رہا ہے جو کہ توہین عدالت کے ذمے میں آتا ہے لہذا روزنامہ "خبریں" کے چیف ایڈیٹر ضیا شاہد اور موانا اسماعیل شجاع آبادی کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی کی جائے۔ (خبریں لاہور: ۲۲ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۵۴)

عدالت نے یوسف کا مزید دو دن کا جسمانی ریمانڈ دیدیا
مزم یوسف ہوائیات سے نکلا تو رومال سے منہ چھپا لیا، جائزہ لینے کے

بعد گاڑی میں بیٹھا

لاہور (سٹاف رپورٹر) ماڈل ٹاؤن پکھری کے مجسٹریٹ عبد المجید سگو نے نبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین محمد یوسف علی کا مزید دو روزہ جسمانی ریمانڈ دے دیا ہے۔ اب اسے جمعرات کے روز ماڈل ٹاؤن پکھری میں پیش کیا جائے گا۔ ابوالحسنین یوسف علی کو مسلم ٹاؤن تھنہ سے ہتھکڑی لگا کر حوالات سے باہر لے جایا گیا تو اس نے ایک بڑے سائز کے سفید رومال سے اپنا چہرہ مکمل طور پر چھپا لیا اور رومال کی اوٹ سے ارد گرد دیکھ کر چہرے کو ڈھانپا اور گاڑی میں بیٹھ گیا عدالت میں ابوالحسنین یوسف علی سر جھکائے ایک کونے میں کھڑا رہا۔ اس کی وکالت کرتے ہوئے مدعی وکیل صفائی نے موقف اختیار کیا کہ اس کے موکل کے خلاف تمام الزامات غلط ہیں۔ انہوں نے عدالت کے رو برو موقف اختیار کیا کہ عدالت ۱۳ دن سے زیادہ ریمانڈ نہیں دے سکتی۔ اس لئے مزم کو جوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیج دیا جائے۔ اس موقع پر سرکاری وکیل محمد یعقوب طور نے موقف اختیار کیا کہ ابھی تک متنازعہ ویڈیو اور آڈیو کیسٹ برآمد نہیں ہو سکیں لہذا مزید ریمانڈ دیا جائے جس پر فاضل عدالت نے مزم کا مزید جسمانی ریمانڈ دے دیا۔ اب ابوالحسنین یوسف علی کو دوبارہ ۲۳ اپریل کو عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ (خبریں لاہور: ۲۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۵۵)

یوسف علی کے خلاف تحقیقات جاری ہیں توہین
رسالت برداشت نہیں کی جاسکتی: فضل کریم

حکومت حالات سے باخبر ہے اور اپنی ذمہ داری پوری کر رہی ہے، جو بھی شان رسالت میں گستاخی جیسے سنگین جرم کا مرتکب ہوگا، سزا سے نہیں بچے گا یوسف علی جھوٹا مدعی نبوت ہے، کیسیس اور اس کی

تحریریں موجود ہیں، شبہ کی کوئی گنجائش نہیں، حکومت امن برباد ہونے سے پہلے نوٹس لے: علامہ زبیر احمد ظہیر معاملہ نازک ہے، شریعت کورٹ سے رائے لی جائے: مولانا شبیر احمد ہاشمی، کارروائی ہو رہی ہے، ڈویژنل امن کمیٹی کے اجلاس میں وزیر اوقاف کی یقین دہانی یوسف علی کذاب ہے، علماء کرام نے کیسٹیں دیکھ کر توہین رسالت کا مرتکب قرار دیا ہے، میرے لئے فیصلہ سے اختلاف ممکن نہیں: مولانا عبد القادر آزاد

لاہور (سٹی رپورٹر) صوبائی وزیر اوقاف صاحبزادہ فضل کریم نے کہا ہے کہ شان رسالت میں گستاخی کسی قیمت پر برداشت نہیں کی جاسکتی۔ جو بھی اس سنگین جرم کا مرتکب ہوگا، اسے قانون کے مطابق سخت سزا دی جائے گی۔ انہوں نے بدھ کو ٹاؤن ہاؤس میں ڈویژنل امن کمیٹی لاہور سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ابوالحسنین یوسف علی کے خلاف تحقیقات کی جارہی ہیں۔ اگر اس کے خلاف توہین رسالت کا جرم ثابت ہو گیا تو وہ سزا سے نہیں بچ سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس مسئلہ سے بے خبر نہیں ہے بلکہ اپنی ذمہ داری پوری کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اسلامی مملکت ہے، اس میں اس قسم کی حرکتیں برداشت نہیں کی جاسکتی۔ قبل ازیں مرکزی رہنما جماعت اہل حدیث علامہ زبیر احمد ظہیر نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اوقاف صاحبزادہ فضل کریم کی توجہ یوسف علی کی طرف دلائی اور کہا کہ اس نے شان رسالت صحابہ کرام اور خاتونِ جنت کی شان میں گستاخی کی ہے۔ اس کی تحریریں اور کیسٹیں موجود ہیں جنہیں دیکھا جاسکتا ہے۔ یوسف علی جھوٹا مدعی نبوت ہے۔ اس سے پہلے کہ اس مسئلہ پر فساد برپا ہو اور ملکی امن خطرے میں پڑ جائے، حکومت اس مسئلہ کا فوری نوٹس لے اور یوسف علی کو سزا دے کیونکہ یوسف علی نے جو کچھ کہا ہے اسے کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ مولانا شبیر احمد ہاشمی نے بھی اس مسئلہ پر اظہار خیال اور کہا کہ کل جماعتی کانفرنس میں بھی یہ مسئلہ

زیر بحث آیا تھا۔ انہوں نے تجویز کیا کہ اس بارے میں شریعت کورٹ کے ججوں سے رائے لی جانی چاہیے اجلاس میں محرم الحرام کے دوران فرتہ وارانہ ہم آہنگی برقرار رکھنے کے لئے مختلف تجاویز کا جائزہ لیا گیا۔ لاہور، قصور اور کاٹھہ اور شیخوپورہ کے تمام مکتب فکر کے علماء نے خیالات کا اظہار کیا جن میں مولانا عبد القادر آزاد، پیر کبیر علی شاہ سجادہ نشین چورہ شریف، مولانا سیف الدین سیف، مولانا محمد حسین اعوان، حیدر علی مرزا، مولانا شمس الزمان قادری، محبوب علی خٹمی بھی شامل تھے۔ کشتن لاہور، چاروں اضلاع کے ڈپٹی کمشنر اور دوسرے افسران موجود تھے۔ محرم الحرام کے دوران امن و امان برقرار رکھنے کے لئے صاحبزادہ فضل کریم نے علماء کرام سے تعاون کی اپیل کی۔ دریں اثناء بادشاہی مسجد کے خطیب سید محمد عبد القادر آزاد نے ایک بیان میں کہا ہے کہ وہ ۲۷ علماء کرام کے متفقہ فیصلہ سے اتفاق کرتے ہیں کہ یوسف علی کذاب ہے اور وہ توہین رسالت کا مرتکب ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے لئے جید علماء کرام کے فیصلہ سے اختلاف ممکن نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو اس بارے میں فوری کارروائی کرنی چاہیے۔ (خبریں ۲۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۵۶)

کذاب یوسف پر زمین تنگ جیلوں نے بھی قبول نہیں کیا واپس تھانے لانا پڑا

محسٹریٹ نے جوڈیشل ریمانڈ پر بھیجا تو لاہور کی دونوں جیلوں نے جھوٹے مدعی نبوت کو رکھنے سے انکار کر دیا، دوبارہ تھانے کی حوالت میں بند کر دیا گیا جیل میں مختلف مذہبی تنظیموں کے لوگ قید ہیں، یوسف کو رکھنا اس کی زندگی کے لئے خطرناک ہے، کوٹ لکھیت جیل، روپکا ہمارے نام نہیں واپس لے جائیں، کیمپ جیل

لاہور (سٹاف رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین یوسف علی کو ماڈل ٹاؤن پکھری کے بمسٹریٹ چودھری عبدالوکیل نے جوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیج دیا مگر لاہور کی دونوں جیلوں نے یوسف علی کو وصول کرنے سے انکار کر دیا جس پر پولیس نے دوبارہ یوسف علی کو راپداری پر تھانہ مسلم ٹاؤن کی حوالت میں بند کر دیا۔ تھانہ ملت پارک کے ایس ایچ او ملک خوشی محمد یوسف علی کو لے کر کوٹ لکھنیت جیل گئے تو جیل حکام نے انہیں لینے سے انکار کر دیا اور موقف اختیار کیا کہ جیل میں مختلف مذہبی تنظیموں کے لوگ قید ہیں اور ویسے بھی نبوت کے جھوٹے دعویدار کو اس جیل میں رکھنا اس کی زندگی کے لئے خطرناک ہے جس کی وجہ سے اسے کیمپ جیل منتقل کیا جائے۔ ملت پارک پولیس محمد یوسف کو لے کر کیمپ جیل لاہور گئی تو جیل حکام نے کہا کہ روٹکار کیمپ جیل کے نام نہیں اس لئے وہ اسے وصول نہیں کر سکتے۔ کیمپ جیل حکام نے بھی یہی موقف اختیار کیا کہ جیل میں مذہبی عناصر قید ہیں اس لئے وہ اسے قید میں نہیں رکھ سکتے جس پر پولیس نے راپداری پر محمد یوسف کو مسلم ٹاؤن تھانے کی حوالت میں بند کر دیا۔ (خبریں لاہور: ۲۵ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف علی منکر ختم نبوت ہے اس کا اہل تشیع سے کوئی تعلق نہیں: مشتاق حسین جعفری

وزیر اوقاف صاحبزادہ فضل کریم کی زیر صدارت اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے اجلاس میں یوسف علی کا مسئلہ زیر بحث آگیا، مختلف علماء کرام کا اظہار خیال معاملے کی چھان بین کے لئے علماء کرام کا بورڈ بنا دیا جائے، مولانا شبیر احمد ہاشمی کی تجویز، اجلاس میں کسی نے بھی اس تجویز کی حمایت نہ کی منکر ختم نبوت یوسف علی کی جو بھی حمایت کریگا

اس کے خلاف بھی تحریک چلائیں گے، توقع ہے حکومت تحفظ ختم نبوت کے لئے ذمہ داریاں پوری کرے گی: علامہ زبیر احمد

لاہور (سٹاف رپورٹر) ایوان اوقاف میں اتحاد بین المسلمین کمیٹی پنجاب کے اجلاس کے دوران جھوٹے مدعی نبوت کذاب یوسف علی کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ اجلاس کی صدارت صوبائی وزیر اوقاف صاحبزادہ فضل کریم کر رہے تھے اور اس میں پنجاب بھر سے آنے والے جید علماء کرام، مذہبی جماعتوں کے سربراہ اور اعلیٰ صوبائی حکام موجود تھے۔ تحریک حقوق جعفریہ پاکستان کے سربراہ علامہ مشتاق حسین جعفری نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں پتہ چلا ہے کہ یوسف علی اپنا تعلق اہل تشیع سے ظاہر کر رہا ہے۔ میں اس بات کی سختی کے ساتھ تردید کرتا ہوں کہ اس کا ہمارے مسلک سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوسف علی گستاخ رسول ہے، منکر ختم نبوت ہے، اسے سخت ترین سزا دی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا منکر خواہ کسی بھی مسلک اور فرقہ سے تعلق رکھتا ہو عین ملعون اور کذاب ہے۔ ختم نبوت سے جو بھی غداری کرے گا شیعہ حضرات اسے سزا دلوانے کی ہر تحریک کا ساتھ دیں گے۔ اجلاس میں پنجاب بھر سے آنے والے شیعہ علماء کرام موجود تھے، سب نے علامہ مشتاق حسین جعفری کے خیانات کی تعریف کی اور منکر ختم نبوت یوسف علی پر لعنت بھیجتے رہے۔ بے یو پی کے مولانا شبیر احمد ہاشمی نے پھر تجویز پیش کی کہ جید علماء کرام کا ایک بورڈ بنا دیا جائے جو اس بارے میں فیصلہ کرے لیکن اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا گیا۔ مرکزی جماعت اہلحدیث کے امیر علامہ زبیر احمد ظہیر نے اعلان کیا کہ یوسف علی منکر ختم نبوت کی جو بھی حمایت کرے گا ہم اس کے خلاف بھی تحریک چلائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے مسئلہ پر کوئی مسلمان سودے بازی کر سکتا ہے اور نہ ہی مصیحت سے کام لے سکتا ہے۔ جو بھی ختم نبوت سے غداری کرے گا اسے سزا دلوائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ یوسف علی کا معاملہ عدالت میں ہے، ہمارا مطالبہ ہے کہ اس کیس کا فیصلہ جلد از جلد کیا جائے تاکہ ملکی فضا خراب نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی وزیر اوقاف نے ڈویژنل امن کمیٹی کے اجلاس میں بدھ کو اس بارے میں جو بیان دیا تھا

ہم اس سے پوری طرح مطمئن ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ حکومت تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرے گی۔ (خبریں لاہور: ۲۵ اپریل ۱۹۹۷ء)

میرا کوئی مسلک نہیں، سب کچھ عدالت میں کہوں گا،
یوسف کا ایس پی کو بیان دینے سے انکار

لاہور (شائف رپورٹر) میں جو کچھ کہوں گا عدالت میں کہوں گا، فی الحقیقت میں کوئی بیان نہیں دینا چاہتا۔ یہ باتیں نبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین محمد یوسف علی نے ایس پی صدر سرکل میجر مبشر اللہ کے رویہ کیوں۔ یوسف علی نے کہا کہ اس کا کوئی مسلک نہیں اور وہ صرف مسلمان ہے، اس کے علاوہ وہ نہ کوئی بیان دینا چاہتا ہے اور نہ ہی الزامات کی وضاحت کرنا چاہتا ہے۔ جس پر ایس پی صدر نے اسے ماڈل ٹاؤن پکڑی بھجوا دیا۔ (خبریں لاہور: ۲۵ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۵۷)

یوسف کذاب لاہور میں خوار، آئی جی نے ساہیوال
جیل بھیج دیا

عدالت سے کیمپ جیل کی رو بکار بنوائی تو انہوں نے بھی رکھنے سے انکار کر دیا، ملزم یوسف کو کہاں رکھنا ہے؟ فیصلہ کیا جائے، پولیس کا اعلیٰ حکام سے سوال انتظامیہ نے آئی جی پنجاب سے بات کی جنہوں نے آئی جی جیل خانہ جات سے مشورے کے بعد ساہیوال جیل کے لئے کلیرنس دیا، رات کو پولیس کی جان چھوٹی

لاہور (شائف رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کو کیمپ جیل لاہور میں بھی امان نہ ملی اور جیل انتظامیہ نے اندیشہ نقص امن کے تحت اسے خطرناک قرار دیتے ہوئے جیل میں داخل کرنے سے انکار کیا۔ ملت پارک پولیس کے ایس ایچ او گزشتہ روز ماڈل ٹاؤن پکڑی گئے جہاں انہوں نے مقامی مجسٹریٹ کی عدالت میں بتایا کہ کوٹ نکھیت جیل حکام نے یوسف علی کو جیل میں داخلہ دینے سے انکار کر دیا ہے، جس پر عدالت نے کیمپ جیل کے حکام کے نام رو بکار بتا دی۔ پولیس نے یوسف علی کو بے کر کیمپ جیل کے حکام سے رابطہ کیا تو انہوں نے بھی موقف اختیار کیا۔ کہ ملزم خطرناک قیدی ہے اور گستاخ رسوں ہے اس لئے اس کا دوسرے قیدیوں کے درمیان رہنا نہ صرف اس کی زندگی کے لئے بلکہ جیل کے امن و امان کے لئے بھی خطرناک ہے۔ ایس ایچ او ملت پارک ملک خوشی محمد نے اس صورت حال پر ایس پی صدر سرکل میجر مبشر اللہ کو آگاہ کیا جنہوں نے ایس ایس پی اور ڈپٹی کمشنر کو تحریری طور پر بتایا کہ لاہور کی دونوں جیلیں یوسف علی کو رکھنے سے انکاری ہیں اس لئے یوسف علی کے بارے میں فیصلہ کیا جائے کہ اسے کہاں رکھا جائے۔ بعد ازاں انتظامیہ نے آئی جی پنجاب کو صورت بتائی جنہوں نے آئی جی جیل خانہ جات کو لاہور کی جیلوں کے انکار سے پیدا ہونے والا مسئلہ حل کرنے کے لئے کہا، جس پر آئی جی جیل نے ساہیوال جیل کے حکام سے رابطہ کر کے ان کی کلیرنس لی۔ پولیس رات گئے یوسف علی کو ساہیوال لے گئی۔ (خبریں لاہور: ۲۶ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۵۸)

یوسف کذاب کیس کا فیصلہ فوری سنایا جائے: عالمی
مجلس تحفظ ختم نبوت

ہائی کورٹ کا فل بچ تشکیل دے کر روزانہ سماعت کی جائے، دہشت

گرووں کو کڑی سزا دی جائے

ملتان (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا اجلاس مولانا عزیز الرحمن جالندھری کی صدارت میں ہوا۔ جس میں مولانا اللہ وسایہ، مولانا خدا بخش ملتان، مولانا بشیر احمد، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا جمال اللہ، الحسینی بنوں، عاقل، مولانا راشد درانی مفتی حفیظ الرحمن ٹنڈو آدم، مولانا محمد نذر عثمانی حیدر آباد، مولانا محمد اشرف کراچی، مولانا محمد علی صدیقی کوئٹہ، مولانا محمد اسحاق بہاولپور، مولانا عبدالعزیز بہاولپور، مولانا عبدالفتاح رحمت ساہیوال، مولانا عبدالرزاق مجاہد اوکاڑہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی لاہور، حافظ محمد ثاقب، مولانا قیصر اللہ اختر گوہر انوالہ، مولانا غلام حسین جھنگ، قاضی احسان احمد ربوہ، غلامہ اورنگ زیب اعوان اسلام آباد اور سید ممتاز الحسن گیلانی فیصل آباد سمیت کئی علماء شریک ہوئے۔ اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ یوسف کذاب کیس کی سماعت کے لئے عدالت عالیہ کا فل پنچ تشکیل دیا جائے۔ جو روزانہ سماعت کر کے کیس کا فوراً فیصلہ سنائے۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں سے متعلق پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ میں احمدی لکھنے کا سرکلر واپس لیا جائے۔ نیز اجلاس میں بڑھتی ہوئی فرقہ وارانہ دہشت گردی کی مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ فرقہ وارانہ دہشت گردی میں ملوث تخریب کاروں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ (خبریں لاہور ۲۷ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۵۹)

یوسف کو ساہیوال جیل میں چھپا دیا گیا قیدیوں میں بے

چینی، شہریوں کا احتجاج

یوسف علی کو انتہائی سخت نگرانی کی چکی میں رکھا گیا، جیل حکام کی

نہندیں حرام، اعلیٰ حکام سے منکر ختم نبوت کو کسی دوسری جگہ منتقل کرنے کی اپیلیں جیل حکام صحافیوں سے چھپتے پھر رہے ہیں، مذہبی رہنماؤں کی طرف سے ملعون کو ساہیوال منتقل کرنے پر غم و غصہ کا اظہار، قتل کا حکم جاری کرنے کی اپیل

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف کو سنٹرل جیل ساہیوال نے قیوں کر لیا ہے۔ اس کو انتہائی نگہداشت کی چکی میں زبردست پہرے میں رکھا ہوا ہے۔ جیل میں سپاہ صحابہ کے نظریہ کارکنوں اور رہنماؤں کو یوسف کذاب کی آمد کا پتا نہیں چل سکا۔ کذاب یوسف کو لاہور کی دونوں جیلوں نے قیوں نہیں کیا تھا جس پر پولیس نے دوبارہ کذاب یوسف کو لے جا کر تھانہ میں بند کر دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب نے انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات سے درخواست کی کہ کذاب یوسف کو سنٹرل جیل ساہیوال میں رکھنے کے احکامات جاری کئے جائیں۔ آئی جی جیل خانہ جات نے سنٹرل جیل ساہیوال کے حکام کو حکم نامہ جاری کر دیا کہ پولیس جب بھی کذاب یوسف کو جیل لے کر آئیں تو اسے وصول کر لیں۔ جیل سپرنٹنڈنٹ غلام سرور کا تبادلہ ماہور ہو چکا ہے اور وہ چارج چھوڑ کر جا چکے تھے۔ جس وقت کذاب یوسف کو ساہیوال لایا گیا اس وقت تک نئے سپرنٹنڈنٹ جیل فاروق نذیر نے چارج نہیں لیا تھا۔ ماہور پولیس کی بھاری نفری کے ہمراہ کذاب یوسف کو گزشتہ روز تین بج کر پندرہ منٹ پر سنٹرل جیل ساہیوال میں وصول کیا گیا۔ جیل کے عملہ کو پہلے سے ہی الرٹ کر دیا گیا تھا۔ جیل حکام نے عام ملازمین کو بھی اس کی اطلاع نہیں ہونے دی کہ علی الصبح کس کو مایا گیا ہے۔ روزنامہ "خبریں" نے جب جیل حکام سے رابطہ کیا تو سپرنٹنڈنٹ جیل فاروق نذیر لاہور جا چکے تھے۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ چودھری ظہیر کو جیل کے مین گیٹ پر اس سلسلہ میں بات چیت کے سنے ردکنے کی کوشش کی گئی تو وہ تیزی سے موٹر سائیکل سمیت جیل کے مین گیٹ کے اندر چلے گئے۔ سنٹرل جیل ساہیوال نے آج تک کسی بھی نظریہ قیدی یا ملزم کو جیل میں رکھنے سے انکار نہیں کیا۔ اس جیل میں

سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم سمیت بڑے بڑے لوگ بھی رہ چکے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جیل حکام کذاب یوسف کو ساہیوال سے نکل کرنے کے لئے بار بار اپیل کر رہے ہیں کہ کذاب یوسف کی وجہ سے سیاہ صحابہ اور دوسرے مذہبی کارکنوں میں بے چینی پیدا ہو چکی ہے۔

روزنامہ ”خبریں“ کے سب آفس میں کذاب یوسف کی ساہیوال سنٹرل جیل میں آمد کے سلسلہ میں مذہبی رہنماؤں نے ٹیلیفون پر بتایا کہ کذاب یوسف گستاخ رسوا ہے، منکر ختم نبوت ہے، اسے سخت ترین سزا دینی چاہیے انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا منکر خواہ کسی مسلک سے تعلق رکھتا ہو لعین ملعون اور کذاب ہے۔ سیاہ صحابہ ساہیوال کے صدر سید انعام اللہ شاہ بخاری، نائب صدر قاری محمد احمد رشیدی، قاری منظور احمد، قاری محمد شفیع کاظمی نے کہا کہ کذاب یوسف واجب القتل ہے اور یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس کے قتل کا فوری طور پر حکم نامہ جاری کرے۔ انہوں نے کہا کہ سیاہ صحابہ گستاخ رسول، منکر ختم نبوت، منکر صحابہ اور منکر اہل بیت اور دین اسلام کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کو ختم کر دے گی۔ بزم رضا پاکستان کے چیئرمین شیخ اعجاز احمد رضا نے کہا کہ منکر ختم نبوت کی جو بھی حمایت کرے گا، بزم رضا ان کے خلاف تحریک چلائے گی۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی مسلمان ختم نبوت کے مسئلہ پر سودے بازی نہیں کر سکتا۔ معنی دلائل اقبال نقشبندی نے کہا کہ جو بھی ختم نبوت سے غداری کرے گا، اسے سخت سزا دوائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ کذاب یوسف کو سنٹرل جیل ساہیوال سے فوری طور پر واپس لے جایا جائے ورنہ حالات کی تمام تر ذمہ داری حکمرانوں پر عائد ہوگی۔ نوجوان انجینئر محسن زمان نے کہا کہ حکمران تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کریں اور کذاب یوسف کے مسئلہ کو فوری طور پر ختم کرائیں تاکہ مذہبی مسئلے پر عوام کے غضب کا شکار نہ ہو جائے۔ (خبریں لاہور: ۲۸ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۶۰)

جیل حکام کی نیندیں حرام، یوسف سے ملاقات پر مکمل پابندی

چیلوں نے ملاقات کے لئے کوششیں شروع کر دیں، جیل میں ناخوشگوار واقعہ سے بچنے کے لئے یوسف کی سخت حفاظت، ساہیوال بدر کرنے کے لئے شہریوں کا احتجاج جاری کذاب یوسف کو تحفظ دینا نئی پاک کی بے ادبی ہے، ثبوت موجود ہیں، سزائے موت دی جائے، جماعت اسلامی، مجلس احرار، منہاج القرآن اور دیگر سیاسی و سماجی تنظیموں کا مطالبہ

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) سنٹرل جیل ساہیوال میں کذاب یوسف کے چلے اس سے ملاقات کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں لیکن جیل حکام نے اس سے ملاقات پر سختی سے پابندی عائد کر رکھی ہے جبکہ جیل میں اس کی حفاظت کے انتظامات مزید سخت کر دیئے ہیں تاکہ جیل کے اندر کسی قسم کا مسئلہ کھڑا نہ ہو جائے۔ ذرائع کے مطابق کذاب یوسف کی جیل آمد کے بعد جیل حکام کی نیندیں اڑ گئی ہیں۔ ادھر جماعت اسلامی ضلع ساہیوال کے امیر منور علی خاں نے کہا ہے کہ کذاب یوسف کے ساتھ کسی بھی قسم کی رعایت کرنا امت مسلمہ سے زیادتی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ کذاب یوسف کی جانب سے توہین رسالت کے مرتکب ہونے کے بعد حکمرانوں نے اپنی مذہبی ذمہ داری کی ادائیگی میں غفلت کا مظاہرہ کیا ہے جو ناقابل معافی ہے۔ ختم نبوت کی شمع کے پروانے اسے کسی طور بھی معاف نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ملعون یوسف کے خلاف تمام ثبوت موجود ہیں جن کی روشنی میں اس کو فوری طور پر سزائے موت دے کر جہنم واصل کر دینا چاہیے۔ جماعت اسلامی ساہیوال شہر کے امیر شیخ شاہد حمید، ڈاکٹر انوار الحق، ڈاکٹر اکرم شیخ، چودھری محمود احمد اور ڈاکٹر عبدالستار نے کہا کہ حکومت رحمت مسیح کیس کی طرح کذاب یوسف کو تحفظ دے رہی ہے۔ مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی کے رہنما عبداللطیف خالد چیچہ نے حکمرانوں کو خبردار کیا کہ اگر حکمرانوں نے سلامت مسیح وال ڈرامہ رچانے کی کوشش کی تو احرار ایسی کوشش کو ناکام کر دیں گے انہوں نے کہا کہ اس جھوٹے مذہبی نبوت کو کسی بھی قسم کی رعایت دینا نہ صرف اسلام بلکہ حضور کی بے ادبی ہے۔

بزم رضا پاکستان کے چیئرمین شیخ اعجاز رضا، عبدالرزاق رضا، ملک ارشد، قصور بیٹ، مال، منہاج القرآن سائیو اس کے امیر محمد افضل قادری نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ حکومت نے ایک مہینہ کی اتنی بڑی گستاخی کو فوری نوٹس میں کیوں نہیں لیا۔ انہوں نے کذاب یوسف کو سائیوال جیل سے فوری طور پر باہر نکل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ (خبریں لاہور: ۳۰ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۶۱)

یوسف علی کی لیٹریازی یہ نئی چال ہے علماء کرام نے وضاحت مسترد کر دی

کذاب کے تردیدی اشتہارات اور وضاحتی خطوط کی کوئی حیثیت نہیں، اس کا مراسلہ ہماری رائے پر اثر انداز نہیں ہو سکتا، اس کی سزا صرف اور صرف موت ہے شان رسالت میں اس کی گستاخی کے ناقابل تردید ثبوت موجود ہیں، ”خبریں“ نے اسے ننگا کر کے جہاد کیا ہے، پوری امت اخبار کی شکر گزار ہے: علامہ ذبیر احمد ظہیر

لاہور (سٹاف رپورٹر) مدعی نبوت ابوالحسنین یوسف علی نے علمائے کرام کو فرداً فرداً خطوط لکھے ہیں اور اپنے ہارے میں ان کی رائے تبدیل کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان خطوط کی عبارت کا مفہوم وہی ہے جو یوسف علی کی طرف سے لاہور کے مختلف اخبارات میں شائع ہونے والے اشتہارات کا تھا۔ علمائے کرام نے یوسف علی کی طرف سے ان خطوط کو نئی چال قرار دیا ہے اور وضاحت کو یکسر مسترد کر دیا ہے۔ مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان کے امیر علامہ ذبیر احمد ظہیر نے کہا ہے کہ یوسف علی کذاب نے دھوکہ دہی اور مکر و فریب کا ایک نیا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس نے ملک کے معروف علماء کے نام بذریعہ ڈاک جو وضاحتی خط جاری کیا ہے وہ

رہی اور سرسری حیثیت کا ہے۔ ہمارے خیال میں گستاخی اور اہانت رسول کے جس جرم کا ارتکاب وہ کر چکا ہے اور جس کے ثبوت ویڈیو اور آڈیو کیسٹوں، اس کے ذاتی خطوط، ذاتی ڈائری میں درج ہیں اس کے علاوہ براہ راست سماعت کرنے والے سینکڑوں افراد بطور گواہ موجود ہیں ان تمام حقائق، شواہد، مضبوط دلائل، گواہوں کی موجودگی میں اس کے تردیدی اشتہار اور وضاحتی خطوط کی قطعی طور پر کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اس لئے اس کا یہ ڈاک سے ارساں کردہ مراسلہ وضاحت ہماری رائے پر کسی طرح بھی اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہمارے سمیت تمام اہل حق اور سیاسی جماعتوں کے قائدین نے ہماری موجودگی میں روزنامہ خبریں کی دعوت پر یوسف علی کذاب کی ویڈیو تقریر دیکھی اور سن چکے ہیں جس میں وہ اپنی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ ”اللہ کا رسوں تم میں اب بھی موجود ہے“ اور وہ نہ صرف دعویٰ کرتا ہے بلکہ اس پر باقاعدہ دلائل بھی دیتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ (نعمو باللہ) میرے اندر تکمیلی شکل میں ظاہر ہوئے ہیں۔ لہذا ہم ایمانداری اور دیانتداری کے تمام تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے عدس و انصاف کے ساتھ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ واجب القتل ہے اور اس کی سزا صرف اور صرف موت ہے اور ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ کراچی سے شائع ہونے والے روزنامہ امت، ہفتہ وار تکبیر اور روزنامہ خبریں لاہور نے اس گستاخ رسول کو ننگا کر کے کوئی جرم نہیں کیا بلکہ جہاد کیا ہے اور حضور ختمی مرتبت ﷺ کی عزت و آبرو کے تحفظ کے لئے جو جرات مندانہ اور مجاہدانہ کردار ادا کیا ہے اس پر ملت اسلامیہ پاکستان کے ۱۳ کروڑ افراد بالخصوص اور پوری امت رسول بالعموم ان کی شکر گزار ہے۔ (خبریں لاہور: ۵ مئی ۱۹۹۷ء)

(۶۲)

یوسف کا امریکی قونصلیٹ اور انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں سے رابطہ

نبوت کے جھوٹے دعویدار کے دو آدمی دستاویزات لے کر امریکی

قولصل خانے گئے، جان بچانے کی کوششیں شروع

لاہور (کرائمز رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف نے امریکی قوبصلیٹ اور انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں سے رابطہ کی کوششیں شروع کر دیں۔ یوسف کی اہلیہ نے نبوت کے جھوٹے دعویدار کو بعض کانڈات جیل میں پہنچائے ہیں جو اس نے اپنے خاص آدمیوں زید زمان اور سہیل کے حوالے کر دیئے۔ گزشتہ روز یہ افراد وہ دستاویزات لے کر امریکی قوبصلیٹ گئے اور کافی دیر تک وہاں موجود رہے۔ ذرائع نے بتایا کہ یوسف کو بچانے کے لئے انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں سے رابطہ کیا جا رہا ہے۔ (خبریں لاہور: ۶ مئی ۱۹۹۷ء)

یوسف کا ایک اور جھوٹ پکڑا گیا

لاہور (کرائمز رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین یوسف کے قوس و فعل میں تضاد وقت گزارنے کے ساتھ ساتھ سامنے آتا جا رہا ہے۔ وہ جب تھانہ مسلم ٹاؤن کی حوالت میں بند تھا تو پولیس نے اسے سادہ کانڈ فراہم کیا تھا اور کہا تھا کہ اس پر اپنا بیان لکھ دو لیکن یوسف نے یہ کہہ کر بیان لکھنے سے انکار کر دیا تھا کہ وہ گزشتہ تین سال سے لکھنے سے معذور ہے حتیٰ کہ دستخط بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن اب یوسف نے جیل سے ہی علانے کرام کو خط لکھے ہیں جس سے ان کا ایک اور جھوٹ ثابت ہو گیا ہے۔ (خبریں لاہور: ۶ مئی ۱۹۹۷ء)

(۶۳)

یوسف نے شناختی کارڈ میں نام تبدیل کر کے محمد

لکھوایا

محمد پر ”م“ بھی ڈالا گیا جبکہ ولدیت علی لکھی گئی ہے، کراچی کے شہری

نے شناختی کارڈ خبریں کو بھیج دیا

لاہور (شائف رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف نے لوگوں کو دھوکہ دینے اور خود کو نبی ثابت کرنے کے لئے اپنا نام تبدیل کر کے شناختی کارڈ بھی محمد کے نام کا ہوا رکھا ہے اور ملعون نے شناختی کارڈ میں اپنا نام صرف محمد لکھ کر اس پر ”م“ ڈال رکھا ہے جبکہ ولدیت کے خانہ میں علی لکھا گیا ہے اور ایڈریس ۲۱۸ کیو ڈیفنس لکھا گیا ہے جہاں اس کی اہلیہ طیبہ یوسف رہائش پذیر ہے۔ متاثرین یوسف علی نے خبریں کو بتایا کہ اس نے اپنی تقریر میں اعلان کیا تھا کہ حکومت نے اب اسے سرکاری سطح پر تسلیم کر لیا ہے اس لئے شناختی کارڈ بھی میرے نام کا بن گیا ہے اور مجھے سرکاری طور پر (ننوز باللہ) محمد تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کراچی کے ایک شخص کے پاس اس کذاب کا اصل شناختی کارڈ موجود ہے جس کی کاپی انہوں نے روزنامہ خبریں کو فراہم کی۔ کراچی سے یوسف کے سابقہ مرید نے اس کی نام نماد ورلڈ اسمبلی کا دعوت نامہ بھی بھیجا ہے جس پر اس نے اپنا نام انگریزی میں (Muhammad) لکھ کر اس پر بھی ”م“ ڈال ہوا ہے۔ (خبریں لاہور: ۶ مئی ۱۹۹۷ء)

(۶۴)

مرزا غلام احمد قادیانی کے دور میں ضیاء شاہد ہوتا تو

لوگ فتنے سے بچ جاتے

یوسف کذاب کو بے نقاب کر کے ضیاء شاہد نے نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام پر احسان عظیم کیا ہے، کذاب یوسف کو سرعام پھانسی دی جائے، ایم رفیق ”خبریں“ کو متحدہ عرب امارات میں ناقابل بیان مقبولیت حاصل ہے ہر کوئی بک سٹال پر جا کر ”خبریں“

مانگتا ہے، انجمن محی الاسلام ابو ظہبی کے سیکرٹری نشریات کا خط

لاہور (نیوز ڈیسک) متحدہ عرب امارات میں انجمن محی الاسلام کی جانب سے نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کذاب کو بے نقاب کرنے پر خبریں کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اس موقع پر ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں انجمن کے ناظم اعلیٰ محمد رفیق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ابوالحسنین یوسف کذاب کو بے نقاب کر کے ضیاء شاہد نے نہ صرف پاکستان پر بلکہ پورے عالم اسلام پر احسان عظیم کیا ہے۔ (خبریں لاہور ۱۲ مئی ۱۹۹۷ء)

(۶۵)

یوسف کذاب کے مسئلہ پر حکومت کالیت و لعل
افسوسناک ہے: مولانا خان محمد

معاون نے نہ صرف شان رسالت میں گستاخی کی بلکہ واحدانیت خداوندی کی بھی توہین کی ہے کذاب کے مسئلہ پر اس ماہ آگسٹ پارلیمنٹ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس طلب کیا جا رہا ہے

لاہور (خصوصی رپورٹر) عالی مجلس تحفظ ختم نبوت اور آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سربراہ مولانا خان محمد نے کہا کہ حکومت یوسف کذاب کے مسئلہ پر لعل و لعل سے کام لے رہی ہے اور افسوسناک امر یہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے کسی بھی منتخب فورم یا اسمبلی نے کذاب یوسف کے مسئلہ پر آواز بلند نہیں کی حالانکہ اس کی ویڈیو اور ڈیو کیسٹوں کے علاوہ گواہوں کے بیون سے ثابت ہو چکا ہے کہ معاون نے نہ صرف توہین رسالت کا ارتکاب کیا بلکہ واحدانیت خداوندی کی بھی توہین کی۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار جج بیت اللہ اور زیارت

حرمین شریفین سے واپسی پر لاہور ایئرپورٹ پر مجلس کے کارکنوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکمرانوں کی ناموس رسالت کے مسئلہ سے بے رغبتی سے ثابت ہو چکا ہے کہ حکومت کو اسلام سے نہیں اسلام آباد سے دلچسپی ہے۔ انہوں نے کہا یوسف کذاب کے مسئلہ کے علاوہ کئی ایک قادیانیوں کو ماہور ہائی کورٹ کا جج بنانے، پاسپورٹ کے مذہب کے خانہ میں قادیانی کو احمدی لکھنے کے سرکلر سمیت کئی اور اہم مسائل پر ماہ رواں میں آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں کا اجلاس طلب کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی پر مشتمل دورکنی کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔ (خبریں لاہور ۱۲ مئی ۱۹۹۷ء)

(۶۶)

یوسف کو فرار کرانے کے لئے اس کی اہلیہ نے
مریدوں سے رقم طلب کر لی

منصوبے پر عہدہ آمد کے لئے افغان جنگ میں شریک زید زمان کی خدمات حاصل کی جائیں گی، سفارت خانوں سے رابطہ طیبہ یوسف نے مقدمہ میں گواہ بننے والوں کو ہراساں کرنے کے لئے مخصوص افراد کو ذمہ داریاں سونپ دی، یوسف کا چالان جلد پیش کیا جائے، فرار کرایا گیا تو تحریک ختم نبوت کی یاد تازہ کر دیں گے: عبداللطیف

چیچہ وطنی (نامندہ خصوصی) کسوداں (نامہ نگار) ملت پارک قلعہ ماہور میں کذاب یوسف کے مقدمہ کی تفتیش مکمل ہونے کے بعد جان بوجھ کر چھان بین نہیں کیا جا رہا ہے اور کوئی خفیہ ہاتھ اور بااثر افراد کیس پر اثر انداز ہونے کے لئے متحرک ہو چکے ہیں۔ اگر نبوت کے جھوٹے دعویدار کے ساتھ کوئی رعایت برتی گئی یا

اسے بیرون ملک فرار کرانے کی کوشش کی گئی تو اسلامیان پاکستان ۱۹۵۳ء کی تحریک نبوت کی یاد تازہ کر دیں گے۔ ان خیالات کا اظہار مجلس احرار اسلام کے رہنماء اور کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ نے کیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ کذاب یوسف کے مقدمہ کا چالان جلد پیش کر کے باقاعدہ عدالتی کارروائی شروع کی جائے ورنہ مسلمانوں میں یہ مسئلہ شدید اضطراب کا باعث بن سکتا ہے۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق ملعون کے خاص مریدوں سے طیبہ یوسف کے صلاح و مشوروں کے بعد ایک منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس کے مطابق سب سے پہلے مرحلے میں یوسف علی کو ملک سے فرار کرانے کی کوشش کی جائے گی۔ اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری زید زمان کے سپرد کی جائے گی جو افغانستان کی جنگ میں براہ راست شریک ہونے کے باعث کمانڈو کی شہرت رکھتا ہے۔ اس سلسلے میں زید زمان اور سہیل احمد خان نے کچھ سفارت خانوں سے بھی رابطہ کیا ہے۔ منصوبے کے دوسرے مرحلے میں مقدمے کی کارروائی کو کمزور کرنے کے لئے کچھ ”طریقے“ اختیار کئے جائیں گے۔ اطلاعات کے مطابق اس حوالے سے طیبہ یوسف نے مریدوں کو بھاری رقم فوری طور پر فراہم کرنے کا حکم دے دیا ہے ذرائع کے مطابق ملعون کے خلاف دائر مقدمے میں جو منحرفین ممکنہ طور پر گواہ ہو سکتے ہیں انہیں ہر سہا کرنے کے لئے بھی بعض مخصوص ہوگوں کو ذمہ داریاں سونپ دی گئی ہیں۔ (خبریں لاہور: ۱۵ مئی ۱۹۹۷ء)

(۶۷)

کعبہ اور روضہ رسولؐ خالی مکان ہیں وہاں مت جاؤ:

یوسف کی گستاخی

قلم دیکھنا اور گانے سننا جائز ہے، چودہ سو سال پہلے بھی دف بجائی جاتی تھی، خواتین کو ”ہیر رانجھا“ دیکھنے اور بھارتی گانے سننے کی ہدایت کرتا: سابق مریدی ”بیوی بھی نہیں مانتی تھی“ مہر نبوت دیکھی تو

قدموں میں گر گئی“ ”انگریزی قلم“ ”Commandments Ten“ دکھا کر (نعوذ باللہ) ”محمد“ ہونے کی دلیل دیتا تھا: سابق مرید میدان حشر میں میرے پیرو کار اللہ تعالیٰ کے پاس بیٹھ کر کافی پیسے گئے، عام لوگ جنت میں جبکہ ہم اونچے مقام ”وراء الورا“ میں رہیں گے: ریٹائرڈ افسر سے کذب بیانی میں روحانی طور پر مدینہ میں پیدا ہوا پھر ”غزوہ ہند“ لڑنے پاکستان بھیج دیا گیا، قادر مطلق نے کوٹھیوں میں رہنے اور عیش کرنے کی اجازت دی: کراچی کے سابقہ مریدوں کے بیانات

کراچی (میاں غفار سے) نبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین محمد یوسف علی کے بارے میں کراچی کے متاثرین نے بتایا کہ وہ بیک وقت رسولؐ خدا کی توحین کے ساتھ ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ کی شان میں بھی گستاخی کرتا تھا اور خانہ خدا اور روضہ رسولؐ کو بھی بغیر تکین کے مکان قرار دیتا تھا۔ یوسف جس کو روحانی پیشوا سمجھ کر اس کی پیروی کرنے کے بعد نائب ہونے والی کراچی کی ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ اور پابند صوم و صلوة خاتون نے نام شائع نہ کرنے کی درخواست کرتے ہوئے ”خبریں“ کو بتایا کہ یوسف خواتین کو پاکستانی قلم ”ہیر رانجھا“ اور بعض بھارتی گانے سننے کے لئے کہتا تھا اور کہتا تھا کہ آج کے دور میں قلم دیکھ اور گانے سننا جائز ہے۔ کیونکہ چودہ سو سال پہلے بھی تو دف بجائی جاتی تھی۔ کراچی کے ایک تاجر نے ”خبریں“ کو بتایا کہ خود کو (نعوذ باللہ) ”محمد“ کہہ کر متعارف کروانے کے بعد ایک مرتبہ یوسف علی نے مجھے بتایا کہ آپ ابھی نہیں مانتے گے۔ میری تو بیوی بھی نہیں مانتی تھی، لیکن میں ایک روز اندھیرے میں لباس تبدیل کر رہا تھا کہ بجلی آگئی اور میری بیوی نے میری پشت پر ”مہر نبوت“ دیکھی لی۔ پھر وہ میرے قدموں میں گر گئی اور رو رو کر اپنی گستاخی کی معافی مانگنے لگی۔ ایک ریٹائرڈ سرکاری آفیسر نے ”خبریں“ کو بتایا کہ یوسف اکثر کہتا تھا کہ جو مجھے رقم دے گا وہ براہ راست اللہ تعالیٰ کو دے گا اور جو

دوسروں کو دے گا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے گا۔ انہوں نے بتایا کہ کراچی میں ڈیپنس میں ایک گھر میں ایک مرتبہ ایک محفل میں یوسف علی نے کہا کہ قیامت کے روز میدان حشر میں لوگ حسب کتاب کے لئے پریشان ہوں گے مگر ہمارے مقربین اس وقت ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پاس بیٹھ کر کافی پی رہے ہوں گے، پھر یوسف علی یہ بھی کہتا تھا کہ عام لوگ تو جنت میں جائیں گے مگر ہمارے چاہنے والوں کا مقام اس سے بہت بلند ہے اور وہ مقام ورا الوراہ کا مقام ہے۔ ایک سابقہ مرید نے بتایا کہ کذاب یوسف علی نے ایک مرتبہ انہیں انگریزی قلم Comandments Ten دکھائی تو اس میں ایک ایسا کردار دکھایا جو مرتے وقت اپنی تمام صلاحیتیں دوسرے اجسام میں منتقل کر دیتا ہے۔ محفل میں بیٹھے لوگوں کو کہا کہ اس طرح ہم میں سے روحانی قوتیں منتقل ہوئیں اور پھر ”محمد“ بنا دیا گیا۔ کراچی میں ایک کلب میں ایک محفل کے اختتام پر جب حسب واردات کذاب یوسف نے چند افراد کو علیحدہ علیحدہ کمروں میں بلا کر اپنا تعارف (نعرہ باللہ) ”محمد“ کی حیثیت سے کروایا تو ایک شخص نے یوسف کے عالی شان لباس اور گھروں کے بارے میں سوال کیا تو اس نے کہا کہ ہم نے یہی سوال ایک مرتبہ قادر مطلق سے بھی کیا تھا کہ آج سے چودہ سو سال پہلے مسجد نبوی اتنی سادہ تھی کہ اس کی چھت سے پانی گرتا تھا مگر اب اس کی شان ہی کچھ اور ہے تو قادر مطلق نے اجازت دی کہ یوسف علی تم کو بھیوں میں رہو اور عیش کرو کیونکہ جو شان اب ہے وہ پیسے کبھی نہ تھی۔ کراچی کی ہی ایک خاتون نے بتایا کہ گزشتہ سال ہم حج پر جانے لگے تو حج پر روانہ ہونے سے قبل یوسف نے ہمیں اپنا تعارف ”محمد“ کی حیثیت سے کروایا اور کہا کہ مکین کے پاس رہو خالی مکانوں میں مت جاؤ۔ مکین ادھر ہے وہاں تو صرف خالی مکان ہے، یہ نہیں لوگوں کو کب عقل آئے گی ایک خاتون کو یوسف علی نے ایک مرتبہ بتایا کہ کہنے کو تو اس کی جائے پیدائش جزائروہ ضلع فیصل آباد ہے مگر روحانی طور پر میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوا ہوں اور روحانی پیدائش کے بعد ابتدائی تعلیم اور دینی تعلیم بھی مجھے روحانی طور پر مکہ اور مدینہ میں دی گئی تھی جس کے بعد مجھے پاکستان محض اس لئے بھیجا گیا کہ یہاں سے انقلاب لانا ہے اور ”غزوہ ہند“ لڑی جانی ہے۔ (خبریں لاہور: ۲ مئی ۱۹۹۷ء)

گستاخی رسول پر پشاور میں لوگوں نے یوسف کو پولیس کے حوالے کر دیا تھا ریشائزڈ افسر چھڑوا کر لے گیا

کراچی (خصوصی رپورٹ) نبوت کے بھوٹے دعویدار یوسف کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اسے گزشتہ سال کے آخری مہینوں میں پشاور میں بھی گستاخی رسول کے الزام میں لوگوں نے پکڑ کر پولیس کے حوالے کیا تھا مگر ایک بااثر آدمی اور ریشائزڈ آفیسر اکبر نے کذاب یوسف کو رہا کر دیا اور اکبر اسے فلائنگ کلب کے طیارے میں لاہور چھوڑ گیا۔ جس کے بعد کذاب یوسف نے پشاور جانا بند کر دیا تھا۔ (خبریں لاہور: ۲۱ مئی ۱۹۹۷ء)

(۶۸)

جے یو پی سپاہ محمد اور جماعت اہل حدیث نے یوسف کے قتل کا مطالبہ کر دیا

مولانا شاہ احمد نورانی نے یوسف کے کیسٹیں اور متاثرہ افراد سے تفصیلات معلوم کرنے کے بعد توبہ استغفار کرتے ہوئے کہا کہ گستاخ رسول کو قتل کرنے کے لئے اب کسی فتویٰ کی ضرورت نہیں رہی۔ یوسف اللہ تعالیٰ کو اجسام میں منتقل کرنے کی بات کرتا ہے جو ہندوؤں کی تھیوری اور بڑی گستاخی ہے، جو شخص اس کو معاف کرنے کا سوچ رہا ہے اس کی معافی بھی نہ ہوگی۔ نورانی جیل میں یوسف کو تشائی میں

رکھا جائے، پیروکاروں کو بھی سزا دی جائے: فرید الحق، یوسف نے جن لوگوں کو رسول بن کر دیدار کرایا انہیں قید میں ڈال دیا جائے مولانا شعیب قادری، فتنہ یوسف جلد ختم کیا جائے: منور عباس علوی، حکومت نہ جانے کیوں جھوٹے نبی کو سزا نہیں دے رہی: علامہ زبیر، یوسف قیامت کے روز کھولتا پانی پئے گا: مولانا لغاری: ”خبریں“ سے گفتگو

کراچی (میں غفار سے) لاہور (خصوصی رپورٹر) جمعیت علمائے پاکستان کے صدر اور ورلڈ اسلامک مشن کے چیئرمین مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ کذاب یوسف واجب القتل ہے۔ اس کو جہنم میں پہنچانے کے لئے جتنی دیر کی جائے گی اتنا ہی حکمرانوں سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بڑھتی جائے گی۔ اب کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہی اس لئے حکومت کو فوری فیصلہ کرنا چاہیے اور گستاخ رسول کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہیے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز اپنے دفتر میں روزنامہ خبریں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر جے یو پی کے سینئر نائب صدر شاہ فرید الحق، مولانا شعیب قادری اور مولانا محمد حسین لاکھانی بھی موجود تھے اور انہوں نے بھی کذاب یوسف کو واجب القتل قرار دیا۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے یوسف کی ویڈیو کیسٹ اور ویڈیو کیسٹ کی کاپیوں کا جائزہ لینے اور متاثرہ افراد سے گفتگو کرنے کے بعد توبہ استغفار کرتے ہوئے کہا کہ اب تو کسی قسم کے فتویٰ کی ضرورت نہیں کیونکہ گستاخ رسول کے حوالے سے فتویٰ تو ۱۴ سو سال پہلے ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ دے چکے ہیں۔ جب انہوں نے تمام محاذوں پر لڑائی روک کر سخت شورش کے حالات میں مسلمان کذاب کو قتل کر دیا کہ ثابت کر دیا کہ حکومت کے حالات کتنے خراب ہی کیوں نہ ہوں گستاخ رسول کو کیفر کردار تک پہنچانے میں دیر نہ کی جائے انہوں نے کہا کہ پاکستان میں اسلامی حکومت ہوتی تو قصہ کب کا پاک ہو گیا ہوتا۔ انہوں نے کہا اگر یہ گستاخ اللہ تعالیٰ کو اجسام میں فحش کرنے کی بات کرتا ہے تو یہ ہندوؤں والی تھوری ہے اور بہت بڑی گستاخی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر

کوئی یہ سوچ رہا ہے کہ اس گستاخ رسول کو معاف کر دیا جائے تو اس کی معافی بھی نہ ہوگی۔ جے یو پی کے نائب امیر شاہ فرید الحق نے کہا کہ یوسف کو جیل میں قید تھائی میں رکھا جانا چاہیے اور کسی بھی قسم کی ملاقات پر پابندی لگائی جانی چاہیے کیونکہ مرتد کے لئے کوئی معافی نہیں ہوتی۔ اس کی معافی کے بارے میں سوچنا بھی گناہ کبیرہ ہے اور جو لوگ اس کذاب کے پیروکار ہیں انہیں بھی یہی سزا ملنی چاہیے۔ مولانا شعیب قادری نے کہا کہ جن لوگوں کو اس کذاب نے اپنا دیدار محمد رسول اللہ بن کر کروایا اور وہ اس کے ابھی تک ماننے والوں میں ہیں انہیں بھی جیل میں ڈال کر اس کے ساتھ ہی سزا دینی چاہیے سپاہ محمد پاکستان کے صدر علامہ منور عباس علوی نے گمراہ کن خطبات دینے، اللہ اور رسول کی شان میں گستاخی کرنے پر یوسف کو مزائے موت دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے ”خبریں“ سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ اس فتنہ کو جلد از جلد دبا دینا چاہیے اور واصل جہنم کر کے آئندہ کے لئے کذابوں کے منہ بند کر دینے چاہیں۔ جماعت علمائے اہل حدیث پاکستان کے سربراہ علامہ زبیر احمد ظہیر نے کہا کہ یوسف کذاب حبس خناس دوی عالم اسلام میں کوئی نہیں ہے۔ حکومت نہ جانے کن وجوہات کی بنا پر اس غلیظ شخص کو مزائے موت نہیں دے رہی جمعیت علمائے پاکستان (نورانی) کے مرکزی رہنما مولانا محمد خان لغاری نے کہا میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ یوسف کذاب اور اس کے ساتھی میدان حشر میں ”کافی“ تو کیا کھولتا ہوا پانی پئیں گے اور دوزخ کے اعلیٰ درجے میں سزا بھگت رہے ہوں گے۔ جمعیت علمائے پاکستان (نیازی) کے مرکزی رہنما پیر صفدر شاہ نے کہا جھوٹے نبی کو قتل کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہ گیا۔ جمعیت العلماء پاکستان پنجاب کے رہنما ظہیر احمد میر ایڈووکیٹ نے کہا میں یوسف کذاب کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے عوام اس کی ”ڈگڈگی“ بچانے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ (خبریں ماہورہ ۲۴ مئی ۱۹۹۷ء)

جر نیلوں کو مجھے اقتدار میں لانے کا حکم مل چکا ہے:

یوسف

محفل میں اعلان کیا ۱۹۹۷ء کا سورج ہماری حکومت کے ساتھ طلوع

ہوگا، نواز شریف کا نام نہیں ہوگا، کراچی اور سندھ عبدالواحد خان اور پنجاب امجد قاضی کے سپرد کیا جائے گا شہریوں کی ”خبریں“ سے گفتگو

کراچی (خصوصی رپورٹ) نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف علی کی خرافات کے حوالے سے لوگوں نے بتایا کہ گزشتہ سال اس نے اعلان کیا تھا کہ بے نظیر حکومت ختم ہوگی اور جرنیل اسے اقتدار میں لے آئیں گے کیونکہ جرنیلوں کو خواب میں حکم ہو چکا ہے جس کی روشنی میں جرنیل مجھ سے مل بھی چکے ہیں۔ حکومت کے معاملات میں منجر جنرل (ر) سرفراز جو میرے سپہ سالار ہیں، حکومت میں میرا ساتھ دیں گے۔ یوسف نے اپنی ایک محفل میں یہ بھی اعلان کر رکھا تھا کہ ۱۹۹۷ء کا سورج ہمارا اقتدار لے کر طلوع ہوگا اور نواز شریف کا نام کہیں نہیں ہوگا۔ کراچی اور سندھ عبدالواحد خان کے ذمہ ہوگا اور پنجاب امجد قاضی کے سپرد کر دیا جائے گا۔ (خبریں ماہورہ: ۲۲ مئی ۱۹۹۷ء)

یوسف کی کیسٹ سننے کے دوران مولانا نورانی کانٹوں کا ہاتھ لگاتے رہے، کئی بار لاجول پڑھی

کراچی (خصوصی رپورٹ) کذاب یوسف کی خرافات پڑھتے ہوئے علامہ شاہ احمد نورانی کا چہرہ کئی مرتبہ غصے سے سرخ ہو گیا جبکہ ملعون کی آڈیو کیسٹیں سننے ہوئے وہ بار بار کانٹوں کو ہاتھ لگاتے رہے۔ دو تین مرتبہ انہوں نے لاجول بھی پڑھی۔ (خبریں ماہورہ: ۲۲ مئی ۱۹۹۷ء)

(۶۹)

یوسف کی ورلڈ اسمبلی کا وجود نہیں، نورانی: حکومت قادیانیوں کے دباؤ سے غلط فیصلہ نہ کرے مولانا ایاز

کذاب یوسف کے گھر اور اہل خانہ کی حفاظت کی ذمہ داری برٹش کوڈے دی گئی، فرم کے افسر زید زمان کو جھوٹے نبی نے اپنا خلیفہ مقرر کر رکھا ہے یوسف مردوں سے چند منٹ اور عورتوں سے طویل ملاقات کرتا، جس گھر میں قیام کرتا اس کے سب سے اچھے کمرے کو غار حرا قرار دیتا: متاثرین عدالتی کارروائی شروع ہوئی تو یوسف کے پول کھولوں گی: خاتون، پشاور کے دورے کے بعد اپنے میزبان کی بیٹی کو ساتھ لے آیا: حسین لاکھانی، ”خبریں“ سے گفتگو

کراچی (خصوصی رپورٹ) ورلڈ اسلامک مشن اور سچے یو پی کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب کذاب یوسف کی ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کا دنیا بھر میں کہیں وجود نہیں۔ انہوں نے ”خبریں“ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ کوئی جعلی اور فرضی ادارہ ہوگا کیونکہ اگر دنیا کے کسی بھی ملک میں اس کا کوئی دفتر ہو تا یا عہدیدار ہوتے تو انہیں ضرور علم ہوتا۔ تحریک فدایان ختم نبوت اور سچے یو پی کے رہنما مولانا ایاز نیازی نے کہا ہے کہ ملعون یوسف علی کا دعویٰ اور طریقہ تقریر قادیانیوں سے ملتا جلتا ہے اور موجودہ حکومت قادیانیوں کے اثر میں ہے اس لئے خدشہ ہے کہ جس طرح توہین رسالت کے عیسائی مزمعوں کو سابق حکومت نے رہا کر کے باہر بھجوا دیا تھا، اسی طرح اسے بھی قادیانیوں کے ٹی وی چینل پر تبلیغ کے لئے باہر لے جایا جائے گا۔ مولانا ایاز خان نیازی نے ”خبریں“ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں بڑے بڑے اخبارات اور رہنما اور دینی مبلغ موجود ہیں مگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے روزنامہ ”خبریں“ کو یہ

اعزاز دیا کہ وہ اس معون کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیں گے اور اس کی زبان سے مزید کفر نہ نکل سکے۔ انہوں نے کہا کہ اس نیک کام کی برکات جلد ہی ”خبریں“ والے محسوس کر لیں گے۔ مولانا محمد ایاز خان نے کہا کہ موجودہ حکومت کا امتحان ہے اور اگر قادیانیوں کے اثر سے کوئی غلط فیصلہ کیا گیا یا اس ملعون کو سزا دلوانے میں کسی قسم کی کوتاہی کی گئی تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اس حکومت کا مقدر بنے گی۔ کذاب یوسف کے گھر اور اہل خانہ کی سیکورٹی کی تمام تر ذمہ داری لاہور راولپنڈی اور کراچی کی ایک مشہور سیکورٹی فرم برٹکس کو دے دی گئی ہے۔ اس فرم کے ایک آفیسر زید رمان کو یوسف نے راولپنڈی اور اسلام آباد کا خفیہ بھی مقرر کر رکھا ہے اور وہ ابھی تک اس جھوٹے نبی کے حصار میں ہے۔ لاہور میں کذاب یوسف کے گھر واقع ۲۱۸ کیو ڈیفنس کی سیکورٹی کی ذمہ داری بھی زید رمان نے اپنے آدمیوں کے سپرد کر رکھی ہے اور یوسف کی بیوی طیبہ کی حفاظت پر بھی مامور ہیں۔ یوسف سے متاثرہ افراد نے روزنامہ ”خبریں“ کو اس ملعون کے بارے میں تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ وہ مردوں سے تو چند منٹ ملاقات کرتا تھا البتہ لڑکیوں سے اس کی ملاقاتیں بہت طویل اور بعض اوقات ساری رات جاری رہتی تھیں۔ جس گھر میں قیوم کرتا وہاں کے سب سے اچھے کمرے کو غار قرار دے دیتا اور اس کے دروازوں اور کھڑکیوں پر مضبوط چٹخیں لگواتا اور اندر سے ڈور لاک کے علاوہ چٹخیں بھی بند کر لیتا۔ ایک خاتون نے بتایا کہ جب عدالت میں کارروائی شروع ہوگی تو وہ اس کے وہ پول کھوے گی کہ جج رنگ رہ جائیں گے۔ کراچی کے معروف سوشل ورکر اور دینی رہنما محمد حسین لکھانی نے بتایا کہ یوسف نے پشاور میں تین روز قیوم کیا اور خاموشی سے اپنے صاۓ اس لڑکی کا کلت بھی ہوا لیا جس کے باپ کے پاس وہ مقیم تھا۔ اسے حکم دے کر ساتھ لے آیا اور اسے بشارت دی کہ اگر گھر والے اسے نکال دیں گے تو وہ اسے اپنے نکاح میں لے لے گا۔ (خبریں لاہور: ۲۳ مئی ۱۹۹۷ء)

(۷۰)

یوسف کی حمایت میں قادیانیوں کے ٹی وی چینل

پروگرام

پنجاب کی سرزمین سے مرزا غلام احمد کے بعد ایک اور شخص یوسف نے نبوت کا دعویٰ کر دیا، بنیاد پرستوں نے اعلان سے قبل ہی اسے جیل میں ڈال دیا ابھی نبوت ختم نہیں ہوئی، انسانیت کی رہنمائی کے لئے سلسلہ جاری ہے، مذہبی انتہا پسند اسے روک رہے ہیں، مرزا غلام احمد سچا تھا: ٹی وی چینل پر بکواسیات

کراچی (خصوصی رپورٹ) نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف کی حمایت میں قادیانیوں کے ڈش ٹی وی چینل ایم ٹی اے سے پروگرام نشر ہو چکے ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ پنجاب کی سرزمین سے مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد ایک اور شخص ابوالحسنین یوسف علی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا ہے مگر اسے ابھی باضابطہ اعلان کا موقع ہی نہیں ملا تھا کہ پاکستان کے بنیاد پرست اور مذہبی انتہا پسند افراد کے گروہ نے اسے جیل میں ڈال دیا۔ ان پروگراموں میں قادیانیوں نے بہت منفرد طریقے سے کذاب یوسف کو پیش کر کے جہاں اسے پروجیکشن دی وہاں یہ نظریہ بھی پیش کیا کہ نبوت ختم نہیں ہوئی بلکہ انسانیت کی رہنمائی کے لئے یہ سلسلہ جاری ہے مگر مذہبی انتہا پسند اسے روک رہے ہیں اور وہ جدید دور کے لوگوں کو ہزار سال پیچھے لے جا رہے ہیں۔ جہاں جمالت تھی۔ قادیانیوں کے ڈش چینل کے اس پروگرام میں یہ بھی بتایا گیا کہ پاکستان میں ان کے ماننے والے موجود ہیں مگر ان پر بھی سختیاں شروع ہونے کا خدشہ ہے جس کی وجہ سے وہ زیر زمین چلے گئے ہیں مگر اپنی تبلیغ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس پروگرام میں کذاب یوسف کی تشییر کے بجائے اس نظریے کی بہت زیادہ تشییر کی گئی ہے کہ مرزا غلام احمد سچے تھے اور اس کا فلسفہ اور نقطہ نظر کذاب یوسف کے اعلان سے جچ ہو گیا ہے۔ (خبریں لاہور: ۲۶ مئی ۱۹۹۷ء)

سود حلال ہے اور حج پر جانے کی ضرورت نہیں

یوسف نے شی بینک میں شاہد خان کے ساتھ ایک منافع سکیم کے تحت اکاؤنٹ کھلوا یا کذاب نے ایک محفل میں سود کی حمایت میں دل نکل دیئے اور سودی اکاؤنٹ کی کاپی دکھائی ایک میاں بیوی کے حج پر جانے کی اجازت مانگنے پر کہا مست جاؤ یہاں حج کرا دوں گا

کراچی (خصوصی رپورٹ) ثبوت کے بھوٹے دعویدار اور گستاخی رسالت کے الزام میں مایوس ہیں جس میں گرفتار کذاب یوسف کے بارے میں مزید معلومات ملی ہیں کہ اس نے کراچی میں ڈیفنس کے علاقے میں ایک محفل میں سود کو حد دل قرار دے دیا تھا اور موقف اختیار کیا تھا کہ حج کے جدید دور میں سود کے بغیر کاروبار ناممکن ہے اس لئے قادر مطلق نے ہمیں بصیرت دی ہے کہ سود پر ہم نظر ثانی کریں۔ اس فیصلے کے اعلان کے بعد اس لہجے نے اپنے چیف چیلے اور اس ملعون کی گرفتاری کے باوجود اس کے حصار میں قید کراچی کے عبدالواحد خان کے بیٹے شاہد خان کے ساتھ مشترکہ اکاؤنٹ شی بینک میں ایک منافع سکیم کے تحت کھولا اور پھر اگلی محفل میں اس کی کاپی دکھا کر تمام حاضرین کو کہا کہ ہم نے خود منافع سکیم کے تحت سودی اکاؤنٹ کھول لیا ہے اور اب آپ سب کو بھی اجازت ہے کہ آپ سودی کاروبار کر سکیں مگر اس کی ایک شرط ہو گی کہ آپ اپنی سود کی آمدن کا ۱۰ تا ۱۵ فیصد حصہ مجھے دیں اس سے آپ کی سود کی کٹائی حلال ہو سی ہے۔ کراچی میں ایک محفل میں ایک مرتبہ ایک میاں بیوی نے اس سختی سے حج پر جانے کی اجازت مانگی تو اس نے کہا کہ آپ کو میں یہیں پر حج کروا دیتا ہوں اور پھر اس نے تقریباً ۴۰ آدمیوں اور عورتوں کو محفل میں بیٹھ کر تمام افراد کو حج کروا کر حاجی ہونے کی بشارت دے دی جس پر اس کے خدف ہونے والے بہت سے لوگوں نے جو اندر سے تو ٹوٹ چکے تھے مگر اس کے خلاف ثبوت حاصل کرنے کے لئے اس کے ساتھ تھے پوچھا کہ اس طرح حج کیسے ہو سکتا ہے؟ تو ملعون نے کہا کہ رات کو آپ کو میں اپنے ساتھ حج پر لے جاؤں گا۔ اس آپ درود شریف اور ”الصلاة والسلام علیک یا رسول اللہ“ مرتبہ پڑھ کر سو جائیں۔ ایک ٹریولنگ ایجنسی کی مالکہ نے ”خبریں“

کو بتایا کہ اس نے سب سے پہلے اشارے کے ساتھ اپنے جسم کے گرد احرام باندھا اور پھر ہاتھ میں تسبیح پکڑ کر تمام لوگوں کو کہا کہ ”نکھیں بند کر لیں اور تصور کریں کہ وہ جدہ جانے کے لئے جہاز میں سو رہے ہو گئے ہیں۔ پھر اس نے وہیں بیٹھے کہا کہ آپ سب لوگوں نے مکہ معظمہ کی تصویر دیکھی ہیں اب آپ تصور میں لائیں کہ آپ مکہ پہنچ چکے ہیں اور مکہ میں خانہ خدا آپ کے سامنے اور میں آپ کے ساتھ ہوں۔ پھر اس ملعون نے اسی طرح ایک ایک مناسک حج زبانی ادا کیا اور کہا کہ اب ہم طواف کر رہے ہیں پھر کہا کہ اب ہم سعی کر رہے ہیں اب ہم صفا مروہ کر رہے ہیں اب حج کا خطبہ ہو رہا ہے اور اب قربانی دے رہے ہیں۔ پھر اسی طرح حج بیان ہی بیان میں کھل کر دیا اور انداز کر دیا کہ اس محفل میں بیٹھے ہوئے تمام افراد کا حج ہو گیا۔ آپ حاجی ہو گئے آپ کو مبارک ہو اور پھر کہا کہ اب آپ نے جو حج پر رقم خرچ کرنی تھی اس کا ۲۵ فیصد مجھے دے دیں اور پھر وہاں بیٹھے ہوئے ۴۰ افراد میں سے پانچ افراد نے کچھ رقم بھی دے دی جو اس نے لپٹی ٹائی ٹوکی کو اسی وقت دے دی اور اس ٹوکی کے ساتھ یہ ملعون وہاں سے رخصت ہو گیا اور جاتے ہوئے خواتین کو دیکھ کر وکڑی کا نشان بنا کر چلا گیا۔ (خبریں لاہور: ۲۶ مئی ۱۹۹۷ء)

(۷۱)

قادیانی ڈش پر پروگرام دکھا کر یوسف کی مدد کر رہے

ہیں: ممتاز اعوان

ملک میں اعلیٰ عہدوں پر تعینات قادیانی سازشیں کر رہے ہیں انہیں برطرف کیا جائے: مذہبی رہنما

لاہور (خصوصی رپورٹر) پاکستان کے چیف آرگنائزر محمد ممتاز اعوان نے قادیانیوں کے ڈش ٹی وی چینل پر کذاب یوسف کی حمایت میں پروگرام دکھانے پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانی فتنہ کے اس عمل سے

واضح ہو گیا ہے کہ کذاب یوسف کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ دیگر مذہبی رہنماؤں پر سلمان منیر، میاں عبدالرحمن، صاحبزادہ سعید الرحمن احمد، ڈاکٹر جہانگیر شجاع، مولانا سیف اللہ اکرم، مفتی سید عاشق حسین، قاری محمد عالمگیر رحیمی، عبدالحفیظ کھوکھر، علامہ عبدالحق حقانی اور قاری الطاف الرحمان گوندل نے بھی انگ انگ بیانات میں کہا ہے کہ پاکستان کے اعلیٰ عہدوں پر فائز قادیانی اسلام اور ملک کے خلاف مسلسل سازشیں کر رہے ہیں۔ ان رہنماؤں نے مطالبہ کیا کہ اعلیٰ اور حساس عہدوں پر فائز تمام قادیانی افسروں کو فوری طور پر برطرف کیا جائے اور مختلف حکومتی شعبوں میں کام کرنے والے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔ (خبریں لاہور: ۲۸ مئی ۱۹۹۷ء)

لاہور کی انتظامیہ، عدلیہ اور پولیس نے حضور سے معافی مانگ لی ہے، یوسف کے چیلوں کے لوگوں کے گھروں میں ٹیلی فون

لاہور (کرائمز رپورٹ) کذاب یوسف کے کراچی میں موجود چیلوں عبدالواحد خان اور سمیل احمد نے مختلف افراد کے گھروں میں ٹیلی فون کر کے کہا ہے کہ لاہور کی انتظامیہ، پولیس، عدلیہ اور پولیس نے حضور سے معافی مانگ لی ہے اور حضور نے انہیں معاف بھی کر دیا ہے۔ اس لئے عدالت سے ان کی ضمانت ہو جائے گی اور وہ دوبارہ تبلیغ شروع کریں گے مگر جن لوگوں نے ان سے ابھی تک معافی نہیں مانگی ان کے خلاف کارروائی ہوگی۔ (خبریں لاہور: ۲۸ مئی ۱۹۹۷ء)

(۷۲)

”خبریں سچا ہے“ یوسف کے وکیل نے کیس لڑنے

سے انکار کرویا

نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے یوسف کی درخواست ضمانت کی سماعت آج ہوگی

لاہور (نمائندہ خصوصی) معروف قانون دان اقبال محمود اعوان ایڈووکیٹ سیریم کورٹ نے ابوالحسنین محمد یوسف علی کے خلاف ”خبریں“ کے موقف کو تسلیم کرتے ہوئے اس کی وکالت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ واضح رہے کہ یوسف علی پر نبوت کے جھوٹے دعویٰ اور ہونے کا الزام ہے۔ ”خبریں“ نے جب اس سلسلے میں مذکورہ ایڈووکیٹ سے بات کی تو انہوں نے کہا یوسف علی کے بارے میں ”خبریں“ کا موقف درست ہے۔ اب میں عدالت عاید میں اس کی ضمانت کی درخواست کی پیروی نہیں کروں گا۔

ابوالحسنین یوسف علی جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا ہوا ہے درخواست ضمانت کی آج جسٹس احسان الحق چودھری کی عدالت میں سماعت ہوگی۔ (خبریں لاہور: ۲۳ جون ۱۹۹۷ء)

پولیس نے یوسف کو ملزم قرار دے کر چالان پیش کرویا

تفتیشی افسر نے چالان جوڈیشل مجسٹریٹ ماڈل ٹاؤن عبدالحمید کی عدالت میں پیش کیا جس میں یوسف نے اپنے مرتد ہونے اور نبوت کے دعویٰ کا اقرار کیا ہے ہائی کورٹ میں یوسف کی درخواست ضمانت کی سماعت وقت کی کمی کے باعث ملتوی، دینی جماعتوں کے کارکن عدالت کے باہر جمع رہے، اے ٹی آئی کا خاموش مظاہرہ

لاہور (خبر نگار سے) کورٹ رپورٹر) توہین رسالت کے مبینہ ملزم یوسف کے خلاف پولیس نے چالان مکمل کر کے جوڈیشل مجسٹریٹ ماڈل ٹاؤن عبدالحمید سگو کی عدالت میں پیش کر دیا۔ چالان میں پولیس نے یوسف کو گنہگار قرار دیا ہے۔ تفتیشی افسر فقیر محمد نے چالان کی کاپی عدالت میں پیش کی جس میں یوسف نے اقرار کیا کہ میں مرتد ہو گیا ہوں اور نبوت کے دعویٰ کا بھی اقرار کیا۔ گزشتہ روز لاہور ہائی کورٹ میں یوسف کی درخواست ضمانت کی سماعت وقت کی کمی کے باعث نہ ہو سکی۔ عدالت کے باہر صبح سے ہی تحریک ختم نبوت اور دیگر دینی جماعتوں کے کارکن بھاری تعداد میں موجود تھے۔ لاہور ہائی کورٹ میں انجمن طلبہ اسلام کے کارکنوں نے یوسف کے خلاف خاموش احتجاجی مظاہرہ کیا اس مظاہرے کی قیادت بدر ظہور چشتی اور ابو ظفر سعید احمد شاہ کر رہے تھے۔ کتبوں پر مندرجہ ذیل نعرے درج تھے۔ توہین رسالت کے مجرم یوسف کذاب کو پھانسی دی جائے غلامی رسوں میں موت بھی قبول ہے، ایوانوں میں بیٹھے حکمران یوسف کذاب کو پھانسی دو، توہین رسالت پر حکومت خاموش کیوں ہے، حکمرانوں! قیامت کے دن اللہ کے دربار میں حضور پاک کو کیا جواب دو گے۔ (خبریں لاہور: ۲۵ جون ۹۹ء)

(۷۳)

توہین رسالت کے ملزم یوسف نے درخواست واپس لے لی

لاہور (خبر نگار سے) توہین رسالت کے مبینہ ملزم یوسف نے لاہور ہائی کورٹ میں دائر درخواست ضمانت واپس لے لی گزشتہ روز یوسف کے وکیل سلیم اے رحمان نے فاضل عدالت سے استدعا کی کہ ان کا موکل اپنی درخواست ضمانت

واپس لینا چاہتا ہے لہذا اس کی اجازت دی جائے۔ فاضل عدالت نے درخواست ضمانت واپس لینے کی اجازت دیتے ہوئے درخواست نمٹا دی۔ (خبریں لاہور: یکم جولائی ۹۹ء)

کراچی جم خانہ کی انتظامیہ نے کذاب یوسف کے چیلے کو امامت سے روک دیا

عبدالواحد خان جو نہی جم خانہ کی مسجد میں امامت کے لئے آیا تو ایک شخص نے اسے پیچھے کھینچ لیا کذاب یوسف کی پیروی کرنے کے بعد اس کا ایمان مشکوک ہو گیا ہے: انتظامیہ کا موقف، عبدالواحد کی بیٹی، بہو اور بیٹا ابھی تک کذاب یوسف کے لئے کام کر رہے ہیں

ملتان (سٹاف رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف کے چیلے عبدالواحد کو کراچی جم خانہ کی انتظامیہ نے مسجد میں نماز کی امامت کروانے سے منع کر دیا اور موقف اختیار کیا کہ کذاب یوسف کی پیروی کرنے کے بعد اس کا ایمان مشکوک ہو گیا ہے۔ پسے وہ اپنے ایمان کی تجدید کسی جید عالم دین سے کروائے اور پھر مسلمانوں کے ساتھ نماز ادا کریں کراچی کے ایک سابقہ مرید نے بتایا کہ عبدالواحد خان جو نہی جم خانہ کراچی کی مسجد میں عشاء کی نماز کی امامت کروانے کے لئے کھڑا ہوا تو ایک شخص نے اسے پیچھے سے کھینچ لیا اور سختی سے منع کر دیا یاد رہے کہ عبدالواحد خان کی بیٹی شہلا بہو شانہ اور بیٹا شاہد خان ابھی تک کذاب یوسف کے حصار میں ہیں بلکہ اس کی صفائیاں پیش کرنے میں دن رات مصروف ہیں۔ عبدالواحد خان نے دنیا بھر کی اسلامی تنظیموں کو خط بھی لکھے ہیں جن میں کذاب یوسف کو بہت بڑا عالم دین بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ عبدالواحد خان کی بہو شانہ بھی کراچی لاہور اور اسلام آباد کی مختلف خواتین سے رابطہ کر کے انہیں کذاب کے پیغامات دے رہی ہے کہ وہ جلد رہا ہو کر آ رہے ہیں۔

(خبریں لاہور: ۳۰ جولائی ۱۹۹۷ء)

(۷۴)

یوسف کو اڈیالہ جیل منتقل کر دیا گیا بی کلاس دینے اور عام سماعت کی درخواستیں مسترد

ملتان (نمائندہ خصوصی) نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کو محکمہ داخلہ کی منظوری کے بعد ساہیوال جیل سے اڈیالہ جیل راولپنڈی منتقل کر دیا گیا ہے جبکہ محکمہ داخلہ نے اس کی قید جمائی ختم کرنے، جیل میں بی کلاس دینے اور مقدمے کی سماعت جیل میں کرنے کی بجائے عام سماعت کرنے کی درخواستیں مسترد کر دی ہیں۔ کذاب یوسف کو گزشتہ رات اڈیالہ جیل منتقل کر دیا گیا۔ محکمہ داخلہ کی طرف سے جیل انتظامیہ کو ہدایت جاری کی گئی ہیں کہ کذاب یوسف کے نزدیکی رشتے داروں کے علاوہ کسی دوسرے کو ملاقات کی اجازت نہ دی جائے اور اسے الگ سیل میں رکھا جائے۔ کذاب یوسف نے سیکرٹری داخلہ پنجاب کو درخواست دی تھی کہ اسے اڈیالہ جیل منتقل کیا جائے تاکہ اس کی بیٹی اور دیگر رشتے داروں کو اس سے ملاقات میں آسانی رہے۔ (خبریں لاہور: ۲۵ اگست ۱۹۹۷ء)

”۳۱ جولائی سے قبل رہا ہو جاؤں گا“

کذاب یوسف کا ایک اور دعویٰ جھوٹا ثابت ہو گیا

ملتان (سٹاف رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف کا اپنی رہائی کے لئے دعویٰ جھوٹ ثابت ہو گیا ہے۔ یاد رہے کہ کچھ عرصہ قبل اس نے ساہیوال جیل سے اپنے مرید خاص اور کراچی کے خلیفہ سہیل کے ذریعے لاہور

اسلام آباد اور کراچی میں اپنے پیروں کو پیغام بھجوایا تھا کہ اسے اشارہ مل چکا ہے اور وہ ۳۱ جولائی سے پہلے رہا ہو جائے گا۔ پھر سرخ رنگ کی ایک گاڑی میں پورے ملک کا دورہ کرے گا۔ کذاب یوسف نے یہ پیغام بھی اپنے مریدوں کو بھجوایا تھا کہ اسے وارنٹی منڈولنے کا حکم ملا ہے تاکہ وہ بھرپور طریقے سے دوبارہ اپنی زندگی شروع کر سکے۔ پیغام سننے کے بعد اس کی تمام بغیر نکاح کے اعزازیہ بیویوں نے اس کے استقبال کی تیاریاں مکمل کر لی تھیں۔ مگر جولائی گزر گیا اور کذاب یوسف کی رہائی کے بجائے اس کے مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی ہے۔ (خبریں لاہور: ۷ اگست ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب پر مہربانیاں، جیل میں بی کلاس دیدی گئی میڈیکل بورڈ نے ۵ خطرناک بیماریاں گنوا دیں پسند کا میڈیکل بورڈ بھی بنوا لیا گیا

ملتان (سٹاف رپورٹر) حکومت پنجاب نبوت کے جھوٹے دعویدار اور توہین رسالت کے الزام میں اڈیالہ جیل راولپنڈی میں بند کذاب یوسف پر اچانک مہربان ہو گئی ہے اور اسے نہ صرف جیل میں بی کلاس کی سہولت دے دی گئی ہے بلکہ ریڈیو اور خدمت گزار بھی فراہم کر دیئے گئے ہیں۔ حکومت پنجاب کے محکمہ داخلہ نے کذاب یوسف کی میڈیکل بورڈ کی درخواست بھی منظور کرتے ہوئے راولپنڈی کے ڈاکٹروں کا میڈیکل بورڈ تشکیل دے دیا ہے۔ گزشتہ روز اڈیالہ جیل میں حکومت پنجاب کی طرف سے مقرر کردہ ڈاکٹروں کی ٹیم نے کذاب یوسف کا معائنہ کیا اور اپنی ابتدائی رپورٹ میں اسے پانچ مختلف نوعیت کی خطرناک بیماریوں میں مبتلا ظاہر کیا۔ ٹیم نے یہ سفارش کی کہ یوسف کو مزید طویل علاج کے لئے پیمزیا راولپنڈی جنرل ہسپتال میں منتقل کیا جائے۔ (خبریں لاہور: ۱۰ اگست ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کو اڈیالہ جیل منتقل کر دیا گیا: اسماعیل

شجاع آبادی

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور یوسف کذاب کیس کے مدعی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ حکومت یوسف کذاب کو مراعات دے کر مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاٹی کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ معلوم ہوا ہے کہ یوسف کذاب کو ساہیوال جیل سے اڈیالہ جیل راولپنڈی منتقل کر دیا گیا ہے اور اسے جیل میں اسے کلاس اور گھر سے کھانا اور ہسپتال میں منتقل کیا جا رہا ہے انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مدعی نبوت اور گستاخ رسول کسی دو رعایت کا مستحق نہیں۔ اسے دی گئی مراعات واپس لے کر اس کے خلاف کیس کو شروع کیا جائے اور کیس کی سماعت ہائی کورٹ کا فکس بینچ کرے۔ (خبریں لاہور: ۱۱ اگست ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف کو سزائے موت کے قیدیوں کے سیل میں سی کلاس دے دی گئی، اڈیالہ جیل حکام نے ہفتے میں دو بار ملاقات اور ذاتی معالج سے علاج کی درخواست مسترد کر دی

راولپنڈی (سٹاف رپورٹر) ہاوثوق ذرائع کے مطابق نبوت کے جھوٹے دعویدار اور توہین رسالت کے الزام میں اڈیالہ جیل میں قید یوسف کذاب کو سزائے موت کے لئے مخصوص قیدیوں کے سیل میں سی کلاس قیدی کی حیثیت سے رکھا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق مزم کے داماد نے ۱۸ رشتہ داروں کی فہرست جیل حکام کو دی تھی اور ہفتے میں دو مرتبہ ملاقات کی اجازت کے علاوہ ذاتی فریضوں سے چیک اپ کی درخواست کی تھی، تاہم جیل حکام نے ۱۵ دن میں ایک مرتبہ ملاقات کی

اجازت دی ہے جبکہ ذاتی معالج سے علاج معالجے کی سہولت کی درخواست مسترد کرتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ جیل حکام کے پاس علاج معالجے کے لئے مناسب انتظام ہے اور ضرورت پڑنے پر خصوصی ماہر ڈاکٹر بھی طلب کیا جاسکتا ہے۔ ذرائع کے مطابق مزم کے خصوصی میڈیکل چیک اپ کے لئے صرف عدالت عالیہ ہی خصوصی اجازت دے سکتی ہے۔ فی الحال عدالت عالیہ کی جانب سے جیل حکام کو کوئی حکم نہیں ملا۔ (خبریں لاہور: ۱۶ اگست ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف واجب القتل ہے: باب العلوم
کروڑپکا کے علماء کا فتویٰ

حکومت پر لازم ہے کہ اسے پھانسی پر لٹکائے، فتوے کی نقلیں دیں
مدارس میں پہنچائی جا رہی ہیں

ملتان (سٹاف رپورٹر) جامعہ اسلامیہ باب العلوم کروڑپکا کے مفتیان کرام نے کذاب یوسف کی ویڈیو کیسٹ سننے اور خطوط و تحریروں کا بغور جائزہ لینے کے بعد اسے گستاخ رسول قرار دے دیا ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ کذاب یوسف کو فی الفور پھانسی پر لٹکایا جائے۔ باب العلوم کروڑپکا کے جس کے قاریغ التحصیل علمائے کرام کی ایک بڑی تعداد ملک کے کونے کونے میں موجود ہے۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالجید اور مفتی ابو طلحہ ظفر اقبال سمیت جید علماء کرام نے کذاب یوسف کی ویڈیو کیسٹ سنی جس میں اس نے اپنی محفل میں ۱۰۰ صحابہ کرام کے موجود ہونے کا ذکر کیا اور حاضرین محفل میں سے دو افراد عبدالواحد خان اور زید زمان کو شیخ پر بلا کر ان کا تعارف صحابی رسول کے طور پر کروایا۔ ان دونوں صحابیوں (نور باللہ) نے بعد ازاں تقریر بھی کی اور کذاب یوسف کی شان میں قصیدے بھی پڑھے روزنامہ خبریں نے کذاب یوسف کے متاثرین کی طرف سے جمع کیا جانے والے مواد باب العلوم کروڑپکا کے اکابرین کو فراہم کیا جنہوں نے چار روز

تک اس تحریری اور تقریری مواد کا جائزہ لے کر کذاب یوسف کو موجودہ صمدی کا سب سے جھوٹا اور بد بخت انسان قرار دے دیا۔ باب العلوم کی طرف سے جاری ہونے والے فتوے میں تحریری طور پر کہا گیا ہے کہ توہین رسالت کے ساتھ ساتھ وہ اللہ تعالیٰ کی توہین کا بھی مرتکب ہوا ہے اور اپنی تحریروں کے آئینے میں نہایت غلیظ اور گھنیا انسان ہے۔ حکومت وقت پر لازم ہے کہ ایسے شخص کو فی الفور پھانسی پر لٹکائے تاکہ سمجھدہ کسی کو ایسی جرات نہ ہو اور حکومت وقت بھی ایسے شخص کو کیفر کردار تک پہنچا کر حضورؐ کے سامنے سرخرو ہو۔ باب العلوم کمرڈپکا کی طرف سے اس فتویٰ کی کاپیاں منب بھر کے تمام دینی مدارس میں پہنچائی جا رہی ہیں۔ (خبریں لاہور: ۱۷ اگست ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب معذور ہو گیا، جیل میں علاج کرایا جائے :- ہائی کورٹ

ایک ہاتھ کی انگلیاں کام نہیں کر رہیں، علاج کے لئے ضمانت لی جائے، وکیل کی استدعا، سماعت آج بھی ہوگی، یوسف کے عزیز نے عدالت سے باہر آتے ہوئے تصویر بنانے پر فوٹو گرافر کو دھمکیاں دی، کیمرا چھیننے کی کوشش

لاہور (واقعہ نگار خصوصی) لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری نے یوسف کذاب کی درخواست ضمانت پر سماعت آج جمعہ تک کے لئے ملتوی کر دی ہے گزشتہ روز سماعت کے دوران کذاب کے وکیل سلیم اسے رحمن نے عدالت کو بتایا کہ اس کے موکل کے ایک ہاتھ کی انگلیاں کام نہیں کر رہی جن کے علاج کے لئے اس کی ضمانت لی جائے۔ وکیل صفائی نے خدشہ ظاہر کیا کہ اس سے معذوری کا خطرہ ہے، لہذا ایک ماہ کے لئے یوسف کذاب کو ضمانت پر رہا کیا جائے۔ اسٹینٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب یاسمین سہگل نے عدالت کو بتایا کہ

ایڈووکیٹ جنرل پنجاب چیف جسٹس آف پاکستان کے از خود نوٹس کی سماعت میں معروف ہیں، لہذا سماعت ان کے لئے تک ملتوی کی جائے۔ وکیل صفائی کی طرف سے ضمانت کے اصرار پر اسٹینٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب نے کہا کہ علاج جیل میں بھی ہو سکتا ہے، جن پر معزز عدالت نے کہا کہ پھر جیل میں علاج کرا دیں۔ مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری نے اسٹینٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کو ایک گھنٹہ کا ٹائم دیا کہ وہ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب سے رابطہ کر کے انہیں جمعہ کو بلوالیں۔ سماعت کے دوسرے سیشن میں اسٹینٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب یاسمین سہگل نے عدالت کو بتایا کہ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب چیف جسٹس آف پاکستان کے از خود نوٹس کے سلسلے میں اسام آباد میں رہیں گے، جس پر مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری نے سماعت آج (جمعہ) تک ملتوی کر دی۔

سماعت کے دوران کذاب کے عزیز کمرہ عدالت سے باہر آئے تو فوٹو گرافر نے ان کی تصویریں بنائیں۔ جس پر کذاب کے عزیز واقارب فوٹو گرافر سے الجھ پڑے اور فوٹو گرافر کو تنگیں تاننے کی دھمکیاں دینے لگے۔ اس دوران کذاب کے ایک حواری نے آگے بڑھ کر کیمرا چھیننے کی کوشش کی جسے وکلاء نے ناکام بنا دیا۔ (خبریں لاہور: ۲۲ اگست ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کیس کی سماعت کے لئے متعدد دینی جماعتوں کے کارکن اور علماء ہائی کورٹ آئے

لاہور (واقعہ نگار خصوصی) یوسف کذاب کیس کی سماعت کے سلسلے میں متعدد دینی جماعتوں کے علماء گزشتہ روز لاہور ہائی کورٹ آئے۔ دینی جماعتوں کے درجنوں کارکن بھی بڑے انجماد سے پوری کارروائی سنتے رہے۔ یوسف کذاب کیس کی سماعت کے لئے مرکزی جماعت اہلحدیث پاکستان کے امیر حافظ زبیر احمد ظہیر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدیدار مولانا منور حسین صدیقی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، الفکر توحید پاکستان کے سیکرٹری جنرل جاوید اقبال، قاری محمد علی، قاری محمد رمضان، سپاہ صحابہ کے پروفیسر عمر حیات اور شبان ختم نبوت کے محمد بدر

عالم ایڈووکیٹ اپنے درجنوں ساتھیوں سمیت لاہور ہائی کورٹ آئے۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۲۲ اگست ۱۹۹۷ء)

یوسف پھانسی کے ڈر سے نبوت کے دعویٰ سے دستبردار ہوا: وکیل استغاثہ

مقدمہ ”خبریں“ اور ”تکبیر“ کی رپورٹوں پر بنا ’مولانا نیازی اور مفتی سرور نے حق میں بین دیا: وکیل صفائی‘ دونوں نے تردید کر دی تھی، ملزم نے ایسے الفاظ استعمال کئے جو یہاں دہرائے نہیں جاسکتے: اسماعیل قریشی، پولیس رپورٹ اور ڈائری کی فوٹو کاپی پیش کر دی گئی، سماعت آج تک ملتوی

لاہور (واقعہ نگار خصوصی) لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری نے گزشتہ روز یوسف کذاب کیس کی درخواست ضمانت کی سماعت کی۔ معزز عدالت نے وکلاء کے دلائل سننے کے بعد سماعت آج ہفتہ تک کے لئے ملتوی کر دی۔ سماعت کے دوران یوسف کے وکیل سیم اے رحمن نے دلائل دیئے کہ یوسف سے کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی۔ مقدمہ روزنامہ خبریں اور ہفت روزہ تکبیر کی رپورٹوں پر تیار کیا گیا، اس نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس کے حق میں دو علماء مولانا عبدالستار نیازی اور مفتی غلام سرور قادری نے بیان دیا ہے کہ یہ کفر نہیں بننا وکیل صفائی کے دلائل کے بعد پولیس نے مسل مقدمہ اور کارروائی سے متعلق فائل پیش کی۔ عدالت میں یوسف کی ڈائری کی فوٹو کاپی بھی پیش کی گئی۔ اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب یاسمین سگل نے اپنے دلائل میں کہا کہ تمام شواہد ملزم کے خلاف ہیں، اس لئے اس نے طبی بنیادوں پر ضمانت کی درخواست کی ہے۔ وکیل استغاثہ اسماعیل قریشی نے اپنے دلائل میں کہا کہ یوسف نے اپنی رٹ درخواست میں ظاہر کیا ہے کہ وہ لکھ نہیں سکتا، اس لئے پولیس کے سامنے لکھنے سے

انکار کر دیا۔ اس سے گمن پوائنٹ پر کوئی بیان نہیں لیا جاسکتا تھا، جن علماء کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے ملزم کے حق میں بیان دیا تھا اس کی تردید ”خبریں“ میں شائع ہو چکی ہے۔ عدالت کے استفسار پر اس نے کہا کہ میں حضرت محمد ﷺ کی جوتیوں کی خاک ہوں تو پھر یہ کیسے گمان کیا جاسکتا ہے کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ وکیل استغاثہ اسماعیل قریشی نے کہا کہ چونکہ اسے پھانسی کا پھندا نظر آ رہا ہے، وہ تردید پر اتر آیا ہے۔ اس نے تو ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں جو عدالت کے سامنے بھی دہرائے نہیں جاسکتے۔ عدالت نے وکلاء کے دلائل سننے کے بعد سماعت آج ہفتہ تک کے لئے ملتوی کر دی۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۲۷ اگست ۱۹۹۷ء)

مقدمے کے مدعی اسماعیل شجاع آبادی کو عدالت کے باہر روک دیا گیا

لاہور (واقعہ نگار خصوصی) کذاب کیس کے مدعی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اپنے درجنوں کارکنوں کے ہمراہ مقدمہ کی سماعت کے لئے گزشتہ روز ہائی کورٹ آئے۔ جب مولانا سماعت کے لئے عدالت جانے لگے تو گیٹ پر متعین پولیس اہلکاروں نے انہیں عدالت میں جانے سے روک دیا۔ مولانا کے اصرار پر کہ وہ مقدمہ کے مدعی ہیں پولیس اہلکاروں نے جواب دیا کہ آپ اندر نہیں جاسکتے، آپ کو فیصلہ سے آگاہ کر دیا جائے گا۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۲۷ اگست ۱۹۹۷ء)

مولوی پہلے ایک بیان دیتے ہیں پھر دوسرا ان کی سکریننگ کی جائے: ہائی کورٹ

انگریز یہ تصور دے گیا ہے کہ مولوی ہی آپ کے مذہب کا رکھوالا ہے، جسٹس احسان الحق کے کذاب یوسف کی درخواست ضمانت کی

سماعت کے دوران ریمارکس 'یوسف کو دل کی بیماری' رعشہ' بلڈ پریشر اور جوڑوں کا درد ہے ضمانت منظور کی جائے' سلیم اے۔
رحمن: ملزم کے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ موجود ہیں: وکیل استغاثہ مولانا عبدالستار نیازی یوسف کے پیروکار ہیں؟ عدالت: جی نہیں، وکیل صفائی: ملزم کی تحریر کے معائنہ کے لئے نمونہ طلب، سماعت ۹ ستمبر تک ملتوی

لاہور (واقعہ نگار خصوصی) عدالت عالیہ لاہور کے مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری نے ریمارکس دیئے ہیں کہ مولوی پہلے ایک بیان دیتے ہیں پھر دوسرا۔ انگریز یہ تصور دے گیا ہے کہ مولوی ہی آپ کے مذہب کا رکھوالا ہے۔ ان کی "سکریننگ" کریں تو پتہ چل جائے گا۔ فاضل عدالت نے یہ ریمارکس یوسف کذاب کی درخواست ضمانت کی سماعت کے دوران اس وقت دیئے جب یوسف کذاب کے وکیل نے کذاب کے حق میں مولانا عبدالستار خان نیازی کے بیان کا حوالہ دیا اور بتایا کہ اس بیان کی تردید صرف "خبریں" میں شائع ہوئی ہے جبکہ مولانا نیازی نے کہا کہ انہیں تصویر کا ایک رخ دکھایا گیا ہے۔ گزشتہ روز کارروائی کے آغاز میں کذاب کے وکیل سلیم اے رحمن نے دلائل دیئے جبکہ اسٹیل قریبی نے درخواست ضمانت کی مخالفت کی۔ فاضل عدالت نے درخواست ضمانت پر سماعت ۹ ستمبر تک ملتوی کر دی۔ ضمانت کے حق میں دلائل دیتے ہوئے سلیم اے رحمن نے کہا کہ مقدمہ کی مزید تحقیقات کی ضرورت ہے۔ میرے موکل کی صحت خراب ہے اسے دل کی بیماری 'رعشہ' بلڈ پریشر اور جوڑوں کا درد ہے۔ وکیل صفائی نے عدالت سے استدعا کی کہ اس کی ضمانت لی جائے۔ وکیل استغاثہ اسٹیل قریبی نے تردید دلائل میں کہا کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹ موجود ہیں جن کی رو سے توہین رسالت کا ارتکاب ہوا ہے جس کی سزا صرف موت ہے اور ملزم کا جرم ناقابل ضمانت ہے۔ وکیل صفائی نے جواباً دینے والے دلائل میں کہا کہ یوسف کذاب کی عارضی ضمانت لی جائے تاکہ وہ اپنے طور پر طبی معائنہ کرائے۔ جسے عدالت نے مسترد کر دیا۔ دوران سماعت مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری نے وکیل صفائی سے پوچھا کیا نیازی صاحب

بھی اس کے پیروکاروں میں ہیں جس پر وکیل صفائی نے کہا جی نہیں۔ عدالت نے سرکاری وکیل کے ہمراہ استغاثہ اور وکیل صفائی کو آڈیو اور ویڈیو کیسٹ سننے اور دیکھنے کی ہدایت کی جس پر اگلی سماعت پر بحث کی جائے گی۔ وکیل صفائی نے کہا ڈائری ہر تحریر شناس کو سمجھوا کر تحریر کے بارے میں رپورٹ لی جائے جس پر عدالت نے کہا اگر ملزم کی تحریر کا تازہ نمونہ دیں تو اس کا معائنہ کرایا جاسکتا ہے۔ عدالت نے ۹ ستمبر تک سماعت ملتوی کر دی۔ (خبریں لاہور: ۲۴ اگست ۱۹۹۷ء)

(۷۵)

یوسف کی رہائی کے لئے رٹ پر آج ہائی کورٹ میں سماعت ہوگی

کذاب کے چیلے علمائے کرام سے بعض تقاریر کے بارے میں بیانات حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے "حضور کی آزمائش کے دن پورے ہو چکے" عدلیہ کو بھی حکم ہو چکا ہے "حضور جبراً رہا ہو جائیں گے۔"

ملتان (سٹاف رپورٹر) ثبوت کے جھوٹے دعویدار اور گستاخی رسالت کے الزام میں اڈیالہ جیل میں قید کذاب یوسف کی رہائی کے سلسلے میں ان کے پیروکاروں کی رٹ کی سماعت آج لاہور ہائی کورٹ میں جسٹس احسان الحق کی عدالت میں ہو رہی ہے۔ کذاب یوسف کے چیلے مختلف علمائے کرام سے ملاقاتیں کر کے انہیں کذاب کی مساجد میں کی گئی بعض تقاریر کی ویڈیو کیسٹیں سنا کر بیانات حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں جبکہ پشاور فلائنگ کلب کے سربراہ جلال الدین اکبر اپنے خصوصی طیارے کے ذریعے کراچی اور لاہور گئے جہاں انہوں نے کذاب یوسف کے پیروکاروں سے ملاقاتیں کیں اور کذاب یوسف کی بیٹی ڈاکٹر

فاطمہ نے خواتین کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت کی آزمائش کے دن پورے ہو چکے ہیں اور عدلیہ کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہو چکا ہے۔
(خبریں لاہور: ۹ ستمبر ۱۹۹۷ء)

یوسف کیس کا فیصلہ جلد کیا جائے، علماء کا ہائی کورٹ کے سامنے مظاہرہ

مظاہرہ جمعیت، اتحاد علماء تحفظ ختم نبوت اور جمعیت طلبہ عربیہ کے علماء کرام نے کیا حکومت نے یوسف کو تحفظ فراہم کرنے کی کوشش کی تو شمع رسالت کے پروانے سراپا احتجاج بن جائیں گے: مقررین ہائی کورٹ نے کیس کی سماعت ۱۵ ستمبر تک ملتوی کر دی، وکلاء صفائی کو ویڈیو فلم دیکھنے کی ہدایت

لاہور (دقائق نگار خصوصی + نیوز رپورٹر) لاہور ہائی کورٹ نے یوسف کذاب کیس کی سماعت ۱۵ ستمبر تک ملتوی کر دی ہے۔ قبل ازیں کذاب یوسف کے وکیل سلیم اے رحمن نے کہا کہ ۹ دن قبل ایڈووکیٹ جنرل کو خط لکھا تھا کہ ہمیں ویڈیو کیسٹ دکھائی جائے مگر ان کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا جس پر ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ ویڈیو ٹی وی اور کیسٹ ہمارے پاس موجود ہے یہ جب چاہیں دیکھ سکتے ہیں۔ عدالت نے وکلاء صفائی کو ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کے ساتھ مذکورہ ویڈیو فلم دیکھنے کی ہدایت کی۔ دریں اثناء عدالت عالیہ میں یوسف کذاب کے خلاف مقدمہ کی سماعت کے موقع پر جمعیت، اتحاد علماء تحفظ ختم نبوت اور جمعیت طلبہ عربیہ کی جانب سے کذاب یوسف کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا گیا اور قائدین نے حکومت کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر حکومت نے مقدمہ میں عدم دلچسپی کا اظہار کر کے ملعون یوسف کذاب کو تحفظ فراہم کرنے کی کوشش کی تو پھر شمع رسالت کے پروانے سراپا احتجاج بن جائیں گے۔ مظاہرے کی قیادت تحفظ ختم

نبوت کے رہنما مولانا اسماعیل شجاع آبادی، جمعیت اتحاد علماء کے سیکرٹری اطلاعات مولانا ضیاء اللہ قصوری، مولانا ممتاز احمد ساقی، مولانا خواجہ شاہد محمود، عبید یونس اور جمعیت طلبہ عربیہ لاہور کے امین ناظم الدین، مولانا ایاز عمر اور خوشحال خان نے کی۔ اس موقع پر مقررین نے مطالبہ کیا کہ حکومت یوسف کذاب کیس کی سماعت کے لئے عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کی سربراہی میں تین رکنی بنچ تشکیل دے کر جلد از جلد فیصلہ کرے تاکہ مذہبی جماعتوں میں پائی جانے والی کشیدگی ختم ہو سکے۔ (خبریں لاہور: ۱۰ ستمبر ۱۹۹۷ء)

رہائی ملنے کی صورت میں یوسف کذاب کو بیرون ملک لے جانے کا منصوبہ

تمام قیمتی سامان فروخت کر دیا، ڈیفنس میں عالی شان بنگلہ فروخت کے لئے پراپرٹی ڈیلر کے حوالے کر دیا گیا، گھر کے باہر "جنت طیبہ" کا بورڈ لگا ہے پہلے کسی عرب ملک میں لے جانے کا ارادہ تھا مگر مقدمہ کی وجہ سے وہاں مسائل پیدا ہو سکتے ہیں، لہذا اب راتوں رات انگلستان یا جرمنی میں منتقل کر دیا جائے گا سلمان رشدی کی طرح انگلینڈ میں آسانی سے سیاسی پناہ مل سکتی ہے، جرمنی میں سیاسی پناہ کے علاوہ این جی اوز کی طرف سے اخراجات کے لئے وظیفہ بھی ملے گا۔

لاہور (سیاسی رپورٹر) یوسف کذاب جس کا مقدمہ اس وقت لاہور ہائی کورٹ میں ہے، کے اہل خانہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر انہیں عدالت سے رہائی مل گئی تو وہ یوسف علی کو پاکستان سے باہر لے جائیں گے۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے نہ صرف اپنا قیمتی سامان بیچا ہے بلکہ ڈیفنس میں واقع اپنے عالی شان گھر کو بھی ایک پراپرٹی ڈیلر کے حوالے سے بیچنے کے لئے ہدایت کر دی ہے۔ واضح رہے کہ یہ

گھر جس کا پتہ ڈیفنس میں ۲۱۸ کیو بلاک ہے، انتہائی ماڈرن اور پر آسائش ہے اور اس کے دروازے پر ”جنت طیبہ“ لکھا ہے۔ یوسف کذاب اس گھر کی وجہ تسمیہ یہ بیان کرتا ہے کہ طیبہ ان کی اہلیہ کا نام ہے، بالکل اسی طرح جس طرح وہ اپنے قبہ ابوالحسنین کی وجہ یہ بیان کرتا ہے، وہ دو حسنوں کا باپ ہے اس لئے خود کو ابوالحسنین کہتا ہے، حالانکہ ابوالحسنین رسول پاک ﷺ کی کنیت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پیسے منصوبہ یہ تھا کہ رہائی کی شکل میں وہ سعودی عرب یا خلیج کی کسی عرب ریاست میں جائے گا، جہاں اس کے بعض مداح موجود ہیں لیکن اس مقدمے کے بعد فیصلہ کیا گیا ہے کہ عرب اور مسلمان ممالک میں شاید اس کے لئے مشکلات پیش آئیں، لہذا وہ انگلستان یا جرمنی کا رخ کرے گا۔ انگلستان کا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے کہ وہاں کے قوانین میں سلمانِ رشدی کی طرح اسے پناہ مل سکتی ہے جبکہ جرمنی میں بھی سیاسی طور پر صرف اس مقدمے کی وجہ سے اسے نہ صرف پناہ ملے گی بلکہ کئی این جی اوز کافی امداد اور وظیفہ بھی مقرر کر دیں گی جس سے وہ بخوبی اپنی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ متعلقہ پراپرٹی ڈیلر سے کہا گیا ہے کہ وہ مکان کی ملکیت طیبہ خاتون یعنی یوسف علی کو بیوی کی بیان کرے تاکہ مکان بیچنے کا سکیڈز نہ بنے۔ یوسف علی کے مداحوں کو امید ہے کہ جو نہی اسے رہائی ملی، وہ ایک ہی رات میں اسے پاکستان سے باہر محفوظ مقام پر پہنچا دیں گے۔ (خبریں لاہور: ۱۱ ستمبر ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کا کیس انسداد دہشت گردی کی عدالت میں منتقل کرانے کی کوشش

کذاب کے قریبی ساتھی دن رات مصروف ہیں، عالی شان بنگلے سے جنت طیبہ کا بورڈ ہٹا لیا گیا، بنگلہ خالی، نام پلیٹ غائب، اندر صرف سیکورٹی گارڈ موجود ہے یوسف کی فیملی کہاں ہے سیکورٹی گارڈ بھی نہیں جانتا، ایک کنال اراضی پر بنگلہ کی مالیت ۵۰ لاکھ ہے، فیملی ۷۰ لاکھ وصول کرنا چاہتی ہے، خریدار پہنچنا شروع ہو گئے

لاہور (انپکشن ٹیم) یوسف کذاب جس کا مقدمہ ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے، کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنا کیس ہائی کورٹ سے منتقل کر کے انسداد دہشت گردی کی عدالت میں لے جانے کی کوشش میں ہے۔ اس سلسلے میں یوسف کے قریبی ساتھی دن رات مصروف ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ رہائی کی صورت میں یوسف کو بیرون ملک منتقل کرنے کے انتظامات بھی کر لئے گئے ہیں۔ اس ضمن میں یوسف کذاب کا ڈیفنس کیو بلاک میں واقع ایک کنال اراضی پر عالی شان بنگلہ فروخت کیا جا رہا ہے، بیشتر گھریلو سامان پہلے ہی فروخت کیا جا چکا ہے۔ خبریں ٹیم نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق ۶۵ تا ۷۰ لاکھ روپے وصول کرنے کی کوشش میں ہے۔ ذرائع کے مطابق بیشتر سامان فروخت ہو گیا، بقیہ اسلام آباد منتقل کر دیا گیا ہے۔ کوششیں میں تعینات سیکورٹی گارڈ نے بھی تصدیق کر دی ہے کہ اب اس کوشش میں ہمارے سوا کوئی نہیں رہتا، متعدد افراد کو بھی خریدنے کے لئے آرہے ہیں۔ سیکورٹی گارڈ نے کذاب یوسف کی فیملی کی حالیہ سکونت کے بارے میں ماضی طہر کی ہے۔ علاوہ ازیں یوسف کذاب نے گھر سے باہر لگا ہوا جنت طیبہ کا بورڈ بھی ہٹا دیا ہے اور نام کی پیٹ بھی اتار لی گئی۔ (خبریں لاہور: ستمبر ۱۹۹۷ء)

یوسف کا دعویٰ جھوٹا نکلا، پشت پر مہر نبوت نہ مل سکی

کذاب یوسف کی رہائی کے بعد برطانیہ جانے کی تیاریاں شروع، کرائے پر نیا گھر لے لیا ہائی کورٹ کے جسٹس احسان الحق چودھری آج طیبہ یوسف کی درخواست ضمانت کی سماعت کریں گے

لنڈن (سٹاف رپورٹر) نبوت کے جھوٹے وعید اور گستاخی رسالت کے الزام میں اڈیلہ جیل میں بند ابوالحسنین محمد یوسف علی عرف کذاب یوسف کی رہائی کے بعد اسے بیرون ملک سیٹ کرنے کے لئے اس کے جیلوں نے کراچی، پشاور اور اسلام آباد سے بھاری رقوم اکٹھی کرنا شروع کر دی ہیں۔ کذاب کے ایک پیروکار

اور فلائنگ کلب پشاور کے انسٹرکٹر جلال الدین اکبر نے اس معون کے لئے برطانیہ کے علاقہ برمنگھم میں ایک گھر بھی کرائے پر لے لیا ہے اور کذاب یوسف کی ضمانت پر رہائی ہوتے ہی اسے برطانیہ بھیج دیا جائے گا۔ دریں اثناء کذاب یوسف کا ایک اور دعویٰ جھوٹا ثابت ہوا اور اڈیاسہ جیل راولپنڈی میں اس کی پشت پر مر رسالت نہ مل سکی جس کا اپنے مریدوں سے سالہا سال سے دعویٰ کرتا چلا آ رہا تھا اور جب کوئی مرید مرنیت دیکھنے کی بات کرتا تو یہ ایک ہی شرط رکھتا کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو کیونکہ مرنیت دیکھنے کے بعد تمہاری شمولیت (نعوذ باللہ) خاندان مصطفویٰ میں ہو جائے گی اور پھر تمہارا دوبارہ نکاح ہماری اجازت سے ہو گا جس پر کوئی مرنیت دیکھنے کی جرات نہ کرتا۔ نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف کی اہلیہ طیبہ یوسف کی طرف سے اس کی ضمانت رہائی کی درخواست پر سماعت آج لاہور ہائی کورٹ میں جسٹس احسان الحق چودھری کی عدالت میں ہو رہی ہے۔ (خبریں لاہور: ۱۵ ستمبر ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف کی رہائی کے لئے سودے بازی ہو رہی ہے: دینی تنظیمیں

ایسا ہوا تو حالات خراب ہو جائیں گے، بیرون ملک فرار کا ڈرامہ کامیاب نہیں ہونے دیں گے

لاہور (پ ر) جمعیت علماء اسلام (ف) "جماعت اسلامی" عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء پاکستان، پاسان ختم نبوت سمیت دیگر جماعتوں کے رہنماؤں مولانا محب النبی، محمد امجد خان، حافظ رشید احمد، حافظ ندیم شہزاد، فرید احمد پراچہ، مسیح اللہ بٹ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آباد، حاجی بند اختر نظامی، محمد ممتاز اعوان، پیر اعجاز ہاشمی اور دیگر رہنماؤں نے کہا ہے کہ نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کذاب کو رہا کرنے کے لئے اعلیٰ سطح پر سودے بازی ہو رہی ہے اور ہماری اطلاع کے مطابق اگلی پیشی پر اس کی ضمانت پر رہا کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ رہنماؤں نے کہا

کہ یہ فیصلہ کرنے والوں کو تمام حالات کا جائزہ لینا چاہیے کیونکہ یوسف کی رہائی سے حالات کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوسف کو ملک سے باہر فرار ہونے کا ڈرامہ بھی نہیں کرنے دیا جائے گا۔ (خبریں لاہور: ۱۵ ستمبر ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کی درخواست ضمانت کی سماعت ملتوی،
ہائی کورٹ احاطہ میں مظاہرہ

مختلف مذہبی تنظیموں کے افراد نے یوسف کذاب کو پھانسی دو کے کتبے اٹھا رکھے تھے

لاہور (وقائع نگار خصوصی) لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری نے یوسف کذاب کی درخواست ضمانت کی سماعت آج تک ملتوی کر دی۔ درخواست کی سماعت عدالت میں مقدمہ کی فائل نہ پہنچنے کے باعث گزشتہ روز نہ ہو سکی تھی۔ دریں اثناء لاہور ہائی کورٹ کے احاطہ میں مختلف مذہبی تنظیموں کے پچاس ساٹھ افراد نے کذاب کے خلاف خاموش مظاہرہ کیا ہے۔ مظاہرین نے مختلف کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر یوسف کذاب کو پھانسی دو، انصاف میں تاخیر کیوں! اور ختم نبوت زندہ باد جیسے نعرے درج تھے۔ (خبریں لاہور: ۱۶ ستمبر ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف کا مقدمہ خصوصی عدالت میں منتقل کیا جائے، اسماعیل قریشی کے دلائل

ہائی کورٹ نے کذاب یوسف کی درخواست ضمانت کی سماعت ۱۹ ستمبر تک ملتوی کر دی پاسان ختم نبوت کے کارکنوں کا ہائی کورٹ کے احاطے میں خاموش مظاہرہ، کتبے اٹھا کر چکر لگایا کذاب یوسف کو جلد

پھنسی نہ دی گئی تو ملک سرایا احتجاج بن جائے گا: دینی رہنماؤں کی
صحافیوں سے گفتگو

لاہور (وقائع نگار خصوصی) لاہور ہائی کورٹ نے یوسف کذاب کی درخواست ضمانت کی سماعت ۱۹ ستمبر تک ملتوی کر دی ہے۔ گزشتہ روز سماعت کے دوران ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل رانا عارف نے عدالت کو بتایا کہ یہ کیس ۱۹۹۷ء کے ایکٹ نمبر ۲۷ کے مطابق شیڈول جرائم میں آتا ہے اور ایکٹ کے مطابق دفعہ ۱۷۱ اور ۲۹۵ کے زمرے میں آنے والے مقدمات خصوصی عدالتوں میں بھیجے جاتے ہیں۔ اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے دلائل دیئے کہ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ ۱۲/۳ کے تحت شیڈول مقدمات خصوصی عدالتوں میں ٹرانسفر ہونا چاہیں اور یہ کیس ۱۹۹۵ء اور ۱۹۹۸ء کے تحت آتا ہے اس لئے یہ مقدمہ خصوصی عدالت میں منتقل کیا جائے۔ اس کے علاوہ دفعہ ۱۹/۳ کے تحت خصوصی عدالت ان جرائم کا نوٹس لے سکتی ہے۔ کذاب کے وکیل ایس ایم زمان نے اپنے دلائل میں کہا کہ ایسے بہت سے مقدمات اتوا کا شکار ہیں جنہیں خصوصی عدالتوں میں بھیجا جاسکتا ہے لیکن صرف وہ مقدمات خصوصی عدالتوں میں بھیجے جائیں گے جنہیں حکومت چاہے گی۔ ابھی دلائل جاری تھے کہ سماعت ۱۹ ستمبر تک ملتوی کر دی گئی۔ پاسان ختم نبوت پاکستان کی پریس ریلیز کے مطابق پاسان ختم نبوت پاکستان کے کارکنوں نے میدانِ نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف کی ضمانت کی درخواست کی سماعت کے موقع پر ہائی کورٹ کے احاطہ میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آمادی، مولانا محبوب النبی اور محمد ممتاز اعوان کی قیادت میں ایک پرامن خاموش مظاہرہ کیا، درجنوں مظاہرین نے ہاتھوں میں کتبے اٹھا کر ہائی کورٹ کے اندر چکر لگایا اور فرش پر بیٹھ کر علامتی دھرنا بھی دیا۔ انہوں نے اپنے مطالبات پر جٹی پلے کارڈ ہاتھوں میں تھامے رکھے جن پر کذاب یوسف کو جلد پھنسی دینے اور تحفظ ناموس ختم نبوت زندہ باد کے نعرے درج تھے۔ اس موقع پر دینی رہنماؤں نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے جھوٹے مدعی نبوت کذاب یوسف کو جلد پھنسی نہ دی تو پورا ملک سراپا احتجاج بن جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ انتہائی حساس مسئلہ ہے اور حکومت اس ضمن میں مسلمانوں کے

جذبات کا خیال رکھتے ہوئے ہوشیاری کا مظاہرہ کرے کیونکہ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن نبی کریم کی شانِ اقدس میں کسی قسم کی تھوڑی سی گستاخی برداشت نہیں کر سکتے۔ (خبریں لاہور: ۱۷ ستمبر ۱۹۹۷ء)

ہائی کورٹ نے یوسف کذاب کی درخواست ضمانت خارج کر دی

اننداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت عدالت عالیہ کو سماعت کا اختیار نہیں، مقدمہ کی سماعت خصوصی عدالت کرے گی: مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری کا فیصلہ، انسائیکلو پیڈیا آف اینٹی میمرازم لازمی رو سے ہائی کورٹ کو دفعہ ۲۹۷ کے تحت سماعت کا اختیار ہے: یوسف کے وکیل کا موقف شیڈول جرائم کی سماعت صرف خصوصی عدالت کر سکتی ہے: مولانا اسماعیل قریشی وکیل احتجاج کے دلائل، اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل نے بھی ضمانت کی مخالفت کی

لاہور (وقائع نگار خصوصی) لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری نے یوسف کذاب کی درخواست ضمانت خارج کرتے ہوئے اپنے فیصلہ میں کہا ہے کہ اننداد دہشت گردی ایکٹ ۱۹۷۷ء کے تحت ہائی کورٹ کو اس کی سماعت کا اختیار نہیں ہے۔ عدالت عالیہ نے مقدمہ کو فیصلے کے لئے خصوصی عدالت میں بھجوا دیا۔ گزشتہ روز سماعت کے دوران اس قانونی نکتہ پر بحث ہوئی کہ اس مقدمہ کی سماعت کا اختیار ہائی کورٹ کو ہے یا نہیں۔ اس سے قبل سماعت میں کذاب کے وکیل سلیم اے رحمان نے "انسائیکلو پیڈیا آف اینٹی میمرازم دز" کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس کتاب کی رو سے ہائی کورٹ کو دفعہ ۲۹۷ کے تحت سماعت کا اختیار ہے۔ اسی طرح دفعہ ۱۵۶ اے کے تحت سپریم کورٹ نے سابق وزیر اعلیٰ قائم علی شاہ

کی بھی ضمانت لی تھی۔ گزشتہ روز مولانا اسماعیل شجاع آبادی کے دکیل اسماعیل قریشی نے عدالت کو نوٹیفیکیشن کی نقل پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت شیڈول جرائم کی سماعت کا اختیار خصوصی عدالت کو ہے اور نوٹیفیکیشن کے مطابق دفعہ ۲۹۷ انسداد دہشت گردی ایکٹ میں شامل ہے قائم علی شاہ مقدمے کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دفعہ ۵۶۱ اسے انسداد دہشت گردی ایکٹ میں شامل نہیں تھی لیکن ۲۹۷ کے انسداد دہشت گردی ایکٹ میں یہ دفعہ بھی شامل ہے۔ دفعہ ۲۸۵ اے اور ۲۹۸ اے کے زمرے میں آنے والے جرائم کا نوٹیفیکیشن ہو چکا ہے اور چونکہ یہ مقدمہ بھی انہی دفعات کے زمرے میں آتا ہے اس لئے اس کی سماعت خصوصی عدالتیں کریں گی۔ سیشن کورٹ یا ہائی کورٹ کو اس کی سماعت کا اختیار نہیں۔ مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری نے کہا کہ اگر ضمانت لے لی جائے تو اس پر اسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل رانا عارف نے کہا کہ خصوصی عدالت اسے منسوخ کر دے گی۔ فاضل عدالت نے انسداد دہشت گردی ایکٹ کا خصوصی مطالعہ کرنے کے لئے سماعت کچھ دیر کے لئے ملتوی کر دی۔ بعد ازاں مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری نے فیصلہ دیتے ہوئے کہا کہ ہائی کورٹ کو اس مقدمہ کی سماعت کا اختیار نہیں۔ درخواست ضمانت خارج کی جاتی ہے۔ اس لئے مقدمہ کی سماعت خصوصی عدالت میں ہوگی۔ یاد رہے کہ یوسف کذاب نے دفعہ ۲۹۷، ۲۹۸ کے تحت درخواست دائر کی تھی۔ (روزنامہ خبریں: ۲۰ ستمبر ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کے خلاف احتجاجی مظاہرہ

لاہور (ذرائع نگار خصوصی) یوسف کذاب کی سماعت کے لئے پاسپان ختم نبوت کے درجنوں کارکن گزشتہ روز لاہور ہائی کورٹ آئے۔ انہوں نے عدالت کے باہر خاموش مظاہرہ کیا اور فیصلہ کے بعد پرسکون منتشر ہو گئے۔ اس موقع پر پولیس کی بھاری جمعیت بھی عدالت کے باہر موجود رہی۔ سماعت کے دوران کذاب کے لواحقین بھی عدالت میں موجود تھے۔ (روزنامہ خبریں: ۲۰ ستمبر ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کا مقدمہ انسداد دہشت گردی کی

خصوصی عدالت میں بھجوا دیا گیا

جج خواجہ اعجاز فہیم جلد سماعت شروع کریں گے، وکلاء نے مقدمہ خصوصی عدالت میں بھیجنے کی استدعا کی تھی

لاہور (نیوز رپورٹر) توہین رسالت کے مرتکب اور بدنام زمانہ یوسف کذاب کے خلاف دائر مقدمہ کو انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نمبر ۲ میں سماعت کے لئے بھجوا دیا گیا ہے۔ مذکورہ عدالت کے جج خواجہ فہیم اعجاز اس کیس کی جلد سماعت شروع کریں گے۔ واضح رہے کہ عدالت عالیہ میں یوسف کذاب کی ضمانت کی درخواست پر بحث کے دوران اسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل رانا عارف اور اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے موقف اختیار کیا تھا کہ انسداد دہشت گردی ایکٹ میں ۲۹۵ اے، ۲۹۸ اے کے تحت تمام شیڈول جرائم کی سماعت کی مجاز انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالتیں ہیں۔ گزشتہ روز یوسف کذاب کیس مجاز عدالت میں سماعت کے لئے بھجوا دیا گیا ہے۔ (روزنامہ خبریں: ۲۳ ستمبر ۱۹۹۷ء)



حصہ ہشتم

روزنامہ "امت" کراچی

۱۸ مارچ تا ۱۰ مئی ۱۹۹۷ء (متعلقہ شمارہ جات)

شاف رپورٹر، بیورو رپورٹ، نمائندگان، خصوصی رپورٹیں وغیرہ

○

- (۷۶) یوسف علی طحہ زندیق اور کافر ہے، علماء کا فتویٰ۔ نماز میں اللہ کے بجائے میرا تصور کریں، خواتین کو یوسف علی کی ہدایت۔
- (۷۷) ملعون یوسف کو گرفتار کر کے سرعام پھانسی دینے کا مطالبہ۔
- (۷۸) ملعون یوسف بے نظیر دور کا وی۔ سٹی۔ پی، وزارت خارجہ نے اس شیطان کو سرکاری پاسپورٹ جاری کیا۔
- (۷۹) ایک شیطان عین بھرتی گالوں کا شوقین۔
- (۸۰) فرعون جنت میں جائے گا، ملعون کی بکواس شیطان کا سر قلم کرنے والے کے لئے ایک لاکھ روپیہ انعام۔
- (۸۱) ملعون یوسف علی کی گرفتاری اور رہائی۔
- (۸۲) ملعون یوسف کو تین ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا۔
- (۸۳) ۵۰ لاکھ روپے لے لیں، ملعون یوسف کے خلاف کچھ شائع نہ کریں۔
- (۸۴) ملعون یوسف نے بھارت کو بھی نہیں بخشا۔
- (۸۵) ملعون یوسف کو سرعام پھانسی دی جائے۔ علماء کا مطالبہ۔
- (۸۶) ملعون یوسف: جیل کی زمین بھی تنگ ہو گئی۔
- (۸۷) ملعون یوسف کے خلاف تفتیش مکمل، دستاویزی ثبوت جمع کرے۔
- (۸۸) ملعون یوسف کے خاص مریدین کی لاہور طلبی، ممکنہ سزا کے بعد کی منصوبہ بندی۔

(۸۹) ملعون یوسف کی نئی جعل سازی 'دوسرا شاخنی کارڈ بنوایا۔ اپنا نام محمد اور والد کا علی لکھوایا۔

(۹۰) ملعون یوسف کے قرار کا منصوبہ 'انسانی حقوق کی تنظیموں اور بیرونی سفارت خانوں سے رابطے۔

(۹۱) ملعون یوسف 'مخرفین پر قابو پانے کا فیصلہ۔



(۷۶)

یوسف علی ملحد 'زندیق اور کافر ہے

یہ ملعون دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل ہے 'فوج میں اس کے اثر و نفوذ کو روکا جائے حکومت اسے عبرتناک سزا دے ورنہ عوام راست اقدام کریں گے 'ملک بھر کے علماء کا رد عمل یوسف علی کے عقائد کفرانہ ہیں 'اس کے معتقدین تجدید ایمان و نکاح کریں 'جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کافتویٰ

کراچی (سٹاف رپورٹر) مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے ملک بھر کے علماء کرام نے نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کے عقیدے اور کردار پر شدید رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے اسے ملحد و زندیق اور کافر قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ملعون شخص دائرہ اسلام سے خارج اور توہین رسالت کے قانون کے تحت سزائے موت کا مستحق ہے۔ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے قائدین خواجہ خان محمد 'مولانا فضل الرحمان 'مولانا سمیع الحق 'مولانا شاہ احمد نورانی 'مولانا عبدالستار خان نیازی 'لیقت بلوچ 'حافظ حسین احمد 'عبدالقادر روپڑی 'پروفیسر شاہ فرید الحق اور مولانا عبدالغفور حیدری نے ایک مشترکہ بیان میں لاہور کے جھوٹے مدعی نبوت یوسف علی کو دعویٰ نبوت اور خود کو محمد (ﷺ) کہنے کے باعث مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ ان مرکزی رہنماؤں کے مطابق آنحضرت ﷺ نے ۳۰ سالوں کے بارے میں پیش گوئی فرمائی تھی کہ ان میں سے ہر شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ یوسف علی کی حیثیت مرزا غلام احمد قادیانی جیسی اور اس کے ماننے والوں کی حیثیت قادیانوں جیسی ہے۔ ان رہنماؤں نے مطالبہ کیا کہ اس سنگین واقعے کا فوری نوٹس لیا جائے اور فوج میں یوسف علی کے بڑھتے

ہوئے اثر و نفوذ کی روک تھام کرتے ہوئے توہین رسالت کے قانون کے تحت یوسف علی کو عبرتناک سزا دی جائے بصورت دیگر حوام راست اقدام پر مجبور ہوں گے۔ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے دارالافتاء سے پوچھے جانے والے ایک استفتاء کے جواب میں مولانا محمد عبدالجید دین پوری نے فتویٰ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ یوسف علی نامی شخص کے نظریات طحانہ و زندیقانہ ہیں بلکہ اس کا اپنے آپ کو محمد ﷺ کے وجود کا تسلسل قرار دینا صراحتاً "کفرانہ" ہے اسی طرح اپنے پیروکاروں کو "صحابہ" قرار دینا۔ بعض کو "صدیق" اور اپنے آپ کو خاتم المرسلین قرار دینا، ان عقائد کے کفر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ جو لوگ اس کے دام تدریر میں پھنس چکے ہیں وہ فی الفور ان نظریات و عقائد سے توبہ کر کے تجدید ایمان و نکاح کریں۔ حکومت اس شخص کو گرفتار کر کے عبرتناک سزا دے تاکہ آئندہ کسی فاجر العقل شخص کو ایسا کرنے کی جرأت نہ ہو۔ دریں اثناء مساجد سنی مجلس عمل پاکستان اور جامعہ بنوریہ سائٹ کے مہتمم و شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد نعیم نے یوسف علی کے دعوے کو آئین پاکستان سے غداری کے مترادف قرار دیتے ہوئے متنبہ کیا کہ اگر حکومت نے اس معاملے میں مزید کمزوری اور نااہلی کا ثبوت دیا تو تمام نتائج کی وہ خود ذمہ دار ہوگی۔ انہوں نے بتایا کہ جامعہ بنوریہ کی طرف سے قائم کردہ سیل کو خواتین نے فون پر جن حالات سے آگاہ کیا ہے وہ انتہائی اذیت کا باعث ہیں۔ مذہب کے نام پر خواتین کی بے حرمتی کرنے والے شخص کو حکومت کا تحفظ حاصل ہے۔ اگر کوئی صدارت کا دعویٰ کر دے تو فوراً گرفتار کر لیا جائے گا مگر شعائر اسلام کی توہین کرنے والا معزز ہے۔ اگر یوسف علی کے خلاف فوری کارروائی نہ کی گئی یا اسے ملک سے فرار کرانے کی کوشش کی گئی تو حکومت کو زبردست تحریک کا سامنا کرنا پڑے گا اور ہم اس کے سر کی قیمت لگانے کا اعلان کریں گے۔ ادھر حیدر آباد سے نمائندہ امت کے مطابق شرکی دینی و سیاسی شخصیات نے بھی شدید رد عمل کا اظہار کیا ہے۔ مولانا سید وحسی مظہر ندوی نے یوسف علی کو جھوٹا اور پاگل کہا ہے۔ جماعت اسلامی حیدر آباد کے امیر مشتاق احمد خان نے اسے واجب القتل قرار دیا ہے جمعیت علماء اسلام (ف) کے رہنما مولانا تاج محمد "جمعیت العلماء" حیدر آباد کے ڈاکٹر مظہر الدین بٹاکی "شباب ملی" کے رہنما رانا مسعود علی خان اور جمعیت علماء پاکستان (نورنی) کے رہنما ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر نے بھی ملعون یوسف علی کو شریعت کے

مطابق قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ (امت کراچی: ۱۸ مارچ ۱۹۹۷ء)

نماز میں اللہ کے بجائے میرا تصور کریں، خواتین کو یوسف علی کی ہدایت

پشاور کی ایک خاتون کو نبوت کے جھوٹے دعویدار نے زبانی طور پر اپنے نکاح میں لے لیا گھر والوں کو خبر ہوئی تو انہوں نے ملعون پر بندوقیں تان لیں، اس نے مشکل سے جان چھڑائی

کراچی (نمائندہ خصوصی) نبوت کا جھوٹا دعویدار اپنے مریدوں کو ہدایت کرتا تھا کہ دوران نماز اللہ کے بجائے ملعون یوسف علی کا تصور کریں اور اسی کا چہرہ ذہن میں لائیں ایک منحرف خاتون نے "امت" کو بتایا کہ خواتین کو وہ فردا فردا ہوا کر تنہائی میں جو ہدایات دیا کرتا تھا ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ جائے نماز پر کھڑے ہونے کے بعد اللہ کے بجائے اسے یاد کیا جائے نفوذ باللہ اس کا کتا تھا کہ چونکہ میں ہی خدا اور محمد ہوں اس لئے نماز میں میرا تصور کرنا عبادت ہے۔ یوں ملعون یوسف علی نے نماز میں یکسوئی برقرار رکھنے کے اس حکم کو مسخ کر کے اپنی ذات کے لئے استعمال کیا جس میں کہا گیا ہے کہ دوران نماز یہ تصور کیا جائے کہ آپ اللہ کو دیکھ رہے ہیں یا یہ کہ اللہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔ ملعون یوسف علی ہر خاتون سے تنہائی میں علیحدہ علیحدہ کتا تھا کہ آپ کا درجہ ہم سے بلند ہے آپ اللہ کی جگہ ہیں اور ہم محمد کی جگہ آپ ہمیں اسی طرح دیکھیں جیسے اللہ محمد کو دیکھتے تھے۔ کئی خواتین نے "امت" کو بتایا کہ ملعون یوسف نے انہیں ہدایت کی تھی کہ وہ اپنے شوہروں سے کوئی تعلق نہ رکھیں بلکہ صرف اسی ملعون سے رجوع کریں ملعون نے دوسرے شہروں کی طرح پشاور کی ایک خیرشادی شدہ بڑی کو بھی زبانی اپنے "نکاح" میں لے لیا۔ جس کی خبر بڑی کے گھر والوں کو ہوئی تو انہوں نے اس ملعون پر بندوقیں تان لیں، ملعون نے بڑی مشکل سے معافی تلافی کی ہاتھ جوڑے اور اپنی

جان چٹراکی۔ (امت کراچی: ۱۸ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۷۷)

ملعون یوسف کو گرفتار کر کے سرعام پھانسی دینے کا

مطالبہ

یوسف واجب القتل ہے، اسے مسلمان سمجھنے وال بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے، دارالعلوم امجدیہ کافتویٰ شاہ فرید الحق، قاری سلیم نعمانی، مولانا عبدالرحمن سلفی، سلیم قادری اور اسیران سپاہ صحابہ کا شدید رد عمل

کراچی (سٹاف رپورٹر) روزنامہ امت اور ہفت روزہ تکبیر میں نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کے باطل عقائد اور غیر اخلاقی حرکتوں کے متعلق انکشافات پر ملک بھر سے علماء دانشوروں اور عوام کا شدید رد عمل جاری ہے۔ دارالعلوم امجدیہ کراچی کے مفتی عبدالعزیز نے اپنے فتویٰ میں کہا ہے کہ یہ شخص کذاب و دجال مرتد اور واجب القتل ہے۔ اس کو اب بھی جو مسلمان جانے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے اس شخص نے اللہ اور رسول ﷺ سے کھلی بغاوت کی ہے ارباب حل و عقد نے اس جھوٹے مدعی نبوت کو کیفر کردار تک پہنچانے کی اپنی ذمہ داری پوری نہ کی تو وہ بھی قہر خداوندی سے نہ بچ سکیں گے۔ جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی رہنما شاہ فرید الحق نے کہا ہے کہ نبوت کے اس جھوٹے دعوے سے مسلمانوں کے قلوب بھروج ہوئے ہیں۔ یہ توہین رسالت و دین ہے۔ اور حکومت نے بروقت دخل اندازی کر کے یوسف علی کو کیفر کردار تک نہ پہنچایا تو مسلمانوں کے مشتعل جذبات سے لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو جائے گا۔ عالمی مجلس تحفظ حقوق اہلسنت والجماعت کے جنرل سیکرٹری قاری محمد سلیم نعمانی نے شدید غم و

غم سے کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یوسف علی کے دعویٰ نبوت سے امت مسلمہ سراپا احتجاج بن گئی ہے۔ ایک مسلمان ملک میں قادیانیت کی طرز پر اٹھنے والے نئے نئے فتنے ہماری توجہ کے مستحق ہیں۔ جس پر تمام علمائے کرام کو متفقہ طور پر ایک واضح اور دو ٹوک لمحہ عمل طے کرنا چاہیے۔ جمعیت اشاعت التوحید والسنہ کے سرپرست مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری، امیر جمعیت و شیخ القرآن مولانا محمد طیب، ناظم اعلیٰ پاکستان مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا ضیاء الحق، مولانا قاضی عصمت اللہ، صوبہ پنجاب کے ناظم اعلیٰ علامہ عطیہ اللہ شاہ، مولانا صاحبزادہ اشرف علی، مولانا قاضی محمد لکاب، مولانا نور الہی، صاحبزادہ عزیز الرحمن مولانا قاری خلیل احمد بندھیانی، مولانا عبدالحی مولانا عبدالرزاق اور قاری عبدالعزیز نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ یوسف علی ملحد و زندقہ ہے اور اسلام سے خارج ہے۔ یہ یہود و بنود کا ایجنٹ ہے۔ انہوں نے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ ایک گھناؤنی سازش کے تحت اسلام کے خلاف جال بچھایا جا رہا ہے ان رہنماؤں نے اعلان کیا کہ اگر حکومت نے جمہرات تک اس ملعون کو گرفتار کر کے اس گھناؤنی سازش کو بے نقاب نہ کیا تو جمعیت و دیگر مذہبی جماعتوں کے ساتھ مل کر پورے ملک میں احتجاجی تحریک چلائے گی۔ امیر جماعت غریبا اہل حدیث پاکستان مولانا عبدالرحمن سنبل نے اپنے بیان میں کہا کہ نبی اکرم کے بعد نبوت کا ہر دعویدار جھوٹا اور دجال ہے اسے کسی بھی اسلامی مملکت میں زندہ رہنے کا حق نہیں۔ ایسے کذاب شخص کو گرفتار کر کے ہمیشہ کے لئے اس کی زبان بند کر دی جائے۔ قہر نبوت پر ڈاکہ ڈالتے والے اس باغی کو نیست و نابود کر دینا چاہیے۔ سپاہ صحابہ کراچی کے امیر رہنماؤں حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ، صغیر احمد شیخ، منصور علی بابر، مولانا عبدالغفور ندیم، محمد ایاس زبیر اور ندی بابو خان نے سینٹرز جیل کراچی سے اپنے بیان میں کہا ہے کہ یہاں عام انسان کی جگہ عزت تو قانوناً جرم ہے لیکن سید الانبیاء کی توہین کو جرم نہیں سمجھا جاتا یہی وجہ ہے کہ توہین رسالت کے مجرم بے خوف ہو کر اپنی خباثت کا برملا اظہار کرتے ہیں۔ اگر حکمرانوں نے اس مسئلے کو کوئی اہمیت نہ دی تو ہمیں ممکن ہے کہ کوئی عجب رسول غازی علم دین شہید کی تاریخ دہرائے۔ قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری نے اپنے بیان میں کہا کہ ملک میں پہلے ہی قتل و غارت گری اور فرقہ واریت کے فتنے کم نہ تھے کہ مرتد و زندقہ یوسف علی کی صورت میں ایک نیا فتنہ

کھڑا ہو گیا ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ اسے فی الفور گرفتار کر کے سرعام پھنسی دی جائے تاکہ آئندہ کوئی ایسی جرات نہ کر سکے۔ دریں اثنا شیعہ جامع مسجد کے خطیب اور مسلم متحدہ محاذ پاکستان کے چیئرمین مرزا یوسف حسین نے کہا ہے کہ اس قسم کا دعویٰ کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ تاہم اس سلسلے میں محاذ کی طرف سے تمام مکاتب فکر کے جید علماء کی فوری میٹنگ بلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ ان سب کے فتوے اور نظریات سامنے آسکیں۔ (امت کراچی: ۱۹ مارچ ۱۹۹۷ء)

ہم پر جدید دنیا کے تمام مزے حلال کر دیئے گئے ہیں

دوسروں کو ترک دنیا کی تعلیم دینے والا یوسف علی خود ڈش انٹینا کے مزے لوٹتا ہے آپ رابعہ بھری ہیں خانہ کعبہ کو دیکھیں تو میرا تصور کریں ملعون کی ایک خاتون کو تلقین یہ شخص اللہ رسول اور

اولیائے کرام کے نام پر کروڑوں روپے لوٹ چکا ہے، مزید انکشافات

کراچی (رپورٹ محمد طاہر) ملعون یوسف علی اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے اللہ اور رسول کے ساتھ ساتھ اولیائے کرام کے ناموں کو بھی استعمال کرتا تھا۔ ایک نوجوان منحرف خاتون نے امت کو بتایا کہ ملعون یوسف نے انہیں رابعہ بھری قرار دیا اور کہا کہ ان کا مرتبہ دنیا کی تمام خواتین سے بلند ہے۔ ملعون نے مزید کہا کہ جب بھی آپ خانہ کعبہ کو دیکھیں تو میرا تصور کریں۔ منحرف خاتون نے امت کو بتایا کہ ملعون کے ایک مرید نے سوال کیا کہ آپ اتنی مسرفانہ اور شاہانہ زندگی گزارتے ہیں اس کا کیا سبب ہے تو ملعون نے جواب دیا کہ ہم پر جدید دنیا کی تمام آسائشیں اور مزے حلال کر دیئے گئے ہیں۔ عقیدت مندوں کو ترک دنیا اور سادگی کی تلقین کرنے والے ملعون یوسف علی کے گھر واقع ڈیفنس سوسائٹی لاہور میں ڈش انٹینا نصب ہے جس کی مدد سے وہ ہر طرح کے پروگراموں سے لطف اندوز ہوتا ہے یعنی شاہدین کا کہنا ہے کہ اس کے گھر میں دنیا کی ہر وہ آسائش اور سہولت موجود ہے جس کی خواہش کی جاسکتی ہے جدید ترین ماڈل اور ایل ایکس نمبر کی قیمتی گاڑیاں اس

کے ذاتی استعمال میں رہتی ہیں ان میں ایک ہینڈ اسوگ دوسری سیارو اور تیسری مہران ہے۔ یہ تینوں گاڑیاں بالکل نئی ہیں اللہ تک پہنچنے کے لئے خواتین مریدوں کو اپنے شوہروں سے ازدواجی تعلقات ترک کرنے کی ہدایت دینے والے ملعون یوسف علی کی اپنی بیوی گھر میں موجود ہے جس سے کئی اداویس ہیں۔ دوسروں کو ترک تعلقات کا حکم دینے والا خود اپنے گھر میں دنیا داری کے تمام معاملات نبھاتا ہے۔ باخبر ذرائع نے امت کو بتایا کہ ملعون نے اللہ رسول اور اولیائے کرام کے ناموں کو ایکپسائٹ کر کے اپنے عقیدت مندوں سے کروڑوں روپے اٹھ لئے ہیں صرف کراچی میں نصف درجن مریدوں کے ایک گروپ سے وہ ۷۰/۸۰ لاکھ روپے نقدی اور زیور کی صورت میں وصول کر چکا ہے اسی طرح ماہور، پشاور اور راولپنڈی میں موجود مریدوں سے بھی لاکھوں روپے وصول کئے ہیں ایک منحرف خاتون نے اعتراف کیا کہ وہ تین سے چار لاکھ روپے نقد اور زیور اس کی تذر کر چکی ہیں۔ (امت کراچی: ۱۹ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۷۸)

ملعون یوسف علی بے نظیر دور کاوی آئی پی

وزارت خارجہ نے اس شیطان کو سرکاری پاسپورٹ جاری کیا، محفلوں میں خواتین سے بے تکلف ہو جاتا، ذو معنی جملے کہتا عقیدت مندوں کو اس کی حرکتیں گراں گزرتیں، نوجوان خواتین کو بند کمرے میں لیجا کر شرمناک حرکتیں کرتا منحرف خواتین نے رو رو کر "امت" کو شرمناک تفصیل بتائی مذہبی محافل میں ذہنی بے راہ روی کا مظاہر کرتا

کراچی (رپورٹ محمد طاہر) ملعون یوسف علی اپنی ذہنی بے راہ روی کا

مظاہرہ اکثر ان محافل میں بھی کرتا ہے جو وہ ذکر اللہ یا ذکر نبی کے نام پر منعقد کرتا تھا۔ ایسی مخلوط محافل میں شرکت کرنے والی بعض ماڈرن اور آستین کے بغیر لباس پہننے والی خواتین سے اس درجہ بے تکلفی کا مظاہرہ کرتا کہ کبھی کبھی اس کے انتہائی قریبی عقیدت مندوں کو بھی گراں گزرتا ایسے ہی ایک عقیدت مند نے جواب اس ملعون سے منحرف ہو چکا ہے بتایا کہ ملعون اکثر آنے والی خواتین کو لوگوں کے سامنے گدگدیاں کرتا اور ان سے ذومعنی جملے کہتا۔ یہاں تک کہ بعض ماڈرن خواتین کو بازو سے تھم کر گھومتا پھرتا۔ وہ اپنے جن مریدوں سے ملنے ان کے گھر جاتا ان کے ہاں موجود ہر نوجوان لڑکی یا خاتون کو بند کمرے میں باری باری طلب کرتا اور تنہائی میں گھٹوں ایسی حرکتیں کرتا جو ناقابل بیان ہیں۔ اس عرصے میں وہ کمرہ اندر سے مقفل کر لیتا۔ اس حوالے سے بعض منحرف خواتین نے زار و قطار روئے ہوئے نمائندہ امت کو انتہائی شرمناک تفصیلات بتائی ہیں۔ جسے وہ ملعون شخص اللہ اور اس کے رسول کے نام پر جائز قرار دیتا تھا۔ ملعون یوسف علی کی ایک کتاب ”بانگ قلندری“ ہے جس کے بارے میں اس کا کہنا ہے کہ یہ کتاب صرف ان لوگوں کو پڑھنے کے لئے دی جاتی ہے جو پہلے سوالا کھ مرتبہ درود شریف پڑھ لیں اور قارئین جانتے ہیں کہ وہ اپنی معتقد خواتین سے ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ جب کبھی درود پڑھیں تو میرا یعنی ملعون یوسف علی کا تصور کریں۔ وہ بعض خواتین کو محض اس وجہ سے بھی متاثر کرتا رہا کہ اسے بے نظیر دور حکومت میں وزارت خارجہ نے ”وی آئی پی“ درجہ دے رکھا تھا۔ اطلاعات کے مطابق چونکہ ملعون یوسف ”او آئی سی“ کے ہیڈ کوارٹر میں کام کرتا رہا ہے اسی لئے پاکستانی وزارت خارجہ نے اس شیطان کو ”وی آئی پی“ درجہ دینے کے ساتھ ساتھ ایک آفیشل پاسپورٹ بھی جاری کر رکھا تھا۔

(امت کراچی: ۲۱ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۷۹)

ایک شیطان لعین ’بھارتی گانوں کا شوقین

ملعون یوسف علی نے ایک خاتون کی کم گوئی سے چڑ کر اسے گانے سننے

کی ہدایت کی یہ لڑکے اور لڑکی کا نہیں، مطلق اور مقید کا پیار ہے، عشقیہ گانے کی توجیہ ملعون کے بقول خدا نے اس سے کہا کہ تمہیں دنیا میں عیش کرنے کی اجازت ہے وہ اپنے مریدوں سے تحفے وصول کرنے اور قیمتی اشیاء ہتھیانے کا کوئی موقع ضائع نہیں کرتا

کراچی (رپورٹ: محمد طاہر) ملعون یوسف علی بھارتی گانے شوق سے سنتا ہے۔ ملعون نے اپنی ایک خاتون مرید سے ڈیک کا بھی مطالبہ کیا جس پر خاتون نے ایک بیش قیمت ڈیک خرید کر اسے تحفہ پیش کیا۔ یعنی شاہدین کے مطابق ملعون گانے سننے کے دوران جھوم جھوم جاتا۔ بھارتی گانوں سے اس کے لگاؤ کا یہ عالم تھا کہ ملعون نے کراچی کے ایک خاندان (جو پوری طرح اس ملعون کا معتقد ہے) سے تعلق رکھنے والی ایک سنجیدہ خاتون کی کم گوئی سے چڑ کر اسے یہ ہدایت دی کہ وہ بھارتی گانے ضرور سنا کرے تاکہ وہ بھی زندگی سے لطف اندوز ہو سکے۔ ملعون کا یہ شوق صرف بند کمروں ہی میں جاری نہیں رہتا بلکہ وہ کراچی کی سڑکوں پر گھومتے ہوئے کار میں بھی یہی گانے سنتا رہتا۔ منحرف مقررین کے مطابق گانوں کے وہ بول جو لڑکی اور لڑکے کے عشق سے متعلق ہوتے اس پر ملعون جھومتے ہوئے کہتا کہ یہ لڑکی اور لڑکے کا نہیں بلکہ مطلق (یعنی خدا) اور مقید (یعنی انسان) کا پیار ہے۔ فحش گانوں کے جملوں پر اس کے یہ تبصرے اکثر مقررین پر بھی گراں گزرتے تھے لیکن ملعون نے اپنے عقیدت مندوں کو اس بری طرح خوف زدہ کر رکھا تھا کہ وہ ان یہودیوں کو خدا کی طرف سے ان کے لئے ”خصوصی اجازت“ سمجھتے۔ ملعون اپنے مقررین کو ہمیشہ یہ بھی کہتا کہ اس نے خدا سے یہ سوال کیا تھا کہ حضرت محمدؐ اور صحابہ کرامؓ تو اپنے زمانے میں کچے گھروں اور چھپر نما مسجدوں میں عبادت کرتے رہے جبکہ آج مسجد نبوی اور مسجد حرام دنیا کی پر شکوہ عمارتوں میں شمار ہوتی ہیں، ملعون کے مطابق اسے خدا نے یہ جواب دیا کہ تمہیں بھی دنیا میں ”عیش“ کرنے کی اجازت ہے۔ چنانچہ وہ اپنے مریدین کو دنیا کے تمام مزے لوٹنے کی ترغیب بھی دیتا۔ یہاں تک کہ وہ اس سلسلے میں اپنے گھر (ڈیفنس) لاہور کینٹ میں واقع کیو ۲۱۸

سٹریٹ ۱۶ فیز نو) کی مثال دیتا کہ میں نے س گھر کو خدا کی اجازت کے مطابق پر
سائنس بنا دیا ہے۔ اس طرح وہ اپنے مریدوں سے قیمتی اشیاء ہتھیانے کا کوئی موقع
ضائع نہیں کرتا، اس کی حریصانہ ذہنیت کا عالم یہ تھا کہ وہ اپنے مریدین کو مختلف اشیاء
کے نام اور تعداد دے کر خود کو تحفے میں دینے کا جبری حکم دیتا۔ ایک کشم آفسر سے
شرٹس کی ایک قابل ذکر تعداد کا مطالبہ اس طرح کیا کہ اس کے ڈیزائن تک بھی
ملعون نے اسے بتاتے ہوئے کہا کہ اس ڈیزائن کی شرٹس مطلوبہ تعداد میں فلاح
دکان سے خرید کر مجھے دیجئے اس طرح ملعون اپنے کراچی کے ہر دورے میں لاکھوں
روپے کا قیمتی سامان ایٹھ کر چلا جاتا۔ (امت کراچی: ۲۲ مارچ ۱۹۹۷ء)

ملعون یوسف علی کو سرعام پھانسی دی جائے نماز جمعہ میں مطالبہ

خطبات جمعہ میں ملک بھر کے علماء کرام اور عوام نے شدید غم و غصے کا
اظہار کیا

کراچی (اسٹاف رپورٹر) جامعہ بنوریہ سائنٹس کے مہتمم اور قائد سنی مجلس
عمل پاکستان شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد نعیم کی اہل پر کراچی کی بڑی بڑی مساجد میں
علماء نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے یوسف علی کے خلاف اپنے جیسے کے
خطبات میں تقریریں کیں اور حکومت کی مبینہ خاموشی اور یوسف علی کو دی گئی پی
سٹ میں شامل کرنے کے فعل کو ایک گھناؤنی سازش قرار دیا۔ سائنٹ ایریا گلشن
اقبال، گلشن جدید، نارنگ پور، کلعٹن، ڈیفنس، شادمان ٹاؤن، لیاقت آباد، صدر،
برنس روڈ، رنچھوڑ لائن، کرومندر اور جیکب لائن کی مساجد میں مولانا اقبال اللہ،
مولانا سید گلزار شاہ، مولانا عبدالقیوم نعمانی، مولانا عبدالوحید، مولانا محمد یار، مولانا محمد
اسلم شیخوپوری، مولانا مفتی عبداللہ شوکت، مولانا نور امین، مولانا غلام رسول
بخاری، مولانا قاری منور احمد، مولانا محمد عارف اور مولانا مفتی خالد محمد نے خطاب

کرتے ہوئے ملعون یوسف علی کے متعلق حکومت کی خاموشی کی شدید مذمت کرتے
ہوئے اسے سرعام پھانسی دینے کا مطالبہ کیا۔ اہل حدیث یوتھ فورس کراچی کی
مرکزی مسجد اہلحدیث لونیشیا لائن کے خطیب مولانا محمد سعید نے خطبہ جمعہ کے
دوران ملعون یوسف علی کے دعوے نبوت کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ایک سازش
کے تحت امت مسلمہ کو بدنام کرنے کے لئے اس قسم کی حرکتیں کی جا رہی ہیں۔ جن
کی پست پناہی قادیانی کر رہے ہیں۔ علماء اہل سنت سندھ مولانا جمیل احمد نعیمی، مفتی
محمد جان نعیمی، علامہ شبیر احمد اظہری، مولانا عبدالخلیم صدیقی، قاضی نورانی، مولانا
مختار احمد قادری، مولانا رجب علی نعیمی، مولانا عبدالغفار اویسی، مولانا وزیر رحمانی،
مولانا بشیر القادری نے یوسف مرتد کے بارے میں شائع ہونے والی خبروں پر شدید
غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے عوام سے مطالبہ کیا کہ وہ ایسے منکرین ختم نبوت کی
باتوں پر کان نہ دھریں، حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان پر قابو پائے۔ تحریک
عوام اہل سنت پاکستان کے ممتاز علماء سید حامد اشرف شاہ جیلانی، علامہ نسیم احمد
صدیقی، علامہ اشرف گورمانی، علامہ شبیر احمد غفاری، علامہ ریاض الدین، قادری،
علامہ عبداللہ طیب، علامہ قاری محمد صدیقی، قادری، علامہ فرحت القادری، علامہ
سعید الحسن، قاری مقصود الاسلام اور تحریک کے سربراہ حاجی محمد حنیف بلور نے
اپنے مشترکہ بیان میں ملک میں نبوت کے جھوٹے دعویدار اور قادیانیوں کی بڑھتی
ہوئی سرگرمیوں پر گہری تشویش و شدید غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ
ملعون یوسف علی کو فوری گرفتار کر کے سرعام پھانسی دی جائے۔ دریں اثناء تحریک
فدائیاں ختم نبوت کا ایک اجلاس سید ارشاد علی کی زیر صدارت دارالعلوم غوثیہ
سبزی منڈی میں منعقد ہوا۔ جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ توہین رسالت
آرڈیننس کے تحت یوسف علی نامی شخص کو گرفتار کیا جائے اور اسے پھانسی دی
جائے۔ اجلاس میں مولانا عبدالخلیم ہزاروی، مولانا عبدالغفار اویسی، محمد عثمان خان
غوری، مولانا بشیر القادری، مولانا رجب علی نعیمی اور قاضی احمد نورانی نے بھی
شرکت کی۔ (امت کراچی: ۲۲ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۸۰)

فرعون جنت میں جائے گا، ملعون کی بکواس

نبوت کا نور محمد سے مجھے منتقل ہوا، نبی بنتے ہی بال سفید ہو گئے قابل اعتراض انگریزی فلموں کی بنیاد پر ملعون یوسف کے بے بنیاد دعوے

کراچی (رپورٹ: محمد طاہر) ملعون یوسف علی خود کو محمد باور کرائے کے لئے نت نئے طریقے اختیار کرتا تھا۔ وہ اپنے معتقدین کو اجتماعی طور پر تین مختلف فلمیں دکھانے کا اہتمام کرتا جن میں ٹین کمانڈمنٹس (Ten Commandments) مسیج (Message) اور دی ہارر ٹرین (The Horror Train) شامل ہیں۔ ملعون نے اپنے معتقدین کے سامنے دعویٰ کیا کہ جب مجھے ”نبوت“ عطا ہوئی تو میرے بال یکدم سفید ہو گئے اس واقعے کی توجیہ میں وہ اپنے معتقدین کو فلم (Message) دکھاتا ہے جس میں حضرت موسیٰ کے بال جبل طور پر جاتے ہوئے بھورے رنگ میں نظر آتے ہیں لیکن جب حضرت موسیٰ پہاڑ پر اللہ کی تجلی دیکھتے ہیں تو ان کے بال سفید ہو جاتے ہیں۔ اس عمل کو دیکھنے کے فوراً بعد ملعون اپنے معتقد ناظرین سے یہ کہتا کہ میرے بال بھی اسی طرح نبوت ملنے پر سفید ہوئے ہیں۔ The Horror Train نامی فلم میں ایک شخص ٹرین میں موجود مختلف مسافروں کا بھیس بدل کر خون کرتا ہے۔ اس خون کو فلم میں مافوق الشریعت قوت کا حامل دکھایا گیا ہے۔ لیکن جب فلم کے اختتام پر اس خون کی شناخت ہو جاتی ہے اور اسے مسافر قتل کرنے لگتے ہیں تو ایک دوسرے شخص میں اس خون کی طاقت منتقل ہو جاتی ہے۔ ملعون یوسف علی اس عمل کی توجیہ کرتے ہوئے اپنے مریدین کو کہتا ہے کہ جس طرح فلم میں ایک شخص کی طاقت دوسرے شخص میں منتقل ہوئی ہے ٹھیک اسی طرح (نعوذ باللہ) نبوت کا نور محمد سے مجھ میں منتقل ہوا ہے۔ ملعون یوسف علی کے پاس اپنی بے سروپا باتوں کی کوئی بنیاد نہیں ہوتی وہ اپنے معتقدین کو اسلام کی کھلی

تعلیمات اور متعین عقائد کے برخلاف عجیب و غریب واقعات بتاتا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے اپنے بعض مریدین کو یہ بھی بتایا کہ ”فرعون جنتی ہے اور وہ جنت میں جائے گا۔“ ملعون کا یہ عقیدہ بھی ایک ایسی فلم سے بنا ہے جس میں فرعون کو حضرت موسیٰ کے حوالے سے انتہائی منظر میں خوش عقیدہ دکھایا گیا ہے۔ ملعون اس طرح انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر بنائی جانے والی قابل اعتراض فلموں کو بھی اپنی مطلب پر آری کے لئے استعمال کرتا رہا۔ (امت کراچی: ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء)

شیطان کا سر قلم کرنے والے کے لئے ایک لاکھ

روپے انعام

ملعون یوسف علی جیسے مرتدوں کو کھلی چھوٹ دینا حکمرانوں کے لئے وبال ثابت ہو گا یہود و ہنود کے اس ایجنٹ نے عالم اسلام کی غیرت کو لٹکارا ہے، عوامی رد عمل

کراچی (اشاف رپورٹر) ملعون یوسف علی کے کافرانہ عقائد پر علماء اور عوام کے شدید رد عمل کا سلسلہ جاری ہے۔ سواد اعظم اہل سنت حقیقی کے سربراہ علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ کسی مرتد کو کھلی چھوٹ دینا حکمرانوں کے لئے وبال ثابت ہو گا۔ اس بارے میں حکومت کی خاموشی اور غفلت بلاشبہ سنگین غلطی اور جرم قرار پائے گا۔ مسلم متحدہ محاذ پاکستان کے چیئرمین اور ممتاز شیعہ عالم دین مرزا یوسف حسین نے نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان کے پاس یوسف لاہوری کے بارے میں کچھ شواہد جمع ہوئے ہیں۔ مزید شواہد کے بعد محاذ کے پلیٹ فارم سے اس مسئلے کو اٹھایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ اس شخص کو پاسپورٹ جاری کرنے اور دی آئی پی قرار دینے کے مجرم ہیں، ان کی سازشوں کو سب سے نقاب کیا جائے۔ تحریک اصلاح معاشرہ کے مرکزی صدر محمد سرور شاہ نے کہا کہ یہود و ہنود کے ایجنٹ یوسف علی مردود نے عالم اسلام کی

غیرت کو نلکارا ہے۔ اسے عبرت ناک سزا دی جانی چاہیے۔ گلوبل اسلامک مشن (ٹرسٹ) کے امیر سید صادق علی قادری سے یوسف علی جیسے افراد کی فتنہ انگیزی پر خاموشی کو اسلام سے کھلی بغاوت کے مترادف قرار دیتے ہوئے ملعون کو سزائے موت دینے کا مطالبہ کیا۔ معروف روحانی پیشوا مخدوم اعجاز حسین گیلانی نے کہا کہ یوسف علی انسان کے روپ میں شیطان ہے۔ انہوں نے اس شیطان کا سر قلم کرنے والے کے لئے اپنی جانب سے ایک لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا ہے۔ (امت کراچی ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء)

ملعون کی ڈھٹائی، فرار کے منصوبے

لاہور (اسٹاف رپورٹر) امت اور تکبیر میں ملعون یوسف علی کے کفریہ عقائد کی اشاعت کے بعد وہ روپوشی کی تیاریوں میں مصروف ہے، معتبر ذرائع کے مطابق ملعون نے اپنے انتہائی خاص مقربین سے رابطہ کر لیا ہے، لاہور کے کچھ ذرائع نے ملعون سے رابطہ کر کے اس کے بارے میں شائع ہونے والی خبروں کی بابت دریافت کیا تو اس نے واضح طور پر کہا کہ اس کے متعلق خواتین جو کچھ بیان کر رہی ہیں وہ سب کچھ صحیح ہے اور انہیں میرے روپ میں اللہ ملتا تھا۔ جب ذرائع نے اس کی غیر محتاط گفتگو پر توجہ دلائی تو ملعون نے جواب دیا کہ جی میں بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ ذرائع کے مطابق ملعون نے پاکستان بھر سے اپنے چند خاص الخاص نوجوانوں کو لاہور طلب کر لیا ہے جہاں وہ ان سے روپوشی یا فرار کے مجوزہ منصوبے پر صلاح مشورے کر رہا ہے۔ دریں اثناء ملعون نے اپنے گھر کے تمام تالے تبدیل کر دیئے ہیں، کمروں میں نئی چٹنیاں اور کمزیوں میں جالیاں لگا دی ہیں۔ (امت کراچی ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء)

نبوت کا جھوٹا دعویٰ اور حکومت کی بے حسی

گزشتہ کئی دن سے امت میں یوسف علی نامی نبوت کے ایک جھوٹے دعویٰ کی اشتعال انگیز اور شرمناک سرگرمیوں کی تفصیلات نبوت و شواہد کے

ساتھ شائع ہو رہی ہیں۔ اس شخص کی چالیازیوں کا نشانہ بننے والے متعدد مردوں اور خواتین کے بیانات منظر عام پر آچکے ہیں۔ تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام دور حاضر کے اس میلہ کذاب کی گرفتاری اور اس پر مقدمہ چلا کر کیفر کردار کو پہنچانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ پاکستان کے آئین کی رو سے خاتم النبیین کے بعد نبوت کا ہر دعویٰ ار نہ صرف جھوٹا بلکہ مرتد اور کافر ہے۔ جبکہ یوسف علی نہ صرف نبوت کا دعویٰ کر رہے بلکہ اللہ اور رسول ﷺ کی شان میں انتہائی گستاخی کا مرتکب بھی جس کی تفصیلات اس بارے میں شائع ہونے والی خبروں میں آتی رہی ہیں یہ شخص دیوانہ یا فاجر العقل بھی نہیں بلکہ اتنے ہوش گوش والا ہے کہ کئی سال سے لاہور سے شائع ہونے والے ایک معروف قومی روزنامے میں قلمی نام سے اس کا نام بھی شائع ہوتا رہا ہے جس کا سلسلہ امت اور تکبیر کے انکشافات کے بعد ابھی حال ہی میں بند ہوا ہے۔

ان تمام حقائق کے باوجود یہ بات انتہائی حیرت انگیز اور تشویش ناک ہے کہ حکومت کی جانب سے اب تک اس معاملے کا سرے سے کوئی نوٹس ہی نہیں لیا گیا۔ حکمرانوں کی یہ بے حسی ناقابل فہم ہے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت وقت دینی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے اس معاملے میں بلا تاخیر اپنی ذمہ داریاں پوری کرے اور جعلی مدعی نبوت اور گستاخ رسول کو گرفتار کر کے اس پر مقدمہ چلائے۔ (امت کراچی ۲۵ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۸۱)

ملعون یوسف علی کی گرفتاری اور رہائی

رہائی کے بعد گھر سے غائب ہو گیا حکام نے اس کے گھر پر حفاظتی گارڈ تعینات کر دیئے ملعون کی گرفتاری اور سزا دینے کے لئے اخبارات کے دفاتر پر احتجاجی مظاہرے

لاہور (رپورٹ نصر اللہ غلزی) ملعون یوسف علی کو گزشتہ روز لاہور پولیس نے اس کے ملحدانہ عقائد سامنے آنے کے بعد گرفتار کر لیا اس کے بعد اعلیٰ حکام کی مداخلت پر ایک گھنٹے کے بعد اسے رہا کر دیا گیا۔ جس کے بعد یہ شخص ایک مقامی اخبار کے دفتر پہنچا اور وضاحت کی کہ وہ ایسے ملحدانہ عقائد نہیں رکھتا جن کی تشہیر کی جارہی ہے۔ اس وضاحت کے بعد اپنی رہائش گاہ چلا گیا اور پھر وہاں سے روپوش ہو گیا دریں اثناء جامعہ تعمیر لاہور نے اس شخص کے عقائد پر شدید گرفت کی اس کے بعد مختلف مکاتب فکر کے لوگوں نے بعض اخبارات کے دفاتر کے سامنے احتجاجی مظاہرے کئے اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ ایسے شخص کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ شخص اس صورت کے بعد اب تک اپنی رہائش گاہ سے غائب ہے اور اس کا کچھ پتہ نہیں چل رہا کہ وہ کہاں ہے دریں اثناء مقامی پولیس نے اس کے گھر پر حفاظت کی غرض سے گارڈ مقرر کر دیئے ہیں تاکہ مشتعل لوگ اس کے گھر کو نقصان نہ پہنچائیں۔ پولیس کے ذرائع کے مطابق یہ اقدام بھی اعلیٰ حکام کی ہدایت پر کیا گیا ہے۔ (امت کراچی ۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۸۲)

ملعون یوسف علی کو تین ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے شیطان کے خلاف مقدمہ دائر کیا جائے گا

کراچی رپورٹ محمد طاہر) ملعون یوسف علی کو ایم پی او ۳ اور ایم پی او ۱۶ کے تحت چوہنگ سینٹر میں تین ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا ہے مذکورہ مقدمہ پر انتہائی حساس نوعیت کے معاملات میں ملوث ملزموں کو رکھا جاتا ہے جن سے کسی بھی نوعیت کی ملاقات پر پابندی ہوتی ہے دریں اثناء ملعون یوسف علی کے عقائد و نظریات بے نقاب ہونے کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور نے اسماعیل قریشی

ایڈووکیٹ کی خدمات حاصل کر لی ہیں جو ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا جائزہ لے رہے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت آج کسی بھی وقت ڈیفنس لاہور میں ملعون کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا جائے گا۔ (امت کراچی ۲۷ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۸۳)

۵۰ لاکھ روپے لے لیں، ملعون یوسف کے خلاف کچھ شائع نہ کریں

یہ رقم پاکستان میں یا بیرون ملک کسی بھی بینک میں جمع کرائی جاسکتی ہے دھمکیوں سے خوفزدہ ہونے پر مریدوں نے ”امت“ اور ”تکبیر“ کو نئی ترغیبات دینا شروع کر دیں بہتر ہو گا کہ آپ کفریہ عقائد سے تائب ہو کر دوبارہ دائرہ اسلام میں آجائیں ”امت“ کا جواب

کراچی (نمائندہ امت) ملعون یوسف علی کے کفریہ عقائد و نظریات کا انکشاف کرنے پر اول روز سے ہی اس کے مختلف مریدین کی طرف سے امت اور تکبیر کو دھمکی آمیز ٹیلی فون موصول ہو رہے ہیں۔ لیکن جب امت اور تکبیر نے ان دھمکیوں کی پروا نہیں کی تو ملعون کے مریدین نے امت کو مختلف ترغیبات کے ذریعے یہ سلسلہ روکنے کی درخواست کی ہے۔ گزشتہ روز ملعون کے ایک خصوصی مرید کی طرف سے موصولہ ٹیلی فون میں پیشکش کی گئی ہے کہ اگر امت ملعون کے خلاف خبریں شائع کرنا بند کر دے تو اس کے عوض پچاس لاکھ روپے فراہم کئے جاسکتے ہیں۔ مرید نے کہا کہ یہ رقم پاکستان سے باہر کسی بھی ملک کے بینک اکاؤنٹ میں جمع کرائی جاسکتی ہے۔ اس حوالے سے یہ امت اور تکبیر کی رضامندی پر منحصر ہے کہ پچاس لاکھ کی رقم بینک میں جمع کرانے کے بعد پیش کردہ سلیپ دیکھ کر ملعون

کے خلاف سلسلے کو روکا جائے۔ ادارہ امت نے ملعون کے مرید پر یہ واضح کر دیا ہے کہ تکبیر و امت تو ہیں رسالت کے مرتکب افراد اور گروہوں کا تعاقب جاری رکھیں گے اور انہیں اس مشن سے کسی لہجے، ترغیب، دھمکی اور دباؤ سے ہٹایا نہیں جاسکتا۔ امت نے مرید پر یہ بھی واضح کیا کہ ملعون یوسف علی کے خلاف جمع شدہ تمام دستاویزی ثبوتوں کو امت بوقت ضرورت عدالت میں پیش کرے گا اور ملکی قانون کے تحت قرار واقعی سزا ملنے تک ملعون کا تعاقب جاری رکھا جائے گا (انشاء اللہ) درس انشاء امت نے خصوصی مرید کو یہ مشورہ بھی دیا کہ اس کے حق میں یہی بہتر ہے کہ وہ اپنے کفریہ عقائد سے تائب ہو کر دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل ہو جائے۔ (امت کراچی: ۲۷ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۸۳)

ملعون یوسف نے بھاج کو بھی نہیں بخشا

راز افش ہونے کے بعد اپنے بھائی ناصر حیدر کو کلورین کے ذریعہ ختم کر دیا بھائی کے انتقال کے چھ ماہ بعد بھاج نے بچے کو جہنم دیا پھر دونوں لاپتہ ہو گئے

کراچی (رپورٹ محمد ظاہر) ملعون یوسف علی کے بچہ ہوس سے اس کی بھاج بھی نہیں بچ سکی۔ ملعون آج سے بارہ سال قبل جدہ گیا تھا جہاں اس کا بھائی ناصر حیدر مقیم تھا۔ ایک دن ناصر حیدر نے گھر میں ملعون کو اپنی بیگم کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پایا۔ مذکورہ واقعہ کے بعد ناصر حیدر نے اس معاملے کی چھان بین کی تو خود اس کی بیوی نے اقرار کیا کہ ملعون یوسف کے ساتھ اس کے تعلقات کافی عرصہ پہلے سے استوار ہیں۔ اس راز کے افش ہونے پر ناصر حیدر کا اپنے بھائی ملعون یوسف کے ساتھ تنازعہ رہنے لگا کچھ عرصہ بعد ملعون یوسف کے بھائی ناصر حیدر کا اچانک انتقال ہو گیا۔ موت کے اسباب تلاش کرتے ہوئے یہ انکشاف ہوا کہ

مرحوم کو اس کی بیگم اور ملعون یوسف علی کے "تعلقات" علم میں آنے کے فوراً بعد سے کلورین دی جا رہی تھی۔ جس کے باعث اس کی آنتیں گل گئی تھیں۔ ناصر حیدر کے "انتقال" کے چھ ماہ بعد اس کی بیوہ نے ایک بچہ بھی جنم دیا اور اس کے بعد سے آج تک ملعون کی بھاج اور وہ بچہ لاپتہ ہے۔ (امت کراچی: ۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء)

نظر بندی کے دوران شیطان لعین کو سہولتوں کی فراہمی کے لئے بھاگ دوڑ

چیمبرمین سراب گروپ آف انڈسٹریز امجد قاضی نے بااثر لوگوں سے رابطے شروع کر دیئے بدنام ہو جانے والے مخصوص غیر شادی شدہ جوڑوں کے درمیان ظاہری "نکاح" کرانے کی ہدایات

کراچی (انشاف رپورٹر) ملعون یوسف علی کی تین ماہ نظر بندی کے فیصلے سے اس کے خاص مقربین نہایت فعال ہو گئے ہیں اطلاعات کے مطابق چیمبرمین سراب گروپ آف انڈسٹریز امجد قاضی نے ملعون کو نظر بندی کے دوران سہولتیں فراہم کرنے کے لئے بعض بااثر لوگوں سے رابطے کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ مزید برآں ملعون کی زیر زمین تنظیم ورلڈ اسمبلی کے ڈائریکٹر سندھ سہیل احمد خان نے بھی اپنے تعلقات استعمال کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ سہیل احمد خان کراچی میں رہائش پذیر ہے لیکن تکبیر اور امت میں ملعون کے خلاف تحریروں کی مسلسل اشاعت کے بعد اسے لاہور طلب کر لیا گیا تھا۔ جہاں ملعون یوسف علی کے ساتھ ڈائریکٹر ورلڈ اسمبلی پنجاب پیسے سے موجود تھے۔ انتہائی معتبر ذرائع کے مطابق نظر بندی سے قبل ملعون نے اپنے تمام مریدوں سے زید زمان اور سہیل احمد خان کے توسط سے رابطے کئے ہیں جنہوں نے مریدین کو ملعون یوسف علی کی طرف سے خصوصی ہدایات پہنچائی ہیں۔ ملعون یوسف علی نے اپنے مریدین کو یہ ہدایات کی ہے کہ ابھی اعلانِ تبلیغ کا وقت

نہیں کیا اور ہم پانچ سال بعد اپنے اصل ”مقام“ کے ساتھ ظاہر ہوں گے۔ دریں اثناء کراچی میں ملعون کے مخصوص مریدین کے درمیان ”نکاح“ کروانے کا سلسلہ بھی زیر غور ہے۔ کراچی میں ملعون کے مخصوص مریدین میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں شامل ہیں۔ ملعون نے ان لڑکیوں کے ساتھ تعلقات کے علاوہ اپنے مخصوص مریدین سے بھی ان کے تعلقات استوار کر دیئے تھے۔ اطلاعات کے مطابق مریدین میں سے عام ہو جانے والے چند مخصوص غیر شادی شدہ جوڑوں کو ”ظاہری نکاح“ پر اکسایا جاتا ہے۔ (امت کراچی: ۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء)

غدار ختم نبوت کو سرعام پھانسی دی جائے، علماء کا مشترکہ بیان

ملعون یوسف علی کو وی آئی پی سہولتیں فراہم کرنے والوں کو بھی شامل تفتیش کیا جائے

کراچی (اسٹاف رپورٹر) اشاعت التوحید والسنہ کراچی ڈویژن نے غدار ختم نبوت ملعون یوسف علی کو سرعام پھانسی دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ مولانا رفیع اللہ، مولانا مٹس الحق، مفتی کفایت اللہ، مولانا غلام رسول، مولانا طیب، مولانا سیف الرحمان، مولانا یوسف، مولانا قاری یعقوب، مولانا شفیق الرحمان، مولانا خالد، مولانا فیض الرحمان، مولانا ہدایت اللہ، مولانا ضیاء اللہ، مولانا روح الامین، مولانا نور الوکیل اور مولانا رفیع اللہ نے مشترکہ بیان میں ان لوگوں کو بھی مرتد کی سزا کا مستحق قرار دیا ہے جو یوسف ملعون کے خود کو (نعوذ باللہ) حضرت محمد رسول اللہ کا تسلسل قرار دینے کے باوجود اس پر ”ایمان“ رکھتے ہیں۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ ارتداد کا دروازہ بند کرنے کے لئے نبوت کے جھوٹے دعویداروں اور اس پر ایمان لانے والوں کے لئے سزائے موت کا قانون منظور کرائے۔ خاکسار تحریک کراچی ڈویژن کے صدر حکیم سید علی نصر عسکری نے حکومت سے پر زور مطالبہ کیا

ہے کہ ملعون یوسف علی کو جلد از جلد گرفتار کر کے توہین رسالت کے قانون کے تحت سزائے موت دی جائے اور اسے وی آئی پی سہولت فراہم کرنے والے افسران کو گرفتار کر کے شامل تفتیش کیا جائے۔ (امت کراچی: ۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۸۵)

ملعون یوسف کو سرعام پھانسی دی جائے، علماء کا مطالبہ

نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے کے خلاف حیدر آباد میں نماز جمعہ کے اجتماعات میں قرار دادیں منظور ایک اسلامی ملک میں ابھی تک ملعون کے خلاف کارروائی نہ کرنا سمجھ سے بالاتر ہے، عارف جمال

حیدر آباد (بیورو رپورٹ) شرکی بیشتر مساجد میں نماز جمعہ کے اجتماعات میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے ملعون یوسف علی کے خلاف قرار دادیں پاس کرائی گئیں جن میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ یوسف علی کو سرعام پھانسی دی جائے علماء اکرام نے نماز جمعہ میں اپنے خطبہ میں کہا کہ نبی اکرمؐ کے بعد نبوت کا ہر دعویدار جھوٹا اور دجال ہے اسے کسی بھی اسلامی مملکت میں زندہ رہنے کا حق نہیں اور اس قسم کا دعویٰ کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے لہذا حکومت کو چاہیے کہ اسے قسم کے گمراہ افراد کا کھوج لگا کر انہیں سخت سے سخت سزا دے۔ علاوہ ازیں سلسلہ سروردیہ کے عارف جمال سروردی نے کہا کہ ایک اسلامی ملک میں اس قسم کے جھوٹے دعویٰ کرنے والے شخص کو ابھی تک کوئی سزا نہ دینا سمجھ سے بالاتر ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس ملعون کو سرعام پھانسی دی جائے۔ (امت کراچی: ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۸۶)

ملعون یوسف: جیل کی زمین بھی تنگ ہو گئی

لاہور جیل کے قیدیوں میں اشتعال پھیلا تو اسے خفیہ طور پر ساہیوال منتقل کر دیا گیا آج کل ساہیوال جیل میں زبردست پہرے کے ساتھ انتہائی نگہداشت کی چکی میں بند ہے جیل حکام اور پولیس کی پریشانی دہی حلقے احتجاجی مظاہروں کا پروگرام بنا رہے ہیں

لاہور (مناحدہ امت) نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کو لاہور کی دونوں جیلوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے اطلاعات کے مطابق لاہور کی جیلوں میں ملعون کو رکھے جانے کی خبر پر قیدیوں میں شدید غم و غصہ کی ہر دوڑ مچی تھی جس کے باعث لاہور کی دونوں جیلوں کی انتظامیہ نے ملعون کو جیل میں رکھنے سے معذوری ظاہر کر دی۔ ذرائع کے مطابق اس صورت حال پر انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب نے مختلف ذمہ دار حلقوں سے براہ راست رابطے کئے چنانچہ آئی جی جیل خانہ جات نے سینٹر جیل ساہیوال کی انتظامیہ کو یہ حکم نامہ جاری کیا کہ پولیس جب بھی ملعون کو لے کر آئے تو اسے قبول کر لیا جائے۔ اس طرح لاہور میں ملعون پر زمین تنگ ہونے کے باعث لاہور پولیس کی بھاری نفری کے ساتھ ملعون کو گزشتہ دنوں ساہیوال جیل میں قید کر دیا گیا جہاں اسے زبردست پہرے کے ساتھ انتہائی نگہداشت کی چکی میں رکھا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق جیل میں ملعون کی قید کو خفیہ رکھا گیا کہ جیل کے عام ملازمین تک اس واقعے سے بے خبر تھے لیکن جب یہ خبر ساہیوال جیل کے قیدیوں تک پہنچی تو یہاں بھی قیدیوں میں شدید اشتعال پھیل گیا۔ ذرائع کے مطابق قیدیوں کے شدید رد عمل کے باعث کسی ناگہانی واقعے کے خوف سے ساہیوال جیل کی انتظامیہ نے بھی اعلیٰ حکام سے رابطہ کر کے ملعون کو رکھنے سے معذوری ظاہر کر دی ہے۔ تاہم آخری اطلاع تک وہ ساہیوال جیل ہی میں مقید ہے دریں اثناء ساہیوال کے دہی حلقے میں ملعون کی وہاں موجودگی پر خاصی تشویش پائی جاتی ہے اور ایک اطلاع کے مطابق وہاں کے دہی حلقے ایک زبردست مظاہرے اور

منظم احتجاج پر غور کر رہے ہیں۔ (امت کراچی ۴ مئی ۱۹۹۷ء)

(۸۷)

ملعون یوسف کے خلاف تفتیش مکمل دستاویزی ثبوت جمع کر لئے

تفتیشی افسر نے لاہور سے کراچی آکر ملعون کے منخرین سے زبانی شہادتیں جمع کیں، جلد چالان پیش کیا جائے گا ملعون نے خود کو محمد قرار دیا، وہ تمام مریدین سے بحیثیت محمد ملتا تھا، منخرین کا پولیس کو بیان ملعون نے منخرین سے کروڑوں روپے ہتھیائے تھے، منخرین نے ملعون کے نبوت کے دعویٰ کی بھی گواہی دی

کراچی (رپورٹ محمد طاہر) نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کے خلاف پولیس نے اپنی ابتدائی تفتیش مکمل کر لی ہے اطلاعات کے مطابق ملعون کے خلاف تمام دستاویزی ثبوتوں اور شہادتوں کو ملت پارک تھانہ لاہور نے جمع کر لیا ہے اس سلسلے میں چھپے دنوں اس کیس کے تفتیشی افسر اور ملت پارک تھانے کے ایس ایچ او خوش محمد نے لاہور سے سکر کراچی میں ملعون کے منخرین سے بھی زبانی شہادتیں جمع کیں۔ ملعون کے منخرین نے کراچی میں اپنی زبانی شہادتوں میں پولیس کو بتایا ہے کہ ملعون نے ان کے سامنے خود کو ”محمد“ قرار دیا ہے مزید برآں ملعون تمام مریدین سے بحیثیت ”محمد“ ملتا تھا اور مریدین ملعون سے ملتے ہوئے ملعون کو اسوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق کراچی کے منخرین سے ملعون نے کروڑوں روپے ہتھیائے تھے منخرین کی طرف سے رقم کی وصولیابی کے ممکنہ مطالبے کے پیش نظر ملعون کی بیوی طیبہ یوسف نے منخرین سے رابطے

اظهار کرتے ہوئے کہا ہے کہ دعویٰ نبوت ناقابل معافی جرم ہے جس کی توبہ بھی قابل قبول نہیں۔ (امت کراچی: ۶ مئی ۱۹۹۷ء)

(۸۹)

ملعون یوسف علی کی نئی جعل سازی

خود کو ”محمدؐ“ کہلانے کے لئے دوسرا شناختی کارڈ بنوایا، اپنا نام محمد اور والد کا علی لکھوایا شناختی کارڈ آفس کے مطابق پورا نام چھپانے کی دانستہ کوشش قانونی جرم ہے ملعون پر دھوکہ دہی اور توہین رسالت کے جرم میں مقدمات قائم ہو سکتے ہیں

لاہور (دقائق نگار) ملعون یوسف علی پنجاب کے شہر جڑانوالہ کے ایک شیعہ گھرانے سے تعلق رکھتا ہے تاہم اس کے عقائد میں کافرانہ تبدیلی کے باعث اس کے خاندان اور برادری کی اکثریت نے شدید ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اس سے باغی اختیار کر لی تھی۔ ملعون نے خود کو نعوذ باللہ محمد ﷺ قرار دینے کی مکررہ سازش کے تحت ۳۰ جنوری ۱۹۹۷ء کو اپنی نقلی شناختی کارڈ بنوایا جس میں اپنا نام صرف محمد اور ولدیت فقط علی لکھوائی جبکہ قانوناً اسے پورا نام اور ولدیت لکھوائی چاہیے تھی لفظ محمد پر بھی محمد ”ؐ“ کا نشان بنایا گیا حالانکہ ۲ اگست ۱۹۹۰ء کو دوسری شادی کی اجازت لینے کے لئے عداقہ کو سرکوری گئی درخواست میں ملعون نے اپنا پورا نام محمد یوسف علی لکھا تھا اس درخواست میں ملعون نے اپنی رہائش گاہ شادمان لاہور میں ظاہر کی تھی جبکہ تازہ ترین شناختی کارڈ میں اس کا پتہ کیوبلاک ڈیفنس سوسائٹی لاہور درج ہے۔ ملعون کے گھر واقع ڈیفنس سوسائٹی لاہور کے ٹیٹنٹون مل پر بھی اس کا پورا نام محمد یوسف علی درج ہے یہ گھر ملعون نے عقیدت مندوں سے بھاری رقم اکٹھا کرنے کے بعد بنایا تھا۔ شناختی کارڈ آفس کے ذرائع کے مطابق ملعون کی جانب سے اپنا پورا نام محمد ”ؐ“ چھپانے کی کوشش قانوناً جرم ہے اور اس امر کی

کر کے انہیں واجب الادا رقم کی ادائیگی کا وعدہ بھی کیا تھا، موثق ذرائع کے مطابق مخبرین نے پولیس کو اپنے تفصیلی بیانات میں اس کا بھی ذکر کیا ہے اور تمام دعوؤں کو بیان کیا ہے جو ملعون نے وقتاً فوقتاً ان کے سامنے کئے تھے جس میں نبوت کا دعویٰ بھی شامل ہے۔ پولیس نے دستیاب ثبوتوں اور شہادتوں کی روشنی میں اپنی ابتدائی تفتیش مکمل کر کے جلد از جلد چالان پیش کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ (امت کراچی: ۵ مئی ۱۹۹۷ء)

(۸۸)

ملعون یوسف کے خاص مریدین کی لاہور طلبی

ممکنہ سزا کے بعد پیدا ہونے والی صورت حال کے بارے میں منصوبہ بندی کی جائے گی ملعون کی پیگم مریدوں سے رقوم جمع کر رہی ہے علماء سے طیبہ یوسف کے رابطے

کراچی (رپورٹ محمد طاہر) نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کی پیگم طیبہ یوسف نے پاکستان بھر سے خاص الخاص مریدین کو لاہور طلب کر لیا ہے اطلاعات کے مطابق کراچی سے بھی سہیل اور رضوان طیب نامی دو مریدین لاہور پہنچ گئے ہیں جہاں ملعون یوسف کو ممکنہ سزا کے بعد کی صورت حال پر مریدین طیبہ یوسف کے ساتھ آئندہ کی منصوبہ بندی کریں گے مذکورہ منصوبے کا تعلق طیبہ یوسف کی دائرہ رت اور ملعون کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما اسماعیل شجاع آبادی کی مددیت میں درج کی گئی ایف آئی آر کے ممکنہ نتائج سے ہے اس سلسلے میں ملعون کی پیگم مریدین سے بڑے پیمانے پر رقوم بھی جمع کر رہی ہے اطلاعات کے مطابق ملعون کی پیگم نے ایک خد کے ذریعے علماء کرام سے بھی رابطہ کیا ہے جو طیبہ یوسف نے ملعون کے نام پر خود تحریر کر کے لاہور کے مختلف علماء کرام کی خدمت میں ارسال کیا ہے جس پر علماء کرام نے اپنے رد عمل کا دو ٹوک

وضاحت کے بعد کہ یہ خود کو نعوذ باللہ حضور اکرم ثابت کرنے کی کوشش ہے اس پر دھوکہ دہی اور توہین رسالت کے مقدمے قائم ہو سکتے ہیں۔ (امت کراچی: ۷ مئی ۱۹۹۷ء)

(۹۰)

ملعون یوسف علی کے فرار کا منصوبہ

لاہور میں بیگم اور مریدوں کا خصوصی اجلاس، مناسب وقت کا انتظار کیا جا رہا ابتدائی تیاریاں مکمل، انسانی حقوق کی تنظیموں اور بیرونی سفارت خانوں سے رابطے ڈیفنس میں واقع مکان فروخت کرنے کے انتظامات ضروری سامان پہلے ہی فروخت ہو چکا ہے

لاہور (دقائق نگار) نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کے خاص الخاص مریدوں نے ملعون کی بیگم کے ساتھ مل کر اسے ملک سے فرار کرانے کا ایک منصوبہ تیار کر لیا ہے اطلاعات کے مطابق ملعون کی بیگم طیبہ یوسف نے پچھلے دنوں پاکستان بھر سے مخصوص مریدوں کو لاہور طلب کیا تھا۔ ان سے مل کر ملعون پر وارنٹ کئے گئے مقدمے اور اس سے گلو خلاصی کے لئے ممکنہ منصوبے پر غور کیا گیا۔ متفقہ طور پر طے پائے جانے والے منصوبے کے تحت ملعون کو مقدمے میں الجھائے بغیر ملک سے فرار کرانے کی ابتدائی تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں۔ اس سلسلے میں کراچی کے سہیل احمد خان اور پشاور کے زید زہین نے انسانی حقوق کی مختلف تنظیموں کے علاوہ بعض سفارت خانوں سے بھی رابطہ کیا ہے۔ ملعون کو ملک سے فرار کرانے کے مجوزہ منصوبے کو روک تھام کرنے کے لئے ابھی مناسب وقت کا انتظار کیا جا رہا ہے دریں اثناء ملعون کی بیگم طیبہ یوسف نے مریدین سے اس مقصد کے لئے بھاری رقم بھی جمع کرنا شروع کر دی ہیں۔ بدوثق ذرائع کے مطابق ملعون کا ڈیفنس لاہور میں واقع مکان نمبر ۲۱۸ کیو اسٹریٹ ۱۶ فیز ٹو کو فروخت کرنے کی بھی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔

فی الوقت ملعون کے گھر پر چار محافظ تعینات ہیں جن میں دو باوردی محافظ بھی شامل ہیں۔ اطلاعات کے مطابق دو ایئر کنڈیشنر، دو ڈش انٹینا اور گھر کا دیگر تمام ضروری سامان کسی نامعلوم جگہ پر منتقل ہو چکا ہے۔ (امت کراچی: ۸ مئی ۱۹۹۷ء)

(۹۱)

ملعون یوسف: منخرقین پر قابو پانے کا فیصلہ

صرف کراچی شہر کے ۱۱ افراد گواہ ہیں کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا گواہوں اور دستاویزی شہادتوں کی روشنی میں سزا کے امکانات روشن ہیں بیگم ملعون اور خاص مریدوں میں ہلچل، منخرقین پر اثر انداز ہونے کے لئے صلاح مشورے

کراچی (نمائندہ امت) نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کے مریدوں نے کراچی کے ان منخرقین کو قابو کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو ملعون کے خلاف گواہیاں دینے پر تیار ہو گئے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا اسماعیل شجاع آبادی کی مددیت میں درج کئے گئے مقدمے میں صرف کراچی سے گیارہ افراد نے گواہیاں دی ہیں۔ انہوں نے اپنے اپنے بیانات میں واضح طور پر کہا ہے کہ ملعون نے ہمارے سامنے نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ وہ اسلامی احکامات کو اپنی مرضی سے تبدیل کرنے کے بارے میں بھی اپنے خصوصی اختیار کا ذکر کرتا تھا۔ گیارہ گواہوں کی واضح شہادتوں اور دستاویزی ثبوتوں کی روشنی میں ملعون کو سزا سننے کے روشن امکانات دیکھ کر اس کے خاص الخاص مریدوں اور ملعون کی بیگم طیبہ یوسف نے پوری طرح طے کر لیا ہے کہ ان گواہوں پر اثر انداز ہونا گئے۔ دریں اثناء رضوان طیب نامی کراچی کا ایک مرید جیسے دنوں لاہور میں اس حوالے سے اہم صلاح مشورے کے بعد کراچی واپس پہنچ گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق رضوان طیب کی لاہور سے واپسی کے بعد اس کے گھر پر پراسرار لوگوں کی

تمد و رفت اور صلاح مشورے کو خامی اہمیت دی جا رہی ہے انتہائی بادشوق ذرائع
کے مطابق رضوان طیب نامی یہ مرید ٹیپو سلطان تھامے میں اپنے خصوصی اثر و
رسوخ کے باعث محلے میں کافی دہشت رکھتا ہے۔ (امت کراچی ۱۰:۱۰ مئی ۱۹۹۷ء)

○

باب ہفتم

روزنامہ جنگ، نوائے وقت و دیگر اخبارات

۲۶ مارچ تا ۳۰ ستمبر ۱۹۹۷ء (متعلقہ شمارہ جات)

شارف پورٹرز، خصوصی رپورٹرز، ایجنسی رپورٹرز، مساندگان وغیرہ

○

- (۹۲) اشتہار روزنامہ جنگ لاہور ۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء
- (۹۳) اشتہار روزنامہ امت کراچی ۳۰ مارچ ۱۹۹۷ء
- (۹۴) ابوالحسنین محمد یوسف علی کی تردید۔
- (۹۵) ملعون یوسف علی پھر دھوکا دے گیا۔
- (۹۶) نبوت کے جھوٹے دعویدار کی جھوٹی تردید اور روزنامہ جنگ۔
- (۹۷) جنگ اور نوائے وقت نے جھوٹے نبی سے ایک لاکھ ستر ہزار دو سو
بارہ روپے کمائے خبریں نے گستاخ رسول کی وضاحت چھاپنے سے انکار کر
دیا۔
- (۹۸) واجب القتل دسیے جانے پر یوسف علی نظر بند۔
- (۹۹) توہین رسالت کے ملزم یوسف علی کی نظر بندی کا حکم واپس۔
- (۱۰۰) "یوسف علی کو پھانسی دو" توہین رسالت پر یوم احتجاج منایا گیا۔
- (۱۰۱) عدالت نے نبوت کے "دعویدار" کی ضمانت مسترد کر دی۔
- (۱۰۲) توہین رسالت کیس میں یوسف کی درخواست ضمانت مسترد۔
- (۱۰۳) یوسف علی پر الزام غلط ہے انہیں رہا کیا جائے مولانا عبدالستار
نیازی۔
- (۱۰۴) یوسف کے بارے میں مجھے تصویر کا صرف ایک رخ دکھایا گیا مولانا
عبدالستار نیازی۔

(۱۰۵) کھلی دالے ظہیم کی نبوت پر ڈاکہ نہیں ڈالنے دیں گے۔ زبیر احمد ظہیر۔

(۱۰۶) پاکستان توہین رسالت کا قانون ختم کرے : امریکہ

(۱۰۷) توہین رسالت کا قانون : امریکہ کو تبصرہ کرنے کا حق حاصل ہے : دفتر خارجہ

(۱۰۸) توہین رسالت کے مقدمات خصوصی عدالتوں میں چلیں گے ' یوسف علی کی درخواست ضمانت کے دوران ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کے دلائل۔

(۱۰۹) توہین رسالت : ابوالحسنین یوسف کی درخواست ضمانت مسترد۔

(۱۱۰) ہائی کورٹ سے یوسف علی کی درخواست ضمانت مسترد۔

توہین رسالت کے ملزم ابوالحسنین یوسف علی کی درخواست ضمانت مسترد : مقدمہ خصوصی عدالت میں منتقل ہو چکا ہے اب وہ فیصلہ کرنے کی مجاز ہے ' ہائی کورٹ کے ریٹائر کس۔

○

(۹۲)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

ابوالحسنین محمد یوسف علی کی تردید



میں ابوالحسنین محمد یوسف علی واضح کرتا ہوں
کہ میں ختم نبوت پر کامل یقین رکھتا ہوں

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

میں نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی ایسا سوچ سکتا ہوں،
حضور نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔
میرے نزدیک نبوت کا دعویٰ کرنے والا اور الزام لگانے والا
دونوں مردود ہیں۔

(اشتراک : روزنامہ جنگ لاہور ۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء)



ملعون یوسف علی پھر دھوکا دے گیا

گزشتہ روز روزنامہ جنگ کراچی میں ملعون یوسف علی کی جانب سے شائع ہونے والے اشتہار کے مطابق اس بات کا اعلان کیا گیا کہ وہ ختم نبوت پر پورا ایمان رکھتا ہے اور پیغمبر الزماں کے بعد کسی نبی کا قائل نہیں اور یہ کہ اس نے نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں کیا۔

۲۔ ملعون کی یہ وضاحت اصل معاملے سے قطعی غیر متعلق ہے ملعون پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ نعوذ باللہ وہ خود کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیتا ہے اور اپنے عقیدت مندوں کے سامنے خود کو اسی روپ میں پیش کرتا ہے۔ اس طرح اسے نبوت کے کسی اضافی دعوے کی ضرورت نہیں پڑتی ساتھ ہی وہ بد بخت اپنی تمام سیاہ کاریوں اور بد اعمالیوں کا جواز یہ دیتا ہے کہ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ وہ خود نہیں حضور اکرم کا روحانی پر تو اس کے اندر ساکر یہ ساری حرکات کر رہا ہے۔ اس طرح وہ بالواسطہ طور پر خود کو معصوم عن الخطاء ٹھہرا کر ساری ذمہ داری حضور کریم کے مبارک نام پر ڈال دیتا ہے۔

۳۔ ملعون کی یہ وضاحت ایک گہری چال ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ملعون نہ صرف یہ کہ اپنے گزشتہ عقائد سے باز نہیں آیا بلکہ اس اشتہار کی مدد سے انہیں چھپانے کی پوری پوری کوشش کر رہا ہے۔

۴۔ تمام مسلمانوں کو خبردار کیا جاتا ہے کہ اس چال میں نہ آئیں اور ملعون کو اصل معاملے سے اوجھڑا کر ہٹ جانے دیں۔

۵۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر ملعون کے خلاف فوری کارروائی نہ کی گئی تو شدید اشتعال اور رد عمل پھیلے گا جس کی تمام ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

۱۔ مسلم قومی مود منٹ

۲۔ انجمن سرفروشان محمد

۳۔ تحریک تحفظ ناموس و رسالت

۴۔ تنظیم نوجوانان پاکستان

عطیہ شتیر

(اشتہار: روزنامہ امت کراچی، ۳۰ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۹۴)

ابوالحسنین محمد یوسف علی کی تردید

میں ابوالحسنین محمد یوسف علی واضح کرتا ہوں کہ میں ختم نبوت پر کامل یقین رکھتا ہوں

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

میں نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی ایسا سوچ سکتا ہوں، حضور نبی اکرم محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا میرے نزدیک نبوت کا دعویٰ کرنے والے اور الزام لگانے والے دونوں مردود ہیں۔

(اشتہار: روزنامہ جنگ، ۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۹۵)

ملعون یوسف علی پھر دھوکا دے گا

گزشتہ روز روزنامہ جنگ کراچی میں ملعون یوسف علی کی جانب سے شائع ہونے والے اشتہار کے مطابق اس بات کا اعلان کیا گیا کہ وہ ختم نبوت پر پورا ایمان رکھتا ہے اور پیغمبر الزماں کے بعد کسی نبی کا قائل نہیں اور یہ کہ اس نے نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں کیا۔

۲۔ ملعون کی یہ وضاحت اصل معاملے سے قطعی غیر متعلق ہے ملعون پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ نعوذ باللہ وہ خود کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ قرار دیتا ہے اور اپنے عقیدت مندوں کے سامنے خود کو اسی روپ میں پیش کرتا ہے

اس طرح اسے نبوت کے کسی اضافی دعوے کی ضرورت نہیں پڑتی ساتھ ہی وہ بد بخت اپنی تمام سیاہ کاریوں اور بد اعمالیوں کا جواز یہ دیتا ہے کہ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ وہ خود نہیں حضور اکرمؐ کا روحانی پر تو اس کے اندر سما کر یہ ساری حرکات کر رہا ہے۔ اس طرح وہ بالواسطہ طور پر خود کو معصوم عن الخطاء ٹھہرا کر ساری ذمہ داری حضور اکرمؐ کے مبارک نام پر ڈال دیتا ہے۔

- ۳۔ ملعون کی یہ وضاحت ایک گہری چال ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ملعون نہ صرف یہ کہ اپنے گزشتہ عقائد سے باز نہیں کیا بلکہ اس اشتہار کی بد سے انہیں چھپانے کی پوری پوری کوشش کر رہا ہے۔
- ۴۔ تمام مسلمانوں کو خبردار کیا جاتا ہے کہ اس چال میں نہ آئیں اور ملعون کو اصل معاملے سے ادھر ادھر نہ جانے دیں۔
- ۵۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر ملعون کے خلاف فوری کارروائی نہ کی گئی تو شدید اشتعال اور رد عمل پھیلے گا جس کی تمام ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

عطیہ اشتہار

مسلم قومی موومنٹ
انجمن سرفروشان محمدؐ
تحریک تحفظ ناموس رسالت
تنظیم نوجوانان پاکستان
(اشتہار: روزنامہ امت کراچی: ۳۰ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۹۶)

نبوت کے جھوٹے دعویدار کی جھوٹی تردید اور روزنامہ
جنگ

روزنامہ جنگ کراچی کی ۲۹ مارچ کی اشاعت میں پہلے صفحے پر "ابوالحسنین محمد یوسف علی کی تردید" کے عنوان سے ایک دوکامی باتصویر اشتہار شائع ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ

"میں ابوالحسنین محمد یوسف علی واضح کرتا ہوں کہ میں ختم نبوت پر کامل یقین رکھتا ہوں، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی یہ سوچ سکتا ہوں، حضور نبی اکرم محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ میرے نزدیک نبوت کا دعویٰ کرنے اور الزام لگانے والے دونوں مردود ہیں۔"

"امت" اور "تکبیر" کے قارئین ان تمام دستاویزی شواہد کو ملاحظہ کر چکے ہیں جو اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے شائع کئے گئے کہ یوسف علی نامی یہ شخص نبوت کا دعویدار ہے اس کے اپنے ہاتھ کی تحریریں اس امر کی گواہ ہیں۔ اس کے جال میں پھنسنے والے درجنوں مرد اور خواتین کی گواہیاں اس سلسلے میں موجود ہیں اس موضوع پر جو کچھ شائع ہوا اس سے بہت زیادہ ابھی محفوظ ہے، تاہم جو کچھ منظر عام پر آچکا وہ بھی یہ ثابت کرنے کے لئے بالکل کافی ہے کہ یہ عیار اور منکار شخص نبوت کا دعویدار ہے، لیکن اس کے اور مرزا غلام احمد یا دوسرے جھوٹے مدعیان نبوت کے دعوے میں فرق یہ ہے کہ وہ سب نبی کے دعویدار تھے اور اس کا کہنا یہ ہے کہ نعوذ باللہ اس شخص میں خود محمد ﷺ کا نور نبوت منتقل ہو گیا ہے اس کی اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر میں کہا گیا ہے کہ "محمد جسمانی طور پر اب تک زندہ ہیں، ان کی پہلی شکل آدم تھے اور موجودہ شکل محمد یوسف علی ہے۔" "خران الفاظ کے بعد اس شخص کے دعوے نبوت میں کیا کسر رہ جاتی ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ شان رسالت میں گستاخی کے حوالے سے یہ شخص دوسرے تمام جعلی مدعیان نبوت پر بازی لے گیا ہے کیونکہ وہ بیچارے تو صرف نبوت کا دعویٰ کرتے تھے جبکہ یہ گستاخ خود محمد ﷺ ہونے کا مدعی ہے۔

بہیں حیرت ہے کہ ادارہ جنگ نے جس کے بارے میں یہ تصور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ برسرعام اشاعت کے بعد بھی اس شخص کے کفریہ عقائد سے واقف نہ ہو، اس کا تردید اشتہار کس طرح شائع کر دیا۔ یہ حرکت واضح طور پر غیرت ایمانی کے خلاف ہے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ادارہ جنگ کے ذمہ داران اپنی اس فسطی پر اللہ کے حضور توبہ اور ان لاکھوں قارئین سے معذرت کریں گے جن کا دل

انہوں نے گستاخ رسوں کا اشتہار شائع کر کے دکھایا۔ (ادارتی نوٹ: روزنامہ امت کراچی: ۳۰ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۹۷)

جنگ اور نوائے وقت نے جھوٹے نبی سے ایک لاکھ ۷۰ ہزار ۲۱۲ روپے کمالے "خبریں" نے گستاخ رسول کی وضاحت چھاپنے سے انکار کر دیا تھا

لاہور (سٹاف رپورٹر) ملعون ابوالحسنین محمد یوسف علی نے جنگ اور نوائے وقت کے لاہور اور اسلام آباد کے ایڈیشنوں میں اپنے تردیدی اشتہارات پر ایک لاکھ ۷۰ ہزار ۲۱۲ روپے کی رقم خرچ کی اور یہ تمام اشتہارات لاہور کی ایک غیر رجسٹرڈ اشتہاری ایجنسی کے ذریعے دیئے گئے۔ ملعون یوسف علی کے چہوں نے روزنامہ "خبریں" سے بھی رابطہ کیا اور درخواست کی کہ ملعون کے بارے میں جو چھپ رہا ہے اس سے ہٹ کر وضاحت کا اشتہار بھی چھاپ دیں مگر "خبریں" نے گستاخ رسول کا ایک بھی لفظ شائع کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ مرتد ابوالحسنین محمد یوسف علی نے جنگ میں مجموعی طور پر ایک لاکھ ۴۶ ہزار ۲۵۰ روپے کے جبکہ نوائے وقت میں ۵۴ ہزار روپے کے اشتہارات دیئے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ کراچی اور کوئٹہ کے کسی اخبار نے ملعون کے تردیدی اشتہار چھاپنے سے انکار کر دیا۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۹۸)

واجب القتل قرار دیئے جانے پر یوسف علی نظر بند گرفتار کر لیا گیا آج جیل بھجوا دیا جائے گا، اندیشہ نقص امن کے تحت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا اقدام یوسف علی پر نبوت کا مبینہ دعویٰ کرنے کا الزام ہے، لوگوں نے گھر پر پتھراؤ بھی کیا تھا

لاہور (خصوصی رپورٹر سے) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے مبینہ طور پر نبوت کا دعویٰ کرنے والے یوسف علی کو اندیشہ نقص امن کے تحت تین ماہ کیلئے نظر بند کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ ڈیفنس پولیس نے یوسف علی کو گرفتار کر لیا ہے اور آج جیل بھیج دیا جائیگا۔ یاد رہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، سپاہ صحابہ، جمعیت مشائخ اور پاسبان ختم نبوت یوسف علی کو واجب القتل قرار دے چکی ہیں اتوار کے روز شریوں نے یوسف علی کے گھر پر پتھراؤ بھی کیا تھا ڈیفنس پولیس نے نبوت کے مبینہ دعوے پر یوسف کو حراست میں لے لیا مگر بعد میں چھوڑ دیا اور کہا کہ یوسف علی نے انہیں تحریری بیان دیا ہے کہ اس نے کبھی بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ (روزنامہ جنگ لاہور: ۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۹۹)

توہین رسالت کے مزم یوسف علی کی نظر بندی کا حکم واپس

لاہور ہائی کورٹ نے توہین رسالت کے الزام کے متعلق تفتیشی رپورٹ آئندہ سماعت پر طلب کر لی توہین عدالت کی درخواست پر مولانا اسماعیل شجاع آبادی اور ضیاء شاہد کو نوٹس، اشتعال انگیز خبریں شائع نہ کرنے کی ہدایت

لاہور (خبرنگار خصوصی) پنجاب حکومت نے توہین رسالت کے ملزم ابوالحسنین یوسف علی کی نظر بندی کے احکامات واپس لے لئے۔ یہ بات پنجاب کے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل نے گزشتہ روز لاہور ہائی کورٹ کے روبرو یوسف علی کی نظر بندی کے خلاف دائر درخواست کی سماعت کے دوران بتائی۔ یہ درخواست یوسف علی کی اہلیہ طیبہ شاہین نے دائر کر رکھی ہے جس کی پیروی اقبال محمود اعوان ایڈووکیٹ کر رہے ہیں۔ عدالت کو بتایا گیا کہ نظر بندی کے احکامات واپس لے لئے گئے ہیں مگر یوسف علی کے خلاف توہین رسالت کے الزام کے تحت تھانہ ملت پارک میں مقدمہ درج ہے۔ تھانہ ملت پارک کے ایس ایچ او نے عدالت کو بتایا کہ انہیں گزشتہ رات اس مقدمہ کی تفتیش سونپی گئی ہے عدالت نے انہیں ہدایت کی کہ وہ آئندہ سماعت پر تفتیش کی رپورٹ پیش کریں۔ فاضل عدالت طیبہ شاہین کی توہین عدالت کی درخواست پر تحریک تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل مولانا اسماعیل شجاع آبادی اور مقامی اخبار کے مالک ضیاء شاہد کو نوٹس جاری کر دیے۔ درخواست میں کہا گیا تھا کہ عدالت نے درخواست گزار اور اس کے اہل خانہ کو ہراساں نہ کرنے کا حکم دیا تھا مگر مذکورہ اخبار کا مالک خبریں شائع کر کے مسلسل درخواست گزار اور اس کے اہل خانہ کو ہراساں کر رہا ہے۔ فاضل عدالت نے نوٹس جاری کرتے ہوئے ہدایت کی کہ اس کیس کے حوالہ سے اشتعال انگیز خبریں شائع نہ کی جائیں۔

طیبہ شاہین کے وکیل اقبال محمود اعوان نے عدالت سے استدعا کی کہ یوسف علی کی عبوری ضمانت منظور کر لی جائے۔ عدالت نے یہ استدعا منظور نہیں کی البتہ ہدایت کی کہ وہ اس سلسلہ میں مجاز عدالت سے رجوع کر سکتے ہیں۔ عدالت نے قرار دیا کہ کیس زیر تفتیش ہے اس لئے اس کا میڈیا ٹرائل نہ کیا جائے اور اس کیس کی رپورٹنگ شائستہ ذہن میں کی جائے۔ (روزنامہ جنگ لاہور: ۱۰ اپریل ۱۹۹۷ء)

والد نبوت کا دعویٰ کرتے تو انہیں باپ نہ مانتی: ڈاکٹر

فاطمہ

لاہور (بزنس رپورٹر) ہمارے والد سچے عاشق رسول ﷺ ختم نبوت پر ایمان رکھنے والے راسخ العقیدہ مسلمان ہیں۔ یہ بات توہین رسالت کے میدان الزام میں ملوث ابوالحسنین محمد یوسف علی کے بچوں ڈاکٹر فاطمہ، ابراہیم اور حسین نے سماعت کے دوران ”جنگ“ سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ فاطمہ نے کہا کہ مجھے ایسے لوگوں کی سوچ پر دکھ ہوتا ہے جو تحقیق کے بغیر اس قدر سنگین الزامات لگا دیتے ہیں۔ اگر ہمارے والد نبوت کا دعویٰ کرتے تو میں ان کو ایک دن کے لئے اپنا باپ تسلیم نہ کرتی۔ ابراہیم نے کہا کہ میری والدہ کا رو کر براہی ہے ہمارے دن کا آغاز اپنی ماں کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر ہوتا ہے۔ انہوں نے علمائے دین سے اپیل کی کہ وہ ان کی مدد کریں۔ (روزنامہ جنگ لاہور: ۱۰ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۱۰۰)

”یوسف علی کو پھانسی دو“ توہین رسالت پر یوم احتجاج منایا گیا

پھانسی نہ دی تو پورا ملک سراپا احتجاج بن جائے گا، مساجد اور جلوسوں میں مطالبہ

لاہور (نمائندہ جنگ) مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس کے مطالبے پر گزشتہ روز ملک بھر میں جمعہ کے خطبات میں یوسف علی کذاب کے خلاف یوم مذمت اور احتجاج منایا گیا اور میاں نواز شریف اور میاں شہباز شریف سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ عشق رسول ﷺ کا مظاہرہ کرتے ہوئے یوسف علی کو فوری طور پر کیفر کردار تک پہنچائیں تاکہ آئندہ

کسی شخص کو ختم نبوت کی توہین کرنے کی جرات نہ ہو سکے اس سلسلے میں جمعہ کے روز مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام جامعہ عمر بن عبد العزیز گلبرگ سے احتجاجی جلوس بھی نکالا گیا جس کی قیادت علامہ زبیر احمد ظہیر نے کی اس موقع پر انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رسول اکرم ﷺ کی توہین کرنے والے شخص کو پاکستان میں زندہ نہیں رہنے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ عدالتوں کا احترام اپنی جگہ مگر حضور ﷺ کی ذات کا احترام سب پر فوقیت رکھتا ہے۔ دریں اثناء پاسبان ختم نبوت کی پریس ریلیز کے مطابق پاسبان ختم نبوت کی اپیل پر ملک کی ہزاروں مساجد میں خطبہ جمعہ میں عشاء نے جھوٹے نبی کو پھانسی دینے کا مطالبہ کیا پاسبان ختم نبوت نے جلوس بھی نکالا 'مولانا محمد اسماعیل شجاع' ہادی 'ممتاز اعوان' میاں محمد اویس زبیر رشید وڈاچ 'ظفر اقبال ایڈووکیٹ ایس اے جعفری' پیر محمد صدیق نقشبندی 'پرنس مصطفیٰ خاں' علامہ عبدالحمید 'حافظ لطف اللہ خان اور میاں نسیم منور نے جلوس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر کذاب یوسف کو حکومت نے پھانسی نہ دی تو پورے ملک سراپا احتجاج بن جائے گا۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۲ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۱۰۱)

عدالت نے نبوت کے ”دعویدار“ کی ضمانت مسترد کر

دی

یوسف نے نبوت کا دعویٰ کیا ساتھیوں کو صحابہ اور اہل خانہ کو اہل

بیت قرار دیا، ڈپٹی انارنی، صاحب کی جمع اصحاب ہے جو اپنے

ساتھیوں کو کتنا جرم نہیں، ڈائری بھی یوسف کی نہیں، وکیل صفائی کا

موقف

نے توہین رسالت میں ملوث یوسف علی کی درخواست ضمانت وکلاء کے دلائل سننے کے بعد خارج کر دی ہے۔ عدالت نے اپنے ریمارکس دیتے ہوئے کہا ہے کہ کیونکہ کیس زیر تفتیش ہے اور پولیس مزم کا ریمانڈ بھی حاصل کر چکی ہے اس لئے درخواست قابل پذیرائی نہیں ہے لہذا درخواست ضمانت خارج کی جاتی ہے۔ گزشتہ روز سرکاری وکیل ڈپٹی انارنی لاہور محمّد عزیز قریشی نے درخواست ضمانت کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ایف آئی آر کے مطابق یوسف علی نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور خود کو رسول پاک کا تسلسل اور شبیہ قرار دیا ہے اور اپنے گھر والوں کو اہل بیت قرار دیا ہے جبکہ اپنے ساتھیوں کو صحابہ کے الفاظ سے مخاطب کیا ہے یہ واضح طور پر کفر ہے جس کے بعد ۲۲ صفحات پر مشتمل ڈائری کی فوٹو کاپی پیش کی گئی جس میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا گیا تھا جس پر مزم کے وکیل اقبال محمود اعوان نے کہا کہ یہ ڈائری یوسف علی نے نہیں لکھی پولیس نے ۲۸ فروری کو مقیم خانہ کے قریب ایک مسجد میں تقریر کرتے کے ایک ماہ بعد یوسف علی کے خداف ایس ایس پی اور ڈی ایس پی بیگم کی ہدایت پر پڑچہ درج کیا۔ تفتیشی افسر نے جوڈیشل مجسٹریٹ اور ہائی کورٹ میں غلط بیانی کر کے ریمانڈ حاصل کیا، صاحب کی جمع اصحاب ہے اپنے ساتھیوں کو اصحاب کتنا جرم نہیں ۱۳ سو سال قبل نبی کریم کے ساتھی اصحاب کرام تھے، صاحب اصحاب کی جمع ہے۔ ایک مقامی اخبار جان بوجھ کر اس معاملے کو اچھال رہا ہے حالانکہ ہائی کورٹ نے پریس کو ڈائریکشن دی تھی کہ اس معاملے کو پریس میں نہ چھپا جائے لیکن ایک مقامی اخبار جان بوجھ کر صریحاً ”خلاف ورزی کر رہا ہے جس کے بعد سرکاری وکیل نے قرآن مجید کی آیات پڑھ کر سنائی جس کا ترجمہ تھا کہ رسول پاک کی تعظیم کرو۔ عدالت نے وکلاء کے دلائل سننے کے بعد یوسف علی کی درخواست ضمانت خارج کر دی ہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۷ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۱۰۲)

توہین رسالت کیس میں یوسف کی درخواست ضمانت

مسترد

لاہور (نمائندہ جنگ) ایڈیشنل سیشن جج غلام مصطفیٰ شہزاد نے توہین رسالت ﷺ کے ملام یوسف کذاب کی درخواست ضمانت خارج کر دی۔ عدالت نے اپنے فیصلہ میں کہا ہے کہ کیونکہ اس نے اپنے آپ کو نبی اپنے گھر کو غار حرا اپنے گھروالوں کو اہل بیت اور اپنے ماننے والوں کو صحابہ کرام کہا ہے اس لئے ایسے شخص کی ضمانت منظور نہیں کی جاسکتی۔ گزشتہ روز یوسف کذاب کے وکیل نے عدالت میں دلائل دیتے ہوئے کہا کہ اگر تردید کر دی جائے تو وہ توبہ ہوتی ہے۔ خدا ہر انسان کو حق دیتا ہے کہ ہر انسان جان بچانے کے لئے میری جھوٹی قسم ٹھاسکتا ہے اگر ایک انسان کی زندگی اور موت کا فیصلہ ہو تو تردید ہی توبہ کے ذمے میں آتی ہے کیسٹوں اور ویڈیوں فلموں سے یہ ثابت نہیں کیا جاسکتا کہ یہ یوسف کذاب کی آوار ہے اور پولیس اب تک اصل ڈائری بھی نہیں برآمد کر سکی بلکہ ڈائری کی جگہ پولیس کے پاس ڈائری کی فوٹو سٹیٹ ہے۔ عدالت نے یوسف کذاب کی درخواست ضمانت خارج کر دی ہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۵ جولائی ۱۹۹۷ء)

(۱۰۳)

یوسف علی پر الزام غلط ہے، انہیں رہا کیا جائے: مولانا
عبد الستار نیازی

ان کی تقریروں اور تحریروں کو سمجھنے میں غلطی کی گئی، بہت سے اکابر ”مثالی صحابہ“ کے قائل ہیں، یوسف علی پر توہین رسالت کا الزام بھی غلط ہے، ان کی وضاحت قبول کر لینی چاہیے۔ وہ تمام افراد اور اخبار

قابل گرفت ہیں جنہوں نے بلا تحقیق الزام لگایا، تحریری بیان، یوسف علی سے منسوب بعض باتیں مشکوک ضرور ہیں لیکن انہیں دعویٰ نبوت نہیں کہا جاسکتا جو ایسی باتوں کی تردید کر دے یا ان سے رجوع کر لے، اسے رہا کر دینا چاہیے: مفتی غلام سرور قادری

لاہور (پ ر) جمعیت علماء پاکستان کے صدر اور سابق وزیر مذہبی و اقلیتی امور مولانا عبدالستار خاں نیازی نے کہا ہے کہ محمد یوسف علی ایک صاحب ایمان شخص ہیں اور ان پر نبوت کا دعویٰ کرنے کا الزام بے بنیاد ہے۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ میں نے محمد یوسف علی صاحب کی تقریروں کا متن پڑھا ہے اور یہ سمجھتا ہوں کہ نہ تو یوسف صاحب نے دعویٰ نبوت کیا ہے اور نہ ہی توہین رسالت کے مرتکب ہوئے ہیں۔ ان کی تقریروں اور تحریروں کو سمجھنے میں غلطی کی گئی جس کے نتیجے میں غلط فہمی پیدا ہوئی۔ انہوں نے جمعہ کے خطبہ میں صحابہ کے موجود ہونے کا جو ذکر کیا ہے تو اس سے مراد مثالی صحابہ ہیں۔ یہ وہ اولیاء اللہ ہوتے ہیں جو خواب اور بیداری میں نبی پاک ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں مولانا یوسف بخاری، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا ذکریا کاندھلوی، مولانا عبدالحق محدث دہلوی اور دیگر کئی اکابر عمامہ بھی زیارت النبی کے حوالے سے مثالی صحابہ کے قائل ہیں۔ تفصیل کے لئے کتاب بعنوان زیارت النبی ملاحظہ کی جائے۔ یہ وضاحت بھی خود یوسف صاحب نے اپنے مذکورہ خطبہ میں کر دی ہے کہ کوئی کتن بھی بڑا ولی کیوں نہ ہو اصل صحابہ کے گھوڑوں کی گرد کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔ محمد یوسف علی صاحب نے اپنے اسلامی عقائد اور ایمان کی مدلل الفاظ میں وضاحت کی اور دعویٰ نبوت کے الزام کی جو تردید کی ہے اسے قبول کر لینا چاہیے۔ پھر ان کے قتل، سزایا قید پر اصرار کرنا غیر شرعی اور غیر اسلامی ہے۔ انہوں نے کہا کہ محمد یوسف علی صاحب ایک صاحب ایمان مسلمان ہیں اور ان پر لگایا جانے والا دعویٰ نبوت یا توہین رسالت کا الزام غلط اور بے بنیاد ہے۔ مزید برآں وہ تمام افراد اور اخبارات

جنہوں نے بغیر تحقیق و تبیین یوسف پر الزام لگایا قابل گرفت و مواخذہ ہیں۔ یوسف صاحب کی کتاب ”مرد کامل کا وصیت نامہ“ میں عشق و اطاعت رسول ﷺ کا بار بار ذکر کیا گیا ہے اور ایک مسلمان کے لئے مرد کامل کی راہبری اور رہنمائی کو لازم قرار دیا ہے بلکہ کتاب کے اختتام میں انہوں نے لکھا ہے کہ ”رحمت العالمین ﷺ“ آپ کے ان قدموں کی چاپ کے نام جو معراج کی بلندیوں کو پانے کے بعد بندوں کی طرف بڑھے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضا اور ہر ہر عطا کو نسل انسانی کے ہر فرد تک پہنچایا جائے لہذا درودوں اور فاتحہ اوسلاموں کے ساتھ اس کتاب میں عشق و اطاعت رسول ﷺ کا بھرپور اثر موجود ہے۔ جن لوگوں نے ابوالحسنین محمد یوسف علی صاحب پر دعویٰ نبوت کے الزامات لگائے ہیں وہ قطعی بے بنیاد اور بے حقیقت ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ پولیس اور دیگر متعلقہ افسران نے نہ تو ان کی تقریروں کا تحقیقی مطالعہ کیا اور نہ ہی ان کی تصنیف ”مرد کامل کا وصیت نامہ“ غور و فکر سے پڑھا اور بلکہ جواز الزامات عائد کر کے انہیں گرفتار کیا ہے۔ مولانا عبدالستار نیازی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس مرد مومن کو فی الفور رہا کیا جائے اور بے بنیاد الزامات لگانے والوں کا سنگین محاسبہ کر کے سخت سزا دی جائے۔ دریں اثناء مشیر دفائی شرعی عدالت اور مفتی شیخ الحدیث دارالعلوم جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور مفتی غلام سرور قادری نے کہا ہے کہ محمد یوسف نے جو کچھ کہا ہے اسے دعویٰ نبوت قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ایک استفسار کے جواب میں اخبارات کے ذریعے معلومات پہنچی ہیں ان میں کوئی بات راقم کے علم میں نہیں کہ موصوف نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو البتہ کچھ ایسی باتیں ان کی طرف منسوب کی گئی ہیں جن سے شکوک و شبہات پیدا ہو سکتے ہیں لیکن انہیں دعویٰ نبوت قرار نہیں دیا جاسکتا۔ بلاشبہ یہ ایک خالص اعتقادی مسئلہ ہے اس سلسلے میں محض خبر کی رائے پر سطحی قسم کا علم رکھنے والوں یا غیر متقیہ علماء (جو فقہ و علم کلام پر عبور نہیں رکھتے) ان کی رائے بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ اس سلسلے میں صرف ان علماء کی رائے معتبر ہوگی جو فقہ و علم کلام پر عبور رکھتے ہیں اخبارات افراط و تفریط کا شکار ہو جاتے ہیں بعض اوقات رپورٹنگ مین بھی رپورٹر اپنے خیال و ظن کی روشنی میں الفاظ کا انتخاب کر لیتے ہیں ہر صورت کچھ بھی ہو محمد یوسف نے ایک تو ان الزامات کو جھوٹ قرار دے کر ان کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے اور فقہاء لکھتے ہیں کہ ایب انکار بھی توبہ قرار پاتا

ہے اس کے علاوہ انہوں نے صراحت کے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ اگر بالفرض ان کی طرف منسوب الفاظ میں کوئی ایسا لفظ ہو جس سے مدعی کے فہم کے مطابق دعویٰ نبوت کا شائبہ پایا جاتا ہو اس سے وہ رجوع اور توبہ کرتے ہیں اور توبہ ایک ایسی نیکی ہے کہ اس سے گنہگار کے گناہ دھل جاتے ہیں اور نیکی کا درجہ بلند ہوتا ہے۔ شریعت کے احکام کی روشنی میں ایسے شخص کو رہا کر دینا ضروری ہے جو توبہ کا اعلان کر دے توبہ کے بعد اس کے قتل کرنے یا پھانسی دے دینے کا مطالبہ غیر اسلامی و غیر شرعی ہے اس سلسلے میں پوری تفصیل ہمارے ماہنامہ ”البر“ کے خاص نمبر ”مدلل جواب ماہ اگست و ستمبر ۱۹۹۲ء میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے لہذا توبہ کے بعد کون سا ایب مسلمان ہے جو کہے کہ نہیں اسے رہا نہ کیا جائے جبکہ شریعت اسے معاف کرتی ہے۔ بعد ازاں فون پر رابطہ کرنے پر مولانا مفتی غلام سرور قادری نے بتایا کہ اگرچہ یوسف علی کی کتب میں کفریہ کلمات تو نہیں ہیں لیکن جو فقرے ان کی کتابوں میں درج ہیں اور ان سے منسوب ہیں وہ گمراہی پر مبنی ضرور ہیں۔ اس لئے انہیں توبہ کرنی چاہیے اور توبہ قبول کی جانی چاہیے۔

مولانا غلام سرور قادری نے مزید کہا کہ ابوالحسنین محمد یوسف علی کے حامی ایک رسالے نے ان سے یہ الفاظ منسوب کئے ہیں ”میں ان کی ذات میں گم ہوں میرا وجود کیا ہے یہ کس کو ان کا غلام کہتے ہیں“ یہ الفاظ بڑے خطرناک ہیں جن کا مقصد اپنے آپ کو نبی پاک کا ہم مرتبہ قرار دینا ہے گویا وہ خود کو آنحضور کا غلام بھی قرار نہیں دینا چاہتے ضروری ہے کہ یوسف علی اپنے ان حامیوں سے توبہ کرائیں اور اس رسالے میں شائع ہونے والے مواد سے برکت ظاہر کریں۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور: ۹ جولائی ۱۹۹۷ء)

(۱۰۴)

یوسف کے بارے میں مجھے تصویر کا صرف ایک رخ

دکھایا گیا: عبدالستار نیازی

زید زمان نامی لڑکا چند افراد کے ساتھ آیا ”مرد کامل کا وصیت نامہ“

سے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے، ان میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں تھی: ”خبریں“ سے بات چیت، صحیح صورت حال کا علم نہیں، یوسف کی آڈیو کیسٹ بھی نہیں سنی، جس میں اس نے سو صحابہ والی بات کی ہے، وہ واقعی گستاخ رسول ہے تو کلیئرٹس دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا ”خبریں“ کا ۱۵ جون کا جمعہ میگزین اور جس کے پاس جو بھی مواد ہے مجھے فراہم کیا جائے تاکہ اگر وہ گستاخ رسول ہے تو اس کے خلاف موثر حکمت عملی اختیار کی جائے

ملتان (سٹاف رپورٹر) جے یو پی کے رہنما مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا ہے کہ کذاب یوسف کے چند سانحے ان کے پاس آئے اور انہوں نے ”مرد کامل کا وصیت نامہ“ نامی کتاب سے چند اقتباسات انہیں پڑھ کر سنائے جن میں کوئی قابل اعتراض بات انہیں نظر نہ آئی جس پر انہوں نے یوسف علی کے بارے میں ایسی بات کہہ دی۔ اگر یوسف علی واقعی گستاخ رسول ہے تو میں کیا کوئی بھی مسلمان اسے کلیئرٹس دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز ایم این اے ہاسٹل اسلام آباد سے ”خبریں“ کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا زید زہن نامی کوئی لڑکا چند افراد کے ساتھ ان کے پاس آیا اور بتایا کہ بعض افراد اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے بعض اکابرین ایک صحیح العقیدہ مسلمان اور رسول کریم کے شیعائی کو کافر قرار دے کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے بند کر دیا چکے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھے صحیح صورت حال کا علم نہیں اور انہوں نے یوسف علی کی آڈیو کیسٹ بھی نہیں سنی جس میں اس نے ۱۰۰ صحابہ کرام والی بات کی ہے۔ انہوں نے ”خبریں“ سے کہا کہ ۱۵ جون کا جمعہ میگزین اور اس کے علاوہ جس کے پاس جو بھی مواد ہے انہیں فراہم کریں تاکہ اگر یوسف علی گستاخ رسول کا مرتکب ہوا ہے تو اس کے خلاف موثر حکمت عملی اختیار کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ چند افراد نے انہیں تصویر کا صرف ایک رخ دکھایا ہے۔ (روزنامہ خبریں لاہور ۱۰ جولائی)

(۱۰۵)

کملی والے ملٹیریم کی نبوت پر ڈاکہ نہیں ڈالنے دیں
گے: زبیر احمد ظہیر

یوسف کذاب کے بارے میں مولانا نیازی اور مفتی غلام سرور قادری کے بیان پر سخت رد عمل، لگتا ہے ان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو گئی ہے: پریس کانفرنس، ”عشق رسول“ کے نام پر دکانیں چمکانے والے ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ گستاخ رسول کے دفاع میں میدان میں اتر آئے ہیں جبکہ کذاب خود اس بات کا اقرار کر چکا ہے توبہ کرنے والے اس کے متاثرین بطور گواہ موجود ہیں جبکہ اس کے وکیل نے یہ کہہ کر دستبرداری کا اعلان کر دیا کہ وہ رسول اللہ کی شفاعت سے محروم نہیں ہونا چاہتا حکومت اور اس کے حاشیہ بردار گرفتاریوں اور تادیبی کارروائیوں کے لئے اپنے حلیف درباری مولویوں کو استعمال کرنے کا شوق ضرور پورا کر لیں، ہم ڈرنے والے نہیں حضور کی عزت و ناموس کی خاطر ایک حکومت کیا ہزار حکومتوں کو ٹھکرانے کا حوصلہ رکھتے ہیں، کذاب کی حمایت

میں باتیں کرنے والے حضور کی امت سے خارج ہیں

لاہور (وقائع نگار) مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان کے امیر علامہ زبیر احمد ظہیر نے یوسف علی کے بارے میں مولانا عبدالستار نیازی کے بیان پر سخت تنقید کرتے ہوئے اسے چودہ کروڑ مسلمانوں کی دل آزاری قرار دیا ہے۔ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا مولانا عبدالستار خاں نیازی نے یوسف کذاب کے بارے میں کہا ہے کہ وہ مدعی نبوت نہیں بلکہ صاحب ایمان شخص ہے اور یوسف کذاب پر جن لوگوں نے بے بنیاد الزام لگائے ہیں ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ ان کے اس مطالبہ پر ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ ان کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ عمر کے اس حصے میں داخل ہو چکے ہیں جہاں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اور ان کے اس بیان کے بعد وہ قرآن و سنت کے احکامات کی پیروی کرنے کے بجائے "رتن ہندی" کے پیرو کار نظر آتے ہیں جس نے کئی صدیاں قبل جھوٹا مثالی صحابہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا انہوں نے کہا مولانا عبدالستار خاں نیازی نے ایک مرتد مدعی نبوت گستاخ رسول کو مثالی صحابہ اور اولیاء اللہ کی صف میں شامل کرنے کی جو کوشش کی ہے اور جس انداز میں انہوں نے یہ بیان دیا ہے وہ انتہائی قابل مذمت اور قابل نفرت ہے اور ان کے اس بیان سے پاکستان کے چودہ کروڑ مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں اور اس آزاری کا سبب بنے ہیں۔ انہوں نے کہا مولانا عبدالستار خاں نیازی اور مفتی غلام سرور قادری یوسف کذاب کے حوالے سے جو بیانات دے رہے ہیں وہ یہ بیانات اپنی نہیں کسی اور کی زبان سے دے رہے ہیں اور اس اہم مسئلہ پر حکومت خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عشق رسولؐ کے نام پر اپنی دکانیں چکانے والے یہ لوگ کس ڈھنگی اور بے شری سے حضورؐ کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے کذاب کے دفاع میں میدان میں اتر آئے ہیں جبکہ یوسف کذاب کی ویڈیو تقریریں ہم نے بیسیوں علماء کرام کی موجودگی میں خود اپنی آنکھوں سے دیکھی اور سنی ہیں اور اس کذاب نے پارہ ہیردس کی پبلی آیت کو پڑھ کر اپنی طرف اشارہ کر کے کہا ہے کہ "جان لو کہ اللہ کے رسول تمہارے درمیان میں موجود ہیں۔" اس طرح کذاب نے اس آیت

کو اپنی ذات پر منطبق کیا جو واضح طور پر نہ صرف دعویٰ نبوت ہے بلکہ اپنے رسول ہونے کا بھی اقرار ہے اور اس مفہوم کی تحریریں بھی موجود ہیں۔ پولیس انکوائری میں بھی کذاب اس بات کا اقرار کر چکا ہے اور اس سے متاثرین (جو توبہ کر چکے ہیں) بھی بطور گواہ موجود ہیں۔ انہوں نے کہا یوسف کذاب نے اپنے دفاع کے لئے جو وکیل کیا تھا اس نے بھی اس کی وکالت سے یہ کہہ کر دستبردار ہونے کا اعلان کر دیا ہے کہ یوسف کذاب نے واقعی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا میں اس کا دفاع کر کے حقیر رقم کی خاطر قیامت کے دن رسول اللہ کی شفاعت سے محروم نہیں ہونا چاہتا۔ انہوں نے کہا مولانا نیازی اور مفتی غلام سرور قادری سے یہ بیان دلو کر یا قاعدہ ایک سازش کے ذریعے یہ کیس جو ہائی کورٹ میں ہے سپریم کورٹ پر تاجائز دباؤ ڈالنے کے لئے کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہم حکومت اور اس کے حاشیہ بردار لوگوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ گرفتار کرنے یا تادیبی کارروائیاں کرنے کے لئے اپنے سرکاری حریف درباری مولویوں کا جو استعمال شروع کیا ہے وہ شوق ضرور پورا کر لیں مگر یہ بات اچھی طرح ذہن میں رکھیں کہ پاکستان کی سرزمین پر کسی والے کی نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والوں اور اس کی حمایت کرنے والوں کو کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا اور حضورؐ کی عزت و ناموس کی خاطر ایک حکومت نہیں بلکہ ایسی ہزار حکومتوں کو ٹھکرانے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہمارا عقیدہ ہے کہ جو لوگ عوام کو گمراہ کرنے کے لئے ایسی باتیں کرتے ہیں وہ حضورؐ کی امت سے خارج ہو کر "رتن ہندی" کے گروہ میں شامل ہو جاتے ہیں کیونکہ اسلام میں مثالی صحابی یا مثالی نبی کا کوئی تصور نہیں۔ انہوں نے کہا اگر مولانا نیازی مثالی صحابی کو مانتے ہیں تو مرزا غلام احمد قادیانی کو مثالی نبی مان لیں۔ انہوں نے دونوں علماء سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر اپنے ان بیانات کو واپس لے کر توبہ کریں ورنہ ان کے خلاف بھی مواخذہ کی تحریک شروع کی جائے گی۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۱۰ جولائی ۱۹۹۷ء)

(۱۰۶)

پاکستان تو ہیں رسالت کا قانون ختم کرے: امریکہ

پاکستان میں کئی بار غیر مسلموں سے زیادتی ہوئی لیکن پولیس ذمہ داروں کو سزا دینے میں ناکام رہی غیر مسلموں کو عدم تحفظ کا احساس ہوا ہے غیر مسلم مذہب بدل سکتے ہیں لیکن مسلمانوں کا ایسا کرنا غیر قانونی ہے امریکی وزارت خارجہ کی رپورٹ

واشنگٹن (اے پی پی) امریکہ نے پاکستان پر زور دیا ہے کہ توہین رسالت کا قانون ختم کروایا جائے وزارت خارجہ کی ایک رپورٹ میں دنیا کے مختلف علاقوں میں جہاں عیسائی اقلیت میں ہیں کی حالت بیان کی گئی ہے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں غیر مسلموں کو اپنا مذہب تبدیل کرنے کی اجازت ہے لیکن مسلمانوں کا کوئی دوسرا مذہب اختیار کرنا غیر قانونی ہے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کئی بار دیکھنے میں آیا کہ غیر مسلموں سے کوئی زیادتی ہوئی تو پولیس ذمہ داروں کو سزا دینے میں ناکام رہی اور ضروری حفاظتی اقدامات نہیں کئے گئے اس سے غیر مسلموں میں سخت مایوسی پھیلی ہے اور عدم تحفظ کا احساس ہوا ہے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے ۱۹۸۶ء میں ۲۹۵ سی قانون متعارف کرایا گیا جس کے تحت توہین رسالت کی سزا موت مقرر کی گئی انسانی حقوق کمیشن پاکستان کے مطابق ۱۹۹۶ء میں ایک غیر مسلم ایوب مسیح کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ قائم کیا گیا جبکہ اس سے پہلے کے سالوں میں درجنوں افراد پر اس قانون کے تحت مقدمے درج ہوئے رپورٹ میں فروری ۱۹۹۶ء میں سانحہ شانتی نگر کے بعد وزیراعظم نواز شریف کے اقدامات کی تحریف کی گئی ہے رپورٹ کے مطابق مشتعل مسلمانوں نے گھر اور چرچ تباہ کر دیئے مقامی پولیس انہیں روکنے میں ناکام رہی ہزاروں افراد بے گھر ہو گئے وزیراعظم نواز شریف اور دیگر حکومتی عہدے داروں نے علاقے کا دورہ کر کے متاثرین کی بحالی کا وعدہ کیا اور اقلیتوں کے حقوق کے حق میں اعناتہ آواز بلند کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ امریکہ نے بار بار پاکستانی حکومت سے توہین رسالت کا قانون منسوخ کرنے کے لئے کہا ہے گزشتہ چند سالوں میں پاکستانی حکام کے ساتھ یہ

معاملہ کئی بار اٹھایا جا چکا ہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور: ۲۳ جولائی ۱۹۹۹ء)

(۱۰۷)

توہین رسالت کا قانون: امریکہ کو تبصرہ کرنے کا حق حاصل ہے: ترجمان دفتر خارجہ

ہر ملک خود مختار ہے کسی ملک کے قوانین میں کوئی مداخلت نہیں کر سکتا، توہین رسالت کا قانون قرآن و سنت کی روشنی میں ہے، ہم اس کے بارے میں کسی اور سے ڈکٹیٹ کیسے ہو سکتے ہیں، محض قانون پر تبصرہ سے کوئی فرق نہیں پڑتا

اسلام آباد (دقائق نگار خصوصی / ایس این آئی) دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہر ملک خود مختار ہے کسی دوسرے ملک کے قوانین کے بارے میں کوئی ملک مداخلت نہیں کر سکتا وہ توہین رسالت کے قانون کے بارے میں امریکی حکومت کے موقف پر تبصرہ کر رہے تھے۔ ترجمان نے کہا کہ اس طرح پاکستان کے توہین رسالت کے انداد کے قانون کے بارے میں کسی کو مداخلت کا اختیار نہیں ہمارا قانون قرآن و سنت کی روشنی میں ہے، ہماری اسلامی نظریاتی مملکت ہے ہم اس قانون کے بارے میں کسی اور سے ڈکٹیٹ کیسے ہو سکتے ہیں۔ کہیں کوئی بھی ملک کسی دوسرے ملک کے قانون پر تبصرہ کرے تو یہ داخلی امور میں مداخلت نہیں۔ ترجمان نے کہا کہ محض کسی قانون پر کسی دوسرے ملک کے تبصرے یا اس کے خاتمے کے مطالبے سے فرق نہیں پڑتا ہے پاکستان میں توہین رسالت کے انداد کا قانون نافذ ہے اور اسے اس وقت تک کوئی ختم نہیں کر سکتا جب تک ۱۳ کروڑ عوام کی منتخب کردہ پارلیمنٹ نیا قانون منظور نہ کرے۔ (روزنامہ جنگ لاہور: ۲۵ جولائی ۱۹۹۹ء)

امریکی ہدایت پر توہین رسالت ایکٹ واپس نہیں لیں

گے: لغاری

خفیہ ایجنسیاں دہشت گرد عناصر پر نگاہ رکھیں، ملی یکجہتی کونسل پنجاب کے وفد سے گفتگو

اسلام آباد (نامہ نگار خصوصی) صدر فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ خفیہ تحقیقاتی ایجنسیوں کا کام سیاسی امور میں مداخلت نہیں ہے بلکہ ان کے فرائض میں یہ بھی شامل ہے کہ ملک میں فرقہ واریت کی تڑپیں دہشت گردی کرنے والے عناصر پر نگاہ رکھیں جس میں ایجنسیوں نے خاطر خواہ کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا اور ملک میں دہشت گردی کے واقعات کا منبع بیرون ملک میں ہے۔ صدر فاروق احمد خان لغاری نے کہا کہ امریکہ سپر پاور ہے لیکن اس کی خواہش یا ہدایت پر ہم تحفظ ناموس رسالت ایکٹ جیسے اقدامات واپس نہیں لیں گے اور نہ قومی اور ملکی مفادات کے منافی کوئی وکیلشن لیں گے۔ صدر فاروق احمد خان لغاری نے ان خیالات کا اظہار جمعرات کو ملی یکجہتی کونسل پنجاب کے ایک میں رکنی وفد سے ملاقات کے دوران کیا جس نے کونسل کے پنجاب کے صدر لیاقت بلوچ کی سربراہی میں ایوان صدر میں صدر فاروق لغاری سے ملاقات کی ملاقات کے بعد لیاقت بلوچ نے کونسل کے اراکین کے ہمراہ اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس میں اس ملاقات کی تفصیلات بتائیں۔ لیاقت بلوچ نے بتایا کہ صدر لغاری نے کہا کہ بھارت نے پاکستان کو ابھی تک دل سے تسلیم نہیں کیا اور اس ضمن میں بھارتی ایجنسی راکارڈ اور ڈھکا چھپا نہیں سارے فساد کا اصل منبع ملک سے باہر ہے دنیا کے مختلف ممالک اپنی لڑائیاں پاکستان کی سرزمین پر لڑنا چاہتے ہیں۔ (روزنامہ جنگ لاہور: ۲۵ جولائی ۱۹۹۷ء)

توہین رسالت امریکی مطالبہ پر غور کی ضرورت نہیں:

نواز شریف

امریکہ کی جانب سے توہین رسالت کا قانون واپس لینے کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں نواز شریف نے کہا کہ بات یہ ہے کہ اس معاملے کو سرے سے ہی کسی جگہ زیر غور لانے کی ضرورت ہی نہیں نہ ہی اخبارات کو یہ موضوع زیر بحث لانا چاہیے۔ (روزنامہ جنگ لاہور: ۲۵ جولائی ۱۹۹۷ء)

امریکہ کو ہمارا کوئی قانون بدلنے کی ہدایت دینے کا

اختیار نہیں، ایڈووکیٹ جنرل

لاہور (خبرنگار خصوصی) ایڈووکیٹ جنرل پنجاب خواجہ شریف نے کہا ہے کہ امریکہ کو اس بات کا کوئی اختیار نہیں کہ وہ پاکستان کو کسی قانون کو بدلنے کی ہدایت کرے۔ وہ گزشتہ روز رانا مشہود ایڈووکیٹ کی طرف سے اپنے احواز میں منعقدہ تقریب میں بات چیت کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ پاکستان خود مختار ملک ہے اور کوئی بھی مسلمان توہین رسالت کے مرتکب شخص کو برداشت نہیں کر سکتا نہ ہی توہین رسالت کے قانون کو ختم کرنے کا سوچ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کو اپنے داخلی معاملات پر توجہ دینی چاہیے، پاکستان کی حکومت اور عوام اپنے اندرونی معاملات کو نبھانے کے خود ذمہ دار ہیں۔ (روزنامہ جنگ لاہور: ۲۵ جولائی ۱۹۹۷ء)

”توہین رسالت کے قانون میں امریکی مداخلت کا جواز

نہیں نظر ثانی ضروری ہے“

امریکہ کو ہمارے معاملات میں دخل نہیں دینا چاہیے تاہم پارلیمنٹ

اس قانون کا جائزہ لے: سید افضل حیدر، تمام خرابیوں کا ذمہ دار امریکہ ہے حکومت یہ قانون ختم کرے یا اس کی خامیاں دور کرے: عاصم جہانگیر، امریکی عدالتیں اس قانون کے حق میں ہیں اپنی لابی کا شخص بچانے کے لئے واویلا ہو رہا ہے: اسماعیل قریشی

لاہور (خبرنگار خصوصی) امریکہ کی طرف سے پاکستان پر توہین رسالت کا قانون ختم کرنے پر زور دینے کے بارے میں ماہرین قانون نے مختلف آراء کا اظہار کیا ہے سابق وزیر قانون سید افضل حیدر نے کہا کہ امریکہ کو ہمارے ذاتی معاملات میں دخل نہیں دینا چاہیے۔ یہ مطالبہ ملک کے اندر سے ہو تو پھر متفقہ کو اس پر غور کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ کو چاہیے کہ وہ اس قانون کا جائزہ لے اور اس کی خرابیوں دور کرے ہیومن رائٹس کمیشن پاکستان کی چیئرپرسن عاصم جہانگیر نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ تمام خرابیوں کا ذمہ دار خود امریکہ ہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو چاہیے کہ وہ اس قانون کو ختم کرے یا پھر اس کی خامیاں دور کرے۔ ورلڈ مسلم چیورسٹس پاکستان کے سربراہ اسماعیل قریشی نے کہا کہ خود امریکی عدالتوں نے یہ فیصلے دیئے ہیں کہ توہین رسالت کا قانون بنیادی حقوق کے منافی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں دخل دے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی لابی کے ایک آدمی پر توہین رسالت کا ٹرائل ہو رہا ہے۔ امریکہ اسے بچانے کے لئے واویلا کر رہا ہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور: ۲۵ جولائی ۱۹۹۷ء)

توہین رسالت کے مقدمات خصوصی عدالتوں میں

چلیں گے: ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل

یوسف علی کی درخواست ضمانت کی سماعت کے دوران ایڈیشنل اے

جی کے دلائل

لاہور (نامہ نگار) انسداد دہشت گردی و فرقہ واریت کے نئے قانون کے مطابق توہین رسالت کا مقدمہ خصوصی عدالت میں چلے گا۔ یہ انکشاف حکومت پنجاب کے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل رانا محمد عارف نے لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری کے روبرو ثبوت کے چھوٹے دعویٰ کے مقدمہ میں موٹ یوسف علی کی درخواست ضمانت کی سماعت کے دوران کیا۔ ایڈیشنل اے جی نے کہا کہ نئے قانون کے مطابق تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ کا مقدمہ خصوصی عدالت کے دائرہ اختیار میں ہے اور مزموم کی ضمانت کے سلسلہ میں خصوصی عدالت کو محدود اختیارات حاصل ہیں۔ ایڈیشنل اے جی نے کہا کہ جب ٹرائل کورٹ کو کوئی اختیار نہ ہو تو ایڈیٹ کورٹ کو بھی اختیار نہیں ہوتا۔ فاضل عدالت نے یوسف علی کی درخواست ضمانت پر سماعت ۱۵ ستمبر تک ملتوی کر دی اور ہدایت جاری کی کہ قریقین ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کے دفتر میں دی سی آر پر ویڈیو کیسٹس دیکھیں جن میں بیٹہ طور پر درخواست دہندہ نے ثبوت کا دعویٰ کیا اور توہین رسالت کا ارتکاب کیا۔ (نوائے وقت لاہور: ۱۰ ستمبر ۱۹۹۷ء)

(۱۰۹)

توہین رسالت ابوالحسنین یوسف کی درخواست ضمانت
مسترد

مقدمہ انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کو بھیجا جا رہا ہے اس
کو درخواست ضمانت کی سماعت کا اختیار ہے

لاہور (خبرنگار خصوصی) لاہور ہائی کورٹ نے توہین رسالت کے مقدمہ

میں ملوث ابوالحسنین یوسف کی درخواست ضمانت مسترد کر دی اور قرار دیا کہ نئے قانون کے تحت اس قسم کے مقدمات کی سماعت کا اختیار خصوصی عدالت کو ہے۔ حکومت کی طرف سے عدالت کو بتایا گیا کہ یہ مقدمہ انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کو منتقل کیا جا رہا ہے لہذا ضمانت کی سماعت کا اختیار بھی خصوصی عدالت کو ہی ہے۔ مقدمہ کے مدعی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا اسماعیل شجاع آبادی کے وکیل اسماعیل قریشی نے عدالت کے دائرہ اختیار کو چیلنج کرتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ توہین رسالت ان جرائم کے زمرہ میں آتی ہے جس کی سماعت دہشت گردی ایکٹ ۱۹۷۷ء کے تحت صرف خصوصی عدالت کر سکتی ہے اور ہائی کورٹ کو درخواست ضمانت کی سماعت کا اختیار نہیں ہے، حکومت کے لاء آفیسر نے عدالت کو بتایا کہ یہ مقدمہ خصوصی عدالت میں بھیجا جا رہا ہے۔ دلائل کے بعد عدالت نے درخواست ضمانت مسترد کر دی۔ (روزنامہ جنگ ۲۰ ستمبر ۱۹۹۷ء)

(۱۱۰)

ہائی کورٹ سے یوسف علی کی درخواست ضمانت مسترد

لاہور (نامہ نگار) لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس احسان الحق چوہدری نے جھوٹی بیعت کا دعویٰ کرنے کے الزام میں ملوث یوسف علی کی درخواست ضمانت مسترد کر دی۔ قاضی عدالت نے قرار دیا کہ انسداد دہشت گردی و فرقہ واریت کے نئے قانون کے مطابق دفعہ ۲۹۵ کے تحت درج مقدمہ خصوصی عدالت کے دائرہ اختیار میں ہے۔ اس لئے درخواست دہندہ خصوصی عدالت سے رجوع کرے۔ حکومت پنجاب کے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل رانا محمد عارف نے عدالت کو بتایا کہ حکومت یوسف علی کے خلاف مذکورہ مقدمہ خصوصی عدالت میں بھیجا رہی ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت ۲۰ ستمبر ۱۹۹۷ء)

توہین رسالت کے ملزم ابوالحسنین یوسف کی

درخواست ضمانت مسترد

مقدمہ خصوصی عدالت میں منتقل ہو چکا ہے، اب وہی فیصلہ کرنے کی مجاز ہے، ہائی کورٹ کے ریٹائر کس

لاہور (نامہ نگار) لاہور ہائی کورٹ نے توہین رسالت کے ملزم ابوالحسنین محمد یوسف کی ضمانت پر رہائی کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ عدالت نے قرار دیا کہ عدالت عالیہ کو اب ایسے مقدمات کے ملزم کی ضمانت کی درخواستوں پر سماعت کا اختیار نہیں جو خصوصی عدالتوں میں زیر سماعت ہوں عدالت نے اپنے حکم میں کہا کہ یہ مقدمہ چونکہ اب خصوصی عدالت میں منتقل ہو چکا ہے اس لئے اب اس میں ملوث کسی بھی شخص کی درخواست ضمانت پر خصوصی عدالت ہی فیصلے کی مجاز ہے۔ ہائی کورٹ میں یہ درخواست ضمانت ملزم یوسف کذاب کی بیوی نے دائر کی تھی۔ مدعی کے وکیل اسماعیل قریشی نے عدالت میں پیش ہو کر یہ قانونی نکتہ اٹھایا کہ اب قاضی عدالت (ہائی کورٹ) کو اس درخواست کی سماعت کا اختیار حاصل نہیں جس سے قاضی عدالت نے اتفاق کرتے ہوئے درخواست مسترد کر دی۔ (روزنامہ دنیا ۲۰ ستمبر ۱۹۹۷ء)

○

ضمیمہ

۳۰ ستمبر ۱۹۹۷ء تک مطبوعہ مواد کتاب میں شامل ہے اس کے بعد تا اشاعت کتاب شائع ہونے والی رپورٹیں اور خبریں بطور ضمیمہ شامل ہیں۔



(۱۱۱) ملعون یوسف کی نئی خرافات، جیل میں اللہ سبحانہ کے ساتھ چھ ماہ سے خلوت کا دعویٰ۔ معتقدین کے نام جیل سے بھیجے گئے خط میں خواتین کے ساتھ معاملات پر نیا فلسفہ پیش کر دیا۔ (ہفت روزہ "تکبیر" کراچی، اشاعت ۳ تا ۹ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

(۱۱۲) کذاب یوسف کا بیمار ہاتھ چل پڑا، منحرفین کو منانے کے لئے خط لکھ دیا۔ تھانہ مسلم ٹاؤن کی حوالات میں بیان لکھنے سے انکار کر کے موقف اختیار کیا تھا کہ ہاتھ میں ریشہ ہے۔ اڈیالہ جیل میں آتے ہی مختلف لوگوں کو ۱۲ صفحات کا خط لکھ کر اپنے جھوٹ کا پول کھول دیا (روزنامہ خبریں لاہور، ۳ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

(۱۱۳) توہین رسالت کیس کے سابق جج عارف اقبال بھیٹی کو قتل کر دیا گیا، توہین رسالت کیس کے بعد انہیں اکتوبر ۱۹۹۷ء میں قتل کی دھمکی ملی تھی۔ (روزنامہ دن لاہور، ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

جسٹس (ر) عارف توہین رسالت کیس کے فیصلے پر مطمئن نہیں تھے۔ (روزنامہ خبریں، ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

سب سے اہم فیصلہ: عارف اقبال بھیٹی نے توہین رسالت کے مجرم بری کئے تھے۔ (روزنامہ نوائے وقت، ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

توہین رسالت کیس کے مجرم چھوڑنے کا فیصلہ میرا سہاگ اہلے نے کا سبب بنا: نسیم بھیٹی (روزنامہ جنگ، ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

(۱۱۳) یوسف کذاب کی اہیہ نے ہائی کورٹ اور انسداد دہشت گردی کے احکامات کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۲۶- اکتوبر ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کیس کی سماعت سچ سپریم کورٹ میں شروع ہوگی۔ (روزنامہ خبریں: ۳ نومبر ۱۹۹۷ء)

(۱۱۵) کذاب یوسف نے برٹش کمپنی کے مینجر لید زمان کو خیفہ اول مقرر کر دیا۔ (روزنامہ خبریں لاہور ۸ نومبر ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف کی ضمانت کا فیصلہ آج ہوگا۔ ملک سے فرار کرانے کی تیاریاں (روزنامہ خبریں لاہور ۳ دسمبر ۱۹۹۷ء)

(۱۱۶) ظفر الحق نے چرچ آف انگلینڈ کے وفد کو لاہواب کر دیا، مسلمان توہین رسالت برداشت نہیں کر سکتے ہمارے قانون نے تو ملزم کو صفائی اور اپیل کا حق بھی دیا ہے۔ (روزنامہ خبریں لاہور ۶ دسمبر ۱۹۹۷ء)

رپورٹ: جناب محمد طاہر

(۱۱۱)

ملعون یوسف کی نئی خرافات

جیل میں اللہ سبحانہ کے ساتھ چھ ماہ سے خلوت کا دعویٰ 'معتقدین کے نام جیل سے بھیجے گئے خط میں خواتین کے ساتھ معاملات پر نیا فلسفہ پیش کر دیا۔

نبوت کے مبدعہ طور پر جھوٹے دعویدار یوسف علی کا معاملہ اب منطقی انجام کی طرف بڑھ رہا ہے۔ حقائق واضح اور دعوے دو ٹوک ہیں جنہیں رد کرنا یا مذاہم میں رد و بدس کر کے اسے دوسرے معنی پہنانا خود یوسف علی کے لئے بھی ممکن نہیں رہا۔ چنانچہ یوسف علی اور اس کے کٹر پیلوں کے درمیان بھی اب عداوتی مشق کے نتیجے میں رد نما ہونے والے تازہ ترین حالات سے سراپسنگی پھیل رہی ہے۔ جس کی وجہ ۲۲ اگست کو یوسف علی کی درخواست ضمانت کا مسترد ہونا بتائی جاتی ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کے جج جسٹس چوہدری احسان الحق کی عدالت نے یوسف علی کی درخواست ضمانت کو جب مسترد کر دیا تو کراچی تا پشاور یوسف علی کے پیلوں میں چہ گویاں شروع ہو گئیں کیونکہ ایک طویل عرصے سے مریدین کے حلقوں میں یہ باور کرایا جا رہا تھا کہ "ضمانت کا فیصلہ ہو چکا ہے" اور "حضرت" کو جیل سے لے کر اس ملک سے فرار کرا دیا جائے گا۔ ابھی ان جملوں کی بازگشت سے بندھنے والی امیدیں مستحکم بھی نہیں ہوئی تھیں کہ عدالت نے درخواست ضمانت مسترد کر دی لیکن اس دوران درخواست ضمانت پر ہونے والی سماعت کافی دلچسپ تھی۔ تنصیبات کے مطابق ۳۱ اگست کو یوسف علی کے خلاف سینئر ایڈووکیٹ جناب اسماعیل قریشی نے ۱۹۹۶ء میں سپریم کورٹ کی ملزم برکت علی پر ہونے والی برونگ کا حوالہ دے کر واضح کیا کہ مذکورہ ملزم بھی کم و بیش ان ہی جرائم میں ملوث تھا اور اس کی

درخواست ضمانت سپریم کورٹ نے ملزم کے ملک سے فرار ہونے کے اندیشے کی بنا پر خارج کر دی تھی۔ اگلے روز اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل رانا عارف نے اعتراض اٹھاتے ہوئے کہا کہ ۲ اگست ۱۹۹۷ء سے پاکستان میں انسداد دہشت گردی کا قانون نافذ ہو چکا ہے۔ جس کے تحت زیر دفعہ ۲۹۵ اے اور زیر دفعہ ۲۹۸ اے کی سماعت اور ضمانت لینے کا اختیار صرف اسپیشل کورٹ کو دیا گیا ہے۔ اس لئے اب سیشن کورٹ یا عدالت عالیہ دفعہ ۲۹۷ یا ۲۹۸ ضابطہ فوجداری کے تحت ملزم کی ضمانت لینے کی مجاز نہیں ہیں جس پر ملزم کے وکلاء نے ایک معمول کتاب "انسائیکلو پیڈیا آف ٹیررازم" پیش کر کے فاضل عدالت کو باور کرائے کی کوشش کی کہ انسداد دہشت گردی کے موجودہ قانون میں دفعہ ۲۹۷ ضابطہ فوجداری شامل نہیں کیا گیا ہے اس لئے اس دفعہ کے تحت ہائی کورٹ کو ملزم کی ضمانت لینے کا اختیار حاصل ہے۔ اس پر اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے عدالت عالیہ کو حکومت پاکستان کا گزٹ نوٹیفکیشن دکھایا جس میں دفعہ ۲۹۷ ضابطہ فوجداری کے تحت ایسے ملزم کی ضمانت لینے کا اختیار صرف اسپیشل کورٹ کو حاصل ہے۔ فاضل وکیل نے اپنے دلائل میں کہا کہ اس صریح غلط بیانی کا عدالت سختی سے نوٹس لے۔ انتہائی معتبر ذرائع کے مطابق ایک روز قبل ہی ممکنہ صورت حال کو بھانپتے ہوئے یوسف علی کے چیموں نے اپنے وکلاء سے صلاح مشورے کے بعد مذکورہ مجسٹریٹ کی کتاب راتوں رات چھپوائی تھی اور اس میں سے دہشت گردی کے قانون سے پیوستہ دفعات کو نکال دیا گیا تھا تاکہ فاضل عدالت کو گمراہ کر کے ضمانت حاصل کی جاسکے۔ مگر بھانڈا پھونکنے ہی یوسف علی کے وکلاء نے فوراً ہی کہا کہ مذکورہ کتاب بازار میں دستیاب ہے لہذا کتاب میں پیش کردہ مواد کے عدالت میں اظہار کو قابل گرفت نہ سمجھا جائے۔ بہر حال عدالت نے دو طرفہ دلائل سننے کے بعد یوسف علی کی درخواست ضمانت اس بنا پر خارج کر دی کہ ملزم یوسف علی کا مقدمہ انسداد دہشت گردی کی عدالت میں منتقل ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کی درخواست ضمانت کا فیصلہ بھی وہی عدالت کرے گی۔

انتہائی موثق ذرائع کے مطابق مذکورہ حالات کی نزاکتوں کو یوسف علی اور اس کے کٹر چیلوں نے قبل از وقت ہی بھانپ لیا تھا اور وہ اپنی رائے بنا چکے تھے کہ معاملہ دہشت گردی کی عدالت میں جانے کے بعد ان کے پاس فرار کا کوئی راستہ

نہیں ہوگا اور پیش آمدہ ان حالات میں منحرفین کی گواہیاں حتمی اور فیصلہ کن ثابت ہوں گی لہذا یوسف علی نے ایک طویل عرصے کے بعد اپنے سابقہ معتقدین یا بالفاظ دیگر منحرفین سے ایک بار پھر رابطہ کر کے انہیں رام کرنے کی ٹھن لی۔ اس سلسلے میں یوسف علی نے ۱۴ صفحات پر مشتمل ایک طویل خط اپنے دس منحرفین کے نام مشترکہ طور پر لکھا مذکورہ خط پر ۲۱ ستمبر کی تاریخ اڈیالہ جیل کے پتے کے ساتھ تحریر ہے۔ یہ خط نہایت پراسرار طور پر مذکورہ دس منحرفین کے گھر کے دروازوں پر چسپاں کر دیا گیا تھا۔ اطلاعات کے مطابق یہ فرائض کراچی میں موجود یوسف علی کے مریدوں نے انجام دیے۔ تمام منحرفین کو اصل خط کی فوٹو اسٹیٹ پہنچائی گئی ہے۔ مذکورہ خط چشم کش بھی ہے اور عبرت انگیز بھی۔ خط کے متن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یوسف علی اپنے کنزور عقیدہ منحرفین کو ایک بار پھر اعتماد میں لے کر پھانسا چاہتا ہے تاکہ ممکنہ طور پر انہیں دہشت گردی کی عدالت میں گواہی دینے سے روکا جاسکے۔ یہ کوشش بجائے خود دھمکی کا بھی ایک پہلو رکھتی ہے اس سے قطع نظر خط کا متن از خود یوسف علی کے نئے دعوؤں اور خرافات سے اٹا پڑا ہے اور صاف واضح کرتا ہے کہ اب بھی موصوف کی کیفیت "صاف چھپتے بھی نہیں" سامنے آتے بھی نہیں "جیسی ہے مذکورہ خط ذیل میں ناموں کو حذف کر کے قارئین تکبیر کے لئے من و عن شائع کیا جا رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۱ ستمبر اڈیالہ جیل

بہت ہی پیارے اور محترم حضرت الف صاحب!

بہت ہی پیارے اور محترم حضرت ص صاحب!

بہت ہی پیارے اور محترم حضرت ر صاحب!

بہت ہی پیارے اور محترم حضرت ب صاحب!

بہت ہی محترمہ آپنی!

بہت ہی پیارے ن!

میری بیٹی جیسی میری بہن غ!

بہت ہی پیارے اور محترم حضرت الف صاحب!

بہت ہی پیارے "الف" اور راجی بہن!

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین رحمۃ اللہ علیہم خاتم
النبین رؤف ورحیم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ انا بعد۔
شروع ہی سے خط لکھنا چاہ رہا تھا لیکن اجازت نہیں مل رہی تھی۔
الحمد للہ آج اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہمارے آقا حضور سیدنا محمد رسول اللہ کے
ذریعے اجازت دی تو مخاطب ہوں:

1. Alhamdulillah I loved you all when you all
used to love me. I loved You when you hated
me and let the hell loose on us and blamed
me for blasphemy and what not. Insha allah
I will love you all no matter what you
have done, are doing or will do because
love is not love if it changes when it
finds time to change.

میری یہ تحریر دو حصوں پر مشتمل ہوگی۔

(۱) اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی مدد سے جس بہت بڑی غلط فہمی کا آپ شکار
ہوئے ہیں اس کا ازالہ تاکہ میں ان کا دل مطمئن کر سکوں جن سے مجھے
پیار ہے۔

(۲) مجھ سے جو آپ کی خدمت ہوئی عین کمال کے قریب آپ پہنچنے لگے
تو ہم ٹھہر گئے۔ انسان کے آغاز اور عروج کی جو حقیقت ہے وہ پیش
خدمت کر دوں گا۔

غلط فہمی کا ازالہ

مسئلہ نبوت

واللہ واللہ واللہ میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا نہ میں نے کبھی آپ کو کہا کہ
میں نبی ہوں نہ میں نے یہ کہا کہ میں خدا خواستہ محمد رسول اللہ ہوں بہت بڑی عطا
کو آپ نے خطا کے تحت میری خطا بنا دیا۔ لعنت ہو اس پر جو بالواسطہ یا بلاواسطہ
نبوت کا دعویٰ کرے اور ہدایت دے اللہ اس کو جو الزام لگائے، نبی کا منکر کافر ہوتا

ہے کیا ہم نے آپ کو کافر کہا؟ چونکہ ہم آپ ہی جیسے ہیں اس لئے کافر نہیں کہہ سکتے
الحمد للہ جو عطا اس فقیر پر ہے وہ ہے اس کا اعتراف کرتا ہوں کرتا رہوں گا اور کرتا رہا
ہوں چاہے جہنم بھی جلی جائے جان کا کیا ہے جس کاغذ پر قرآن چھپ جائے وہ اپنے آپ
کو قرآن نہ کہے تو کیا کہے۔ الحمد للہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس فقیر کو حضرت سیدنا غوث
الاعظم کی طرح بلا واسطہ حضور سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ سے تربیت دلوائی۔
اپنی ذہن سے اپنا تعارف کراؤں تو میں اپنے آقا کی جوتی ہوں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی
طرف سے تعارف کراؤں تو وارث النبی الہی ہوں نائب محمد مصطفیٰ ہوں اور اس میں
کوئی انوکھی بات نہیں ہے حضرت غوث الاعظم کو بھی یہ اعزاز مل چکا ہے کہ بلکہ ہر
مسلمان کو وارث النبی الہی اور نائب محمد مصطفیٰ ہونا چاہیے لیکن چونکہ مقصد حیات یعنی
تکمیل شخصیت نہیں کر پاتا لہذا نیابت سے محروم رہتا ہے الحمد للہ ہم نے تو آپ کو بیات
کے نزدیک پہنچا دیا تھا۔ — اف صاحب کتنی دفعہ ہم نے آپ کی امامت میں ص
صاحب رخ صاحب اور دوسرے صاحب کی امامت میں نماز پڑھی نبی کی امامت تو غیر نبی
نہیں کروا سکتا۔ صدیق اکبر امامت کرواتے کرواتے پیچھے ہٹ گئے تھے جب انہوں نے
حضور کو دیکھا تھا پھر صدیق اکبر مکبر بن گئے تھے۔ کتنی دفعہ ہم نے کہا ہم آپ کے
نوکر ہیں کتنی دفعہ ہم نے آپ کو کہا ہم میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں کتنی دفعہ
ہم نے کہا

I am nothing کتنا خوبصورت وقت ہم نے گزارا۔ نظر ملک مئی محترم الف
صاحب آپ اپنے ساتھ نقشبندی قادری کی مبارک نسبت لگاتے ہیں۔ ہمارا خیال تھا
کہ آپ قادریہ سلوک اور نقشبندیہ سلوک سے بخوبی واقف ہیں اس لئے ہم نے
کبھی اس وضاحت کی ضرورت نہ سمجھی آپ اپنی ترقی کے لئے حضرت خواجہ باقی
بالہ کے اسم گرامی اور ارشادات پر غور کریں مثلاً حضرت مجدد الف ثانی مکتوب نمبر
۳۰ دفتر دوم حصہ اول (صفحہ ۱۰۱) ملاحظہ فرمائیں۔ الحمد للہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے
جب اپنے حبیب سیدنا محمد رسول ﷺ کے ذریعے ان کی نیابت و وراثت دی اور ان
کے حکم سے سلسلہ حقیقت محمدیہ کا آغاز کیا تاکہ ۱۔ عاشق ایک ہو جائیں ۲۔ مسلمان
متحد ہو جائیں ۳۔ وحدت انسانی کے ذریعے امن عام ہو جائے۔ یہی فقیر کا تعلق ہے
اور فقیر سیاست میں حصہ تو نہیں لیتا۔ فقیر سے بڑا بادشاہ کون ہوتا ہے؟ ۱۹۹۲ء میں

آپ ضد کر کے ہم سے سلسلہ حقیقت محمدیہ میں بیعت ہوئے ہم نے آپ کو خبردار کیا تھا کہ ہمارے ہاں بیعت ٹوٹ نہیں سکتی اور سخت مراحل ہیں جہاں دوسرے سلاسل کی انتہا ہے وہاں ہماری انتہا ہے۔ آپ تو یہ بھی بھوں گئے ہوں گے کہ حضرت غوث الاعظمؒ نے ہمیں یہ نفس نفیس اپنی خلافت نہضت "عطا فرمائی اور ظاہر حضرت ڈاکٹر محمد عطا اللہ قادری سے بھی خلافت دلوائی اس وقت ہم آپ سے Low Profile میں بات کر رہے ہیں یاد کریں ب صاحب کے گھر ہم نے روشنی بجھا کر کہا تھا کہ سخت وقت آنے والا ہے۔ جس نے چھوڑ کر جانا ہے چلا جائے روشنی کرنے پر آپ سب بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ بھی ہو گیا تھا وضاحت مانگ لیتے۔ یہ سہرا فتنہ کیوں برپا کیا؟ تاریخ اسلام کا جائزہ لے لیں مسلمان تقسیم کیوں ہوئے؟ زواں پذیر کیوں ہوئے؟ کیا شریعت کو چھوڑا نہیں؟ پھر کیا وجہ ہوئی؟ صرف بنیادی وجہ ایک ہے کہ وارث النبی الہی کی قدر نہیں کی اور نہ ہی ان کی عزت و حرمت کا قانون بنا؟ آج ہم سیدنا عثمانؓ سیدنا علیؓ بارہ امامؓ یا کسی کا بھی نام لیں آپ عزت بھی کریں گے اور ادب بھی لیکن جب یہ زندہ تھے تو انہیں ۱۔ قتل کرنے والے ۲۔ قید کرنے والے ۳۔ تنگ کرنے والے یہ ظاہر بڑے ہی پرہیزگار مسلمان تھے۔ آپ کو اعتراف ہے تاکہ ہم الحمد للہ گھائے کا سودا نہیں کرتے۔ ہمارا جیل میں رہنا بھی الحمد للہ خسارہ نہیں رہا بلکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ و ربی الوریٰ بے صورت بے مثل بے مثال کے ساتھ چھ ماہ سے صحت ہے حضور سیدنا محمدؐ رسول اللہؐ سے روزانہ ملاقات، دیگر ہمتیوں خصوصاً حضرت غوث الاعظمؒ سے کئی ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ آپ کو مبارک ہو آج آپ کا نام لیا گیا پھر آپ سب کا اس لئے حاضر ہوں بطور ایک قادری کے اپنے گرینڈ شیخ کے عطا کردہ تحائف میں سے تین تھپے پیش کرتا ہوں انہی پر عمل کرتے ہوئے آپ سب کے خلاف کسی قسم کا بغض، کینہ اور غصہ نہیں ہے نہ کبھی بددعا کی ہے نہ انشاء اللہ کروں گا۔

1. To hide the faults of man and rest of the creation, not only from others but even from themselves.
2. To have compassion and forgiveness for even worse of sins.
3. The good ones are devoted to me and I am devoted to saving the bad ones.

لڑکیوں خصوصاً "غ" صاحبہ (میری اچھی بہن) کی غلط فہمی ورج بال عطا کردہ خصوصیات کے تحت میں اپنی صفائی کے لئے کسی کا نقص یا تحریر وغیرہ بیان نہیں کروں گا بلکہ اپنا بیان دوں گا۔

۱۔ واللہ واللہ واللہ میں نے آج تک کسی لڑکی کو اپنے شوہر سے طلاق لینے کا نہیں کہا۔

۲۔ سورہ مبارک النور کی آیات مبارکہ ۱۲ اور ۱۳ کے تحت ۱۔ واللہ ۲۔

۳۔ واللہ میں محمد یوسف علی نے آج تک اپنی اکلوتی بیوی ام حسین سیدہ طیبہ یوسف علی کے علاوہ کسی لڑکی کے ساتھ میاں بیوی واداء تعلق نہیں رکھا تعلق تو دور کی بات ہے ایسی نظرت سے بھی نہیں دیکھا اگر میں نے ایسا کیا ہو تو مجھ پر سنت اگر کوئی الزام لگائے تو اسے اللہ ہدایت دے (آمین)

(غ) میری بیٹیوں جیسی بہن ہیں ان کے پاس (ن) کے علاوہ کبھی کوئی نہیں آیا ان کی پاکیزگی کے ہم گواہ بھی ہیں اور حلقہ بھی کہتے ہیں

She experienced an exceptional miracle and it was all spiritual. Miracle is performed by Allah (SWT) and man is not even aware of it.

اگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ جبرائیلؑ کو وحیہ کبریٰ کی شکل میں بھیج سکتے ہیں تو (ن) کا نفس ہماری شکل کیوں نہیں اختیار کر سکتا؟ عام لوگوں کے احاطہ شعور سے یہ بات بہت بالاتر ہے۔ البتہ عالم حق اسے جانتے ہیں۔ اولیاء اللہ بیک وقت کئی جگہ کیسے ہوتے ہیں؟ یہ ان کی بشریت نہیں ہوتی بلکہ ان کی شکل پر کوئی اور ہوتا ہے۔

۳۔ پیارے (ن) اس وقت مجھ پر یقین کرنا آپ لوگوں کے لئے بہت مشکل ہے لیکن قرآن پر تو یقین ہے نا۔ اپنی زندگی کا جائزہ لیں کیا آپ نے کبھی دنا کیا؟ ہاں یا ناں؟ اگر کیا ہے تو اس کی معافی حاصل کریں اور اگر نہیں کیا طیب ہیں تو یقین کریں "غ" بھی طیب ہے کیونکہ قرآن کا اعلان ہے کہ بدکار مزدنی بدکار عورت سے نکاح کرتا ہے (النور ۳۰) پاک

خواتین پاک مردوں کے لئے ہیں (النور ۲۶) زندگی کا مقصد تکمیل شخصیت یعنی سواد اعظم یعنی پھر سے احسن تقویم بنانا ہے۔ اس کے دو طریقے ہیں۔ ۱۔ مجاہدہ مع حقیقت قرآن و سنت ۲۔ عشق یہ عطا ہے۔ مرشد سے فیض دو طریقوں سے پہنچتا ہے۔ ۱۔ ذاتی ۲۔ روحانی ذاتی یکدم ہوتا ہے روحانی رفتہ رفتہ روحانی فیض عام فہم ہوتا ہے ذاتی یکدم ہوتا ہے پتہ بھی نہیں چلتا۔ ”غ“ عشق کی مسافر فیض ذاتی ملا یکدم تکمیل شخصیت اور الحمد للہ ایسا مقام کہ بڑے بڑے پیرا بھی راہ میں ہیں ”غ“ میرے لئے محترم نہیں ہیں اور انشاء اللہ رہیں گی۔ میں نے انہیں بہن اس لئے بتایا کہ مجھے ”ن“ سے پیار تھا اور رہے گا انشاء اللہ اس لئے یہ وضاحت ہے آپ سب کو خصوصاً ”ن“ الف صاحب ”ش“ صاحب اینڈ فیملی کے دل کو مطمئن کر سکوں۔

آخری بات۔ پیارے اللہ! آپ کے علم میں سب کچھ ہے نیت بھی عمل بھی چھپا بھی ظاہر بھی۔ آپ کے اس عاجز بندے آپ کے رسول پاکؐ کے اس مسکین غلام محمد یوسف علیؑ پر آج تک جو الزام لگے ہیں جو جو جھوٹ اور زیادتی تہمت اور بہتان لگائے گئے ہیں اگر سچ ہیں تو اسی وقت اس تحریر کی تکمیل سے پہلے محمد یوسف علیؑ کو موت دے دے اور اگر یا اللہ آپ کے فضل و کرم سے محمد یوسف علیؑ سچا ہے تو میں حضرت ”الف“ اور ان کے ساتھیؑ حضرت اسماعیل شجاع آبادی اور ان کے ساتھیؑ محترم ضیاء شاہد اور ان کے ساتھیوں کے لئے خصوصی رحم اور ہدایت کی درخواست کرتا ہوں۔ اب تک اللہ پاک آپ نے زندہ رکھا ہوا ہے تو میں اپنے مان اور اعتماد میں آگیا ہوں آپ نے محبوب بنایا ہوا ہے آپ کے محبوب کی خواہش ہے کہ ان سب زیادتیاں کرنے والوں سے میرا بدلہ نہ لینا بلکہ مجھ سے پہلے انہیں جنت عطا کرنا اسم ملک صاحب رانا اکرم صاحب اور ان کے ساتھیوں! یہ ساری وضاحت دو رخ رکھتی ہے۔

۱۔ قبول ہوگئی تو نعمت ہے۔

۲۔ رد کردی گئی تو اتمام حجت ہے۔

اس کے باوجود ہم نے اللہ سے رحم کی درخواست کر دی ہے۔ چند نکات : ایک بار امام شافعیؒ اپنے شاگردوں کو درس دے رہے تھے تو یہ بات

شاگردوں کے دیکھنے میں آئی کہ آپ درس کے دوران بار بار کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جب ان سے وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ مدرسے کے باہر چند بچے کھیل رہے تھے ان میں سے ایک بچہ سید خاندان سے تعلق رکھتا تھا جب وہ بچہ گیند اٹھانے کے لئے ہمارے قریب آتا ہے تو ہم احتراماً کھڑے ہو جاتے ہیں۔ سبحان اللہ حضرت جنید بغدادی جو اپنے پہلے ایام میں شاہی پہلوان تھے ایک سید کے ساتھ کشتی میں احتراماً بار گئے تو حضور ﷺ نے اسی روز خواب میں حضرت جنید بغدادی سے فرمایا (مفہوم) تم نے ہماری آل کی عزت فرمائی لہذا ہم نے آپ کے اس احترام کے باعث تمہیں تمام اویاء میں سید اطلاق کا مقام دیا الحمد للہ۔

الف صاحب ”ر“ صاحب شکایت آپ کو مجھ سے بھی میرے سید خاندان نے آپ کا کیا بگاڑا تھا؟ ہماری بیٹی کو آپ نے دو دفعہ اغوا کرنے کی کوشش کی۔ ہمیں فون پر مسلسل گالیاں اور قتل کی دھمکیاں دیں ”ن“ نے ایم کیو ایم کی دھمکیاں دیں پھر آپ کس طرح درود ابراہیمی پڑھتے وقت محمد و آل محمد کا نام لیتے ہو ”ہم الحمد للہ اس شرف سے مشرف ہیں ہم نے کیا بگاڑا؟ التفات خاص سے بدگمان ہو گئے۔ عطا اتنی اعلیٰ تھی آپ سب پر کہ احاطہ شعور سے بالاتر تھے آپ علماء سے ہماری تعلیمات چیک کرواتے رہے ارے مدارج النہوۃ اٹھا کر دیکھ لیں حضور سیدنا محمد ﷺ کی معرفت تمام انبیاء اور دنیا کے تمام دانشور مل کر بھی نہیں کر سکتے ہم الحمد للہ اس عالی مرتبت آقا کی نگاہ کرم سے سیراب ہیں ان کے وارث ہیں ہمیں عام لوگ کیسے پرکھ سکتے ہیں؟ ہم نے تو آپ کی انفرادی کامیابی اور استحکام پاکستان و ملت اسلامیہ کے احیاء کی خاطر حقائق بیان کئے آپ کو اپنی شاخ پر کیا بٹھایا آپ نے شاخ ہی کاٹ دی ارے گرے آپ خود شاخ کو درخت نے ٹوٹنے نہیں دیا الحمد للہ اپنے ساتھ جوڑے رکھا ہے۔ اپنے دل صاف کر لیں ہمیں آج بھی آپ سے پیار ہے۔ کیوں قند پھیلادیا ہے قند قتل سے شدید ہوتا ہے۔

حقیقت ابدی ہے مقام شیری

بدلتے رہتے ہیں انداز کوئی و شاہی

الف صاحب آپ امتی جن کی وجہ سے زندہ ہیں جن آقا کی جوتیوں کے صدفے کھاپی رہے ہیں ان کی آل دربر رہے۔ کس منہ سے نماز پڑھتے ہیں؟ کس طرح آپ اپنے گھروں میں آرام سے رہ رہے ہیں؟ یہ تو عام انسان عام مسلمان کو

لا اله الا الله مقصد زندگی۔

سر ہے ۶۔ سر کے اندر خفی ہے ۷۔ خفی کے اندر انحفی ہے ۸۔ انحفی کے اندر انانے حقیقی ہے۔

With Love for all of you through Hazrat Aslam Mahk.

زندگی میں ہماری کسی بھی بات سے غلط فہمی یا تکلیف پہنچی ہو تو معاف کر دیجئے گا عام انسانوں کا نوکر خاص انسانوں کا حضرت اصلی حقیقی انسانوں کا محبوب اپنے اللہ کا عہد اپنے آقا سیدنا محمد رسول اللہ کا اولیٰ غلام

محمد یوسف علی

(ہفت روزہ "تکبیر" کراچی: جلد ۲۰ شمارہ ۳۱: اشاعت ۳ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

(۱۱۲)

کذاب یوسف کا بیمار ہاتھ چل پڑا، منحرفین کو منانے کے لئے خط لکھ دیا

تھانہ مسلم ٹاؤن کی حوالات میں بیان لکھنے سے انکار کر کے موقف اختیار کیا کہ ہاتھ میں ریشہ ہے، اڈیالہ جیل میں آتے ہی مختلف لوگوں کو ۱۲ صفحات کا خط لکھ کر اپنے جھوٹ کا پھول کھول دیا

لہور (شاف رپورٹ) نیوٹ کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف نے جیل سے اپنے منحرفین کو خط لکھ کر اپنے ہی جھوٹ کا پھول کھول دیا ہے۔ تھانہ مسلم ٹاؤن لہور کی حوالات میں ریمانڈ ختم ہونے سے قبل جب سابق ایس پی صدر میجر مبشر اللہ اور ایس ایچ او ملت پارک ملک خوشی محمد نے متعدد علمائے کرام کی موجودگی میں کذاب یوسف کو کانٹہ قلم اور گتہ فراہم کیا تھا اور کہا تھا کہ اپنا بیان لکھ کر دے مگر کذاب یوسف نے انکار کرتے ہوئے کہا تھا وہ لکھ نہیں سکتا کیونکہ اس کے ہاتھ میں ریشہ ہے جس پر ایس پی صدر نے اسے بیان دینے کے لئے کہا تو اس نے موقف

اختیار کیا تھا کہ وہ عدالت میں بیان دے گا۔ اس نے گزشتہ تین سال سے اپنا نام تک نہیں لکھا مگر جیل میں آتے ہی اس کا ہاتھ کام کرنے لگ گیا اور اس نے ۲۱ ستمبر کو اڈیالہ جیل سے ۱۲ صفحات پر مشتمل خط کراچی، لاہور اور اسلام آباد میں ان تمام لوگوں کو لکھا جو اس کے سحر سے نکل کر منحرف ہو چکے ہیں اور اسے بے نقاب کرنے والوں میں شامل ہیں۔ کذاب یوسف کے اس خط کی تحریر اور انداز بھی وہی ہے جو اس نے دوسری شادی کی اجازت کے لئے سابق رکن قومی اسمبلی میاں محمد عثمان کو لکھی تھی اور جو اس نے اپنے مریدوں کو مختلف خطوط میں لکھی تھی۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۳ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کی "خبریں" کو سالگرہ پر مبارک باد میرے خلاف جھوٹ لکھا گیا، حقائق جاننے کے لئے میرے پاس آئیں، اڈیالہ جیل سے ضیاء شاہد کو خط

لاہور (پ ر) محمد یوسف علی المعروف یوسف کذاب نے اڈیالہ جیل سے چیف ایڈیٹر "خبریں" ضیاء شاہد کو خط لکھا ہے جس میں "خبریں" کی پانچویں سالگرہ پر مبارکباد دی گئی ہے۔ یوسف کذاب نے لکھا ہے "خبریں" کا مانو "جس ظلم وہاں خبریں" ہے لیکن میرے خلاف جھوٹ لکھا گیا اور تمہیں لگائی گئیں جس سے مجھے اپنے بے داغ کردار پر جو مان تھا، وہ ٹوٹ گیا۔ مجھے پہلے خط لکھنے کی اجازت نہیں تھی مگر اب اجازت مل گئی ہے اس لئے میں آپ کو خط لکھ رہا ہوں تاکہ آپ اپنے جھوٹ کی تلافی کر سکیں اور حق جاننے کے لئے میرے پاس آئیں، میرے دل میں آپ کے لئے ذرا بھی بغض نہیں ہے، اپنے ساتھ اپنا پسندیدہ ترجمے والا قرآن اور نوٹ بک ضرور لائیں۔ ملاقات میں ان اسباب کی نشاندہی کروں گا جو امت کے زواں کا باعث ہیں۔ آپ کا اخبار سچ لکھ کر انشاء اللہ پاکستان کا ہی نہیں بلکہ دنیا کا بہت بڑا اخبار بن جائے گا۔ انسانیت خصوصاً مسلمان غلط فہمی کا شکار ہیں، آئیے اسے دور کریں۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۵ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

(۱۱۳)

توہین رسالت کیس کے سابق جج عارف اقبال بھی قتل کر دیا گیا

ہائی کورٹ کے سابق جسٹس کوثر نروڈ پر واقع ان کے چیمبر میں نشانہ بنایا گیا، جمعہ کی صبح ساڑھے نو بجے ایک واڑھی والے نوجوان نے ان کے چپڑاسی سے پوچھا کہ بھی صاحب کہاں ہیں انہیں قتل کا مقدمہ دینا ہے چپڑاسی زاہد کے جواب پر نوجوان چلا گیا اور سوا گھنٹے بعد دوبارہ آکر ان کے متعلق دریافت کیا اور دروازہ کھول کر چیمبر میں گھس گیا اور فائرنگ کر دی، عارف بھی زخمی ہو کر کرسی سے نیچے گر پڑے عارف اقبال کو نازک حالت میں میو ہسپتال لے جانا چاہا تو پولیس نے انہیں مال روڈ کراس کرنے کی اجازت نہ دی جس پر انہیں سروسز ہسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے ان کی موت کی تصدیق کر دی فائرنگ سے چیمبرز میں موجود وکلاء میں بھگدڑ مچ گئی، اطلاع ملتے ہی آئی جی برکی اور دیگر اعلیٰ افسر موقع پر پہنچ گئے، توہین رسالت کیس کے بعد انہیں اکتوبر ۱۹۹۷ء میں قتل کی دھمکی ملی تھی، بیٹے کا بیان

لاہور (نامہ نگار، کرائم سیل) ہائی کورٹ کے عقب میں نر نروڈ پر ایک شخص نے اندھا دھند فائرنگ کر کے ہائی کورٹ کے سابق جسٹس عارف اقبال بھی کو

ان کے چیمبر میں قتل کر دیا اور اطمینان سے فرار ہو گیا۔ فائرنگ سے وہاں شدید خوف و ہراس پھیل گیا دیگر چیمبروں میں بیٹھے وکلاء میں بھگدڑ مچ گئی تمام افراد نے جانیں بچانے کے لئے دوڑیں لگا دیں۔ بعد ازاں وہاں ریسیگر اور وکلاء جمع ہو گئے۔ انہیں فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا مگر وہ راستے میں ہی ہلاک ہو چکے تھے۔ اطلاع ملتے ہی انتظامیہ پولیس اور اعلیٰ حکام مل کر رہ گئے۔ آئی جی پنجاب، ڈی سی لاہور، ڈی سی جی اور دیگر اعلیٰ پولیس افسران اور انتظامیہ کے افراد موقع پر پہنچ گئے۔ پورے لاہور کی ناکہ بندی کر دی گئی اور مشکوک افراد کی گرفتاریاں شروع ہو گئیں۔ پولیس نے ماش پوسٹ مارٹم کے لئے مردہ خانہ میں بھیج دی ہے۔ علاوہ ازیں دیگر وکلاء نے اپنے چیمبر بند کر دیئے۔ بتایا گیا ہے کہ مقتول سابق جسٹس لاہور ہائی کورٹ عارف اقبال بھی کا چیمبر نر نروڈ پر واقع ہے۔ ان کے دفتر میں گزشتہ صبح ان کا چپڑاسی زاہد موجود تھا جبکہ ان کا فنی طارق ابھی تک دفتر میں نہیں آیا تھا۔ زاہد کے مطابق تقریباً ساڑھے نو بجے کے قریب ایک واڑھی والا شخص چیمبر میں آیا اور زاہد سے پوچھا کہ بھی صاحب بیٹھے ہیں تو زاہد نے کہا کہ وہ ابھی نہیں آئے۔ آپ کو کیا کام ہے جس پر اس شخص نے کہا کہ میں نے انہیں قتل کا ایک مقدمہ دینا ہے۔ میں تمہاری دیر تک دوبارہ آ جاؤں گا۔ اس کے بعد وہ چلا گیا تقریباً پونے گیارہ بجے وہ شخص دوبارہ آیا زاہد کے مطابق میں برآمدے میں کھڑا تھا اس نے پوچھا کہ بھی صاحب آگئے ہیں تو میں نے کہا ہاں وہ اندر ہیں۔ جس پر وہ شخص اندر چلا گیا اور اس نے جاتے ہی سابق جسٹس عارف اقبال بھی پر فائرنگ کر دی فائرنگ کی آواز سن کر باہر کھڑا زاہد خوف میں مبتلا ہو گیا۔ اتنے میں واڑھی والا شخص باہر آیا تو اس نے زاہد کو دیکھ کر اس کی طرف بھی اسلحہ تان لیا تو زاہد نے جان بچانے کے لئے دوڑ لگا دی اور طرز پر اسرار طور پر بغیر کسی کی نظروں میں آئے روپوش ہو گیا۔ فائرنگ کی آواز سن کر دیگر چیمبرز میں موجود وکلاء حضرات باہر آگئے ہڈنگ کے نیچے اور باہر ٹرک پر ریسیگر جمع ہو گئے فوری طور پر تمام لوگ کمرے میں گئے سابق جسٹس عارف اقبال بھی خون میں لت پت پڑے تھے۔ لوگوں نے انہیں فوری طور پر گاڑی میں ڈالا اور میو ہسپتال لے جانے لگے مگر وہاں روڈ پر ملکہ برطانیہ کے این سی اے میں جانے کے لئے ٹریفک پولیس نے ٹریفک کا نظام اپنی مرضی سے چلایا ہوا تھا جس کے باعث وہ ٹریفک میں پھنس گئے اور پھر لوگوں نے

انہیں بجائے میوہ پھال لے جانے کے وہ انہیں سردسز ہسپتال لے گئے جہاں ڈاکٹروں نے ان کی موت کی تصدیق کر دی۔ ان کی ہلاکت کی اطلاع پورے شہر میں پھیل گئی۔ ٹرنر روڈ اور اس سے ملحقہ وکلاء حضرات کے چیمبرز بند ہو گئے۔

مقتول سابق جسٹس عارف اقبال حسین بھٹی کے بیٹے ایکسائز انسپکٹر سی عارف کے مطابق مشہور توہین رسالت کیس کے بعد انہیں کئی بار دھمکی آمیز سنگین نتائج کے خط اور ٹیلی فون موصول ہوتے رہے۔ جن میں خاص طور پر ایک گناہ خط میں ستمبر ۱۹۹۷ء تک ان کے بیٹے اور پوتے کو مار دیے جانے کا اشارہ دیا گیا جبکہ انہیں اکتوبر ۱۹۹۷ء تک ختم کرنے کی دھمکی دی گئی تھی مگر پھر بھی وہ کبھی بھی ان دھمکیوں سے خوفزدہ نہ ہوئے تھے۔

جسٹس (ر) عارف اقبال حسین بھٹی کو توہین رسالت کے معروف مقدمہ سے عالی شہرت حاصل ہوئی جس میں انہوں نے طرمان سلامت مسیح وغیرہ کو بری کر دیا تھا۔ اس مقدمے کا فیصلہ سننے سے قبل انہوں نے یہ الفاظ کہے کہ عدالت کے اس فیصلہ سے یقیناً خدا اور اس کے رسول خوش ہوں گے اس فیصلہ کے بعد ختم نبوت کے ایک رہنما فتنہ کھا کر گر گئے تھے۔ (روزنامہ دن ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

جسٹس (ر) عارف توہین رسالت کیس کے فیصلے پر مطمئن نہیں تھے

اکثر افسوس کا اظہار کرتے ریٹائرمنٹ کے بعد اسماعیل قریشی سے ملنے گئے اور بتایا میرے دل کو قرار نہیں آتا مقدمے کے دوران دھمکیاں ملیں تو سیکورٹی کا انتظام کیا، دھمکیاں ملنا بند ہوئیں تو سیکورٹی بھلا بیٹھے

لاہور، ملتان (پیش رپورٹر، شاف رپورٹر، ایجنسیاں) جسٹس (ر) عارف اقبال بھٹی نے گوجرانوالہ کے مشہور توہین رسالت کے مقدمے کے طرمان سلامت

مسیح، منظور مسیح اور رحمت مسیح کی سزائے موت ختم کرتے ہوئے انہیں بری کر دیا تھا۔ یہ فیصلہ ہائی کورٹ کے دو رکنی بنچ نے کیا تھا جس میں دوسرے جج (ر) چودھری محمد خورشید تھے۔ پہلے پارٹی کے دور میں مقرر ہونے والے جسٹس (ر) چودھری خورشید فارغ کر دیئے گئے جبکہ جسٹس (ر) عارف اقبال بھٹی ۶۲ سال کی عمر پوری ہونے پر ریٹائرڈ ہو گئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ جسٹس عارف اقبال بھٹی مرحوم اکثر اوقات توہین رسالت کے حوالے سے کئے گئے اپنے فیصلے پر افسوس کا اظہار کرتے تھے اور ہائی کورٹ کے جج کے عہدے سے ریٹائرمنٹ کے بعد جسٹس (ر) عارف اقبال بھٹی ایک مرتبہ کیس کے مدعی کے وکیل اسماعیل قریشی سے اس حوالے سے خصوصی طور پر ملنے گئے۔ اس ملاقات میں جسٹس (ر) عارف اقبال بھٹی نے اسماعیل قریشی کو اپنے فیصلے پر کھل کر رائے دینے کے لئے کہا جس پر اسماعیل قریشی نے بتایا کہ کئی دور میں نبی کریم حضرت محمد ﷺ ان کی شان میں گستاخی کرنے والے کو برداشت کرتے ہوئے درگزر فرماتے تھے جب اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آئے تو توہین رسالت کی سزا موت مقرر ہوئی جس پر جسٹس (ر) عارف اقبال بھٹی نے کہا کہ ان کے علم میں یہ بات نہ تھی۔ اسلامی ریاست تو پاکستان بھی ہے اس لئے میرا دل مطمئن نہیں رہتا۔ اس بارے میں اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے "خبریں" کو بتایا کہ سلامت مسیح، منظور مسیح اور رحمت مسیح توہین رسالت کے مجرم ثابت ہو چکے تھے مگر عدالت کے فیصلے پر ہم نے تو بوجھل دل سے خاموشی اختیار کر لی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ بطور جج جب توہین رسالت کے طرمان کے کیس کی سماعت کرتے تھے تو ان دنوں انہیں نامعلوم افراد کی جانب سے متعدد بار سنگین نتائج کی دھمکیاں موصول ہوئیں تھیں۔ ان دھمکیوں کا ذکر انہوں نے اپنے بعض قریبی دوستوں سے کیا تھا۔ مزید برآں مذکورہ کیس کی سماعت کے دوران انہوں نے اپنی سیکورٹی کے انتظامات بھی کئے تھے۔ توہین رسالت کے جج کے عہدے سے ریٹائر ہونے کے بعد انہوں نے اپنی سیکورٹی کے لئے کوئی انتظام نہیں کئے تھے اور وہ معمول کے مطابق شہر میں اپنا کام کرتے تھے۔ جی این این کے مطابق ۲۳ فروری ۱۹۹۵ء کو جب ایڈیشنل ایڈیشن جج لاہور محمد مجاہد حسین کی طرف سے طرمان رحمت مسیح، سلامت مسیح کو سزائے موت دی گئی اس وقت کی وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے سزا پر شدید دکھ اور حیرت کا اظہار کیا اور پھر مسٹر جسٹس عارف

اقبال بھٹی کی طرف سے سنائے گئے فیصلہ میں دونوں ملزموں کو بری کر دیا گیا۔ استغاثہ کی طرف سے پیش ہونے والے وکیلوں رشید مرتضیٰ قریشی اور اسماعیل قریشی نے جسٹس عارف کے فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا یہ فیصلہ امریکہ کے دباؤ اور پاکستانی حکومت کے ایما پر کیا گیا۔ پاکستانی حکمرانوں نے امریکہ بہادر سے ایکسٹنشن لینا چاہی جبکہ ججوں نے حکومت سے کنفریشن یعنی تھی۔ سب لوگوں نے اپنے اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے فیصلہ دیا ہے جبکہ ہم نے اپنے آقا کی حرمت بچانے کے لئے مقدمہ لڑا۔ انہوں نے کہا میں نے ۳۵ سالہ پریکٹس میں ایسا کوئی موقع نہیں دیکھا کہ استغاثہ کے وکیل کو دلائل کے لئے وقت نہ دیا گیا ہو۔ یہ انوکھا مقدمہ تھا جسے یورپ ممالک گولڈن بک میں لکھیں گے اور مسلم مورخ اسے تاریخ کا سیاہ باب قرار دیں گے۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۹ء)

سب سے اہم فیصلہ: عارف اقبال بھٹی نے توہین رسالت کے ملزم بری کئے

ہائی کورٹ کے دو رکنی بنچ میں سینئر جج رات نو بجے فیصلہ سنایا جسے عالمی سطح پر شہرت ملی، مذہبی حلقوں نے تنقید کی اور زبردست مظاہرے کئے ماتحت عدالت نے رحمت اور سلامت مسیح کو سزائے موت سنائی تھی۔ فیصلہ اصولوں اور ضمیر کے مطابق دیا، آج اور روز قیامت خدا کے سامنے جوابدہ ہوں عارف اقبال، اللہ اور رسول ﷺ کے سامنے سرخرو ہوں گے، فیصلے سے قبل ریمارکس: توہین عدالت کرنے والے وکیل کو معاف کر دیا۔

لاہور (نامہ نگار) عارف اقبال بھٹی نے اپنی دو سالہ جج شپ کے دوران سب سے اہم فیصلہ توہین رسالت ﷺ کے ملزموں کے بارے میں کیا۔ ہائی کورٹ

کے دو رکنی بنچ میں وہ سینئر جج جبکہ جسٹس چودھری خورشید احمد بنچ کے دوسرے رکن تھے۔ اس بنچ نے توہین رسالت ﷺ کے دو عیسائی ملزموں رحمت مسیح اور سلامت مسیح کو بری کر دیا تھا۔ ماتحت عدالت نے دونوں کو سزائے موت کا حکم سنایا تھا۔ یہ فیصلہ بین الاقوامی سطح پر مشہور ہوا مگر مذہبی حلقوں نے اس فیصلہ کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا اور احتجاجی مظاہرے کئے جسٹس عارف اقبال بھٹی نے ۲۳ فروری ۱۹۹۵ء کو جسٹس خورشید کے ہمراہ رات نو بجے یہ مشہور فیصلہ سنایا اس وقت بعض حلقوں نے اس خدشہ کا اظہار کیا تھا کہ ہینڈ پرائی کی حکومت توہین رسالت کے ان ملزموں کو بری کر دانا چاہتی ہے۔ جسٹس عارف اقبال بھٹی نے فیصلہ سناتے سے قبل اس تاثر کا جواب دیتے ہوئے ریمارکس دیئے تھے ”ہم نے یہ فیصلہ اصولوں اور اپنے ضمیر کے مطابق دیا ہے اور ہم آج اور قیامت کے روز خدا کے سامنے جوابدہ ہیں۔ ہم اللہ اور رسول کے سامنے سرخرو ہوں گے اور ہم توقع رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں شہادت دے گا۔ جسٹس عارف اقبال نے کہا تھا کہ توہین رسالت پر جہنی دو چٹیں انتہائی قابل اعتراض اور اشتعال انگیز ہیں مگر یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ چٹیں مذکورہ ملزموں نے لکھیں۔ محسوس ہوتا ہے کہ یہ چٹیں کسی تجزیہ کار اور بڑی عمر کے آدمی نے لکھی ہیں جبکہ سلامت مسیح کم عمر کا ہے۔ جسٹس عارف اقبال نے کہا تھا کہ ہمارے ملک میں مختلف مذاہب اور فرقوں کے درمیان اشتعال اور فساد برپا کرنے کے لئے عناصر پھیلے ہوئے ہیں جن کی پکڑ بہت ضروری ہے۔ جسٹس عارف اقبال بھٹی نے حکومت کو اس واقعہ کی انکوائری کرنے کا حکم دیا تھا۔ جسٹس عارف اقبال بھٹی نے توہین رسالت کی سماعت کے دوران توہین عدالت کا ارتکاب کرنے والے وکیل رشید مرتضیٰ قریشی کو معاف کر دیا تھا دوران سماعت مقدمہ کے مدعی مولوی فضل حق کے وکیل رشید مرتضیٰ قریشی نے انتہائی جذباتی انداز میں دلائل پیش کیے ہوئے کہا تھا کہ حکومت اس کیس میں مخالفت کر رہی ہے۔ بے نظیر بھٹو نے یہ قسم کھا کر الیکشن جیتا کہ وہ برسرِ اقتدار آکر توہین رسالت کا قانون ختم کر دیں گی۔ وکیل نے کہا تھا کہ یہ ”کنگرو کورٹ“ ہے مجھے اس عدالت سے انصاف کی توقع نہیں ہے۔ وکیل نے کہا تھا کہ میں احتجاجاً عدالت کا بائیکاٹ کرتا ہوں بے شک مجھے توہین عدالت کے جرم میں جیل بھڑوا دیں۔ اس موقع پر جسٹس عارف اقبال بھٹی نے کہا کہ رشید مرتضیٰ قریشی توہین عدالت کے مرتکب ہوئے ہیں مگر انہیں حضور کی سنت

پر عمل کرتے ہوئے معاف کیا جاتا ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت: ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

توہین رسالت کیس کے ملزم چھوڑنے کا فیصلہ میرا
سہاگ اجڑنے کا سبب بنا، نسیم بھٹی

کچھ دن پہلے دو موٹر سائیکل سوار ہماری گاڑی کے گرد گھومتے رہے،
چند روز ہوئے خط ملا کہ سلامت مسیح کیس کے فیصلے پر گھرواؤں
سمیت قتل کر دیا جائے گا عارف نے فائرنگ اور دھمکی بھرے خط کی
تھانے میں رپورٹ نہ کی، وہ سمجھتے تھے کہ خدا نے مارنا ہے تو کوئی بچا
نہیں سکتا: ”جنگ“ سے گفتگو کافی عرصے سے دھمکیاں مل رہی تھیں
مگر والد ہمیں حوصلہ دیتے رہتے: عارفہ بھٹی، میرے باپ کے قتل
کے پیچھے گہری سازش ہے فائرہ بھٹی، سر نہیں ہاپ تھے: شازیہ
خداائی فوجدار کے نام سے دو خط ملے کہ توہین رسالت کیس کے
ملزموں کو بری کرنے پر ۱۹ اکتوبر تک انہیں بیٹھے اور پوتے سمیت قتل
کر دیا جائے گا

سلامت مسیح کیس کا فیصلہ کیا تو تب سے اب تک ہمیں مسلسل دھمکی آمیز خطوط مل
رہے تھے شروع میں ٹیلی فون کالز بھی آتی رہیں لیکن عارف نے کبھی پرواہ نہ کی۔
میں اس سارے عرصے میں ذہنی اذیت میں مبتلا رہی۔ کچھ دن پہلے میں اپنے شوہر
کے ساتھ بیکری پر گئی تو دو لڑکے دو موٹر سائیکلوں پر ہماری گاڑی کے گرد گھومتے
رہے میں بہت خوفزدہ تھی یوں لگتا تھا کہ یہ ابھی حملہ کر دیں گے میں نے بعض
صاحب سے کہا کہ پتہ نہیں کیوں مجھے ڈر لگ رہا ہے تو انہوں نے کہا ”اگر مجھے خدا
نے مارنا ہے تو کوئی مجھے بچا نہیں پاسے گا۔ اگر خدا نے مجھے بچانا ہے تو کوئی مار نہ
پاسے گا۔“ انہوں نے بتایا پرسوں رات ہمارے گھر پر فائرنگ ہوئی تو لیٹے سکر آتے
رہے۔ میں ڈر گئی تو کہنے لگے ”اگر تم اتنی خوفزدہ ہو تو اندر جو بھی آئے اور جو
مانگے اسے دے دینا ہماری جان لے کر کسی نے کیا کرنا ہے آج کل لوگوں کو مال
چاہیے ہوتا ہے۔“ انہوں نے بتایا کہ چند روز پہلے ہمیں دھمکی آمیز خط موصول ہوا
جس میں لکھا تھا کہ سلامت مسیح کیس کے فیصلے پر تمہیں معاف نہیں کریں گے۔
۱۶ اکتوبر شام ۴ بجے تمہیں تمہارے گھر والوں سمیت قتل کر دیا جائے گا۔ انہوں نے
کہا جب وہ جج تھے تب بھی تنخواہ کے سوا کچھ نہیں لے کر آتے تھے ساری زندگی
شرافت سے گزاری یہی شرافت ان کی جان لے گئی۔ انہوں نے گھر پر فائرنگ
ہونے سے بے کر گایوں اور دھمکیوں بھرے خطوط تک کی تھانے میں رپورٹ نہ
کی۔ انہوں نے بتایا کہ عارف کی والدہ کی تاریخ وفات بھی دس اکتوبر تھی۔
(روزنامہ جنگ لاہور: ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

(۱۱۴)

یوسف کذاب کی اہلیہ نے ہائی کورٹ اور انسداد
دہشت گردی کے احکامات کے خلاف سپریم کورٹ
میں اپیل کر دی

ماہور (ایڈی رپورٹر + ویکن رپورٹر + خصوصی رپورٹر سے) ماہور ہائی
کورٹ کے سابق جج جسٹس (ر) عارف اقبال بھٹی کی بیوہ نسیم بھٹی نے بتایا ہے کہ
جب بے نظیر بھٹو وزیراعظم تھیں تو ان سے درخواست کی تھی کہ ہمیں تحفظ دیا
جائے لیکن انہوں نے پرواہ نہیں کی۔ اب نواز شریف کی حکومت سے بھی کہا کہ
ہمیں جان کا خطرہ ہے لیکن کوئی توجہ نہیں دی گئی اور آج میرا سہاگ اجڑ گیا ہے تو
میں بھی کہوں گی کہ میرے جج شوہر کو توہین رسالت کیس کا فیصلہ سنانا منگا پڑا۔ وہ
”جنگ“ سے گفتگو کر رہی تھیں۔ نسیم بھٹی نے کہا کہ دو سس قبل جب عارف نے

اسلام آباد (نامہ نگار) کذاب یوسف علی کی اہلیہ طیبہ یوسف نے لاہور ہائی کورٹ اور انسداد دہشت گردی کے خصوصی جج کے احکامات کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی ہے۔ کیس کی سماعت ۲۷ اکتوبر سوموار کے روز جسٹس سعید الزمان صدیقی کی سربراہی میں جسٹس جناب محمد بشیر جمالیگیری اور جسٹس جناب اعجاز ٹار پر مشتمل تین رکنی بنچ کرے گا۔ کذاب یوسف علی کی اہلیہ کی طرف سے سلیم اسے رحمان ایڈووکیٹ نے اپیل دائر کی ہے۔ جس میں فاضل عدالت سے استدعا کی گئی ہے کہ کذاب یوسف علی کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۵ ی ۲۹۳ سی ۲۹۸ ۲۹۸ اے ۲۹۸/۲ ۵۰۵ ۵۰۸ ۳۰۶ ۳۲۰ اور دوسرے مقدمات کو ختم کیا جائے اور یہ کہ مدعیہ کے خاوند کے خلاف انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کے جج کے احکامات اور لاہور ہائی کورٹ کے احکامات کو غیر قانونی قرار دیا جائے۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۲۶ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف کیس کی سماعت آج سپریم کورٹ میں شروع ہوگی

اسلام آباد (نامہ نگار) سپریم کورٹ آج یوسف کذاب کیس کی ابتدائی سماعت شروع کرے گی۔ یوسف علی کذاب کی طرف سے تین پٹیشن دائر کی گئی ہیں۔ ایک درخواست میں انسداد دہشت گردی سے متعلق عدالتوں کو چیلنج کیا گیا ہے جبکہ دوسری درخواست میں ضمانت کی استدعا کی گئی ہے جبکہ تیسری درخواست میں اس کیس کو حاکم علی زرداری اور آصف علی زرداری کی انسداد دہشت گردی سے متعلق خصوصی عدالتوں کے خلاف درخواستوں کے ساتھ سننے کے لئے اپیل کی گئی ہے۔ کیس کی سماعت چیف جسٹس جناب سجاد علی شاہ کی سربراہی میں تین رکنی بنچ کرے گا۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۲۶ نومبر ۱۹۹۷ء)

(۱۱۵)

کذاب یوسف نے برٹکس کمپنی کے مینجر زید زمان کو خلیفہ اول مقرر کر دیا

زید زمان ۲۸ فروری کو ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کے اجلاس میں خصوصی طور پر شریک ہوا، کذاب یوسف نے اسے (نحوذ باللہ) ابو بکر صدیق کا خطاب دیا کذاب یوسف نے آج کل اڈیالہ جیل میں عبادات ترک کر دی ہیں اور زیادہ تر وقت خط و کتابت میں مصروف رہتا ہے تاکہ روٹھے مان جائیں۔

ملتان (سٹاف رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف جو توہین رسالت کے الزام میں گزشتہ ۸ ماہ سے جیل میں بند ہے، نے اپنی غیر موجودگی میں برٹکس کمپنی اسلام آباد کے مینجر زید زمان کو خلیفہ اول مقرر کر دیا ہے اور تمام جیلوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ زید زمان کے احکامات کے مطابق کام کریں۔ زید زمان کو اس سے قبل ۲۸ فروری کو کذاب یوسف کی تمام نمائند اور ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کے لاہور میں ہونے والے اجلاس میں خصوصی طور پر بلایا گیا تھا اور تقریباً ۱۰۰ افراد کی موجودگی میں کذاب یوسف نے اسے صحابی قرار دیتے ہوئے (نحوذ باللہ) حضرت ابو بکر صدیق کا خطاب دیا تھا اور کہا تھا کہ ہم نے زید زمان کو حقیقت عطا کر دی ہے۔ اس پروگرام کی ویڈیو اور آڈیو کیسٹ بھی تیار ہوئی جو پولیس کے ریکارڈ میں محفوظ ہے اور مقدمہ کا حصہ ہے۔ اس اجلاس میں صحابی قرار پانے کے بعد زید زمان نے تقریر کی اور کذاب یوسف کی تعریف اور عظمت میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے تھے۔ زید زمان ان دنوں کذاب یوسف کی رہائی کے سلسلہ میں سرگرم ہے اور عدالت میں ہر تاریخ پر موجود ہوتا ہے۔ کذاب یوسف کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اڈیالہ جیل میں اس نے عبادات ترک کر دی ہیں اور آج کل خط و

کتابت کے ذریعے روٹھے مریدوں کو منانے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۸ نومبر ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف اڈیالہ جیل کے سپرنٹنڈنٹ کو ۴۵ خط لکھ چکا ہے، کئی بشارتیں دیں، ملاقات کا وقت مانگا، بی کلاس کے لیے درخواست پھر مسترد

راولپنڈی (خصوصی رپورٹر) اڈیالہ جیل میں توہین رسالت کے الزام میں بند نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف کو کبھی کبھار معرفت کا دورہ پڑتا ہے اور وہ دیواروں کو تبلیغ شروع کر دیتا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ وہ اڈیالہ جیل کے سپرنٹنڈنٹ عبدالستار عاجز کو ۴۵ سے زائد خط لکھ چکا ہے جس میں ان کے چہرے کو نورانی قرار دے کر مختلف قسم کی بشارتیں دیتا رہتا ہے اور ہر خط میں ایک ہی مطالبہ کرتا ہے کہ ملاقات کا وقت ورکار ہے معرفت کی باتیں کرنا ہیں اور چند دینی مسائل پر گفتگو کرنی ہے جس پر جیل انتظامیہ نے اسے اپنا وعدہ اپنے تک ہی محدود رکھنے کا حکم دیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کذاب یوسف کی جیل میں بی کلاس حاصل کرنے کی درخواست سیکرٹری داخلہ نے پانچویں مرتبہ بھی مسترد کر دی۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۸ نومبر ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف کی ضمانت کا فیصلہ آج ہوگا، ملک سے فرار کرانے کی تیاریاں

پشاور فلائنگ کلب کے چیف انسٹرکٹر جلال الدین نے یوسف کے خلاف مقدمہ میں گواہوں کو دھمکیاں دینا شروع کر دیں خواتین کو

ٹیلی فون پر اس وقت دھمکیاں دی جاتی ہیں جب ان کے شوہر گھر سے باہر ہوتے ہیں حضرت کا مقام بلند ہونے والا ہے، وہ الزام لگانے والوں کو معاف نہیں کریں گے: جلال الدین

ملتان (سٹاف رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار اور توہین رسالت کے الزام میں اڈیالہ جیل میں قید کذاب یوسف کی ضمانت کے لئے اپیل کی سماعت آج سپریم کورٹ میں ہوگی۔ اس سلسلے میں اس کی اہلیہ طیبہ یوسف نے ہائی کورٹ سے رٹ خارج ہونے کے بعد سپریم کورٹ میں اپیل کر رکھی ہے۔ کہا گیا ہے کہ ضمانت ہونے کی صورت میں یوسف علی کو دو گھنٹے کے اندر اندر ملک سے فرار کرا دیا جائے۔ (روزنامہ خبریں: ۳ دسمبر ۱۹۹۷ء)

(۱۱۶)

ظفر الحق نے چرچ آف انگلینڈ کے وفد کو لا جواب
کرویا

سلمان رشدی پر مقدمہ اس لئے نہیں بنا کہ برطانیہ میں صرف حضرت عیسیٰ کی توہین پر سزا ملتی ہے اقلیتی آرگنٹسٹوں کو ایوارڈ دیتے ہیں، دنیا میں کہیں بھی اقلیتوں کی اتنی پذیرائی نہیں ہوتی پاکستان میں اقلیتی شہری صرف تین فیصد ہیں پھر بھی قومی اسمبلی میں ۱۰ صوبائی اسمبلی میں ۲۳ ارکان ہیں مسلمان توہین رسالت برداشت نہیں کر سکتے، ہمارے قانون نے تو ملزم کو صفائی اور اپیل کا حق بھی دیا ہے

اسلام آباد (نامہ نگار) خصوصی) چرچ آف انگلینڈ کے سربراہ آرچ بشپ آف کنٹری نے اپنے گیارہ رکنی وفد کے ہمراہ وفاقی وزیر مذہبی امور راجہ محمد ظفرالحق سے ملاقات کی۔ ملاقات میں چرچ آف انگلینڈ کے وفد نے یہ سوالات اٹھائے کہ پاکستان میں توہین رسالت کا قانون ختم کیوں نہیں کیا جاتا اور مخلوط انتخابات کیوں نہیں کرائے جاتے۔ وفاقی وزیر مذہبی امور کی جانب سے ان سوالات کے تسلی بخش جواب سن کر چرچ آف انگلینڈ کے وفد کے پاس کوئی سوال نہیں رہا۔ بعد ازاں یہ وفد جب قائم مقام صدر وسیم سجاد سے ملا تو ایجنڈے کے مطابق ان دو سوالوں پر بات نہیں کر سکا۔ بعد کو ملاقات کے دوران وزیر مذہبی امور راجہ ظفرالحق نے وفد کو بتایا کہ پاکستان میں اقلیتوں کی تعداد کل تین فیصد ہے جبکہ ہر ضلع کونسل سے یونین کونسل تک میں اقلیتوں کی نشستیں موجود ہیں اور اب تو ہر اقلیتی رکن اسمبلی کو ان کے حلقوں میں کام کے لیے ۶۵ لاکھ روپے کے ترقیاتی فنڈ بھی دیئے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہولی اور کرسس کے موقع پر ان کے غریب لوگوں کے لیے وزارت مذہبی امور اور گورنر کی جانب سے دس لاکھ روپے دیئے جاتے ہیں۔ اس طرح اقلیتی آبادی کے بچوں کے لیے خصوصی تعلیمی و کھائف بھی مختص ہیں۔ ان اقلیتوں کے آرٹسٹوں کو ہر سال ایوارڈ دیئے جاتے ہیں اور ایک ایوارڈ کی مالیت پچاس ہزار روپے ہے۔ راجہ ظفرالحق نے کہا کہ دنیا میں ایسا کوئی ملک نہیں جو اقلیتوں کی اس طرح سے پذیرائی کرتا ہے۔ راجہ ظفرالحق نے چرچ آف انگلینڈ کے سربراہ کو توہین رسالت کے قانون کے بارے میں بتایا کہ یہ قانون ہو یا نہ ہو مسلمان اپنے رسول کریمؐ کے بارے میں توہین برداشت نہیں کر سکتے اور ان کا رد عمل اس پر بہت شدید ہوتا ہے۔ تاریخ میں ایسی بے شمار مثالیں ہیں جس میں اس جرم کے مرتکب افراد کو سزا لوگوں نے خود دی راجہ ظفرالحق نے کہا کہ توہین رسالت کا قانون بن جانے کے بعد ملزم اپنی صفائی قانونی حق کے طور پر دیتا ہے اور اسے وکیل مقرر کرنے اور سزا پر دو اپیلیں کرنے کا حق بھی ہے۔ اگر قانون نہ ہو تو ایسی کوئی سہولت اسے نہیں مل سکے گی۔ انہوں نے کہا تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ کے تحت تو مذہبی تفریق کے بغیر کسی بھی پیغمبر کی توہین کرنے والا شخص سزا کا مرتکب ہوتا ہے۔ سارے پیغمبر ہمارے لیے یکساں ہیں اور یہ ہمارے ایمان کا جز ہے۔ راجہ ظفرالحق نے کہا کہ اس کے مقابلے میں جب مسلمان رشدی نے توہین

آميز کتابیں لکھیں اور مسلمانوں نے احتجاج کیا تو لندن میں اس پر اس لئے کوئی موثر اقدام نہیں بنا کہ وہاں جو قانون ہے اس کے مطابق صرف حضرت عیسیٰ کی توہین کرنے والے کو ہی سزا دی جاسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلکہ مسلمان رشدی کی تو حوصلہ افزائی ہوئی اور تحفظ دیا گیا۔ راجہ ظفرالحق نے کہا کہ یورپ اور امریکہ کے سربراہان نے تو مسلمان رشدی ہو یا بلکہ دیش کی ڈاکٹر تسلیمہ نسرین انہیں پیغمبر اسلامؐ کے بارے میں توہین آمیز تحریریں لکھنے پر پناہ دی اور حوصلہ افزائی کی جس کی وجہ سے دنیا بھر کے مسلمانوں کے دل انتہائی رنجیدہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم امید کرتے ہیں کہ اس دورے کے نتیجے میں چرچ آف انگلینڈ کے سربراہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان بہتر اندر سٹینڈنگ پیدا کرنے میں معاون ثابت ہوں گے۔ (روزنامہ خبریں ۶ دسمبر ۱۹۹۷ء)

حرف آخر



کتاب تالیف و اشاعت کے آخری مراحل میں تھی کہ اکتوبر میں اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ یوسف کذاب نے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں تین درخواستیں دائر کر دی ہیں جس میں ضمانت کی استدعا کی درخواست بھی شامل ہے۔ یہ درخواستیں ابھی تک سپریم کورٹ میں زیر بحث ہیں جس کی وجہ سے کتاب کی اشاعت بھی ڈیڑھ دو ماہ معرض التواء میں رہی۔ اب طے کیا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے انتظار میں کتاب کو مزید موخر نہ کیا جائے تاکہ کتاب سال رواں ہی میں زیور طبع سے آراستہ ہو کر منصف شہود پر آسکے اور یوسف کذاب کے خلاف عدالتی کارروائی اور فیصلوں پر مشتمل اس کتاب کی الگ جلد شائع کر دی جائے۔ و ما توفیقی الا باللہ (مؤلف)

(تاریخ تحریر: ۱۶ دسمبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۱۸ھ)

